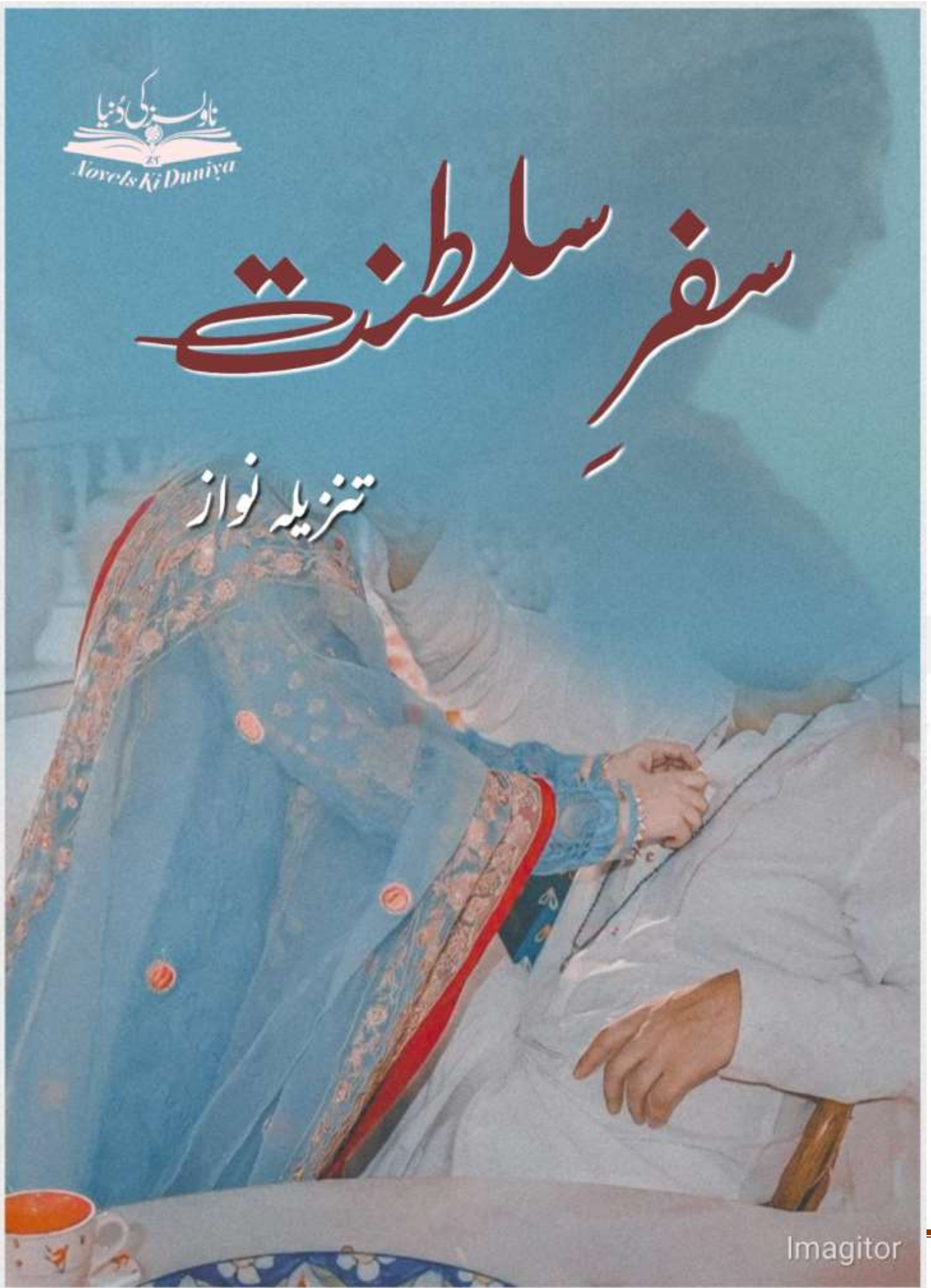




# سفرِ سلطنت

تنزیلہ نواز



Imagitor

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Nkd \(ZT\)](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

[Youtube Channel: Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے [Blue](#) الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو

لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔۔

## ”تنبیہ: لکھاری کے حقوق کی حفاظت کیلئے اہم پیغام“

اس ناول کے تمام جملوں کی حقوق مصنف یا لکھاری 'تزیلہ نواز' کے نام پر ہیں۔ کسی بھی صورت میں، اس ناول کے کسی بھی حصہ یا کہانی کو کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر شیئر کرنے سے پہلے، لکھاری کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر اجازت کے کسی بھی شخص یا پلیٹفارم پر یہ ناول کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جا سکتی ہے۔

اس ناول کو "ناولز کی دنیا" پلیٹفارم پر لکھاری کی اجازت کے ساتھ پبلش کیا جا رہا ہے، لہذا اگر یہ ناول اس پلیٹفارم کے علاوہ کہیں اور بھی ملتا ہے یا اس پی ڈی ایف کو استعمال کر کے مختلف جگہ پبلش کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

All Rights Reserved to the Writer “**Tanzeela Nawaz**” And “**Novels ki Duniya**”. Publishing this novel or any part of this story is prohibited to any Website, Channel, Book and Any Digital Or Social Platform...

(یہ کہانی اور اس میں موجودہ کردار صرف تخیلات ہیں۔ کسی بھی واقعی کہانی یا شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے تو یہ صرف اتفاق سمجھا جائے گا۔)

یہ کہانی ہے ایسے کرداروں کی جنہیں زندگی نے الگ طریقوں سے رولایا تھا لیکن وہ  
مسافر ایک ہی راہ کے تھے  
یہ کہانی ہے عرشہ خان کے صبر کی  
یہ کہانی ہے حفصہ خان کی جس کا دعاؤں سے یقین اٹھ گیا تھا  
یہ کہانی ہے گاؤں کے سردار احان شاہ کی  
یہ کہانی ہے اپنی دعاؤں پر اپنی قسمت سے زیادہ یقین رکھنے والے براق شاہ کی  
یہ کہانی ہے دو عاشقوں کی  
کیا ہو گا جب قسمت انہیں ایک ساتھ ملائے



# سفرِ سلطنت

## از قلم: تنزیلہ نواز

"حفصہ خان ولد فراز خان آپ کا نکاح حمزہ خان ولد اعمر خان سے ایک کروڑ حق مہر سقہ راجب الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"جی قبول ہے۔۔"

مولوی صاحب نے دوبارہ یہی سوال کیا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"جی قبول ہے"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"جی قبول ہے۔۔۔" اور یہ وہ وقت تھا جب حفصہ خان کی دنیا بدل رہی تھی

"حفصہ۔۔۔" اپنی امی کی آواز پر وہ ہوش میں آئی

"جی ماما"

"بیٹا یہاں سائن کر دو۔۔"

"نکاح مبارک ہو دونوں کو۔۔" مولوی صاحب مبارک باد دے کر چلے گئے تھے اور اب سب لوگ ان دونوں کو مبارکباد دے رہے تھے نکاح کے دن ہی ان کی رخصتی رکھی گئی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا جو ایک بیٹی کے لے بہت مشکل ہوتا ہے وہ وقت جب ایک لڑکی اپنا سارا بچپنا چھوڑ کر صرف سمجھ داری ساتھ لے کر جاتی ہے اور یہ مناظر اس حال کے ہیں جہاں حمزہ خان اور حفصہ خان کا نکاح ہوا تھا حفصہ خان سب سے گلے لگ کر مل چکی تھی اور آخری میں اپنے والد کے گلے لگ کر بہت رو رہی تھی ناجانے اسے اتنا رونا کیوں آرہا تھا۔

"چلو بچے روتے نہیں ہیں ایک دن تو سب کو جانا ہے اور بیتاں تو امانت ہوتی ہیں ماں باپ کے پاس اپنا اور اپنے گھر والوں کا خیال رکھنا۔" یہ کہہ کر اسے کار میں بیٹھایا اور پھر سب لوگ ڈھیرے ڈھیرے چلے گئے۔

\*\*\*\*\*

یہ مناظر ہے ایک کمرے کا جسے گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا ہر طرف گلاب کی خوشبو مہک رہی تھی اور حفصہ خان بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس کی گوری رنگت، ہیزل آنکھیں، لمبے خوبصورت بال جو آج جوڑے میں بند تھے، لال رنگ کا دلہن کا لباس پہنے اور ہلکا سا میکاپ کیے وہ کسی آسمان سے اتری حور معلوم ہو رہی تھی وہ اس نکاح سے مطمئن تھی بیشک اس کے خدا نے اس کے لیے بہترین فیصلہ

کیا ہو گا لیکن دل ایک عجیب سی کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور حمزہ خان اندر داخل ہوا اور جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا حفصہ خان کا دل بہت گھبرا رہا تھا اور پھر حمزہ بیڈ پر آکر بیٹھا اور گھونگھٹ اٹھایا لیکن آگے جو ہونے والا تھا وہ حفصہ خان سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے اس چہرے کی۔۔" حفصہ کا منہ اپنے ہاتھوں میں دبوچا جس کی وجہ سے حفصہ کے منہ سے آ آھ نکلا تھا۔۔" اس بد صورت چہرے کی منہ دکھائی دوں گا تمہیں کیا لگتا ہے میں نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے، کیا نہیں میں نے داجی کے کہنے پر تم سے نکاح کیا ہے ورنہ مجھے نفرت ہے تم سے تمہارے اس چہرے سے تمہارے اس وجود سے حفصہ خان یاد رکھنا مجھے تم سے ہمیشہ نفرت تھی اور رہے گی اور تمہیں میری محبت کبھی نہیں ملے گی اگر تمہیں مجھ سے کچھ ملے گا تو وہ ہے نفرت۔۔" یہ بول کر حمزہ نے اسے دور دھکیلا تھا اور وہ بیڈ پر گر گئی تھی اور وہ چیخ کرنے چلا گیا تھا یہ جانے بغیر کہ اس کی ان باتوں کی وجہ سے حفصہ کا دل اندر سے کٹ گیا تھا اس کے خواب ختم ہو چکے تھے۔۔

"اے اللہ کہہ دیں کہ یہ ایک بڑا خواب ہے ایسا نہیں ہے۔۔" وہ رو رہی تھی کچھ دیر پہلے جو گھبراہٹ دل میں تھی اب وہ ختم ہو چکی تھی ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک حمزہ نے اسے بازو سے پکڑ کر نیچے گرایا۔۔

"یہ ہے تمھاری جگہ میرے دل میں اور میرے کمرے میں آئی سمجھ حفصہ خان مجھ سے کوئی امید نہیں رکھنا اور مجھے تمھارے رونے کی آواز نہ آئے مجھے نیند آ رہی ہے مجھے سکون سے سونے دو زندگی تو تم نے برباد کر ہی دی ہے۔۔"

حمزہ کی ایسی باتیں سن کر حفصہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

اور اب وہ اپنے کپڑے لے کر واشروم میں بند ہو گئی تھی دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھ کر اپنے گھنٹوں میں سر دے کر رو رہی تھی۔۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ چیخ کر کے باہر آئی تو حمزہ سکون سے سو رہا تھا اور وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی کیونکہ جو آج رات اس کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد تو نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ صوفے پر بیٹھی حمزہ کو دیکھ رہی تھی

"اللہ میاں کیا ایسا ہوتا ہے ہمسفر۔۔؟ نہیں ہمسفر تو وہ ہوتا ہے جو آپ کو رونے نہ دے ہمسفر وہ ہوتا ہے جس کو آپ کی خوشی سب سے زیادہ عزیز ہو جب آپ روئیں تو وہ بے چین ہو جائے نہ کہ وہ سکون سے سو رہا ہو۔۔"

ابھی وہ رو رہی تھی کہ اس کے کانوں سے آذان کی آواز ٹکرائی اس نے خاموشی سے آذان سنی اور آذان کا جواب دیا اور آذان کے ختم ہوتے ہی وہ فوراً وضو کرنے چلی گئی تھی کیونکہ جو تکلیف اس کے دل میں تھی اب اسے سکون نماز ہی دے سکتی تھی۔۔

بیشک سجدے اچھے ہوئے ذہنوں کو سلجھا دیتے ہیں۔۔



اور اب وہ نماز پڑھ رہی تھی لیکن آنسو بار بار بہ رہے تھے اس نے سلام پھیر لیا تھا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

"دیکھیں نہ میرے اللہ میں اکیلی رہ گئی ہوں میرے سب خواب ٹوٹ گئے اللہ وہ سب ختم ہو گیا ہے میرے اندر کچھ ٹوٹ چکا ہے مجھ سے صبر نہیں ہو رہا اللہ مجھے صبر دیں بیشک آپ کسی کو بھی اس کی جان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔۔۔"

اب بھی اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھے ہوئے تھے لیکن وہ کچھ بول نہیں رہی تھی اب وہ صرف رو رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ خدا وہ واحد ذات ہے جس کے سامنے آپ روتے ہیں تو وہ منع نہیں کرتا اور نہ ہی یہ بولتا ہے کہ 'خاموش ہو جاؤ میرا سکون برباد نہیں کرو' بلکہ وہ تو اپنے بندوں کو پیار سے دیکھتا ہے کہ اس کا بندہ کس طرح اس کی دی ہوئی آزمائش میں صبر کر رہا ہے اور خدا سے بات کرتے ہوئے اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ وہ تو دلوں کے حال جانتا ہے اور حفصہ نے پھر کچھ دیر کے بعد جانماز اٹھائی اور سائیڈ پر رکھ دی اور رونے کی وجہ سے حفصہ کی آنکھوں پر بوجھ آگیا تھا تو اسے نیند آرہی تھی اسی لیے حفصہ نے ایک نظر سوتے ہوئے حمزہ کی طرف ڈالی اور پھر صوفے پر ہی لیٹ گئی۔

\*\*\*\*\*

"جلدی کرو عرشہ ہمیں آج ہی جانا ہے ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

"بس ماما آرہی ہو دو سیکنڈ چادر پہن لو۔۔۔"

"ایک تو یہ عرشہ بھی نہ کہی بھی جانا ہو لیٹ کر دیتی ہے۔۔"

"شائستہ بیگم صبر کر جائیں۔۔" فراز صاحب کے کہنے پر شائستہ بیگم بیٹھ گئی فراز صاحب کی پہلی شادی یاسمین خان سے ہوئی تھی جن سے ان کی ایک بیٹی تھی حفصہ خان۔ شادی کے دو سال بعد ہی یاسمین خان اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی اور حفصہ کو ماں کی ضرورت تھی اسی لیے انہوں نے اپنے چاچا کی بیٹی شائستہ سے شادی کر لی تھی جن سے ان کی ایک بیٹی تھی عرشہ خان۔۔

فراز صاحب کے لیے حفصہ خان اور عرشہ خان ہی سب کچھ تھی ان دونوں میں ان کی جان بستی تھی اور آج وہ حفصہ خان کے سسرال ناشتہ لے کر جا رہے تھے۔۔

"آگئی ماما۔۔" وہ بلیک کلر کا فراک پہنے جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا سر پر اسٹولر لیے اور ارد گرد شال لیے وہ ہیزل آنکھوں والی، سفید رنگت اور برابر قد والی اور ہلکا سا میکاپ کیے کسی کے بھی دل میں اتر سکتی تھی وہ اس حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

"چلیں ماما۔۔"

"ماشاء اللہ میرا بچا بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔" فراز صاحب نے یہ کہ کر عرشہ کا سر چوما تھا۔

شائستہ بیگم نے بھی ماشاء اللہ کہا تھا کیونکہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"اچھا چلیں اب آپ دونوں کو لیٹ نہیں ہو رہا کیا۔۔"

"ہممم چلو۔۔" اب وہ سب کار میں بیٹھ کر جا رہے تھے تھوڑی دیر کے سفر کے بعد وہ حفصہ کے سسرال پہنچ گئے تھے۔۔

"اسلام و علیکم داجی کیسے ہیں آپ۔۔" فراز صاحب نے گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور پھر اعر خان کو سلام کیا۔

ولی خان خان فیملی کے سب سے بڑے تھے اسی لیے سب انھیں داجی کہتے تھے داجی کے تین بیٹے تھے سب سے بڑے تھے شہباز خان جن کی شادی ان کی کزن صائمہ خان سے ہوئی تھی جن سے ان کی تین اولادیں تھیں سب سے بڑے بیٹے کا نام زید خان پھر اسماعیل خان اور پھر ان کی لادلی بیٹی مریم خان تھی۔۔

اس کے بعد تھے اعر خان جن کی شادی ان کی کے چاچا کی بیٹی ادیبہ خان سے ہوئی تھی جن سے ان کے دو بیٹے تھے حمزہ خان اور اعر خان۔۔

اس کے بعد تھے فراز خان ان کی شادی ان کی خالہ کی بیٹی شائستہ خان سے ہوئی تھی جن سے ان کی دو بیٹیاں تھیں حفصہ خان اور عرشہ خان۔۔

"وعلیکم السلام فراز کیسے ہو تم۔" داجی اور اعر خان نے ساتھ ہی جواب دیا تھا۔  
"میں ٹھیک اللہ کا شکر ہے۔"

اب خان فیملی کے تمام لوگ کھانے کی میز پر بیٹھے حمزہ خان اور حفصہ خان کا انتظار کر رہے تھے۔  
حمزہ خان اور حفصہ خان ایک ساتھ ہی نیچے آئے تھے اور آتے ہی دونوں نے سب کو سلام کیا،  
حفصہ نے شادی کے پہلے دن سلور کلر کا فرائڈ پہنے بالوں کو جوڑے میں قید کیے دوپٹہ سلیقے سے سر پر سیٹ کیے ہلکا سا میکاپ کیے اور ہلکی سی جیولری پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

عرشہ نے جب حفصہ کو دیکھا تو اس کے دل سے بے ساختہ ماشاء اللہ نکلا۔

داجی نے بھی ماشاء اللہ کہا تھا۔

"آؤ میرے بچوں کیسے ہو اللہ سلامت رکھے میرے بچوں کو۔"

اس دفعہ حمزہ نے جواب دیا تھا، "جی داجی ہم ٹھیک ہیں۔"

اب وہ سب ناشتہ کر رہے تھے

ناشتہ کے بعد فراز صاحب، داجی، حمزہ اور باقی سب مرد ایک ساتھ مردان خانے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

شائستہ بیگم نورے جان (حمزہ کی والدہ) اور باقی سب خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔  
عرشہ، حفصہ اور مریم الگ بیٹھی ہوئی تھی۔

یہ تینوں بیٹ فرینڈ تھی ان تینوں کی بہت اچھی بونڈینگ تھی اپنی ہر بات ایک دوسرے سے شیئر کرتی تھیں اور سب پریشانیوں کا حل مل کر تلاش کرتی تھیں۔

آج مریم اور عرشہ کو حفصہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا حیفی۔۔" عرشہ کی آواز پر حفصہ ہوش میں آئی۔۔

"ہاں کیا میں نے سنا نہیں کیا بولا تم نے۔۔"

"میں بول رہی ہوں کیا کوئی پریشانی ہے کیا۔۔"



عرشہ کے سوال پر حفصہ نے جواب دیا، "نہیں نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے بھلائی نوبلی دلہن کو کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔۔" اس نے فوراً بولا کیونکہ ان کی دوستی ایسی تھی کہ یہ ایک دوسرے کو بن بولے سمجھ جاتی تھیں۔۔

حفصہ کے جواب پر مریم اور عرشہ نے ایک آواز میں "اچھھا" بولا تھا۔۔  
پھر تینوں مل کر ہنس دی تھی۔

اور کل رات کے بعد اب جا کر حفصہ کو سکون ملا تھا۔

\*\*\*\*\*

ابھی ابھی وہ باتھ لے کر نکلا تھا سفید شلوار قمیض میں ملبوس اپنے بالوں پر ٹاول لگاتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا تھا، وہ نیلی آنکھوں والا، سفید رنگت ہلکی داڑھی اونچا قد قدرتی شانوں والا وہ وجیہ مرد خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا وہ کسی بھی لڑکی کے خوابوں کا شہزادہ ہو سکتا تھا۔ اب وہ اپنے بال جیل سے سیٹ کرنے کے بعد بیڈ کے پاس آیا اور اپنی کالے رنگ کی شال آٹھائی اور سلیقے سے کندھے پر اوڑھتے ہوئے کمرے سے باہر آیا اب وہ مردان خانے کے پاس والے کمرے میں جا رہا تھا جو کہ شاہ نواز صاحب کا تھا۔

شاہ نواز صاحب شاہ فیملی کے سب سے بڑے تھے اسی لیے سب انھیں داجی بولتے تھے۔۔

"اسلام و علیکم داجی۔۔" احان شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

"ارے و علیکم السلام آؤ میرے خوبصورت نوجوان کیسے ہو یہاں بیٹھو۔۔"

"میں ٹھیک آپ بتائیں۔۔"

"میں بھی ٹھیک۔۔" ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ کمرے میں ایک اور آواز گونجی

"السلام علیکم جانان براق۔۔" یہ تھا براق شاہ براؤن آنکھوں والا سفید رنگت اونچا قد چورا سینہ کالی

شلوار قمیض میں ملبوس اوپر براؤن کلر کی شال لیے وہ اپنے پٹھان ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔

داجی سے کوئی بھی اس طرح بات نہیں کرتا تھا لیکن سامنے کھڑا شخص کوئی بھی نہیں تھا وہ براق شاہ

تھا داجی کا چھوٹا اور ضدی پوتا۔۔

شاہ نواز صاحب کو اگر دنیا میں کوئی اپنی جان سے زیادہ تھا تو وہ تھے شاہ نواز صاحب کے تین پوتے

سب سے بڑے احان شاہ اور عالہان شاہ اور پھر براق شاہ ان تینوں میں شاہ نواز صاحب کی جان قید

تھی۔۔۔

شاہ نواز صاحب کے تین بیٹے اور بیٹی تھی سب سے بڑے آرم شاہ جن کی شادی ان کی کزن زرمینہ

شاہ سے ہوئی تھی جن سے ان کے دو بیٹے احان شاہ اور مراد شاہ اور ایک بیٹی آئینہ شاہ تھی اس کے

بعد تھے وارث شاہ جن کی شادی ان کی خالہ کی بیٹی طیبہ شاہ سے ہوئی تھی جن سے ان کا ایک بیٹا تھا

عالہان شاہ اور ایک بیٹی تھی فرتاشیہ شاہ اس کے بعد تھے عباس شاہ جن کی شادی ان کی پسند سے

ہوئی تھی ان کے چاچا کی بیٹی اقراء شاہ سے جن سے ان کا ایک بیٹا تھا براق شاہ اور ایک بیٹی تھی

حوریہ شاہ۔۔۔

"وعلیکم السلام براق شاہ۔۔" داجی اور احان دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا تھا۔

"کیسے ہیں آپ دونوں۔۔؟"

داجی نے جواب دیا، "ہم دونوں تو بالکل ٹھیک ہیں آپ کیسے ہیں۔۔"

"الحمد للہ میں تو بالکل ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا ہے۔" یہ کہہ کر وہ داجی کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ہاں تمہیں تو کچھ ہونا بھی نہیں ہے کیونکہ تم انسان تو ہو ہی نہیں۔۔"

"احان شاہ تمہیں پتا ہے تم کس سے بات کر رہے ہو۔۔"

"نہیں آپ بتا دیں کس سے بات کر رہا ہوں۔" براق کے سوال پر احان شاہ نے جواب دیا

شاہ نواز صاحب کے لاڈلے پوتے براق شاہ سے براق کے شان سے کہنے پر تینوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

"ویسے براق ایک سوال پوچھو۔۔" احان شاہ کے سوال پر براق شاہ نے جواب دیا۔۔

"میری جان ایک کیا دو سوال پوچھو"

"نہیں ایک کافی ہے یہ بتاؤں تم داجی کو داجی کیوں نہیں کہتے"

"کیونکہ وہ میرے داجی نہیں ہیں وہ میری جان ہیں اسی لئے میں انہیں جانان براق کہتا ہوں اور ہاں سب لوگ ان کو داجی کہتے اور تمہیں تو پتا ہے کہ میں یونیک ہوں اسی لیے۔۔" براق کے اس طرح

کے جواب پر احان شاہ اور داجی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر اچھچھکا کہا اور پھر تینوں مل کر ہنس دیے۔۔

"اچھا داجی میں چلتا ہوں زمین کے کچھ معاملات دیکھنے ہیں آپ اپنا خیال رکھیے گا۔" یہ کہہ کر احان شاہ نے داجی کے دونوں ہاتھوں کو پہلے چوما اور پھر آنکھوں سے لگایا اور پھر براق شاہ کی طرف دیکھا۔ براق شاہ بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور داجی کے دونوں ہاتھوں کو پہلے چوما اور پھر آنکھوں سے لگایا۔

"دیکھ لیں داجی آپ کی موجودگی میں آپ کے پوتے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے احان شاہ گاؤں کا سردار جسے لوگ انصاف کا بادشاہ کہتے ہیں وہ مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جا رہا ہے یہ ناانصافی ہے۔۔" براق نے معصوموں والی شکل بنا کر داجی کو دیکھا۔

"براق شاہ۔۔" احان شاہ کی آواز پر براق شاہ نے جواب دیا

"اچھا نا آرہا ہوں ایک تو یہ دنیا کی ساری زیادتیاں میرے ساتھ ہی ہوتی ہیں۔۔"

احان اسے دیکھ کر مسکرا دیا کیونکہ وہ تھا ہی اتنا اسے دیکھ کر پیار ہی آتا تھا۔

اب براق شاہ اور احان شاہ دونوں ایک ہی کار میں تھے، حفصہ

احان شاہ ڈرائیو کر رہا تھا اور براق شاہ برابر والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔

اب مناظر ایسے تھے کہ سب سے پہلے گارڈز کی دو گاڑیاں پھر احان شاہ اور براق شاہ کی کار تھی اور

ان کی کار کے پیچھے دوبارہ گارڈز کی دو گاڑیاں تھیں۔۔



براق شاہ کو خاموش رہے پورے دس منٹ ہو چکے تھے اور وہ براق شاہ ہی کیا جو خاموش رہ جائے۔۔

"ویسے احان ایک بات بولو جواب دو گے۔۔"

"اگر میں نے نہ بولا تو تم خاموش ہو جاؤ گے کیا۔۔" احان کے اس سوال پر براق نے فوراً نہیں

بولا

وہ براق ہی کیا جو کسی کی سن لے وہ اپنے گھر کا سب سے چھوٹا اور لاڈلہ شاہ تھا جو خاندان میں اپنی ضد کی وجہ سے مشہور تھا وہ سب سے زیادہ بولنے والا براق شاہ صرف اپنے گھر والوں کے لیے نرم دل تھا ورنہ خاندان کے اور گاؤں کے سارے لوگ اس کے غصے سے پناہ مانگتے تھے۔۔

براق کے فوراً 'نہیں' بولنے پر احان نے نفی میں سر ہلایا "پوچھو۔۔"

"احان تم شادی کیوں نہیں کر لیتے تمہاری تو ویسے بھی مانگ ہے نہ فرتاشیہ بچاری تمہارے انتظار میں وہ بوڑھی ہو جائے گی۔۔"

اگر اس طرح سے کوئی اور احان شاہ سے بات کرتا تو یقیناً اس کا قتل ہو چکا ہوتا۔۔

لیکن ساتھ بیٹھا شخص کوئی اور نہیں تھا وہ براق شاہ تھا جو احان شاہ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھا احان شاہ کو دنیا میں اگر اپنی سانسوں سے بھی زیادہ عزیز کوئی تھے تو وہ ہیں داجی، براق شاہ اور عالہان شاہ۔۔

براق شاہ کے اس سوال پر احان شاہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور جواب دیا۔۔

"تمہیں کیوں جلدی ہے میری شادی کی۔۔"

"وہ دراصل کافی دن ہو گئے ہیں کسی کی شادی نہیں ہوئی نہ تو میں بور ہو گیا ہوں۔۔"

"تو تم کر لو شادی ویسے بھی تم بور ہو گئے ہو نہ۔۔" احان نے براق کو اسی کے انداز میں جواب دیا

"ہنہ کر ہی نہ لو میں اور ویسے بھی براق شاہ کی زندگی میں کوئی ایسی لڑکی آئی ہی نہیں جو اس دل کی سلطنت کی ملکہ بن سکے۔"

"انشاء اللہ جلد ہی آئے گی۔۔"

"دیکھتے ہیں۔۔"

اب وہ دونوں ڈیرے پر پہنچ گئے تھے۔۔

"اسلام وعلیکم سلیم چاچا۔۔"

سلیم چاچا شاہ نواز صاحب کے سب سے پرانے کام کرنے والے اور وفادار انسان تھے احان شاہ کی غیر موجودگی میں ڈیرے کا خیال یہی رکھتے تھے۔۔

"وعلیکم السلام احان سردار کیسے ہیں آپ۔۔"

"میں ٹھیک آپ بتائیں"

"الحمد للہ ٹھیک ہوں میں بھی"

"اسلام وعلیکم سلیم چاچا کیسے ہیں آپ۔۔" اس دفعہ براق بات کر رہا تھا

"وعلیکم السلام براق بچے کافی سالوں بعد نظر آئے ہو۔۔" براق نے انھیں گلے لگایا تھا۔

براق شاہ اپنی ڈاکٹر کی پڑھائی کرنے کے لیے پانچ سال کینیڈا گیا تھا اور ڈگری ملتے ہی وہ فوراً پاکستان واپس آ گیا تھا اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ اسے وہاں کے ماحول سے نفرت تھی یا یوں کہہ لیں کہ اسے داجی احان اور عالہان کی بہت یاد آرہی تھی براق شاہ بچپن سے ہی ان کے ساتھ رہا تھا ان تینوں نے اسے بہت پیار دیا تھا اور اس کی ہر خواہش پوری کی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت ضدی ہو گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ اس کی ہر ضد پوری کر دیتے ہیں۔

"کیسے ہیں آپ سلیم چاچا۔۔"

"میں ٹھیک بچے تم کافی کمزور ہو گئے ہو۔۔"

"چاچا میرے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے مجھے وہاں کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتے تھے۔۔" براق نے بیچاروں والی شکل بنا کر کہا۔

احان شاہ نے ایک نظر اس نوٹنکی پر ڈالی جو جھوٹ بھی بہت صفائی سے بولتا تھا

سلیم چاچا کو ایک پل کے لیے براق کی بات سچ لگی لیکن جب ان کی نظر احان شاہ کے چہرے پر گئی جہاں احان اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا تو انھیں ساری بات سمجھ آئی۔

تو سلیم چاچا بھی ہنس دیے اور کہا، "براق شاہ سدھر جاؤ۔۔" سلیم چاچا یہ کہہ کر احان کے پاس چلے گئے

اب سلیم چاچا اور احان شاہ زمین کے مسئلے کے بارے میں بات کر رہے تھے، احان شاہ نے براق شاہ کو بھی اپنے پاس بلایا تھا تا کہ وہ بھی زمین کے کاموں کو سمجھ لے لیکن وہ براق شاہ ہی کیا جو کسی کی سن لے۔

اب براق کھیتوں کو دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ کافی سالوں بعد آیا تھا۔

\*\*\*\*\*

فراز صاحب اور ان کی فیملی امر خان کے گھر پر ہی تھے کیونکہ امر خان نے ان کی دوپہر کی دعوت کی تھی۔

عرشہ لان میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ مریم دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی اور حفصہ اپنے کمرے میں کچھ کام سے گئی تھی۔

ابھی عرشہ اپنے خیالوں میں گم ہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔

"اسلام وعلیکم عرشہ کیسی ہو۔۔"

"وعلیکم السلام اسماعیل الحمد للہ میں ٹھیک تم کیسے ہو۔۔"

"اللہ کا شکر ہے میں بھی ٹھیک ہوں۔"

"کیا کر رہی ہوں آج کل؟"

"کچھ خاص نہیں بس یونیورسٹی جاتی ہوں۔" اسماعیل کے سوال پر عرشہ نے جواب دیا



"کیا فائدہ اتنا پڑھنے کا جب گھر کا کام ہی کرنا ہے اور ویسے بھی میں تمہیں جاب کی اجازت تو دوں گا نہیں۔۔"

عرشہ کو اسماعیل کی یہ بات بہت عجیب لگی تو اس نے فوراً سوال کیا۔ "اور میں تم سے اجازت کیوں لوں گی؟"

"کیونکہ تم شادی کر کے اسی گھر میں آؤ گی میرے ساتھ۔۔"

اب عرشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا تمہیں پتہ بھی ہے کہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔۔"

"جسے تم بکواس کہہ رہی ہو نہ یہی سچ ہے اور تم بچپن سے ہی میری مانگ ہو۔۔"

"اپنی بکواس بند کرو۔۔" اس دفعہ عرشہ نے اونچی آواز سے کہا تھا۔

عرشہ کی اس بات پر اسماعیل نے جواب دیا، "تمہیں جو جھوٹ لگتا ہے یا بکواس جو بھی لگتا ہے لگے لیکن سچ یہی ہے اگر یقین نہیں ہے تو فراز چاچا سے پوچھ لینا ویسے یہ بات سارا خاندان جانتا ہے یہاں تک کہ تمہاری جان سے عزیز بہن حفصہ اور مریم بھی ویسے حیرت ہے چاچا نے تم سے چھپایا ہے۔۔"

اب اسماعیل وہاں سے جا چکا تھا اور عرشہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی کیونکہ اسے بہت بڑا جھٹکا لگا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے امی ابو اس سے کوئی بات نہیں چھپاتے تھے ضرور اسماعیل جھوٹ بول رہا ہو گا لیکن وہ جھوٹ کیوں بولے گا ابھی وہ اسی سوچ میں گم تھی۔۔ کہ حفصہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ ہوش میں آئی۔۔

"کیا ہوا ہے؟"

"عرش۔؟" حفصہ نے سوال کیا۔

"ہوں کیا۔؟"

"میں پوچھ رہی ہوں کیا ہوا ہے؟" حفصہ نے دوبارہ سوال کیا اب عرشہ نے اپنا رخ حفصہ کی طرف کیا تھا اور اس کے ہاتھوں کو پکڑا تھا عرشہ کو ایسے دیکھ کر حفصہ پریشان ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے عرش۔" اب کی بار سوال مریم نے کیا تھا کیونکہ وہ انھیں کھانا کھانے کے لیے بلانے آئی تھی لیکن عرشہ کو ایسے دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

"حفصہ تم مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولتی نہ؟" عرشہ نے حفصہ سے سوال کیا۔

"میری جان یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے کیا۔" حفصہ نے اس کے سوال کا جواب دیا

عرشہ نے دوبارہ سوال کیا۔، "حفصہ میں تم سے ایک سوال کروں تم سچا جواب دینا۔"

عرشہ کی یہ بات سن کر حفصہ اور مریم کو یہ اندازہ تو ہو گیا تھا کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔

"عرش کیا ہوا ہے بتاؤں مجھے؟" اب حفصہ کے لہجے میں فکر اور الجھن بالکل واضح ہو رہی تھی۔

"کیا میں اسماعیل خان کی مانگ تھی بچپن سے؟"

عرشہ کے سوال پر مریم نے اس سے سوال کیا، "کس نے کہا ہے تم سے یہ؟"

"وہ اسماعیل نے کہا ہے اور اس نے بولا تھا کہ یہ بات سب جانتے ہیں سوائے میرے لیکن مجھے پتا ہے ایسا کچھ نہیں ہے کیونکہ میرے بابا اور ماما اور تم لوگ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتے لیکن میں پھر بھی تم دونوں سے پوچھ رہی ہوں تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے بتاؤ نہ کیا یہ سچ ہے۔۔"

حفصہ نے ایک نظر مریم کو دیکھا اور پھر عرشہ کو جواب دیا

"عرش یہ کیسا سوال ہے مجھے نہیں پتا۔۔"

"کیسے نہیں پتا تمہیں سب بتاتے ہیں ابو، تمہیں سب پتا ہوتا ہے بتاؤ نہ حفصہ۔۔"

حفصہ کو بہت دکھ ہو رہا تھا کیونکہ آج پہلی دفعہ وہ عرشہ سے جھوٹ بول رہی تھی۔

"مجھے ایسی کوئی بات نہیں پتا تم ابو امی سے پوچھ لینا اور چلو کھانے پر سب انتظار کر رہے ہیں۔۔"

"لیکن حفصہ میری بات کا جواب۔"

"عرش میں نے کہا ہے نہ یہ بات ابو سے پوچھنا چلو اب۔۔"

اب پوری خان فیملی کھانے کی میز پر کھانے کھا رہے تھے اور کھانا کھانے کے بعد انھوں نے چائے پی تھی اور کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کیں۔۔

"اچھا داجی اجازت دیں اب ہم چلتے ہیں۔۔" فراز صاحب نے داجی سے اجازت چاہی۔

"ارے فراز بیٹھو بعد میں چلے جانا۔۔"

"نہیں داجی پھر آئیں گیں رات بھی بہت ہو گئی ہے اب اجازت دیں۔۔"

"اچھا چلو خیریت سے جانا۔۔" اب داجی اٹھے تھے اور پہلے شائستہ بیگم کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر عرشہ کے اور آخر میں فراز صاحب کو گلے لگایا داجی سے ملنے کے بعد فراز صاحب عمر خان اور حمزہ خان سے ملے۔۔ اور آخر میں حفصہ سے ملے۔

اب فراز صاحب لوگ جا چکے تھے اور سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔ حفصہ ابھی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے حمزہ پر گئی جو غصے سے حفصہ کو دیکھ رہا تھا لیکن حفصہ حمزہ کو نظر انداز کر کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر اپنی جیولری اتار رہی تھی ابھی حفصہ نے جھمکے اتار کر رکھے ہی تھے کہ اسے اپنی بالوں پر کسی کی سخت گرفت محسوس کر کے اس کے منہ سے درد کی وجہ سے 'آآء' کی آواز نکلی۔۔

"تم مجھے نظر انداز کرو گی اب، ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔" اب کی بار حمزہ نے حفصہ کے بالوں پر اپنی گرفت اور تیز کی۔۔

"کیا کر رہے ہیں حمزہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے چھوڑیں مجھے۔۔"

"آئندہ مجھے نظر انداز کیا نہ تو تمہاری یہ آنکھیں میں نکال لوں گا آئی سمجھ۔۔" یہ کہہ کر حمزہ نے حفصہ کو زور سے دھکا دیا جس کی وجہ سے حفصہ زور سے زمین پر گری اور وہ بے رحم انسان دوبارہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

حفصہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور جا کر حمزہ کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اس سے سوال کیا

"کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا سلوک میری کیا غلطی ہے بتائیں مجھے؟"

"کیونکہ مجھے تم نہیں پسند تمہارے نام سے تمہارے وجود سے مجھے گھن آتی ہے اور میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔"

"اگر آپ کو کوئی اور پسند تھی تو آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی میری زندگی برباد کیوں کی؟"

حمزہ نے ایک زور دار تھپڑ حفصہ کے چہرے پر رسید کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گری۔

"تمہاری اتنی ہمت ہو گئی کہ تم اب مجھ سے سوال کرو گی اگر آئندہ مجھ سے سوال کیا نہ تو زبان کھینچ لوں گا۔" حمزہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

حفصہ صدمے سے زمین پر ہی بیٹھی رہی کیونکہ آج تک اس کے ابو نے اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی اس ڈر سے کہ اس کا دل نہ دکھ جائے اسے گھر میں سب بہت پیار کرتے تھے اس کی ہر خواہش پوری ہوتی تھی لیکن آج اس کا ہمسفر اسے ہر وہ تکلیف دے رہا تھا جس سے اسے اس کے ماں باپ نے ہمیشہ محفوظ رکھا تھا حفصہ کو بہت تکلیف ہو رہی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ ہمسفر تکلیف نہیں دیتا لیکن وہ غلط تھی اسے ہمیشہ خدا سے ایسا ہمسفر مانگا تھا جو اسے اتنا ہی پیار کرے اس کی اسی طرح خواہشیں پوری کرے جیسے اس کے بابا کرتے تھے لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ باپ جیسا پیار کوئی نہیں کر سکتا دنیا کا کوئی بھی مرد آپ کا خیال اس طرح نہیں رکھ سکتا جیسے ایک باپ رکھ سکتا ہے۔

حفصہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسی لیے وہ خود کو مشکل سے سنبھالتی ہوئی اٹھی اور وضو کرنے کے لیے واشروم چلی گئی

اب وہ واشروم سے باہر آچکی تھی اور جانماز بچھائی اور نیت کرنے لگی اس نے دو نفل کی نیت کی تھی اور نفل ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے لیکن دل تھا کہ سکون ہی نہیں آرہا تھا آنسو تھے کہ رک ہی نہیں رہے تھے اسی لیے وہ سجدے میں چلی گئی اور اب وہ رو رہی تھی اور خدا سے باتیں کر رہی تھی

"اللہ میاں میری مدد کریں میرا صبر ٹوٹ رہا ہے کیسے رہوں گی میں پوری زندگی اس کے ساتھ اللہ میاں معجزے مشکل وقت میں ہی ہوتے ہیں نہ اللہ میاں معجزہ کر دے یہ میرے لیے بہت مشکل وقت ہے کیونکہ بچپن سے آج تک مجھ پر جب بھی کوئی مصیبت آئی ہے تو میرے ماما بابا نے دور کر دی تھی لیکن آج میں اپنا حال کسی کو نہیں دکھا سکتی آج مجھے چپ کرانے والا کوئی نہیں ہے اللہ میاں آج میں اکیلی ہو گئی ہوں آج میں اپنی پریشانی کسی کو نہیں بتا سکتی۔۔" اب اس نے سجدے سے سر اٹھایا تھا اور ایک آیت پڑھی وہ جب بھی مشکل میں ہوتی یا غم زدہ ہوتی تھی تو یہی آیت پڑھتی تھی کیونکہ یہ آیت اسے بہت سکون دیتی تھی۔۔

قال لا تخافا انی معکم اسمع واری

ترجمہ: رو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں

اب حفصہ نے جانماز اٹھائی تھی اور رونے کی وجہ سے آنکھوں پر بوجھ آگیا تھا اسی لیے وہ صوفے پر جا کر سو گئی تھی

\*\*\*\*\*



"براق شاہ آٹھ جا ہمیں دیر ہو رہی ہے۔" احان شاہ جو پچھلے آدھے گھنٹے سے براق کو اٹھا رہا تھا اب تھک ہار کر صوفے پر گرا تھا۔

"کیا ہوا ہے احان شاہ۔۔" عالہان کی آواز پر احان نے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا ہوا احان کیا پریشانی ہے؟" عالہان کے سوال پر احان نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

"یار عالہان کب سے اٹھا رہا ہوں اٹھ ہی نہیں رہا اگر اتنی دیر میں کسی مردے کو اٹھاؤ تو وہ بھی زندہ ہو جائے لیکن مجال ہے جو یہ شخص جگہ سے ہلا ہو۔۔"

احان کی بے بسی پر عالہان ہنس پڑا۔

"یار تو ہنس رہا ہے مجھے جرگے میں جانا ہے اسے اٹھا دے مہربانی ہو گی تیری۔۔"

"صبر ایسے لوگوں کو ایسے نہیں اٹھاتے۔۔" احان کے کہنے پر عالہان نے جواب دیا

"تو پھر کیسے اٹھاتے ہیں۔۔" احان نے بھی اسے کے انداز میں سوال کیا

عالہان نے میز پر پڑا پانی کا جگ اٹھایا اور براق پر انڈیل دیا اور کہا، "ایسے"

"سیلاب سیلاب۔۔" براق اس اچانک ہونے والے حادثے پر بوکھلا کر اٹھا۔

احان اور عالہان براق کی یہ حالت دیکھ کر اپنی ہنسی نہیں روک سکے۔۔

"عالہان شاہ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔" براق نے غصے سے کہا کیونکہ اسے سخت نفرت تھی ان لوگوں سے جو اس کی نیند خراب کرتے تھے۔۔

براق کے غصے کا عالہان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"اب اٹھ گیا ہے تو تیار بھی ہو جا۔۔" براق جو عالہان کو گھور رہا تھا احان کی اس بات پر ایک نظر احان کو دیکھا پھر عالہان کو اور پھر کبرڈ میں سے اپنا سوٹ نکالا اور واشروم میں چلا گیا۔

دس منٹ بعد براق فریش ہو کر نکلا سفید شلوار قمیض میں ملبوس اپنے بالوں پر ٹاول لگاتا ہوا۔ اب براق ڈرینگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال سیٹ کر رہا تھا بال سیٹ کرنے کے بعد اس نے بلیک کلر کی شال لی۔

"چلیں لالا۔۔" عالہان اور احان جو بات کرنے میں مصروف تھے براق کی آواز پر اسے دیکھا احان نے دل میں ہی ماشاء اللہ کہا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ضدی پٹھان بہت خوبصورت تھا لیکن سفید رنگ کے کپڑوں میں اس کی خوبصورتی اور بڑھ جاتی تھی۔۔

عالہان نے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونکی۔، "اللہ تجھے ہر بری نظر سے محفوظ رکھے۔۔"

عالہان کے اس انداز پر براق کو بہت پیار آیا۔

چلو میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا عالہان دونوں سے گلے ملا اور چلا گیا۔

اب احان اور براق بھی اپنے سفر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

\*\*\*\*\*

رات کے تین بج رہے تھے اور وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔

حفصہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کا ہلکا سا جوڑا کیے بے بسی سے خود کو دیکھ رہی تھی چہرے پر لال نشان تھے آنکھوں کے نیچے ہلکے تھے ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔

آج حفصہ کی شادی کو تیسرا سال پورا ہوا تھا یہی وہ دن تھا جب وہ ظالم اس کی زندگی میں شامل ہو تھا جس نے اس کی زندگی جہنم سے بھی بدتر بنا دی تھی وہ جب تک رات کو حفصہ کو تکلیف نہ دے اسے سکون کی نیند نہیں آتی تھی لیکن اب حفصہ کو تکلیف نہیں ہوتی تھی کیونکہ اسے عادت ہو گئی تھی ان سب کی، آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا آج حمزہ نے حفصہ کے گلے پر جلتا ہوا سگریٹ رکھا تھا اور آج اس کا صبر ختم ہو گیا تھا۔

ابھی وہ باکنی میں کھڑی آسمان کو دیکھ رہی تھی اور کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زخم کے باعث پورا چہرا درد کر رہا تھا جس کی وجہ سے کچھ بول نہیں رہی تھی وہ صرف آسمان کو دیکھ رہی تھی کچھ سوچتے ہوئے وہ اٹھی اس نے فوراً ابایا پہنا اور حجاب کرنے کے بعد ایک نظر سوتے ہوئے حمزہ کی طرف ڈالی اور کمرے سے نکل گئی۔

"لالا گاڑی نکالیں۔" منور جو موبائل میں بزی تھا حفصہ کی آواز پر فوراً پیچھے مڑا۔

"بی بی اس وقت۔" منور نے حیرانی سے پوچھا

حفصہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ منور بھی گاڑی میں بیٹھ گیا

"کہاں جانا ہے حفصہ بیٹی؟"

"فراز صاحب کے گھر۔۔" نور کے سوال پر حفصہ نے جواب دیا۔۔

فراز صاحب کا گھر امر خان کے گھر سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔

براق جو لاہور ہسپتال کے کام سے آیا تھا آج واپس پشاور جا رہا تھا ابھی براق شاہ کی کار سگنل پر رکی ہوئی تھی کہ اچانک برابر میں ایک گاڑی آکر رکی براق نے لاپرواہی سے ایک نظر اپنے برابر والی گاڑی پر ڈالی۔

لیکن نظریں جیسے پلٹنا بھول گئی۔۔

حفصہ شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی اور مسلسل اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی اس بات سے بے خبر کے کوئی اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

براق مسلسل دس منٹ حفصہ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اور حفصہ اس بات سے بے خبر تھی کیونکہ براق کی کار کے شیشے بلیک تھے۔۔۔

حفصہ کی گاڑی جا چکی تھی اور براق کی کار بھی اپنے راستے پر روانہ ہو چکی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

رات کے اس پہر وہ لاؤنچ میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی اور مسلسل کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی ابھی وہ بے چینی سے پیچھے مڑی ہی تھی کہ اس کی ٹکر احان سے ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے فرتاشیہ رات کے چار بجے تم یہاں لان میں کیا کر رہی ہوں اور پریشان کیوں ہوں کوئی بات ہے کیا؟"

احان کے سوال پر فرتاشیہ نے فوراً اپنا موبائل پیچھے کیا، "نہ نہیں کوئی بات نہیں ہے وہ میں بس باہر ہوا کھانے آئی تھی اور تو کوئی بات نہیں ہے۔"

"اچھا۔"

"سنو احان۔" فرتاشیہ کی آواز پر احان رکا۔

"جی۔"

"آئی ایم سوری مجھ سے غلطی ہو گئی۔"

"کوئی بات نہیں" احان فرتاشیہ کے سوال کا جواب دے کر جا چکا تھا کیونکہ وہ جلدی میں تھا۔

آج دوپہر کو احان اور فرتاشیہ کا نکاح تھا اسی لیے اسے گاؤں کے سارے معاملات جلد از جلد ختم کر کے آنے تھے۔

\*\*\*\*\*

"امی زرا جلدی کریں مجھے دیر ہو رہی ہے۔" اسماعیل مسلسل موبائل میں کسی سے بات کر رہا تھا

"ارے لڑکے صبر کر جاؤ تم نے تو ایسے جلدی مچائی ہوئی ہے جیسے تمہارے دوست کا نہیں تمہارا نکاح ہو۔"

"ایسا ہی سمجھ لیں۔۔" صائمہ بیگم اسماعیل کی اس بات پر مسکرا دیں

"یہ لو ہو گیا۔۔" صائمہ بیگم نے بیگ کی زب بند کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ امی اب میں چلتا ہوں۔۔"

"ارے اسماعیل ناشتہ تو کرتے جاؤ۔۔" صائمہ بیگم نے اسماعیل کو کار کی کیز اٹھاتے دیکھا تو بول پڑی۔۔

"نہیں امی دیر ہو رہی ہے اور ویسے بھی یہاں سے پشاور تک جانے میں پانچ گھنٹے لگتے ہیں اب اجازت دیں۔"

"اچھا چلو کچھ کھا لینا اور خیریت سے جانا۔۔" صائمہ بیگم نے آیت الکرسی پڑھ کر اسماعیل پر پھونکی۔

"اچھا امی اپنا خیال رکھیے گا۔۔" اسماعیل نے صائمہ بیگم کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"خدائے پامان (خدا حافظ)"

اب اسماعیل خان جا چکا تھا اور صائمہ بیگم بھی ناشتہ بنانے کچن میں چلی گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

ابھی فراز صاحب مسجد سے فجر کی نماز ادا کر کے آئے تھے اور شائستہ بیگم اور عرشہ نے بھی فجر کی

نماز ادا کی تھی ابھی وہ تینوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ گھر کی بیل بجی۔۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے ابو۔۔"

"صبر تم بیٹھو عرشہ میں دیکھا ہوں کون ہے اللہ خیر کریں اتنی صبح کون ہو سکتا ہے۔"



فراز صاحب نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے حفصہ خان تھی

"میں اندر آسکتی ہوں۔۔" حفصہ نے فراز صاحب سے سوال کیا

"ارے میرے بچے یہ کیسا سوال ہے تمہارا ہی تو گھر ہے آؤ۔" فراز صاحب نے بہت پیار سے حفصہ کو جواب دیا

"ارے شائستہ بیگم اور عرشہ دیکھو کون آیا ہے۔" فراز صاحب کی آواز پر دونوں کمرے سے باہر آئی

شائستہ بیگم نے حفصہ کو دیکھتے ہی اسے بہت پیار سے گلے لگایا کیونکہ آج وہ پورے ایک مہینے بعد حفصہ سے مل رہی تھی۔ اب عرشہ نے حفصہ کو گلے لگایا تھا۔

"ارے حفی آپی آپ تو ہمیں بھول گئی ہیں اتنے دنوں بعد آئی ہیں۔۔" عرشہ نے خفگی سے کہا

"نہیں تم لوگوں کو کیسے بھول سکتی ہوں تم لوگ ہی تو میری دنیا ہو۔" حفصہ نے عرشہ کے سوال کا جواب دیا۔

"ارے میرے بچے کو تنگ ہی کرتی رہیں گی کیا یا انھیں بیٹھنے بھی دیں گیں۔" اب کی دفعہ فراز صاحب بولے

اب وہ سب بیٹھک میں بیٹھ چکے تھے۔

حفصہ نے اپنا حجاب اتارا تو اس کے چہرے پر نیل اور اس کا پھٹا ہونٹ دیکھ کر شائستہ بیگم اور عرشہ فوراً حفصہ کے پاس آکر بیٹھی۔۔

"حفصہ یہ کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے۔" شائستہ بیگم نے سوال کیا  
"آپی کیا ہوا ہے یہ کیسے لگی ہے۔۔" اس دفعہ عرشہ نے سوال کیا تھا  
حفصہ نظریں زمین پر جمائے بیٹھی تھی۔۔

فراز صاحب ایک حد تک معاملہ سمجھ چکے تھے لیکن وہ دعا کر رہے تھے کہ خدا کرے جیسا وہ سمجھ  
رہے ہیں ایسا کچھ نہ ہو۔۔ اب فراز صاحب حفصہ کے ساتھ آکر بیٹھے تھے انہوں نے حفصہ کے ہاتھ پر  
ہاتھ رکھا تھا

"کیا ہوا ہے میرے بچے کو یہ کیسے ہوا ہے؟۔۔"

فراز صاحب کے سوال پر حفصہ نے ایک نظر اپنے جان سے عزیز باپ کو دیکھا تھا اور اگلے ہی پل  
میں وہ کسی چھوٹی سی بچے کی طرح اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔

اب وہ ہچکیاں لے کر رو رہی تھی فراز صاحب کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کریں انہوں نے  
بہت پیار سے اپنے لخت جگر کو خود سے الگ کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے تھے لیکن آنسو تھے  
کہ رک ہی نہیں رہے تھے۔۔

"کیا ہوا ہے میرے بچے کو کس نے کیا ہے یہ بتاؤ مجھے۔۔" فراز صاحب نے سوال کیا تھا

حفصہ مسلسل رو رہی تھی اور بار بار ایک ہی بات کر رہی تھی۔

"بابا مجھے وہاں واپس نہیں جانا۔۔"

مسلسل رونے کی وجہ سے حفصہ بے ہوش ہو چکی تھی اس سے پہلے وہ گرتی فراز صاحب نے اسے تھام لیا تھا۔

\*\*\*\*\*

"فری دروازہ کھولو۔۔"

"کیا ہوا تائی امی۔۔" براق شاہ جو پاس سے گزر رہا تھا طیبہ بیگم کو پریشان دیکھا تو ان کے پاس آگیا۔  
"دیکھو نہ براق میں پچھلے بیس منٹ سے دروازہ بجا رہی ہوں لیکن فرتاشیہ کھول ہی نہیں رہی سب مہمان آچکے ہیں۔"

"آپ پریشان نہ ہوں میں روم کی ایکسٹرا کیز لے کر آتا ہوں۔" اب براق اور طیبہ بیگم روم کھول کر اندر آئے تھے تو کمرے میں کوئی نہیں تھا۔

"یہ لڑکی کہاں گئی۔۔" طیبہ بیگم پریشانی سے بیڈ پر بیٹھ گئی

"تائی امی کہاں ہے فری سب مہمان آچکے ہیں مولوی صاحب بھی آگئے ہیں۔۔" براق نے سوال کیا  
"براق مجھے نہیں معلوم کہاں گئی ہے یہ لڑکی رات کو تو اپنے کمرے میں تھی۔۔"

"مجھے احان کو بتانا ہو گا میں آتا ہوں اسے بتا کر آپ پریشان نہ ہو مل جائے گی فری۔۔"

احان جو گاؤں کے لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا براق کے اشارے سے بلانے پر اس کے پاس آیا۔

"کیا ہوا ہے براق پریشان کیوں ہے؟" احان نے سوال کیا

"احان فرتاشیہ اپنے کمرے میں نہیں ہے۔"

"کیا مطلب ہے اپنے کمرے میں نہیں ہے کہاں ہے وہ؟"

"مجھے نہیں پتا احان تائی امی ابھی گئی تھی اسے بلانے وہ اپنے کمرے میں نہیں ہے۔"

"براق ہمیں داجی کو بتانا ہو گا اس بارے میں۔"

اب براق اور احان داجی کے پاس آچکے تھے اور احان نے سارا معاملہ داجی کو بتا دیا تھا۔

\*\*\*\*\*

مصطفیٰ اور انمول ناشتہ کر رہے تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"تم بیٹھو انمول میں دیکھتا ہوں۔"

مصطفیٰ نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے اسماعیل خان اور فرتاشیہ شاہ کو ایک ساتھ دیکھ کر اسے بہت حیرت ہوئی۔

"اسلام وعلیکم مصطفیٰ کیسا ہے؟"

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں یہ فرتاشیہ تیرے ساتھ کیا کر رہی ہے۔" مصطفیٰ نے سوال کیا

"میری بیوی ہے تو میرے ساتھ ہی ہو گی نا۔" اسماعیل کے جواب پر مصطفیٰ کو حیرانگی ہوئی۔

"کیا کہا تو نے۔؟ اسماعیل تو ہوش میں تو ہیں نہ تو اسے کیسے جانتا ہے اور یہ بیوی کیا بول رہا ہے۔"

"سہی سنا ہے تو نے مصطفیٰ ہم دونوں نے نکاح کر لیا ہے اور یہ میری بیوی ہے تیری شادی میں ہی ملا تھا میں اس سے ایک سال سے ہم ساتھ ہیں اور آج اس کا نکاح ہو رہا تھا اسی لیے ہم بھاگ گئے۔۔"

"تو اسماعیل جانتا بھی ہے یہ کون ہے احان شاہ کی مانگ ہے اس گاؤں کے سردار کی مانگ ہے۔۔"

"جانتا ہوں میں لیکن اب یہ میری بیوی ہے مصطفیٰ۔۔"

"اسماعیل تو نہیں جانتا وہ تجھے زندہ دفنا دے گا یہ کیا کیا تو نے اور فرتاشیہ تم تو اپنے گھر والوں کو جانتی ہو تم نے کیوں کیا۔۔" دیکھ اسماعیل تو میرا بہت اچھا دوست ہے لیکن احان شاہ میرا دوست اور سردار دونوں ہے میں اسے دھوکا نہیں دے سکتا اسی لیے تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ۔۔"

"لیکن مصطفیٰ۔۔"

اس سے پہلے اسماعیل کچھ کہتا مصطفیٰ دروازہ بند کر چکا تھا

"اسماعیل مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اب ہم کیا کریں گے۔۔"

"فرتاشیہ تم ڈر کیوں رہی ہوں میں ہوں نا تمہارے ساتھ آؤ ہم لاہور چلتے ہیں میرے گھر۔۔"

\*\*\*\*\*

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔"

السلام علیکم احباب۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔۔ لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی؟" فراز صاحب نے ڈاکٹر کو ایمر جنسی وارڈ سے باہر آتا دیکھا تو فوراً سوال کیا۔۔۔



"آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟" ڈاکٹر نے سوال کیا

"وہ میری بیٹی ہیں کیا ہوا ہے اسے؟" فراز صاحب نے دوبارہ سوال کیا

"وہ ڈیپریشن میں مبتلا ہیں کافی وقت سے۔۔۔"

"کیا بول رہی ہیں آپ ایسا کیسا ہو سکتا ہے؟" فراز صاحب نے حیرانی سے پوچھا

"جی ہاں اور آئی کانٹ بلیو کے آپ ان کی حالت سے بے خبر ہیں، یہی نہیں ان کے جسم کے ہر حصے پر زخم کے نشان ہے اور کچھ جگہ تو جلی ہوئی بھی ہیں ان کی حالات بہت نازک ہیں ان کی دماغی حالت ان اسٹیبل ہے اسی لیے ہم انہیں آئی سی یو میں رکھیں گے باقی آپ ان کے ہوش میں آنے کے بعد ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔"

"کتنے وقت سے تھیں وہ ڈیپریشن میں؟" فراز صاحب نے بے بسی سے پوچھا

"میرے خیال سے پانچ مہینے سے یا اس سے زیادہ وقت سے بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان کا بہت خیال رکھیے گا کیونکہ اکثر پیشنت ڈیپریشن میں خودکشی کر لیتے ہیں بس آپ سب ان کے لیے دعا کریں انہیں آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔۔۔" ڈاکٹر یہ کہہ کر جا چکی تھی

اور فراز صاحب صدمے سے بیچ پر بیٹھے تھے اور شائستہ بیگم بھی عرشہ کا سہارا لیتے ہوئے بیچ پر بیٹھی تھی اور عرشہ اپنے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی کیسے وہ دونوں ہارے ہوئے ماں باپ کی طرح بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

"بابا۔۔۔" فراز صاحب جو صدمے سے سر جھکائے بیٹھے تھے عرشہ کی آواز پر ہوش ہیں آئے۔۔۔

"ہاں میرے بچے۔۔" فراز صاحب نے بہت پیار سے جواب دیا تھا

"بابا پریشان نہ ہو ہنسی آپ جلدی صحیح ہو جائیں گی پھر ہم انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے ہم انہیں بہت پیار کریں گیں اور ان کے ساتھ یہ جس نے بھی کیا ہے نا ہم مل کر اسے اس کے کیے کی سزا دیں گیں اور آپ نے سنا نہ ڈاکٹر نے کیا بولا ہے کہ آپ کو ہماری ضرورت ہے اگر آپ دونوں ہی ہمت ہار گئے تو آپ کو ہمت کون دے گا مجھے پتا ہے آپ دونوں بہت تکلیف میں ہیں لیکن بابا آپ نے کہا تھا نہ اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو آزمائش دیتا ہے اور ماما آپ ہی کہتی ہیں نہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے یہ بھی خدا کی ایک آزمائش ہے اور تکلیف جتنی زیادہ ہوتی ہے اس کا صلہ اتنا ہی خوبصورت ہوتا ہے اور میرے ماما بابا بہت بہادر اور حوصلے والے ہیں اسی لیے اب رونا نہیں ہے آپ نے۔۔" عرشہ نے شائستہ بیگم کے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا

"آپ دونوں یہی بیٹھیں میں پانی کے کر آتی ہوں اب۔۔" عرشہ جا چکی تھی۔۔

"کتنی بڑی اور سمجھدار ہو گئیں ہیں نہ ہماری بیٹیاں۔۔" فراز صاحب نے شائستہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں کہ اتنی بڑی کب ہو گئی ہماری بیٹیاں ایک تھی جو اتنی تکلیف میں تھی اور ہمیں کچھ بتایا بھی نہیں اور ایک ہے کہ اپنے اندر کی تکلیف کو چھپا رہی ہے لیکن یہ دونوں یہ نہیں جانتی کہ ہم ان کی نس نس سے واقف ہیں۔۔"

\*\*\*\*\*

"طیبہ بیگم ہمیں بتائیں کہ فرتاشیہ کہاں گئی ہیں۔۔۔" داجی نے طیبہ بیگم سے سوال کیا تھا

"داجی ہمیں نہیں پتا رات تک وہ یہی تھی ہم نہیں جانتے وہ کہاں گئی ہے۔۔"

"احان۔۔"

"جی داجی۔۔"

"کال کرو فرتاشیہ کے نمبر پر۔۔"

"داجی میں نے کی تھی اس کا مبالغہ فون یہی پڑا ہوا ہے۔۔" اس دفعہ براق نے جواب دیا تھا

احان کے مبالغہ پر بار بار کسی کی کال آرہی تھی۔

"دیکھ لو احان کس کی کال ہے۔"

"جی داجی۔۔" داجی کے کہنے پر احان نے کال اٹھائی

"اسلام وعلیکم بولو مصطفیٰ۔۔"

"وعلیکم السلام احان مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔"

"جلدی بولو مصطفیٰ کیا ہوا ہے۔۔"

"وہ فرتاشیہ۔۔" مصطفیٰ نے پریشانی سے بولا تھا

"فرتاشیہ کیا مصطفیٰ پوری بات بتاؤ۔۔" اب کی بار احان کی آواز اونچی ہوئی تھی

"وہ میرا ایک دوست ہے اسماعیل خان جس سے میں تین سال پہلے یونیورسٹی میں ملا تھا وہ ایک سال پہلے میری شادی میں آیا تھا آج وہ فرتاشیہ کے ساتھ میرے گھر آیا تھا فرتاشیہ اسی کے ساتھ ہے اور فرتاشیہ اور وہ میری شادی میں ایک دوسرے سے ملے تھے تب سے وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور فرتاشیہ اسی کے ساتھ گئی ہے۔" مصطفیٰ نے احان کو ساری بات بتا دی تھی۔

"ابھی کہاں گئے ہیں وہ لوگ۔" احان نے سوال کیا

"مجھے نہیں پتا۔"

"تیرے پاس اس لڑکے کا نمبر اس کے گھر کا ایڈریس ہے تو مجھے بتا۔" احان نے دوبارہ سوال کیا

"لاہور میں رہتا ہے وہ میں تجھے اس کا نمبر اور ایڈریس دونوں بھیجتا ہوں۔" مصطفیٰ نے جواب دیا

"ہاں جلدی۔" یہ کہہ کر احان نے کال بند کر دی تھی

اب احان داجی براق عالہان اور وارث شاہ (فرتاشیہ کے ابو) لاہور کے لیے نکل چکے تھے۔

\*\*\*\*\*

"اسماعیل خان کیا بکواس کر رہے ہوں تم تمہیں پتا بھی ہے کیا۔" داجی کی آواز پورے حال میں گونجی تھی

"کیا ہوا ہے داجی۔" شہباز خان نے سوال کیا

شہباز خان ، امر خان اور صائمہ بیگم فوراً لاؤن میں آئے تھے۔۔

"یہ تو آپ اپنے صاحب زادے سے پوچھے کہ یہ کیا بول رہیں ہیں۔۔" داجی نے شہباز خان کے سوال کا جواب دیا

"کیا ہوا ہے اسماعیل کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔" شہباز خان نے سوال کیا۔

"اسماعیل یہ لڑکی کون ہے اور ان نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے۔۔" اس دفعہ صائمہ بیگم نے سوال کیا تھا۔

"ہم بتاتے ہیں آپ کے صاحبزادے نکاح کر چکے ہیں اس لڑکی سے۔۔" داجی نے گرج دار آواز میں کہا تھا۔

"کیا بول رہیں ہیں داجی اسماعیل کیا یہ سچ ہے۔۔" صائمہ بیگم نے تصدیق چاہی تھی۔

"جی ماما سچ ہے یہ۔۔" اسماعیل نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا

"تم کیسے کر سکتے ہوں ایسا اسماعیل تمہیں ایک دفعہ بھی میری بچی عرش کا خیال نہیں آیا کیا؟ وہ تمہاری مانگ تھی تم نے میری بچی کی زندگی برباد کر دی میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اسماعیل۔۔۔"

"لیکن ماما۔۔" ابھی اسماعیل کچھ کہتا صائمہ بیگم جا چکی تھیں

اب فراز صاحب بھی آچکے تھے اور عرشہ بھی ان کے ساتھ تھی امر خان نے انہیں سارا معاملہ بتا دیا تھا کال پر اسی لیے وہ آگئے تھے اور شائستہ بیگم ہسپتال میں تھیں حفصہ خان کے پاس۔۔

"اسماعیل کون ہے یہ اور یہاں کیا کر رہی ہے۔۔" شہباز صاحب نے سوال کیا

"بابا ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور اس کے گھر والے اس کا نکاح زبردستی اس کے کزن کے ساتھ کروا رہے تھے اسی لیے میں اسے بھگا لایا۔۔"

"اسماعیل تم ہمیں بتا دیتے ہم کوئی حل نکال لیتے۔۔" زید خان سارے مسئلے میں پہلی دفعہ بولا تھا۔  
زید خان خان فیملی کا چشم و چراغ سب سے بڑا پوتا تھا جو کہ آج ہی تین سال بعد انگلینڈ سے واپس آیا۔۔

"لالا اور کوئی حل نہیں تھا اسی لیے ہم بھاگے۔۔" اسماعیل نے جواب دیا

"یہ بھی تو حل نہیں ہے نہ اس کے گھر والے اسے ڈھونڈ رہے ہونگے۔۔"

"لالا مجھے اس وقت جو سمجھ آیا میں کر لیا مجھے معاف کر دیں۔۔" اسماعیل نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کوئی اس کی بات سمجھے یا نہ سمجھے اس کا لالا ضرور اسے سمجھے گا۔۔  
"کہاں سے ہیں آپ؟" زید نے بہت نرمی سے فرتاشیہ سے سوال کیا تھا کیونکہ وہ زید خان تھا وہ جتنے بھی غصے میں ہو وہ لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں بھولتا تھا۔۔

"پ۔پشاور سے۔۔" فرتاشیہ نے ڈرتے ہوئے جواب دیا تھا

"کیا آپ کے گھر والے جانتے ہیں کہ آپ لاہور میں ہیں۔۔" وہی نرم لہجہ استعمال کیا گیا

"ن۔نہیں۔" فرتاشیہ نے جواب دیا۔۔



ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ حویلی کے باہر سے گاڑیوں کے شور کی آواز پر سب اٹھے تھے۔

اس سے پہلے وہ باہر جاتے دیکھنے کے لیے شاہ فیملی کے مرد اندر داخل ہوئے تھے۔

اندر آتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر فرتاشیہ اسماعیل کے پیچھے ہوئی تھی۔

"آپ لوگ کون ہیں اور اس طرح سے کسی کے گھر میں کیسے گھس سکتے ہیں۔" داجی نے سوال کیا

"یہ آپ اپنے پوتے اسماعیل خان سے پوچھئے۔" احان شاہ نے جواب دیا تھا

زید نے ایک نظر فرتاشیہ کو دیکھا تو اس کے چہرے کا خوف دیکھ کر وہ جان چکا تھا کہ سامنے کھڑے مرد کون تھے۔

"دیکھے بھائی صاحب یہ میری بیٹی ہے جسے آپکا بیٹا اغوا کر کے لایا ہے ہم اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جانے آئے ہیں اسی لیے ہمیں لے جانے دیں اسے۔" وارث شاہ نے جواب دیا

"پہلی بات تو یہ کہ میرا بھائی کسی کو اغوا کر کے نہیں لایا اور دوسری بات یہ کہ آپکی بیٹی اپنی مرضی سے اس کے ساتھ آئی ہے کیونکہ یہ اسے پسند کرتی ہیں۔" زید نے جیسے وارث شاہ کی بات درست کی۔

"چلو فرتاشیہ میرے ساتھ۔" وارث شاہ نے فرتاشیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ فرتاشیہ کو اپنے ساتھ لے جاتے اسماعیل خان فرتاشیہ کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔

"اے لڑکے چھوڑو میری بیٹی کا ہاتھ۔" وارث شاہ نے غصے سے کہا

"آپ اسے نہیں لے کے جاسکتے۔۔ اسماعیل نے جواب دیا

"کیوں نہیں لے جاسکتا تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے ہاں باپ ہوں میں اسکا بیٹی ہے یہ میری

۔۔" وارث شاہ نے غصے سے کہا

"میں اسے روکنے کا پورا حق رکھتا ہوں اگر یہ آپ کی بیٹی ہے تو میری بیوی ہے یہ میرے نکاح میں

ہے ہم نے نکاح کر لیا ہے۔۔" اسماعیل نے بھی انھی کے انداز میں جواب دیا

"ابھی کے ابھی میری بہن کو تلاق دو ہم اسے ساتھ لے کر جائیں گے یہ احان کی مانگ ہے

۔۔" عالہان نے جواب دیا

"دیکھو بیٹا ہم جانتے ہیں مانگ ہے وہ آپکی لیکن اب وہ میرے پوتے کے نکاح میں ہیں۔۔" داجی نے

احان سے کہا

"انکل آپ نہیں جانتے مانگ کیا ہوتی ہے بچپن کی مانگ ہے وہ میری وہاں پورا گاؤں میرے نکاح کے

انتظار میں بیٹھا ہوا ہے کیا عزت رہ جائے گی جب انھیں پتا چلے گا کہ ان کے سردار کی مانگ کسی اور

کی بیوی بن چکی ہے۔۔" احان نے آہستہ آواز میں جواب دیا کیونکہ وہ آحان شاہ تھا اسے بڑوں سے

بات کرنا اور ان کی عزت کرنا اچھے سے آتا تھا۔۔

"بیٹا ہم جانتے ہیں آپ کے ساتھ غلط ہوا ہے لیکن ہم بچپن کی مانگ سے اچھے سے واقف ہیں کیونکہ

عرشہ بھی اسماعیل کی بچپن کی مانگ ہے۔۔" جہاں شاہ فیملی کے سب مرد داجی کی اس بات پر حیران

ہوئے تھے وہی عرشہ خان کو ایک گہرا صدمہ لگا تھا اس سے پہلے وہ گرتی اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا

عرشہ نے آنکھوں میں خالی پن اور آنسو لیے فراز صاحب کی طرف دیکھا تھا جہاں فراز صاحب اس سے آنکھیں نہیں ملا رہے تھے اور فراز صاحب کا نظریں چرانا اسے اس بات کی گواہی دے چکا تھا کہ جو کچھ داجی بول رہے ہیں وہ سچ ہے۔

"تو صحیح ہے مانگ کے بدلے خون یا مانگ کے بدلے مانگ۔۔" شاہ نواز صاحب جو پورے معاملے میں خاموش تھے اب بول پڑے تھے۔

"کیا بول رہیں ہیں آپ؟ میری بیٹی ہے وہ کوئی کھلونا نہیں ہے وہ جو ایک نے پھینکا تو دوسرے نے اٹھا لیا۔" فراز صاحب نے فوراً غصے سے جواب دیا تھا

"فیصلہ آپکا ہے۔۔" شاہ نواز صاحب نے داجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

فراز صاحب نے بے بسی سے ایک نظر شاہ نواز صاحب کے چہرے پر ڈالی جہاں صرف سنجیدگی تھی۔۔

"دیکھو فراز میں جانتا ہوں میں تمہیں بہت بڑی ذمہ داری دے رہا ہوں لیکن میرے پوتے، تمہارے بھتیجے کی جان اور اس گھر کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔" داجی نے فراز صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

"لیکن بابا وہ میرا خون ہے میری سگی بیٹی ہے اسے میں کیسے اپنے دشمنوں کے حوالے کر دوں کیا گیرنٹی ہے کہ یہ لوگ اسے نقصان نہیں پہنچائے گیں۔"

"ہم دیتے ہیں گیر نٹی کہ آپ کی بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اسے شاہ حویلی میں وہی عزت اتنی ہی رتبہ دیا جائے گا جتنا ہمارے پوتے احان شاہ کو دیا جاتا ہے۔" شاہ نواز صاحب نے فراز صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

فراز صاحب نے بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔

"ہم آپ سے آپ کی بیٹی کا ہاتھ اپنے پوتے کے لیے مانگتے ہیں کیا آپ دیں گیں اپنی بیٹی۔" شاہ نواز صاحب نے پرسکون انداز سے فراز صاحب کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"جی ہمیں یہ رشتہ منظور ہے۔" فراز صاحب نے ہارنے والے انداز میں جواب دیا۔

اب فراز صاحب دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

عرشہ نے ایک نظر فراز صاحب پر ڈالی تو اسے اپنی تکلیف سے زیادہ اپنے باپ کی حالت پر رونا آیا اسنے آج پہلی دفعہ اپنے باپ کو اتنا بے بس اور تھکا ہوا دیکھا تھا۔ اسے اپنا باپ بالکل اس غریب انسان کی طرح لگ رہا تھا جس سے چور اس کا سب کچھ لوٹ کر اسے زندہ رہنے کے لیے چھوڑ گئے ہوں۔

"ہم چاہتے ہیں کہ نکاح آج ہی ہوں کیونکہ آج احان کا نکاح تھا جہاں سے آپ کا پوتا فرتاشیہ کو بھگا لایا تھا اور گاؤں کا ہر انسان جانتا ہے کہ اس کے سردار کا نکاح ہونے والا ہے اسی لیے ہم آج ہی نکاح کریں گے۔" شاہ نواز صاحب نے داجی کو ساری بات بتائی۔

"لیکن رخصتی ہم دو ہفتوں بعد کریں گے جب میری بڑی بیٹی ہسپتال سے گھر آجائے گی۔۔" فرراز صاحب نے حکم دینے والے انداز میں کہا

"جیسا آپ چاہیں۔۔" شاہ نواز صاحب نے بھی ان کی بات کا مان رکھا تھا

\*\*\*\*\*

"عرشیہ خان ولد فرراز خان آپ کا نکاح احان شاہ ولد آرم شاہ سے دو کروڑ حق مہر سکھ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے عرشیہ خان کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا۔

"جی قبول ہے۔۔" عرشیہ نے جواب دیا

"عرشیہ خان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے دوبارہ سوال کیا

"جی قبول ہے۔۔"

"عرشیہ خان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے دوبارہ دہرایا

عرشیہ نے درد سے اپنی آنکھیں بند کی تھی عرشیہ کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا تھا اب عرشیہ نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔" جی قبول ہے۔۔"

"بچے یہاں سائن کردو۔۔" زید خان نے پین عرشیہ کی طرف کیا تھا

سائن کرتے وقت اپنے نام کے ساتھ کسی انجان کا نام دیکھ کر عرشہ کے ہاتھ کانپے تھے اور یہاں  
فراز صاحب نے عرشہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے سہارا دیا تھا (جب نکاح میں سائن کرتے  
وقت ہاتھ کانپے تو سمجھ جائیں وہاں کسی کا مان رکھا جا رہا ہے)

پگڑیوں کے اکثر فیصلے

ڈوپٹوں کو سنبھالنے پڑتے ہیں

"احان شاہ ولد آرم شاہ آپ کا نکاح عرشہ خان ولد فراز خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح  
قبول ہے؟" مولوی صاحب نے احان شاہ سے سوال کیا

"جی قبول ہے۔۔" احان خان نے بہت سنجیدگی سے جواب دیا تھا

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"جی قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"۔۔ مولوی صاحب نے یہی سوال دہرایا

"جی قبول ہے۔۔" احان نے جواب دیا

"دعائے خیر کریں۔۔" مولوی صاحب کے کہنے پر اب سب دعا کر رہے تھے

"اے اللہ اس انجان سفر میں ہم دونوں کے لیے آسانی فرمانا آمین۔۔" احان شاہ نے دعا کی تھی

"نکاح مبارک ہو دونوں کو۔۔" مولوی صاحب مبارکباد دے کر چلے گئے



"نکاح مبارک میرے یار۔۔۔" براق شاہ نے احان سے گلے ملتے ہوئے اسے مبارکباد دی

"خیر مبارک۔۔۔" احان نے بھی مسکرا کر جواب دیا

ایک ایک کر کے سب نے ان دونوں کو مبارکباد دی تھی

\*\*\*\*\*

"چلیں اب ہم چلتے ہیں دو ہفتوں بعد آئیں گے اپنی امانت لینے۔۔۔" شاہ نواز صاحب نے داجی کے گلے

ملتے ہوئے انہیں الوداع کہا

اب شاہ حویلی کے مرد خان حویلی کے مردوں کو الوداع کہہ رہے تھے۔۔۔

"خدا حافظ انکل۔" فراز صاحب جو گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے احان شاہ کی آواز پر ہوش میں آئے

"ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔" فراز صاحب نے مسکرا کر جواب دیا

احان شاہ نے فراز صاحب کے پہلے دونوں ہاتھوں کو چوما پھر انھیں آنکھوں سے لگایا۔۔۔

"پریشان نہ ہوں آپ۔۔۔ مجھے پتہ ہے آپ کے ذہن میں مجھے لے کر لاکھوں خیال آرہے ہیں لیکن آپ مجھ پر یقین کر سکتے ہیں آپ کی بیٹی غلط ہاتھوں میں نہیں آئی ہے عرشہ کی حفاظت خود سے بھی زیادہ کروں گا۔ اسے دنیا کی ہر خوشی ملے گی اس کا خیال خود سے زیادہ رکھوں گا یہ احان شاہ کا وعدہ ہے آپ سے اب اجازت دیں چلتا ہوں۔۔۔"

اب سب جا چکے تھے فراز صاحب بھی ہاسپٹل آچکے تھے اور عرشہ خان بھی ان کے ساتھ تھی

\*\*\*\*\*

"کیا سوچ رہے ہو براق۔۔۔" براق جو لاؤنچ میں بیٹھا چاند کو دیکھنے میں گم تھا احان شاہ کی آواز پر اس کی طرف دیکھا۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔"

"براق بچے بھولو مت احان شاہ تمہاری رگ رگ سے واقف ہے اسی لیے آرام سے بتا دو کیا پریشانی ہے۔"

احان کی اس بات پر براق نے ایک نظر احان کو دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ براق شاہ کو براق شاہ سے زیادہ احان شاہ جانتا ہے اور وہ اسے کچھ بھی نہیں چھپا سکتا۔

"احان تجھے پتہ ہے وہ آنکھیں بہت عجیب تھیں۔۔۔"

"کون سی آنکھیں؟" براق کی اس بات پر احان سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"یار تجھے پتا ہے میں آج صبح جب لاہور سے واپس آرہا تھا میں نے ایک لڑکی دیکھی۔۔۔"

"کیا دیکھی۔۔۔" احان نے سوال کیا کیونکہ اسے یقین نہیں آرہا تھا براق کے الفاظوں پر۔۔۔

"یار لڑکی۔۔۔" براق نے جواب دیا

"تو۔۔۔" احان نے سوال کیا

"یار اس کی آنکھیں۔۔ اس کی آنکھیں بہت خوبصورت تھی ان ہیزل آنکھوں میں بہت خالی پن تھا  
۔۔۔"

احان حیرانی سے براق شاہ کو دیکھ رہا تھا کیونکہ براق شاہ کو اپنی آنکھوں کا کلر تو پتا نہیں تھا اور اس  
لڑکی کی آنکھوں کو اس نے اتنے غور سے دیکھا تھا۔

"احان وہ آنکھیں تمام امیدوں سے خالی اور تکلیف سے بھری ہوئی تھی۔۔۔"

"اور تجھے کیسے پتا یہ سب۔۔" احان نے حیرانگی سے سوال کیا۔

"احان شاہ جو تکلیفیں دل چھپاتا ہے نہ وہ آنکھوں سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔" براق نے احان کے سوال کا  
جواب دیا

"خیر پتا نہیں وہ کون تھی اللہ اس کی مشکلات آسان اور تکلیفیں دور کرے مجھے تو نیند آرہی ہے میں  
بہت تھک گیا ہوں تو بھی آرام کر لے میں چلتا ہوں تو اپنا خیال رکھنا۔۔" اب براق شاہ جا چکا تھا  
احان حیرانی سے براق کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ شخص جو دعاؤں پر یقین نہیں رکھتا جس نے آج تک  
اپنا بڑے سے بڑا غم سہہ لیا تھا لیکن اپنے لیے کبھی دعا نہیں کی تھی آج وہ کسی ایسی لڑکی کے لیے دعا  
کر رہا تھا جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا یہ بات احان کو بہت عجیب لگی تھی۔۔ اب احان بھی اپنے کمرے  
میں چلا گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ اس وقت ہسپتال کے روم میں تھے حفصہ خان بیڈ پر بے حوش لیتی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ہاتھوں پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اور بیڈ کے دونوں طرف صوفے رکھے ہوئے تھے ایک صوفے پر عرشہ خان سو رہی تھی اور دوسرے صوفے پر فراز صاحب اور شائستہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا سوچ رہے ہیں فراز؟۔۔۔" فراز صاحب جو حفصہ اور عرشہ کو دیکھ رہے تھے شائستہ بیگم کی آواز پر ان کی طرف مڑے۔

"کچھ نہیں بس یہی سوچ رہا ہوں کہ میری بیٹیوں کو کس بات کی سزا دی ہے قسمت نے، میں نے کتنے نازوں سے پالا تھا انھیں کبھی رونے نہیں دیا آج یہ دونوں اتنی اذیت میں ہیں اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔" فراز صاحب کی آنکھوں میں نمی تھی۔

بخت ہر ا دیتے ہیں ورنہ

بیٹیاں تو سبھی کی لاڈلی ہوتی ہیں

"آپ پریشان نہ ہوں قسمت میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے پھر چاہے آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جائیں۔" شائستہ بیگم نے فراز صاحب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا

"لیکن شائستہ کہی نہ کہی میں ہی ان دونوں کا گناہ گار ہوں میں نے حفصہ کا نکاح حمزہ سے یہ سوچ کر کیا تھا کہ وہ میرا اپنا خون ہے وہ میری پھول جیسی بچی کا خیال رکھے گا لیکن اس نے میری بچی کا یہ حال کر دیا کہ وہ اس قدر تکلیف میں مبتلا ہے اور میری دوسری بچی اس کا نکاح میں نے آج ایسے انسان سے کر دیا ہے جس کا مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ وہ میری بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا بھی یا

نہیں۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کی خوشیاں تباہ کر دی۔۔۔ شائستہ میں ایک اچھا باپ ثابت نہیں ہوا۔۔۔ میں دنیا والوں کے سامنے جھک گیا میں ایک کم ظرف باپ ہوں۔۔۔ میں ان کی حفاظت نہ کر سکا۔۔۔" اب فراز صاحب رو رہے تھے کیونکہ ایک باپ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہوں جب بات اس کی بیٹیوں پر آتی ہے تو وہ بکھر جاتا ہے۔۔۔

"فراز اب آپ ایسے ہمت ہار جائیں گے تو ان دونوں کو کون ہمت دے گا اگر آپ بکھر گئے تو انہیں کون سمیٹے گا آپ جانتے ہیں نہ آپ ان کی ہمت ہیں اگر آپ ٹوٹ گئے تو یہ دونوں بکھر جائیں گی اور ہر بیٹی اپنا نصیب لے کر آتی ہے احان اور حمزہ ان کے نصیب میں لکھے ہوئے تھے ان کا نصیب ان دونوں کے ساتھ ہی تھا۔۔۔ اور آپ بہت اچھے باپ ہیں آپ کم ظرف باپ نہیں ہیں کیونکہ اگر آپ کم ظرف ہوتے تو خدا آپ کو بیٹیاں کبھی نہ دیتا خدا بیٹیاں تو ظرف والوں کو دیتا ہے۔۔۔ اور ماں باپ کی آزمائش تو ہمیشہ اولاد کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔۔۔ اگر خدا ہماری بچیوں کے ذریعے ہمیں آزمائش میں ڈال رہا ہے تو یقین کریں آزمائش جتنی بڑی ہے صلہ اتنا ہی خوبصورت ہوگا اور آپ کو پتا ہے جن باپوں کے لیے مشکل وقت میں سہارے کے لیے بیٹے نہیں ہوتے نہ اس کا سہارا خدا خود بنتا ہے اور جسے خدا تھامتا ہے وہ کبھی گرتا نہیں ہے۔۔۔"

فراز صاحب نے ایک نظر شائستہ بیگم کو دیکھا اور اپنے آنسو صاف کیے اور ہلکا سا مسکرائے کیونکہ ان کا دل اب بہت ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔۔

بیشک مشکل میں ایک اچھے ہمسفر کا ساتھ ہونا بھی نعمت سے کم نہیں۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ ابھی چینجنگ روم سے باہر نکلا تھا اس نے تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جو کہ بلیک کلر کا تھا اور بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے وہ نیلی آنکھوں والا، ہلکی داڑھی، کھڑی مغرور ناک، چوڑا سینا، اونچا قد وہ خان حویلی کا سب سے بڑا پوتا تھا خان حویلی کا چشم و چراغ وہ ستائیس سال کا سنجیدہ مرد تھا جو بہت کم مسکراتا تھا وہ خوبصورتی کا ایک جیتا جاگتا شاہکار تھا ایک دنیا مرتی تھی اس پر لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا وہ لیکن اس کے لیے اگر کچھ ضروری تھا تو وہ تھا اس کا کام۔۔۔ وہ دنیا کے توپ بزنس مینوں میں آتا تھا۔۔

"آصف کار نکالو۔۔۔"

"جی مالک۔۔۔" زید خان کی آواز پر آصف نے فوراً کار نکالی۔۔

اب وہ لوگ خان انڈسٹری پہنچ گئے تھے۔۔

"اسلام وعلیکم گوڈ مارنگ باس۔۔۔" ارشد نے زید خان کو سلام کیا

"وعلیکم السلام ارشد فائل تیار ہے۔۔۔" زید نے سنجیدگی سے سوال کیا

"جی بوس تیار ہے۔۔۔ بس دس منٹ میں ہم نکلیں گے میٹنگ کے لیے۔۔۔"

"گڈ۔۔۔ آپ فائل لے کر میرے آفس میں آئیں میں فائل پہلے خود چیک کروں گا کیونکہ آپ جانتے

ہیں یہ ٹینڈر ہمیں ملنا بہت ضروری ہے۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔" ارشد نے بھی سمجھنے والے انداز میں جواب دیا

\*\*\*\*\*



"کیسا ہے میرا بچا؟" فراز صاحب نے حفصہ کو ہوش میں آتا دیکھا تو سوال کیا۔

حفصہ نے پہلے شائستہ بیگم اور فراز صاحب کو اور اس کے بعد عرشہ کو دیکھا اور مسکرا دی۔

"بلکل ٹھیک ہو۔۔ بس تھکان سی محسوس ہو رہی ہے۔" حفصہ نے بہت پیار سے جواب دیا

"اچھا۔۔ تو میرا بچا رو کیوں رہا تھا۔" فراز صاحب نے دوبارہ سوال کیا

"وہ بس اتنے دنوں بعد ملی تھی نہ آپ سب سے اسی لیے بس۔" حفصہ نے نظریں جھکائے ہوئے

جواب دیا

وہاں موجود تینوں لوگ حفصہ کی رگ رگ سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ حفصہ جھوٹ بول رہی ہے کیونکہ جب وہ جھوٹ بولتی تھی تو وہ نظریں ملا کر بات نہیں کرتی تھی۔

اب شائستہ بیگم حفصہ کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی۔ "میری گڑیا ہمیں ڈاکٹر نے سب بتا دیا ہے تمہاری حالت کے بارے میں۔۔ کس نے کیا ہے یہ سب۔۔ کیسے ہوا ہے یہ سب ہمیں بتاؤ۔" شائستہ بیگم نے حفصہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بہت پیار سے کہا تھا۔

"مما۔۔ میں نے بہت کوشش کی نبھانے کی۔" اب حفصہ شائستہ بیگم کے گلے کر رہی تھی اور شائستہ بیگم نے اسے خاموش نہیں کروایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کتنے آنسو اپنے اندر چھپائے بیٹھی تھی۔

"مما میری کوئی غلطی نہیں تھی۔" وہ مسلسل رو رہی تھی

"کس نے کیا ہے یہ سب مجھے بتاؤ میرے بچے۔۔ تمہارا باپ اس کے ہاتھ خود توڑے گا۔" فراز صاحب نے حفصہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

اب حفصہ نے اپنے ساتھ ہوئی ہر زیادتی بیان کر دی تھی۔۔

"مما بابا یقین کریں میرا میں نے بہت کوشش کی اس رشتے کو بچانے کی لیکن میں ناکامیاب رہی میں صبر نہ کر سکی بابا میں ہار گئی بابا میں ہار گئی۔" اب حفصہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے رو رہی تھی جب شائستہ بیگم نے اسے گلے سے لگایا۔

"آپ کو پتا ہے ماما میں نے تین سال صبر کیا میں نے بہت دعائیں کی کہ حمزہ میرے ساتھ صحیح ہو جائے لیکن کل رات کو میں آخری دفعہ اس کے لیے روئی تھی کیونکہ وہ میری آخری کوشش تھی۔ اور تب تک مجھے پتہ چل چکا تھا کہ کسی سے زبردستی توجہ اور محبت نہیں مانگی جاسکتی۔۔ مجھے لگتا تھا میں اسے سمجھا رہی ہوں اسے منالوں گی لیکن میں تو اسے مسلسل پریشان کر رہی تھی۔۔ اسی لیے میرا صبر ختم ہو گیا تھا۔۔ ماما میں نے کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا۔۔ تو میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔۔ میری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوئی۔۔" اب وہ رو رہی تھی۔۔

"میرے بچے تم نے کچھ غلط نہیں کیا اور تین سال جہنم سے بھی بدتر جگہ پر ایک جانور کے ساتھ رہنا تمہارے صبر کی انتہا ہے۔۔ تم رونا بند کرو۔۔ رونا تو اس جاہل انسان کو چاہیے اور میرے بچے تم میں بہت صبر ہے۔۔ اسے اس کے کیے کی سزا تمہارا باپ دے گا۔۔ جب تک تمہارا باپ زندہ ہے اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دے گا۔۔ تم جلدی سے سہی ہو جاؤ پھر ہم اپنے گھر چلتے ہیں۔۔" اب فراز صاحب نے حفصہ کو خود سے الگ کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

"ارے آپی اتنا تو نہ روئیں کچھ آنسو اپنی بہن کی رخصتی کے لیے بھی رکھ لیں۔۔" عرشہ نے حالات کو خراب ہوتے دیکھا تو فوراً بول پڑی۔

"بابا۔۔" حفصہ نے ایک الجھی ہوئی نظر سے فراز صاحب کو دیکھا۔۔

"میں بتاتا ہوں۔۔" فراز صاحب نے حفصہ کو سارا واقعہ بتا دیا۔۔

"ارے میری جان نکاح مبارک ہو تمہیں۔۔ اللہ اس فیصلے کو تمہارے لیے بہتر ثابت کرے اور تمہیں دنیا کی ہر خوشی ملے آمین۔۔" حفصہ نے عرشہ کو گلے سے لگاتے ہوئے اسے مبارکباد دی۔۔

"آمین۔۔" فراز صاحب اور شائستہ بیگم نے بھی بے ساختہ کہا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

یہ منظر ہے ایک آفس کا جہان ٹیبل کے ایک طرف زید خان بیٹھا تھا اور اس کے سامنے میر خانزادہ بیٹھا تھا (زید خان کا دشمن اور کمپیٹیٹر) اور ساتھ والی کرسیوں پر باقی کے برنس مین بیٹھے ہوئے تھے اور بیچ والی کرسی پر احتشام یوسف زئی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے میٹنگ رکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنا ٹینڈر بیچنا چاہتے تھے۔۔ اس وقت یہ سب ایس کے انڈسٹری میں تھے جو کے دنیا کی ٹوپ انڈسٹری میں سے تھی۔

"تو چلیں شروع کرتے ہیں۔۔ اس ٹینڈر کی قیمت ہے دو لاکھ۔۔" احتشام یوسف زئی کی آواز کمرے میں گونجی۔

"تین لاکھ۔۔" مارش صاحب نے سب سے پہلے جواب دیا جو کہ کینیڈا کے مشہور بزنس مین تھے۔۔

"چھ لاکھ۔۔" ہارون صاحب نے جواب دیا جو کہ سودیا کے مشہور بزنس مین تھے۔

"دس لاکھ۔۔" اب میر خانزادہ نے جواب دیا تھا۔

"بارہ لاکھ۔۔" ہارون صاحب نے میر صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"بیس لاکھ۔۔" ایک دفعہ دوبارہ میر صاحب کی آواز گونجی تھی۔

زید خان نے لمبی سانس خارج کی۔۔۔

میر خانزادہ نے ایک نظر زید خان کی طرف دیکھا جو بہت پرسکون نظر آرہا تھا۔ اور زید خان کا پرسکون ہونا طوفان کے آنے کی علامت تھی۔۔

"زید خان کیا ہوا۔۔ آج اتنے خاموش کیوں ہو۔۔ آدو اب سمجھ آیا۔۔ اوقات نہیں ہے نہ زید خان کی کہ وہ اتنا بڑا ٹینڈر خرید سکے۔۔" میر خانزادہ یہ کہتے ہوئے طنز یا مسکرایا تھا۔

لیکن وہ بھول گیا تھا سامنے بیٹھا شخص کوئی معمولی انسان نہیں تھا۔۔ وہ زید خان تھا جس کے ساتھ کام کرنے کو دنیا مرتی ہے۔۔

"چالیس لاکھ۔۔"

ابھی میر خانزادہ مسکرا ہی رہا تھا کہ کانوں میں پرنے والی زید خان کی آواز نے اس کی مسکراہٹ چھین لی تھی۔۔ میر نے حیران نظروں سے زید خان کو دیکھا جو کہ اب بل کھا رہا تھا۔

"جی تو کوئی ہے جو چالیس لاکھ سے آگے جا سکتا ہے۔۔" احتشام یوسفزئی نے اونچی آواز سے کہا

سب خاموش ہو چکے تھے۔

"اس خاموشی سے ظاہر ہوا کہ زید خان کے مقابل کوئی نہیں آسکتا تو یہ ٹینڈر زید خان کا ہوا۔۔۔ مبارک ہو زید خان۔۔۔" احتشام صاحب نے زید خان کو مبارکباد پیش کی۔۔۔ اب باقی سب بھی زید خان کو مبارکباد پیش کر رہے تھے۔

اب زید خان میر خانزادہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔۔ "میر خانزادہ تم نے مجھ سے میری اوقات پوچھی تھی نہ تو سنو زید خان کی اتنی اوقات ہے کہ یہ تم جیسے سو خرید سکتا ہے۔۔۔ اور آئندہ میرے راستے میں آئے تو ٹانگیں ٹور دوں گا اور اپنی اس غلیظ زبان سے میرا نام لیا تو زبان کاٹ دوں گا۔۔۔ یہ میری پہلی وارنگ ہے اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو میری پہلی وارنگ ہی میری لاسٹ وارنگ ہوتی ہے۔۔۔" یہ کہہ کر زید خان جا چکا تھا

میر وہاں کھڑے زید خان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اب اسے عادت ہو چکی تھی کیونکہ آج یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا جب زید خان اس سے بازی لے گیا تھا۔۔۔ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ہوا تھا ایسا۔۔۔ جب بھی زید خان کسی پروجیکٹ میں آتا تھا وہ پروجیکٹ شروع ہونے سے پہلے ہی زید خان کی ملکیت بن چکا ہوتا تھا۔۔۔ اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔ آج بھی میر زید خان کے مقابل کھڑا ہوا تھا اور زید خان ہمیشہ کی طرح آج بھی جیت گیا تھا کیونکہ جیتنا زید خان کی فطرت میں تھا اور ہارتا وہ کبھی تھا نہیں۔۔۔ وہ خاموش اور پرسکون دکھنے والا برنس مین آندھی سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

"کہاں جا رہے ہوں احان۔۔" عالہان شاہ نے سوال کیا

"ہاں۔۔ وہ میں جرگے میں جا رہا تھا۔۔ کیوں کچھ کام تھا کیا۔۔"

"نہیں دیہان سے جانا۔۔ براق کو ساتھ لے جاؤ۔۔" عالہان نے فکر مندی والے انداز میں کہا

"اسلام وعلیکم نوجوانوں کیسے ہو۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ۔۔ براق کی آواز ان کے کانوں میں گونجی

"آگئی آفت۔۔" احان نے براق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہا

"وعلیکم السلام چھوٹے شاہ یہ نوجوان تو بالکل ٹھیک ہیں۔۔ آپ اپنا بتائیں۔۔" عالہان نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"ارے مجھے کیا ہونا ہے۔۔ براق شاہ ہمیشہ ہی ٹھیک اور خوش رہتا ہے۔۔" براق نے کندھے آچکا کر کہا

"اچھا۔۔ براق احان جرگے میں جا رہا ہے۔۔ تم بھی اس کے ساتھ چلے جاؤ۔۔"

"ارے عالہان لالا آپ فکر نہ کریں۔۔ میں احان کے ساتھ جانے کے لیے ہی آیا ہوں اور مجھے پتا ہے ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں۔۔ آپ ٹینشن نہ لیں یہ شاہ آپ کے احان کی حفاظت کرے گا۔۔ اب ہم چلتے ہیں۔۔ خدا حافظ۔"

اب احان اور براق جا چکے تھے۔۔

اور عالہان بھی گاؤں کی طرف روانہ ہو چکا تھا

\*\*\*\*\*

"اسلام وعلیکم چاچو اور چاچی .." زید خان نے گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ان کے ہاتھ پہلے چومے اور پھر آنکھوں سے لگائے

"ارے وعلیکم السلام میرے بیٹے کیسے ہو تم۔۔" فراز صاحب نے زید کو گلے لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔  
"میں ٹھیک ہو الحمد للہ سے۔۔" زید نے بھی پیار سے جواب دیا

"کہاں ہیں میری شہزادیاں۔۔ اور حفصہ کہاں ہے۔۔ مجھے آج ہی پتا چلا ہے وہ ڈسچارج ہو گئی ہے۔۔ کیا ہوا تھا اسے۔۔" زید نے فکر مندی سے پوچھا

"وہ دونوں اپنے کمرے میں ہیں۔۔" شائستہ بیگم نے جواب دیا

"کیا ہوا ہے حفصہ کو وہ ہسپتال میں کیوں تھی۔۔ پرسو میں انگلینڈ سے واپس آیا تھا لیکن وہ گھر پر نہیں تھی۔۔ حمزہ سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ آپ لوگوں سے ملنے آئی ہے کیونکہ اسے آپ لوگوں کی یاد آرہی تھی۔۔ میں آہی رہا تھا حفصہ سے ملنے لیکن پھر اسماعیل والا مسئلہ ہو گیا اس کے بعد یاد ہی نہیں رہا .. ابھی فری ہوا ہوں تو آگیا ہوں۔۔"

"ہاں وہ اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسی لیے ہسپتال جانا پڑا باقی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔" شائستہ بیگم نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"چاچی کیا ہوا ہے۔۔ کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائیں۔۔" زید نے سنجیدگی سے سوال کیا



"نہیں میرے بیٹے ایسا کچھ نہیں ہے سب ٹھیک ہے۔۔"

"میرا دل کہہ رہا ہے آپ دونوں کچھ چھپا رہے ہیں مجھ سے کیا۔ ہوا ہے مجھے بتائیں۔۔۔" زید اب فراز صاحب کے پاس آکر بیٹھا تھا

فراز صاحب نے زید کو سارا معاملہ بتایا۔۔

"چاچا اتنی بڑی بات آپ لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتائی۔۔"

"بیٹا اس نے ہمیں بھی نہیں بتایا۔۔ وہ تو ڈاکٹر نے بتایا ہمیں۔۔" فراز صاحب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ لوگوں نے داچی لوگوں کو بتایا؟" زید نے سوال کیا۔

"نہیں بیٹا مجھے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا۔۔ میں کیا کروں۔۔ کیا کہوں میں ان سے۔۔ میری بیٹیاں جنہیں میں نے اتنے ناز و سے پالا تھا آج میں ان کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا۔۔ میں ایک بے بس باپ ہو گیا ہوں۔۔" فراز صاحب نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔۔

"آپ کوئی بے بس نہیں ہے۔۔ آپ نے ہمیشہ ان دونوں کی ہر خواہش پوری کی ہے ان کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔۔ آپ اکیلے نہیں ہیں۔۔ آپ کا بیٹا ہے نہ آپ کے ساتھ۔۔۔ حفصہ میری بہن ہے اور زید خان اپنی بہن کے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا پورا پورا حساب لے گا۔۔ جتنی ازیت اس نے میری بہن کو دی ہے زید خان اس سے زیادہ ازیت دے گا حمزہ کو۔۔ یہ معاملہ میں خود سنبھال لوں گا

-- آپ۔ فکر نہ کریں میں ہوں نہ سب صحیح کر دوں گا۔ ابھی میں حفصہ سے مل لوں اس کے بعد ہم چلیں گے خان حویلی۔۔ میں آتا ہوں۔۔ "زید خان یہ کہتے ہوئے حفصہ سے ملنے چلا گیا تھا۔

فراز صاحب زید کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔ فراز صاحب کو بلاشبہ خدا نے بیٹے سے نہیں نوازا تھا۔۔ لیکن زید خان جیسے بھتیجے سے نوازا تھا جو کہ فراز صاحب سے اپنے باپ سے بھی زیادہ پیار کرتا تھا۔۔ اور فراز صاحب جانتے تھے کہ زید خان نے کہا ہے کہ وہ یہ معاملہ سنبھال لے گا تو وہ سنبھال لے گا۔۔ زید خان اپنی باتوں کا بہت پکا تھا۔

"اسلام وعلیکم گڑیا۔۔" حفصہ خان گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی زید کی آواز پر سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا

"وعلیکم السلام لالا کیسے ہیں آپ۔۔" حفصہ فوراً اٹھی اور زید کے گلے لگی

"میں ٹھیک یہ بتاؤ میری گڑیا کیسی ہے۔۔" زید نے حفصہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"میں ٹھیک آپ کب آئے۔۔"

"میں بس پرسوں آیا تھا۔۔" زید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔ وہ ستائیس سالہ مرد بہت سنجیدہ تھا۔۔۔ وہ کامیاب بزنس مین دنیا والوں کے لیے سخت تھا۔۔ لیکن اپنی بہنوں کے لیے زید خان کا لہجہ ہمیشہ موم جیسا نرم ہوتا تھا۔

بس ایک سیکنڈ لگا تھا۔۔ اور حفصہ زید سے لپٹ کر بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔ بچپن سے ہی زید حفصہ کے بہت قریب تھا۔۔ اگر زید خان حفصہ کو اپنی چھوٹی بہن مانتا تھا تو حفصہ بھی زید کو اپنے

سگے بھائی سے بھی زیادہ مانتی تھی۔۔ خان حویلی کے مردوں میں سے حفصہ سب سے زیادہ قریب زید خان کے تھی۔۔ اسے زید کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی زید حفصہ سے بخوبی واقف تھا۔۔ کیونکہ دونوں بچپن سے ہی ساتھ تھے۔۔

"لالا میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔ لالا میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔۔ لالا میرے اندر سب ختم ہو رہا ہے۔۔" اب وہ ہچکیاں لے کر رو رہی تھی "گڑیا تمہارا لالا واپس آگیا نہ سب صحیح کر دے گا۔" زید نے حفصہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے نرم لہجے سے کہا

"ادھر آؤ یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیوں کیا حمزہ نے ایسا۔۔" زید نے حفصہ کو صوفے پر بیٹھاتے اور آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"لالا حمزہ کو کوئی اور پسند ہے۔۔" حفصہ نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بیدردی سے صاف کرتے ہوئے کہا

"کون پسند ہے اور کب بتایا اس نے تمہیں۔۔" زید نے سوال کیا

"مجھے نہیں معلوم وہ کون ہے۔۔ شادی کے دو دن بعد بتایا تھا۔۔" حفصہ نے جواب دیا

"کب سے وہ جانور تم پر ظلم کر رہا ہے۔۔" زید نے دوبارہ سوال کیا

"لالا ماما بابا کو مت بتائیے گا انھیں تکلیف ہوگی۔۔ شادی کی پہلی رات سے۔۔" جواب دیتے ہوئے حفصہ نہ چاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی۔۔

"گڑیا کیسے برداشت کر لیا تم نے ایک دفعہ بتا دیتی اپنے لالا کو۔۔" زید نے حفصہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"لالا میں خاموش رہی مجھے لگا وہ بدل جائے گا لیکن وہ نہیں بدلا وہ اور ظالم ہوتا گیا۔۔ لالا آپ کو پتا ہے میں نے تہجد میں دعائیں کی تھی کہ حمزہ میرے ساتھ صحیح ہو جائے۔۔ میرا نصیب بدل جائے لیکن ایسا نہیں ہوا میری دعائیں قبول نہیں ہوئی میں بدنصیب ہو لالا۔۔ میں جب پیدا ہوئے تھی میرے پیدا ہونے کے بعد میری ماما گزر گئی۔۔ جب میں حمزہ کی زندگی میں گئی میں نے اس سے اس کی محبت چھین لی۔۔ مجھے مر جانا چاہیے۔۔" حفصہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے رو رہی تھی زید نے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔ کیونکہ وہ حفصہ کا درد محسوس کر سکتا تھا۔۔

"میری گڑیا تم بدنصیب نہیں ہوں۔۔ چاچی کی زندگی اتنی ہی تھی یہ اللہ کے فیصلے ہوتے ہیں ہم چاہے جتنی بھی کوشش کر لیں جتنی بھی دعائیں کر لے ہم کسی کو موت سے نہیں بچا سکتے۔۔ موت تو ہر وقت ہوتی ہے۔۔ سب کو آتی ہے۔۔ ہر انسان اتنا ہی جیتا ہے۔ جتنا اس کے رب نے اس کے حصے میں لکھا ہوتا ہے اسی لیے کوئی کسی کی موت کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔۔ اور جہاں تک بات ہے حمزہ کی تو تم نے کسی کی محبت نہیں چھینی تمہیں نہیں پتا تھا کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے۔۔ اور کس نے کہا تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوئی۔۔ خدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں تمہارا خدا جانتا ہے کہ تم کتنی اذیت میں ہو وہ تمہیں دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے۔۔ دعائیں لیٹ قبول ضرور ہو سکتی ہیں لیکن وہ اپنے بندوں کی دعائیں رد نہیں کرتا۔۔ وہ تو کسی بے زبان کو بھی تکلیف میں اکیلا نہیں چھوڑتا تو تم نے کیسے سوچ لیا وہ تمہیں اکیلا چھوڑے گا۔۔ وہ آزمائش بھی اسے دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے یاد رکھو

اگر خدا نے تمہیں آزمائش دی ہے تو اس سے پہلے اس آزمائش سے نکلنے کا وسیلہ بھی بنایا ہے جو وہ وقت آنے پر تمہیں دکھائے گا۔ تم ناامید نہ ہو تم تو میری سب سے بہادر گڑیا ہو نہ۔۔" زید نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے پیار سے کہا۔

"لالا میں اور برداشت نہیں کر سکتی۔۔ لالا میں واپس نہیں جانا چاہتی اس کے پاس۔۔ لیکن میں یہ بھی جانتی ہو مجھے واپس وہی جانا ہو گا اگر میں نہ گئی تو مجھے مرنا ہو گا کیونکہ یہ خان حویلی کی روایت ہے۔۔" حفصہ کی آواز میں تکلیف اور بے بسی واضح تھی۔

"کوئی روایت نہیں ہے۔۔ اور کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اس کے پاس واپس جانے کی۔۔ اور جب تک زید خان زندہ ہے اس کی گڑیا کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔۔ جو تمہارا فیصلہ ہو گا وہ خان حویلی کو قبول کرنا ہو گا اور اگر نہ کیا تو زید خان قبول کروانا جانتا ہے۔۔ تم وقت لو اور آرام سے فیصلہ کرو۔۔ عرشہ کی شادی کے بعد تم مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا ڈرنا نہیں کسی سے بھی تمہارا لالا تمہارے ساتھ ہے۔۔" زید نے پیار سے کہا

"ہمم۔۔" حفصہ نے بھی مطمئن ہو کر جواب دیا۔

"اب مسکرا دو گڑیا ہمیں عرشہ کی شادی کی شاپنگ پر بھی جانا ہے۔۔"

حفصہ بھی مسکرا دی۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زید خان اس کے ساتھ ہے اور زید خان کے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کر سکتا۔

\*\*\*\*\*

شام کے چار بج رہے تھے۔۔۔ وہ اس وقت آفس سے واپس آرہی تھی۔۔۔ وہ ابھی کار ڈرائیو کر رہی تھی کہ اچانک ایک گاڑی اس کی کار کے سامنے آکر رکی۔۔۔

اب وہ کار سے اتری تھی۔۔۔ آسمانی کلر کی شورٹ قمیض پہنے جس کے نیچے کھلی پینٹ پہنی ہوئی تھی گلے میں وائٹ کلر کا اسٹولر مفلر کی طرح پہنا ہوا تھا۔۔۔ وہ سلور آنکھوں والی برابر کڈ سفید رنگت سنجیدگی سے بھرپور وہ خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم حوریہ شاہ کیسی ہو۔۔۔" زبیر ملک نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا

"زبیر ملک اپنی گاڑی میرے راستے سے ہٹاؤ۔۔۔" حوریہ نے سنجیدگی سے کہا

"ارے اتنی جلدی بھی کیا ہے اپنا کچھ وقت ہمیں بھی دے دیں۔۔۔" زبیر حوریہ کے نزدیک آتے ہوئے بولا

"لگتا ہے براق لالا کی مار بھول گئے ہیں آپ۔۔۔" حوریہ نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"تمہارے اس لالا کو تو میں ایسا سبق سکھاؤں گا نہ کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔۔ اور بھولو

مت تم اکیلی ہو اس وقت ملک جو چاہے کر سکتا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔" زبیر نے ایک معنی خیز

مسکراہٹ دیتے ہوئے کہا

"ملک ہم آخری دفعہ وارنگ دے رہے ہیں آئندہ ہمارے راستے میں مت آنا ورنہ آپ احان اور

براق لالا کو اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔" حوریہ نے وارنگ دینے والے انداز میں کہا

یہ کہہ کر ابھی حوریہ پلٹی تھی کہ اسے اپنی کلائی پر کسی کی سخت گرفت محسوس ہوئی۔۔۔



"چٹاخ۔۔" حوریہ نے زور دار تھپڑ زبیر ملک کے چہرے پر مارا

"ملک۔ بھولو مت ہم کون ہیں آئندہ ایسی حرکت کی نہ تو اپنی گن کی چھ کے چھ گولیاں تمہارے سینے میں اتار دیں گے۔۔" حوریہ سرد لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے اپنی کار میں بیٹھی تھی اور کار اڑا کر لے گئی تھی

وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ حوریہ شاہ تھی۔۔ اپنے گھر کی ضدی لڑکی۔۔ بہادری اس کے خون میں تھی۔۔ غصہ اسے وراثت میں ملا تھا۔۔ پاکستان کی ٹوپ ریپورٹر۔۔

زبیر ملک حوریہ کی کار کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

"آآآآہہہہ" زبیر نے زوردار چیخ ماری تھی۔۔ "حوریہ شاہ تم سے میں اس تھپڑ کا بدلا ضرور لوں گا۔۔ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا یہ تھپڑ۔۔ تمہیں اور شاہ خاندان کو برباد نہ کر دیا تو میرا نام بھی زبیر ملک نہیں۔۔"

\*\*\*\*\*

یہ مناظر ہیں ایک حویلی کے۔۔ جہاں سب نوکر تیز تیز کام کر رہے تھے۔۔

"ارے جلدی کرو وہ آنے ہی والے ہونگے۔۔" آغا خان کی آواز ساری حویلی میں گونجی تھی

یہ خان حویلی تھی جو کہ پشاور کے ایک گاؤں میں واقع تھی۔۔

آغا خان اس حویلی کے بڑے تھے۔۔ اسی لیے سب انہیں داجی کہتے تھے۔۔ ان کی شادی رقصار بی بی سے ہوئی تھی۔۔ جنہیں سب بی جان کہتے تھے۔۔ ان کی دو ہی اولادیں تھیں ایک بیٹا اور دوسری بیٹی



-- ان کے بڑے بیٹے کا نام شہریار خان تھا جن کی شادی ان کی دور کی کزن آمنہ سے ہوئی تھی جن سے ان کی ایک ہی اولاد تھی جس کا نام فلزا خان تھا۔ اور اس کے بعد تھی شائستہ بیگم جن کی شادی ان کے چاچا کے بیٹے فراز صاحب سے ہوئی تھی۔ جن سے ان کی دو اولادیں تھیں حفصہ خان اور عرشیہ خان۔

ولی خان اور ان کی اولادیں بھی سولہ سال پہلے اسی حویلی میں رہتے تھے۔ لیکن پھر فراز صاحب کا بزنس لاہور میں تھا جس کی وجہ سے انھیں مجبوراً لاہور شفٹ ہونا پڑا۔ اور اس کے ایک سال بعد ہی ولی خان بھی لاہور شفٹ ہو گئے تھے۔ ان کے جانے کے دو سال بعد ہی شہریار خان اور ان کی زوجہ آمنہ خان کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے لیکن فلزا جو اس وقت چار سال کی تھی۔ اس کار ایکسیڈنٹ میں بچ گئی تھی۔ خدا نے اسے ایک نئی زندگی سے نوازا تھا۔ اسے بچپن سے ہی اس کی نانی (رقصار بیگم) نے پالا تھا

"اسلام و علیکم نانو۔۔ کیسی ہیں۔۔" وہ ابھی یونیورسٹی سے واپس آئی تھی۔ حویلی میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سلام کرنا اس کی عادت تھی۔

اس نے اسکائے بلیو کلر کی گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک جس کے نیچے وائٹ کلر کی کیپری پہنی ہوئی تھی۔ بال جوڑے میں قید تھے۔ فلزا کے بال بہت خوبصورت اور لمبے تھے لیکن اسے بال کھلے رکھنا پسند نہیں تھا اسی لیے وہ ہر وقت جوڑا بنائے رکھتی تھی۔ وہ بلیو آنکھوں والی شہزادی۔ سفید رنگت۔ خوبصورتی کا مجسمہ تھی۔ وہ بیس سالہ لڑکی اس قدر خوبصورت تھی کی کوئی بھی اس پر دل ہار سکتا تھا۔

"ارے وعلیکم السلام میری شہزادی آگئی تم۔۔۔" بی جان نے بہت پیار سے جواب دیا تھا

"نانو آج کوئی آرہا ہے کیا؟۔۔ اتنی تیاریاں کس کے لیے ہو رہی ہیں۔۔" اس نے باسکٹ سے سیب اٹھایا تھا اور اب وہ سیب کھاتے کھاتے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں تمھاری خالہ اور نانا ولی خان سب آرہے ہیں۔۔"

"تمھاری خالہ کی بیٹی عرشہ خان کی شادی کرنے آرہے ہیں اس گاؤں کے سردار احان شاہ سے۔۔" بی جان نے نرم لہجے میں کہا

وہ سیب کھاتے کھاتی رکی تھی۔۔۔ "نانو میرے صرف ایک نانا ہیں جن کا نام آغا خان ہے۔۔ اور جس دن میرے ماما بابا اس دنیا سے چلے گئے تھے اسی دن میرے سب رشتے بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔۔ میری کوئی خالہ نہیں ہیں۔۔ میرے اس دنیا میں صرف دو رشتے ہیں میرے نانا اور میری نانی۔۔" فلزا نے لفظ چبا چبا کر جواب دیا تھا۔ اس کے لہجے میں نفرت واضح ہو رہی تھی

"بیٹا تم کیوں ان سے اتنی نفرت کرتی ہوں۔۔ ان کی تو کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ تم پوری بات نہیں جانتی۔۔" بی جان نے فلزا کو سمجھانے والے انداز میں کہا

"نفرت۔۔" وہ طنزیہ مسکرائی تھی۔۔ "بی جان میں ان لوگوں کو اپنی نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی۔۔ کیوں نہ کروں میں ان سے نفرت میرے ماما بابا اس دن ان سے ہی ملنے لاہور جا رہے تھے نہ جب کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

اور وہ موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔ بتائیں مجھے کہاں تھے میرے یہ رشتے کوئی نہیں تھا بی جان کوئی نہیں تھا جب میں رو رہی تھی جب میں چیخیں مار رہی تھی کوئی نہیں تھا جب میں اذیت میں تھی۔ ان میں سے ایک بھی شخص نہیں تھا میرے پاس کہاں تھے میرے یہ رشتے کہاں تھے ولی خان جنہیں آپ میرے نانا کہہ رہی ہیں۔ کہاں تھیں شائستہ بیگم جنہیں آپ میری خالہ کہہ رہی ہیں۔ بی جان جب میں چال سال کی تھی تب سے میں نے یہ اذیت اکیلے جھیلی ہے۔ اور اب مجھے اس کی عادت ہو گئی ہے۔ اور اب یہ لوگ ہوں یا نہ ہوں میری زندگی میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ "فلزا یہ کہتے ہوئے جا چکی تھی۔

بی جان اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے اسے نہیں روکا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ ایک سیکنڈ بھی یہاں رکتی تو وہ رو دیتی۔ بی جان اس کی آواز میں نئی محسوس کر چکی تھی۔ اس کا غصہ اس کی نفرت جائز تھی۔ اس نے کچھ بھی غلط نہیں کہا تھا۔ لیکن جنہیں وہ غلط سمجھ رہی تھی وہ بھی غلط نہیں تھے۔ اور آج یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔ بی جان جب بھی خان فیملی کے لوگوں کا ذکر کرتی تھی فلزا آٹھ کر چلی جاتی تھی۔

\*\*\*\*\*

یہ مناظر ہیں اٹلی کے مشہور شہر روم کی ایک خوبصورت جگہ (Dolomite) کے جو کہ بانک ریسنگ کی وجہ سے جانی جاتی ہے ہر سال یہاں ریسنگ کرنے کے لیے الگ الگ ملکوں سے چیمپئنز کو بلایا جاتا تھا اور جو جیتتا تھا۔ اسے گولڈ کا میڈل اور چیمپئن ٹرافی سے نوازا جاتا تھا۔ اور آج بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا تھا۔ آج بھی اس سے مقابلے کے لیے فرانس کے چیمپئن مارش کو بلایا گیا تھا۔ ہر سال کوئی

نیا بند اس سے مقابلے کے لیے بلایا جاتا تھا۔ لیکن وہاں کھڑا ہر انسان جانتا تھا اسے ہرانا کسی کے بس کی بات نہیں۔ وہ آٹھ سال سے اس چیمپئن ٹرافی کو اپنے نام کر رہا تھا۔ اسی لیے وہاں کھڑا ہر انسان ریس شروع ہونے سے پہلے ہی بتا دیتا تھا کہ کون جیتے گا۔

وہ ریسنگ بانک پر سوار تھا۔ بلیک کلر کی جینس پہنے۔

جس کے اوپر بلیک کلر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اور پاؤں میں بلیک کلر کے جوگرز پہنے ہوئے تھے۔ چہرے پر ہیلیمٹ پہنا ہوا تھا۔

اسی کے برابر مارش بھی بانک پر سوار تھا۔

اور اب ریسنگ اسٹارٹ ہونے والی تھی۔ وہاں کھڑا ہر انسان جانتا تھا کہ یہ چیمپئن ٹرافی کس کی ہے۔ لیکن پھر بھی سب لوگ بہت شوک سے اسے دیکھنے تھے۔ سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔ لڑکیاں اس پر مٹ مرنے کو تیار ہوتی تھی۔ وہاں۔ کھڑی ہر لڑکی اسی کے لیے ہی تو آتی تھی ورنہ ریسنگ میں انٹرسٹ کس کو تھا۔ وہاں کھڑی سب لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا وہ اسی لیے کچھ لڑکیاں اسے ڈریم بوائے کے نام سے بلاتی تھی۔

زور دار گولی ہوا میں چلی۔ اور مارش نے اپنی بانک تیزی سے وہاں سے بھگائی جس کے مقابلے میں وہ ابھی تک اسی جگہ کھڑا اپنی بانک کو ریس دے رہا تھا۔ اور پورے دس منٹ بعد وہ ہوا کی رفتار سے بانک کو اڑا لے گیا تھا۔

اب پورے تیس منٹ ہو چکے تھے۔ سب لوگ بے صبری سے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ جب انھیں بلک کلر کی بانگ ہوا کی رفتار سے اپنے پاس آتی ہوئی دیکھی۔۔ اور سب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سے آئی تھی۔۔

اب وہ بانگ آکر اورہان کے پاس رکی تھی۔۔

اس نے اپنا ہیلمٹ اتارا تھا۔ وہ گڑے آنکھوں والا ، سفید رنگت ، کھڑی مغرور ناک ، چوڑا سینہ ، اونچا کڈ ، گھنے سلکی بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

اب وہ بانگ سے اترا تھا۔

مبارک ہو چیمنپین عمر خان۔۔ اورحان نے اسے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

اورحان جانی شکریہ۔۔

اور آج وہ نوی دفعہ چیمنپین ٹرافی اپنے نام کر چکا تھا۔۔

عمر خان۔۔ خان حویلی کی رونک تھی۔ ولی خان کا سب سے لاڈلا اور صدی پوتا۔ جو انھیں بہت عزیز تھا۔ جس کی ہر ضد پوری کی جاتی تھی۔ عمر خان جب اٹھارہ سال کا تھا وہ اٹلی آیا تھا۔ کیونکہ اسے یہیں سے گریجویشن کرنی تھی اور آج اسے آٹھ۔ سال بعد سائبر سیکیورٹی کی ڈگری مل چکی تھی۔ اور آج وہ واپس پاکستان جا رہا تھا کیونکہ عرشہ کی شادی ہونے والی تھی جو کہ وہ کسی بھی حال میں مس نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عمر خان اسے اپنی فیورٹ سسٹر کہتا تھا۔۔ اسے یہاں آئے آٹھ سال ہو چکے تھے اور وہ آج تک پاکستان واپس نہیں گیا تھا۔

عمر اور اورحان کو دوستی کو آٹھ سال ہو چکے تھے۔

وہ دونوں بیسٹ فرینڈ بن چکے تھے۔ اورحان عمر کو بیسٹ بڈی کہتا تھا اور عمر اورحان کو جانو۔

"حائے چیمپین۔۔ مبارک ہو۔۔" نینسی کی آواز پر عمر نے اس کی صرف دیکھا۔

وہ بلیک جینس پہنے جس پر پنک کلر کا سلیولس ٹوپ پہنا ہوا تھا۔ جس کے نیچے حائے حیل پہنی ہوئی تھی۔

گرین آنکھیں۔۔ کھلے بال۔۔ سفید رنگت۔۔ چہرے پر میک اپ کیے وہ خوبصورت لڑکی کسی بھی مرد کو بہکا سکتی تھی۔

"شکریہ۔۔" عمر کی لہجے میں بے زاریت بالکل واضح ہو رہی تھی۔

"تم مجھ سے اس لہجے میں بات کیوں کرتے ہوں۔ تم مجھے نظر انداز کیوں کرتے ہوں۔ میں اورحان کی دوست ہوں تو تمہاری بھی دوست ہوئی نہ۔" نینسی کی آواز میں درد واضح ہو رہا تھا۔

"پہلی بات تو یہ مس نینسی۔ میرا لہجہ ایسا ہی ہے۔ آپ کوئی انوکھی لڑکی نہیں ہیں جن سے میں پیار سے بات کروں میں سب سے ایسے ہی بات کرتا ہوں۔ اور آپ اورحان کی دوست ہیں میری نہیں مجھے لڑکیوں سے دوستی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور جہاں تک بات ہے نظر انداز کرنے کی تو میں نے آپ پر کبھی توجہ نہیں دی تھی جو میں آپ کو نظر انداز کروں گا۔ آپ مجھ سے دور ہی رہیں اسی میں آپ کی بہتری ہے۔" اب عمر کا لہجہ سخت ہوا تھا

"ایسا کیوں کرتے ہوں۔ مجھے تم سے محبت ہے۔" نینسی نے جواب دیا



"اور مجھے کسی سے عشق ہے۔۔" عمر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

"اگر تم نے مجھے نظر انداز کیا تو میں مر جاؤں گی۔۔"

"تو مر جاؤ۔ اور ہاں وہ اونچا والا پہاڑ دیکھ رہیں ہیں نہ۔۔" عمر نے سب سے اونچے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ "اس سے کودنا پکا مر جاؤں گی۔۔ تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی۔۔" عمر بے فکری سے بولتا ہوا اپنی بانک پر بیٹھا اور ہوا کی طرح اسے اڑا لے گیا۔

نینسی نم آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اس کے اندر کوئی احساس نہیں تھا۔ اسے کوئی فکر نہیں تھی کوئی اسے محبت کرے یا نفرت۔ کوئی اس کے لیے مرے یا جیے وہ احساس سے خالی انسان تھا۔ دل نام کی اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

اس وقت وہ دونوں اٹلی کے ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"یار نینسی پاگل ہے تیرے پیچھے۔ تجھے اس سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ لڑکی آٹھ سال سے تیرے پیچھے بھاگ رہی ہے اور تو اسے دیکھتا تک نہیں ہے۔" اور حان نے عمر سے کہا

"دیکھ اور حان تو اچھے سے جانتا ہے مجھے ہر لڑکی زہر لگتی ہے سوائے ایک کے۔ وہ میرے پیچھے بھاگے یا نہیں بھاگیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے نفرت ہے ایسی لڑکیوں سے جو بار بار میرے قریب آتی ہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک اور بڑی وجہ ہے جو تو اچھے سے جانتا ہے۔۔" عمر نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"مجھے اچھے سے پتا ہے۔ لیکن یار تو نو سال کا تھا جب تو اس سے آخری دفعہ ملا تھا اور اب تو چوبیس کا



ہے۔ اور تو اس کے پیچھے پاگل ہے۔ اگر اسے کوئی اور پسند ہوا تو؟ ویسے بھی اب وہ بیس سال کی ہو گئی ہو گی۔"

"وہ میری محبت نہیں ہے جسے میں قربان کر دوں گا۔ وہ میرا عشق ہے اسے میں ہر قیمت پر اپنا بناؤں گا۔ اگر اسے کوئی پسند ہوا تو اسے بھولنا ہو گا اسے۔ اس لڑکی پر صرف عمر خان کا حق ہے۔" عمر کی آنکھوں میں ایک جنونی پن تھا۔

"اچھا یہ بتا وہاں جا کر مجھے بھول تو نہیں جائے گا نہ۔" اور حان نے منہ بناتے ہوئے سوال کیا

"تو بھولنے والی چیز ہے کیا۔" عمر نے اس کے گلے میں اپنا بازو ڈالا تھا

"یار عمر نہیں جانا میں اکیلا ہو جاؤ گا۔" اور حان نے افسردگی سے کہا

"ارے میری جان میں آؤنگا نہ تجھ سے ملنے تو کیوں ٹینشن لیتا ہے۔۔ اور اگر تو اکیلا فیل کرے تو

کلب چلے جانا۔" عمر نے آنکھ مارتے کوئے کہا

"وہ تیری کمی پوری نہیں کر سکتیں۔۔" اور حان کے چہرے پر دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے جانو میں آجاؤ گا یار۔ تو کیوں سیڈ ہو رہا ہے۔ جب یاد آئے تو کال کر لینا۔ اور اگر میری بہن کی

شادی نہ ہوتی نہ تو میں پکا نہیں جاتا۔" اور حان نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

"اچھھا۔۔" اور حان نے جواب دیا

"یار اتنا سیڈ کوئی اپنی محبوبہ کے جانے پر بھی نہیں ہوتا۔ اگر تو مجھے ایسے الوداع کرے گا تو میں نہیں

جاؤ گا اور اگر میں نہیں گیا تو میری سسٹر کال کرے گی۔ پھر تو جواب دینا۔"

"ارے نہیں بھائی تو جا تیری اس بہن کے ساتھ میں دماغ نہیں کھا سکتا۔ اتنا بولتی ہے وہ  
۔۔" اور حان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

اور حان کے اس انداز پر عمر نے قہقہہ لگایا۔۔

"چل خدا حافظ اپنا خیال رکھنا پاکستان پہنچ کر کال کرنا اور گڑیا کو میری طرف سے مبارکباد دینا  
۔۔" اور حان نے عمر سے گلے لگتے ہوئے کہا

"اچھا۔۔ خدا حافظ۔۔ تو بھی اپنا خیال رکھنا۔۔ کیونکہ ایک ہی نمونہ ہے میرے پاس۔۔" عمر نے مسکراتے  
ہوئے جواب دیا

اور حان بھی عمر کی اس بات پر مسکرا دیا۔

اب وہ جا چکا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم داجی۔۔" احان شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور پہلے داجی کے دونوں  
ہاتھوں کو چوما اور پھر آنکھوں سے لگایا

"وعلیکم السلام میرے شیر۔۔ کہاں جا رہے ہوں۔۔"

وہ براؤن کلر کی شلوار قمیض میں ملبوز جس کے اوپر کریم کلر کی شال پہنی ہوئی تھی۔ بال جیل سے  
سیٹ کیے ہوئے تھے۔ آج وہ انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

"داجی شہر جارہا ہوں۔ کمپنی میں۔۔" احان نے جواب دیا

"ارے نوجوان تمہاری شادی کو ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور تم لاہور جا رہے ہوں۔"

"داجی آپ کو پتا تو ہے۔ میں ہفتے میں ایک دفعہ کمپنی ضرور جاتا ہوں ورنہ مجھے تسلی نہیں ہوتی اور آج

دس دن ہو گئے ہیں تو میرا جانا لازمی ہے۔۔"

"اچھا جاؤ لیکن شادی سے تین دن پہلے لوٹ آنا ساتھ کون جا رہا ہے۔۔" داجی نے احان کی بات سمجھتے

ہوئے کہا۔

"ساتھ میں براق شاہ جا رہا ہے کیونکہ اسے بھی ہسپتال کا کچھ کام ہے۔۔" احان نے ادب سے جواب

دیا

"اچھا۔۔"

"چلیں میں چلتا ہوں اجازت دیں۔۔"

"خدا حافظ۔" خیریت سے جاؤ داجی نے احان کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

احان شاہ۔۔ یہ بات سچ ہے کہ وہ گاؤں کا سردار تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک کامیاب بزنس

مین بھی تھا۔ احان شاہ کو ایک دنیا مانتی تھی سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔ احان شاہ کو بزنس کی دنیا

کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔

احان شاہ صرف نام نہیں تھا بلکہ ایک سحر تھا۔ لڑکیاں احان شاہ کی ایک نظر کو ترستی تھی۔ لیکن وہ

مغرور پٹھان بادشاہ کسی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا۔

دنیا کے ٹوپ انڈسٹریوں میں آتی تھی شاہ انڈسٹری۔۔

احان شاہ نے اپنا بزنس لاہور میں شروع کیا تھا۔ لیکن شاہ نواز صاحب کی طبیعت اکثر خراب رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے انھیں سرداری چھوڑنی پڑی اور احان کو اپنے گاؤں کا جب کے عالہان شاہ کو برابر والے گاؤں کا سردار بنانا پڑا۔ کیونکہ براق شاہ کینیڈا میں تھا۔ اور مراد شاہ پڑھائی کے سلسلے میں اٹلی گیا ہوا تھا۔ اسی لیے احان شاہ ہفتے کے پانچ دن پشاور اور دو دن لاہور میں رہتا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"ملک صاحب آپ کے بیٹے زبیر ملک نے اس گاؤں کی لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی اب آپ بتائیں اسے کیا سزا ملنی چاہیے۔۔" وہاں پر بیٹھے ایک بزرگ سردار نے سوال کیا۔۔

یہ مناظر ایک پنچایت کا ہے۔ جہاں تمام بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ایک کرسی پر عالہان شاہ اور اس کی ساتھ والی کرسی پر براق شاہ جبکہ ان کے سامنے والی کرسی پر ملک صاحب اور ان کے دائیں جانب زبیر ملک ان کا چھوٹا بیٹا اور بائیں جانب شاہزیب ملک ان کا بڑا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔۔

"دیکھے سردار میرے بھائی نے زیادتی نہیں کی ہے۔" شاہزیب نے ان کی بات درست کرنی چاہی۔۔

"ایک لڑکی کی چادر ہی اس کا سب کچھ ہوتا ہے اور تمہارے بھائی نے اس کی چادر کھینچی تھی۔ اور

اسے اس چیز کی سزا ملے گی۔۔" عالہان کی سرد آواز گونجی تھی

"لیکن۔۔"

ابھی شاہزیب ملک کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عالہان کی آواز ایک دفعہ دوبارہ بلند ہوئی۔۔

"زبیر ملک کے سیدھے ہاتھ کی پانچویں انگلیاں کاٹ دی جائے جن انگلیوں سے اس نے اس لڑکی کی چادر کھینچی تھی۔"

"لیکن یہ کوئی اصول نہیں ہے تم ایسا نہیں کر سکتے عالہان شاہ۔۔" شہازیب ملک نے غصے سے اٹھ ہوئے کیا

"یہ گاؤں میرا ہے۔ یہ لوگ بھی میرے ہیں اور یہاں کے اصول بھی میرے ہیں۔۔۔" عالہان شاہ کی سرد آواز بلند ہوئی تھی۔۔

"لیکن یہ کوئی عام انسان نہیں ہے یہ زبیر ملک ہے تم اسے ایسی سزا ہرگز نہیں دے سکتے۔" شہازیب نے کہا

"ملک ہو یا ملک کا باپ ہو مجھے فرق نہیں پڑتا جو سزا عام انسانوں کے لیے ہے وہی سزا ملک کے لیے بھی ہے اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور امید کرتا ہوں اس فیصلے سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔ اور ہاں اگر کل مجھے زبیر ملک کی انگلیاں سلامت نظر آئیں تو عالہان شاہ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ اس کی پانچویں انگلیاں کٹ جانی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی بھی مرد اس گاؤں کی کسی بھی عورت کی طرف دیکھنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے۔۔" عالہان شاہ اپنا فیصلہ سنانے کے بعد جا چکا تھا۔۔

اب براق شاہ بھی اپنی قمیض سیٹ کرتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اس سے پہلے وہ جاتا شہازیب ملک اس کے راستے میں آیا۔۔

"تمہارے لالا نے اچھا نہیں کیا۔ اس کی بہت بڑی قیمت چکانی ہو گی اسے۔۔" شہازیب نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا

"میرے لالا نے کچھ برا بھی نہیں کیا اور میرے خیال سے ایسے لوگوں کا ایسا ہی انجام ہونا چاہیے۔۔" براق شاہ نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"یاد رکھو اسکا بدلا تم لوگ اپنے گھر سے چکاؤ گے۔" شہازیب ملک مسکراتا ہوا بولا

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا سامنے کھڑی ہستی کوئی عام انسان نہیں تھا۔۔ وہ جسے ڈرا رہا تھا وہ کوئی عام انسان نہیں تھا جو ڈر جاتا وہ براق شاہ تھا۔ مغرور اور ضدی تھا۔ پتھر کا جواب اسے اینٹ سے دینا بہت اچھے طریقے سے آتا تھا۔۔

"شہازیب ملک اپنی زبان کو سنبھال کر چلاؤ ایسا نہ ہوں کہ اس سے محروم ہو جاؤ۔۔ اور جہاں تک بات ہے میرے گھر کی تو مجھے میری گھر کی عزتوں کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے اور ان پر پڑھنے والی ہر گندی نظر کو نوچنا بھی بہت اچھے سے آتا ہے۔ اگر تم نے ایسا کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھو شہازیب ملک میں اپنے لالا کی طرح فیصلہ نہیں سناتا سیدھا انجام تک پہنچاتا ہوں اور ہاں مجھ سے دور رہو ورنہ تمہارے بھائی کی انگلیاں کٹ رہی ہیں ایسا نہ ہوں اگلے دفعہ تمہارا سر ہو۔۔" براق شاہ دل کو اندر تک جلانے والی مسکراہٹ دیتا ہوئے وہاں سے چلا گیا اور شہازیب اپنی مٹھیاں بھیچا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم بھائی کیسے ہو۔۔" ولی خان نے حویلی میں داخل ہوتے ہی سلام کیا

"ارے و علیکم السلام۔۔" آغا خان نے مسکرا کر انھیں گلے سے لگایا تھا کیونکہ وہ آج پورے ستر سال بعد مل رہے تھے

"کیسی ہیں بھابی آپ۔۔" اب ولی خان نے رقصار بیگم سے سوال کیا تھا۔۔

"ارے ماشاء اللہ کتنے بڑے ہو گئے ہیں ہمارے پوتے پوتیاں۔" رقصار بیگم نے سب سے ملنے کے بعد اب سب بچوں سے مل رہی تھی۔

سب سے پہلے زید خان نے انھیں گلے لگایا تھا اور پھر ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے عرشہ اور حفصہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔ ان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد انھوں نے مریم کو گلے سے لگایا تھا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو گرا تھا۔ کیونکہ مریم خان ان کی سب سے چھوٹی پوتی تھی۔ اب اسماعیل خان ان کے گلے لگا تھا اور ان کا ہاتھ چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا تھا۔

"حمزہ اور مراد خان کہاں ہے۔۔" رقصار بیگم نے سوال کیا تھا

"بی اماں وہ مراد خان باہر ملک گیا ہوا ہے آجائے گا آج اور حمزہ خان کسی کام سے کہی گیا ہوا ہے وہ بھی آجائے گا۔" زید خان نے بہت ادب سے جواب دیا

"یہ لڑکی کون ہے۔۔" بی اماں کی نظر جب اسماعیل کے ساتھ کھڑی فرتاشیہ پر پڑی تو انھوں نے سوال کیا۔



فرتاشیہ اسماعیل کے پیچھے ہوئی تھی کیونکہ اسے ڈر لگ رہا تھا۔ اس کی جب سے شادی ہوئی تھی وہ اپنے کمرے سے باہر بہت کم نکلتی تھی۔ کیونکہ اسے ڈر لگتا تھا۔

"بی اماں یہ فرتاشیہ ہیں۔ ہماری بھابی اور اسماعیل کی بیوی۔" زید خان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "ارے ماشاء اللہ ہمارے پوتے کی بیوی تو بہت خوبصورت ہے ادھر کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ میرے پاس بیٹا۔" بی جان نے پیار بھرے لہجے میں کہا وہ ان کے نکاح کے بارے میں سب جانتی تھی۔

فرتاشیہ بی اماں کے گلے لگی تھی۔ اس کا دل چاہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے کیونکہ وہ ایک دن بھی اپنے گھر والوں کے بغیر نہیں رہتی تھی۔ لیکن آج پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ ان سے بات کیے بغیر انھیں دیکھے بغیر۔

"ارے میری بچی ہم بھی ہیں۔" آغا خان نے فرتاشیہ کو بی اماں کے پاس ہی کھڑے دیکھا تو فوراً بول پڑے۔

اب وہ آغا خان کے پاس گئی تھی اور ان کے ہاتھ پہلے چومے پھر آنکھوں سے لگائے تھے۔ آغا خان نے بھی فرتاشیہ کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔

"ارے ہماری گڑیا نظر نہیں آرہی۔" شائستہ بیگم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوال کیا

"ہاں وہ اپنے کمرے میں ہے ابھی یونیورسٹی سے آئی تھی تو سو گئی ہوگی۔ صبر میں اسے بلوا دیتی ہوں۔" بی اماں نے جواب دیا۔

"ارے امی رہنے دیں سونے دیں ٹھک جاتی ہوگی۔ ہم بعد میں مل لیں گے۔"

ابھی وہ سب بات کر ہی رہے تھے کہ حویلی میں ایک آواز گونجی۔

"اسلام وعلیکم لیدیز اینڈ جینٹل مینس۔۔" عمر نے حویلی میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا۔

وہاں بیٹھے ہر شخص کے چہرے پر ایک الگ سی خوشی آئی تھی کیونکہ وہ آج پورے آٹھ سال بعد گھر واپس آیا تھا۔

"دادا جان۔۔" وہ واحد تھا جو ولی خان کو داجی نہیں بلکہ دادا جان کہتا تھا اب وہ ان سے گلے ملا تھا

۔ اب وہ آغا خان اور رقصار بیگم سے گلے ملا تھا اس کے بعد وہ اپنے باپ اور چاچوں سے ملا تھا

۔ اس کے بعد وہ اپنی امی اور چاچیوں سے ملا تھا۔

"ارے میرے ہینڈسم لالا کیسے ہیں آپ۔۔" وہ اب زید خان سے مل رہا تھا۔

"میں تو ٹھیک ہو تم یہ بتاؤ یہ عید کا چاند کیسا ہے۔" زید خان نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں بہت خوبصورت ہو۔" عمر نے اب بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

اس کی اس حرکت پر سب کا قہقہہ گونجا تھا

"ارے میرے بیسٹ بدی تم کیسے ہوں۔۔" اب عمر اسماعیل سے گلے مل رہا تھا۔

عمر خان اور اسماعیل خان دونوں بہت اچھے کزن اور دوست بھی تھے۔

"کافی خوبصورت ہو گئے ہو تم تو یار۔۔" عمر نے حیرانی سے کہا۔

"ہاں لیکن تم سے کم۔۔" اسماعیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو تم نے صحیح کی ہے۔۔" عمر نے ایک ادا سے کہا۔

اس کی اس حرکت پر دوبارہ سب کا قہقہہ گونجا

"یہ کون ہے۔" عمر کی نظر فرتاشیہ پر پڑی تو اس نے سوال کیا

"یہ آپ کی بھابھی یعنی میری بیوی ہیں۔۔" اسماعیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"بھئی واہ میری بھابھی تو ماشاء اللہ سے بہت پیاری ہیں۔۔"

"اسلام وعلیکم کیسی ہیں آپ۔۔" عمر نے پیار سے سوال کیا

"و۔وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں۔۔" فرتاشیہ نے جواب دیا

"ارے ڈریں نہیں میں اسی گھر کا فرد ہوں۔۔ حمزہ کا بھائی، اسماعیل کا کزن اور ہاں سب سے ضروری آپ کا سب سے خوبصورت دیور۔۔" عمر کی اس بات پر سب ہنسے تھے۔۔ فرتاشیہ بھی مسکرا دی تھی۔۔

"اوہو میں تو ان بندریوں سے ملنا ہی بھول ہی گیا۔۔" عمر عرشہ اور حفصہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

اب وہ ان دونوں سے ملا تھا۔۔

"بندر کسے کہا ہاں۔۔" فرتاشیہ نے عمر کا کان پکڑتے ہوئے پوچھا

"ارے تم تو میری گڑیا ہوں تمہیں تو نہیں کہا۔۔ یار کان چھوڑ دو تمہارے ناخن چبھ رہے ہیں۔۔" عمر

نے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا

"چلو معاف کیا۔۔" عرشہ نے بھی احسان کرنے والے انداز میں جواب دیا۔

"کیسی ہو تم چوہیا۔" عمر نے مریم سے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"ٹھیک ہوں بندر۔۔" مرہم نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"السلام وعلیکم۔۔" وہ سب باتیں کر رہے تھے جب فلزا کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے  
سوائے ایک انسان کے۔۔۔

وہ بلیک شلوار قمیض میں ملبوس جس کی اوپر گولڈن دوپٹہ تھا جو فلزا نے بہت ہی سلیقے سے سر پر کیا  
ہوا تھا۔۔

"ارے وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹی۔" ولی خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا  
سب نے فلزا کے سلام کا جواب دیا تھا

شائستہ بیگم فوراً فلزا کے پاس آئی تھی اور اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

"کتنی بڑی ہو گئی ہے ہماری گڑیا ماشاء اللہ سے۔۔" شائستہ بیگم نے نم آنکھوں سے کہا

"فلزا! فلزا خان نام ہے میرا مجھے گڑیا کہنے کا حق صرف میری نانا اور نانا کو ہے کسی غیر کو نہیں  
۔۔" فلزا نے سرد لہجے میں کہا۔۔

آج شائستہ بیگم پورے ستر سالوں بعد اپنے بھائی کی ایک لوٹی نشانی سے مل رہی تھی۔۔ فلزا کے لہجے  
میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر ان کا دل کٹ گیا تھا۔

وہاں بیٹھا ہر شخص اس کے لہجے میں اپنے لیے نفرت دیکھ چکا تھا۔

"گڑیا کہاں جا رہی ہوں یہاں بیٹھو نہ۔" بی اماں نے اسے پیار سے بلایا

"نہیں نانو مجھے پڑھائی کرنی ہے میرے پیپرز چل رہے ہیں۔" فلزا نے پیار سے جواب دیا

اب وہ جا چکی تھی۔ لیکن دور تک کسی کی نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔

\*\*\*\*\*

آج وہ پورے چھ سالوں بعد گھر واپس جا رہا تھا۔ اس کی کار شاہ حویلی کے باہر رکی تھی اب وہ کار سے نیچے اترا تھا۔ اور آنکھوں پر پہنی بلیک گلاسز اتاری تھی۔

بلیک کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس۔ جس کی کف کہنیوں سے تھوڑی نیچے تک فولڈ تھی۔ وہ ہیزل آنکھوں والا، چاند جیسا چمکتا چہرہ، چوڑا سینا، کھڑی مغرور ناک، وجاہت سے بھرپور، ہلکی ڈارھی وہ پچیس سالہ مرد سنجیدگی سے بھرپور خوبصورتی کا مجسمہ تھا۔

اب وہ حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔

"اسلام وعلیکم مراد بابا۔"

"وعلیکم السلام مظفر لالا (احان کا ڈرائیور)۔" مراد نے ان سے گلے ملنے کے بعد بہت پیار سے جواب

دیا

"کہاں ہے سب۔۔۔" مراد نے سوال کیا

"جی مراد بابا سب حویلی میں ہیں۔۔" مظفر نے جواب دیا

\*\*\*\*\*

"حوریہ شاہ جلدی کروں مجھے دیر ہو رہی ہے میں نے تمہیں آفس چھوڑ کر کہی جانا ہے۔۔" براق  
پچھلے آدھے گھنٹے سے حوریہ کو آوازیں دے رہا تھا۔ کیونکہ اسے ہسپتال کے کام سے لاہور جانا تھا احان  
کے ساتھ ..

"اسلام وعلیکم براق شاہ۔۔" براق جو اپنے مبالغے پر مصروف تھا مراد کی آواز پر فوراً پیچھے مڑا اور  
جلدی سے مراد کے گلے لگا۔۔

"وعلیکم السلام براق کی جان کیسا ہے تو۔۔" براق نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ابھی تک تو مجھے تھکان ہو رہی تھی کیونکہ اتنا لمبا سفر کر کے آیا ہوں۔۔ لیکن اب مجھے سکون مل گیا  
ہے کیونکہ آج میں نے پورے پانچ سال بعد اپنے جگر کو دیکھا ہے نہ۔۔" مراد مسکراتے ہوئے بولا

مراد براق سے ایک سال چھوٹا تھا۔ دونوں نے اسکول اور کالج ایک ساتھ ہی پڑھا تھا لیکن پانچ سال  
پہلے مراد اپنی بیرسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اٹلی چلا گیا تھا اور آج وہ لوٹا تھا۔۔ دونوں بچپن

سے ہی ساتھ تھے خاندان میں ان کی دوستی کی مثالیں دیں جاتی تھیں۔۔ براق کو جتنا عزیز احان اور

عالہان شاہ تھے۔ اتنا ہی عزیز مراد شاہ تھا یہ خان حویلی کا رواج تھا کہ وہ اپنے بڑے بھائی اور کزن کو

لالا کہتے تھے لیکن یہ مراد شاہ تھا اس کے اپنے ہی اصول تھے۔ مراد صرف اپنے بڑے بھائی احان

شاہ اور کزن عالہان شاہ کو لالا کہتا تھا۔ لیکن براق شاہ کو وہ یار یا جگر کہہ کر پکارتا تھا۔

کہنے کو تو مراد شاہ بہت سنجیدہ تھا لیکن سب جانتے تھے وہ کتنا ضدی اور اکڑو ہے۔۔۔

"لالا یہ لیس میں آگئی چلیں۔۔" حوریہ جو اپنا اسٹولر صحیح کر رہی تھی جو کہ اس نے گلے میں مفلر کی طرح پہنا ہوا تھا۔ جب اس کی نظر سامنے پڑی تو ان کے وجود میں ایک خوف کی لہر دوڑ گئی اس کے ہاتھ کانپے لگے تھے۔۔

وہ حوریہ شاہ تھی سب کو اٹے جواب دینے والی۔ لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات کرنے والی پتا نہیں سامنے کھڑے وجود سے کیوں اتنی خوفزدہ ہوتی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس کے ہاتھ کانپے لگتے تھے۔

ساری بہادری پل میں ختم ہو جاتی تھی۔

"اسلام و علیکم حوریہ شاہ۔۔" مراد نے سنجیدگی سے سلام کیا۔

"و۔و علیکم السلام۔۔" حوریہ کی آواز میں کپکپاہٹ واضح ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے حوری۔۔" براق نے حوریہ کے کانپے ہاتھ دیکھے تو فوراً سوال کیا

"ک۔کچھ نہیں لالا وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اسی لیے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ آج آفس نہیں جاؤ گی۔۔" یہ کہہ کر حوریہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔

یہ دیکھ کر مراد شاہ کے ہونٹوں پر ایک دل کش مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"اسے کیا ہوا ہے عجیب۔۔" براق نے حیرانگی سے کہا



"چل میں چلتا ہوں مجھے جانا ہے۔ اللہ حافظ۔"

"خدا حافظ اپنا خیال رکھنا۔" مراد نے بھی اسے الوداع کرتے ہوئے کہا۔

اب براق جا چکا تھا۔ اور مراد بھی داجی سے ملنے ان کے کمرے میں چلا گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

"آج کتنا اچھا لگ رہا ہے اتنے دنوں بعد سب ایک ساتھ کھانا کھا رہیں ہیں۔" آغا خان نے مسکراتے ہوئے کہا

"جی بھائی یہ بات تو آپ نے صحیح کی ہے۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک مہینہ یہی رہیں گیں۔" ولی خان نے بھی پیار بھرے لہجے میں کہا

"گڑیا کیسے ہو رہیں آپ کے پیپرز۔" ولی خان نے پیار بھرے لہجے میں سوال کیا

"فلزا شہریار خان ہے ہمارا نام گڑیا نہیں۔ اور بہت اچھے جا رہیں ہیں۔" فلزا نے ایک دفعہ دوبارہ اپنی نفرت واضح کی۔

"اچھا تو مس فلزا کب ختم ہونگے آپ کے پیپرز۔" عمر کے لہجے میں پیار اور شوخی دونوں تھی

فلزا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ "کل آخری پیپر ہے ہمارا۔" فلزا نے ادب سے جواب دیا

"تو نانو کل رات سے ڈھولکی رکھتے ہیں ویسے بھی دو دن میں شادی ہے۔" عمر نے پیار سے کہا

"نانو نہیں ہے وہ بی اماں کہو انھیں۔" فلزا کے لہجے میں جلن واضح تھی۔

"بی اماں ہوں گی آپ کی ہماری تو نانو ہی ہیں۔ ہم تو انھیں نانو ہی بلائیں گے۔۔ آپ کو کوئی مسئلہ ہے  
۔۔؟" عمر نے فلزا کو تنگ کرتے ہوئے بولا

"پہلی بات وہ نانو صرف ہماری ہے۔ آپ سب کی بی جان ہیں۔ اسی لیے آپ انھیں نانو نہیں بلا سکتے  
۔۔"

اگر وہ عمر خان تھا تو وہ بھی فلزا خان کی۔ ایک آگ تھا تو دوسرا پانی تھا۔ جواب دینے میں لڑائی کرنے  
میں دونوں ہی ماہر تھے۔

وہاں بیٹھے سب لوگ ان دونوں کی ان بچکانہ حرکتوں پر مسکرا رہے تھے۔ کیونکہ آج یہ پہلی بار نہیں  
ہوا تھا۔ وہ دونوں بچپن سے ہی ایسے تھے۔ پورا دن لڑائی کرتے تھے ایک دوسرے سے لیکن ایک  
دوسرے کے مشکل وقت میں ایک دوسرے کے لیے سب سے پہلے کھڑے ہوتے تھے۔ خاندان میں  
آج تک کوئی بھی یہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ دونوں دشمن ہیں یہ دوست۔۔ لیکن اب حالات مختلف  
تھے۔۔

"نانو میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔" فلزا کھانے کی میز سے اٹھی تھی

"بیٹا کچھ وقت ہمیں بھی دے دو۔" زید خان نے مسکراتے ہوئے کہا

"نہیں۔ ہمارا پیپر ہے کل اور ہم اپنی پڑھائی پر کسی کے لیے بھی کمپروماز نہیں کر سکتے۔" فلزا سرد لہجے  
میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

احان شاہ، براق شاہ اور مظفر لالا (شاہ حویلی کا سب سے وفادار اور پرانا ملازم) اس وقت ایک کار میں موجود تھے ..

مظفر لالا نے کار لاہور کے ایک مزار کے سامنے روکی .

"کیا ہوا ہے لالا.." احان نے سوال کیا

"وہ صاحب ہمیں ایک منت مانگی ہے کیا ہم مانگ لیں۔۔" مظفر لالا نے احان شاہ سے اجازت چاہی۔۔

"ارے لالا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ جائیں اور سکون سے منٹ مانگیں۔ ہم یہی ہیں۔" احان نے بہت پیار سے جواب دیا

"آپ بھی آجائیں اندر ہمارے ساتھ۔" مظفر لالا نے التجا کی

"اچھا آپ کہتے ہیں تو آجاتے ہیں۔ چلو براق۔" احان نے کار سے اترتے ہوئے کہا

"لالا آپ جائیں نہ میرا دل نہیں ہے۔" براق نے جواب دیا

"براق .."

"اچھا لالا آرہا ہوں۔" براق بھی کار سے اترتا تھا .

اب وہ تینوں مزار کے اندر گئے تھے .

مظفر لالا اور احان شاہ اندر دعا مانگنے چلے گئے تھے جب کہ براق شاہ مزار کے ہال میں کھڑا ہوا تھا.

\*\*\*\*\*

"کیا باتیں کر رہیں ہیں بی جان اور اسماعیل لالا احو بھابھی بھی یہاں ہیں.." عمر خان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

"ارے شہزائے تمھاری ہی کمی تھی ہم بس شادی کی باتیں کر رہے تھے.." بی جان نے پیار سے جواب دیا

"کس کی شادی کی باتیں چل رہی تھیں.." عمر نے ابرو اچکائے تھے

"وہ ہم سوچ رہے تھے کہ زید لالا کی بھی شادی کر دیں بس ایک دفعہ عرشہ کی شادی خیر اور عافیت سے ہو جائے.." فرتاشہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"خیر کو تو چھوڑیں اب عافیت سے بھی ہو جائے تو کافی ہے.." عمر نے سامنے حویلی کے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیا ہوا ہے ایسے کیوں بول رہے ہوں.." اسماعیل نے حیرت سے سوال کیا

"لالا سامنے دیکھیں دروازے پر کون آرہے ہیں۔ آنکی، پنکی اور پونکی.." عمر نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا اسماعیل نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں سبینہ خالہ اور ان کی دو بیٹیاں حویلی کے اندر آرہیں تھیں۔

سبینہ خالہ جو کہ بی جان کی دوڑ کی رشتہ دار تھی جنہیں سب سبینہ خالہ کہتے تھے۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ عائشہ اور جنت۔ ان کے والد کا انتقال بچپن میں ہی ہو گئی تھا۔ جس کے بعد وہ ترکی چلی گئیں تھیں۔ اور آج واپس آئیں تھیں..

"عمر ایسا نہیں بولتے خالہ ہے تمھاری.." اسماعیل نے عمر کو سمجھاتے ہوئے کہا

"جہاں تک مجھے پتا ہے میرے ابو کی تو کوئی بہن نہیں ہے.." عمر نے معصومیت سے کہا  
اسماعیل نے عمر کی اس بات پر نفی میں سر ہلایا۔ ایسے جیسے اس لڑکے کا کچھ نہیں ہو سکتا..

\*\*\*\*\*

اب مظفر لالا اور احان شاہ واپس آچکے تھے۔

"براق شاہ تم بھی کوئی منت مانگ لو.." احان شاہ نے سنجیدگی سے کہا  
"نہیں لالا آپ اچھے سے جانتے ہیں اگر مجھے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو میں خود حاصل کر لیتا ہوں مجھے  
کسی کی ضرورت نہیں ہے.." براق نے سنجیدگی سے جواب دیا  
"بچے جو جھکتا نہیں ہے وہ بکھر جاتا ہے.." وہاں کھڑے ایک بزرگ نے براق کی طرف مسکراتے  
ہوئے کہا اور کہنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا

براق نے ایک نظر اس بزرگ کو دیکھا۔ جو اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے  
اب وہ وہاں سے جا چکے تھے

\*\*\*\*\*

اس وقت خان فیملی کے سب لوگ حویلی کے ہال میں موجود تھے.. آغا خان اور داپچی کسی ضروری کام  
سے گئے ہوئے تھے..

"بی جان ہمیں تو آپ کی اتنی یاد آتی تھی کہ مت پوچھیں..." سبینہ بیگم اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔

"اوکے نہیں پوچھتے.." عمر نے سنجیدگی سے کہا

عمر کی اس بات پر جہاں سبینہ خالہ نے اسے گھورا تھا وہی وہاں بیٹھے سب لوگوں نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی..

"ارے بی جان آپ کو پتا ہے مومی کو تو آپکی یاد میں بخار ہو گیا تھا.." عائشہ نے ایک ادا سے کہا

"پھر تو چار پانچ ڈریپرز بھی لگی ہونگی.." عمر نے معصومیت سے کہا

وہاں بیٹھے سب لوگ چہرا نیچے کیے ہنس رہے تھے..

"یس یس یو آر رائٹ عمر.." اب کی بار جنت نے جواب دیا تھا

\*\*\*\*\*

رات کے ایک بج رہے تھے۔ جب حوریہ کی آنکھ کھلی۔ حوریہ کا گلہ سوکھ رہا تھا۔ اسے پیاس لگی ہوئی

تھی۔ لیکن جب اس نے ٹیبل پر جگ دیکھا تو وہ خالی تھا۔ اب وہ پانی لینے کچن میں آئی تھی۔

ابھی حوریہ نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی ہی تھی۔ کہ اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا

۔ اور وہ خوشبو تو حوریہ شاہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ کس کی ہے۔۔

"اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہوں۔" مراد کا لہجہ نور مل تھا

"وہ پ۔ پانی پینے آئے تھے۔۔" حوریہ کو اپنی اندر سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

"اچھا۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے ایک کپ چائے بنا کر دو۔" مراد ٹیبل پر بیٹھا ہوا بولا

"ہ۔ ہم۔۔" حوریہ نے اپنی صرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

"نہیں تمہارے پیچھے جو جن ہے اسے بولا ہے۔۔"

"ک۔ کیا۔۔" حوریہ نے اپنے پیچھے دیکھا۔ ایک سیکنڈ کے لیے اسے لگا کہ واقعی اس کے پیچھے کوئی ہے۔۔ لیکن پھر سمجھ آتے ہی چائے بنانی لگ گئی۔

"دو کپ بنانا اپنے لیے بھی۔۔" مراد نے سر دلہجے میں کہا

"ل۔ لیکن میرا دل نہیں ہے چائے پینے کہا۔۔" حوریہ نے ڈرتے ہوئے کہا

"میں نے پوچھا نہیں ہے تم سے تمہارا دل ہے یا نہیں اپنے لیے بھی بناؤ۔۔" مراد نے آرڈر دینے والے انداز میں کہا۔۔

مراد مسلسل حوریہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن حوریہ چائے بنانے میں مصروف تھی۔

"یہ لیں۔۔" حوریہ نے چائے کا ایک کپ مراد کی طرف بڑھایا

مراد حوریہ کے ہاتھ کی کپکپاہٹ دیکھ چکا تھا۔ مراد نے چائے کا کپ لے لیا تھا۔

"تم بھی میرے ساتھ بیٹھ کر چائے پیو میں اکیلا چائے نہیں پیتا۔" مراد نے سخت لہجے میں کہا



اب حوریہ بالکل مراد کے سامنے بیٹھ چکی تھی۔ حوریہ نظریں جھکائے چائے پی رہی تھی جب مراد نے سوال کیا

"کیسا چل رہا ہے تمہارا آفس۔"

"ج۔جی بہت اچھا۔" حوریہ نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا

"ایک بات بتاؤ۔" مراد کا لہجہ اب نرم تھا

"ج۔جی۔" حوریہ نے جواب دیا

"تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔" لہجے میں نرمی تھی

"کیوں کہ آپ غصہ کرتے ہیں۔" حوریہ منہ میں بڑبڑائی تھی لیکن سامنے بیٹھا شخص سن چکا تھا۔

"جواب دو۔" مراد نے سوال کیا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

"ہمیں نہیں پتا۔" حوریہ نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

حوریہ کی اس حرکت پر مراد گہرا مسکرایا تھا جس کی وجہ سے اس کے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔

"جب پتا چلے تو مجھے ضرور بتانا مجھے انتظار رہے گا جواب کا۔" مراد یہ کہتا ہوا اٹھا تھا

اب مراد جانے کے لیے موڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی اور وہ واپس

پلٹا۔ جہاں حوریہ چائے کے کپ اٹھا رہی تھی۔ مراد نے ایک پیار بھری چمی حوریہ کے نرم گالوں پر

دی اور وہاں سے چلا گیا۔ جب کے مراد کی اس حرکت پر حوریہ ساکت سی وہی کھڑی رہی۔

جب مراد شاہ سولہ سال کا تھا تب ہی داجی نے اس کا نکاح حوریہ کے ساتھ کروا دیا تھا۔

\*\*\*\*\*

عمر اس وقت اپنے روم کی بالکنی میں کھڑا ہوا تھا۔

جب اس نے اپنے جیب سے موبائل نکالا تھا۔ اب عمر نے کال لسٹ میں سے ایک نمبر ڈائل کیا تھا جس پر 'جگر' لکھا ہوا تھا۔

"اسلام وعلیکم جان کیسا ہے۔۔" موبائل کی دوسری طرف سے آواز آئی تھی

"وعلیکم السلام یار پتا نہیں کیسا ہوں میں مجھے خود کو نہیں معلوم۔۔" عمر نے جواب دیا

"کیا ہوا ہے مجھے بتا۔۔" کال کی دوسری طرف موجود شخص نے فکر مندی سے سوال کیا

"یار میں اس سے ملا اس کے دل میں بہت نفرت میرے لیے بہت اجنبیت تھی اس کی آنکھوں میں

میرے لیے وہ مجھے غلط سمجھتی ہے۔۔" کال پر موجود شخص عمر کا درد محسوس کر چکا تھا

"وہ تجھ سے نفرت اسی لیے کرتی ہے کیونکہ اسے سچ کا نہیں پتا۔ تو اسے حقیقت بتا دے وہ صحیح ہو

جائے گی۔" کال پر موجود شخص نے عمر کو سمجھاتے ہوئے کہا

"یار مجھے ڈر لگتا ہے اگر اسے کوئی اور پسند ہوا تو۔" عمر کی آواز میں ڈر واضح ہو رہا تھا۔

"جگر تجھے وہ پسند ہے نہ تو اسے بات کر اور اگر تجھے لگ رہا ہے کہ اسے کوئی پسند ہے تو تو اس سے

پوچھ لے۔" کال پر موجود انسان نے جواب دیا

"یار اگر اس نے کہا کہ اسے کوئی اور پسند ہے تو میری دنیا ختم ہو جائے گی۔"

"تو عمر ٹینشن نہ لے میں ہوں نہ۔۔ اسے اگر کوئی پسند ہو انہ تو اسے اٹھالیں گیں اور پھر مل کر اسے اتنا ماریں گے نہ کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔ اسے بھی پتہ چلنا چاہیے نہ میرے دوست کو اداس کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔"

کال پر موجود شخص کی اس بات پر عمر مسکرا دیا تھا۔ کیونکہ کال پر موجود شخص کوئی عام انسان نہیں تھا جتنی محبت عمر اس سے کرتا تھا۔ اس سے کئی زیادہ وہ شخص اس سے کرتا تھا۔ عمر جانتا تھا کہ وہ صرف کہہ نہیں رہا تھا وہ ایسا کرنے کی ہمت بھی رکھتا تھا۔ عمر کو دنیا میں صرف دو دوست ہی جان سے عزیز تھے جن کے لیے عمر خان کچھ بھی کر سکتا تھا ایک تھا اور حان اور ایک کال پر موجود شخص۔۔

"اب بتا کیسا ہے۔" کال پر موجود شخص نے دوبارہ سوال کیا

"اب ٹھیک ہوں سکون ملا تجھ سے بات کر کے یار۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ہم اب صحیح ہے۔۔" کال پر موجود شخص نے کہا

"تیری ملاقات ہوئی بھابھی سے۔" عمر نے سوال کیا۔۔

"ہاں کافی حسین ملاقات تھی جلد ہی تجھے بھی ملواؤں گا اسے۔"

"او ہو زرا خوشی تو دیکھو۔۔" عمر نے ہستے ہوئے کہا

عمر کی اس بات پر کال کی دوسری طرف قہقہے کی آواز گونجی۔۔

"چل اب سو جا میں بھی سونے جا رہا ہوں۔۔ جلد ہی ملاقات ہوگی۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا اپنا خیال رکھنا کیونکہ میرے پاس ایک ہی جانور ہے۔۔"

"خدا حافظ۔۔"

"تو مل پھر بتاتا ہو جانور کیسا ہوتا ہے خدا حافظ۔۔" عمر نے دھمکی دیتے ہوئے کہا

عمر نے کال کٹ کر دی تھی۔ اس نے ایک نظر آسمان کی طرف دیکھا۔ اس کی نظر چاند پر پڑی۔ لیکن

پھر کسی کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا تو عمر نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"خوبصورت ہو تم لیکن میرے چاند سے کم۔۔" اب عمر مسکراتے ہوئے کمرے میں چلا گیا

\*\*\*\*\*

رات کا سماع تھا خان حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔ سب ملازم کاموں میں مصروف تھے کیونکہ

شادی میں صرف ایک دن رہ گیا تھا۔ اور آج عمر خان کے کہنے پر ڈھولکی رکھی گئی تھی کیونکہ عمر کا ماننا

تھا کہ جس شادی میں ڈھولکی نہ رکھی جائے وہ شادی شادی نہیں ہوتی۔۔

سب کزنز لاؤنچ میں موجود تھے۔ خوشی کا سماں تھا۔۔

سب لڑکوں نے بلیک کلر کی شلوار قمیض اور اس کے اوپر کریم شال پہنی ہوئی تھی جبکہ تمام لڑکیوں

نے بلیک کلر کے پاؤں تک آتی ایک خوبصورت سی فرائیڈ جس کے اوپر سلور کلر کے ڈوپٹے پہنے

کوئے تھے۔۔

عرشہ خان داڑک گرین کمر کے پاؤں تک آتا فراک جس پر گولڈن کمر کے شیشوں کا کام ہوا تھا اور ساتھ میں گولڈن کمر کا ڈوپٹہ جس پر گولڈن کمر کا بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔ ہلکا سے میک اپ کے بال کھلے چھوڑے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

مناظر ایسے تھے کہ خان حویلی کے لاؤنچ میں سب کزنز موجود تھے۔ ایک طرف عرشہ خان اس کی ایک طرف عمر خان اور دوسری طرف حفصہ خان اور اس کے ساتھ مریم خان بیٹھی ہوئی تھی اور ان کے بالکل سامنے زید خان، اسماعیل خان، فرتاشیہ خان اور فلزا خان بیٹھے ہوئے تھے۔

اب یہ لوگ انتا کشیری کھیل رہے تھے دونوں ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ چل رہا تھا۔ جب کہ خان حویلی کے سب بڑے دوسری طرف رکھے سوفوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"ارے زید لالا ہار مان لیں ہار جائیں گے آپ۔۔" عمر نے بہت فخر سے کہا

"ایسے ہی ہار جائیں گے ہمارے پاس تم لوگوں سے زیادہ اچھے لوگ ہیں۔" زید نے بھی اسی کے انداز میں کہا

"لالا ہمارے پاس اتنے زہین لوگ ہیں آپ کے پاس کیا ہے۔" عمر نے سوال کیا

"ہمارے پاس ہماری زہین لڑکیاں فلزا خان اور فرتاشیہ خان ہیں۔" زید نے اکڑ کر کہا

"چلیں اب آخری دفعہ ہے اب فلزا تم لوگوں کو الفاظ دے گی چلو فلزا بولو۔" زید نے کہتے ہوئے فلزا کی طرف دیکھا

"ت سے بتاؤ سوئنگ۔۔" فلزا نے فوراً سوال کیا

"ت سے کوئی سونگ ہی نہیں آتا۔۔" عمر نے پانچ منٹ کے بعد جواب دیا

"ت سے بہت سے سونگز آتے ہیں۔ اب آپ کو نہیں آتے وہ الگ بات ہے۔" فلزا نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا

"دیکھیں بہت وقت ہو چکا ہے اب ہم کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر رہے ہیں۔۔" فرتاشیہ کی آواز آئی

"وان ٹو تھری فور فائیو۔۔ ہم جیت گئے۔۔" فلزا خوشی سے چیختے ہوئے فرتاشیہ کے گلے لگی تھی۔۔

"تمھاری ایسی خوشی پر عمر خان کو بھی قربان کر سکتا ہے۔" عمر نے دل میں کہا تھا

"لالا کون تھا وہ جس نے کہا تھا کہ ہم ہار جائیں گے۔۔" فلزا نے سوال تو زید سے کیا تھا لیکن دیکھ عمر کی طرف رہی تھی

"او ہیلو اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایک چیلنج ہی تو جیتا ہے کون سا کشمیر آزاد کر لیا ہے۔۔" عمر نے تنزیہ انداز میں کہا

"تم تو یہ چیلنج بھی نہیں جیت سکتے۔۔" اب کی بار فلزا نے عمر کو زبان دکھائی تھی

"چپکلی کہی کی۔۔" عمر نے بھی جواب دیا کیونکہ وہ عمر خان ہی کیا جو جواب نہ دے۔۔

"تم ہو گے۔۔ بندر کہی کے۔۔" فلزا خان بھی کیسے چپ رہتی تھی تو وہ بھی عمر کی ہی کزن۔۔

سب لوگ مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو لڑنے میں مصروف تھے۔ عمر اور فلزا بچپن سے ہی ایسے لڑتے جھگڑتے تھے۔۔

ان سب کو ایسے دیکھ کر بی جان نے دعا کی تھی کہ ان کے پوتے اور پوتیوں کی خوشیوں کو کسی کی بھی بڑی نظر نہ لگے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کون سی قیامت آنے والی ہے۔۔

\*\*\*\*\*

آج وہ دن آچکا تھا جس کا سب گاؤں والوں کو بے صبری سے انتظار تھا۔ آج احان شاہ کی مہندی تھی۔ گاؤں کے سردار کی مہندی تھی۔ شاہ اور خان حویلی میں ہر طرف حل چل مچی ہوئی تھی۔ حویلیوں کے سارے ملازم اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے۔

\*\*\*\*\*

زید خان ڈریننگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا آسمانی کلر کا کوٹن کا سوٹ پہنے جس کے اوپر کریم کلر کی شال پہنے ہوئی تھی چہرے پر سنجیدگی لیے وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔ وہ ابھی اپنے بال سیٹ کر ہی رہا تھا کہ اچانک عمر خان کمرے میں داخل ہوا بنا نوک کیے سفید کاٹن کا سوٹ پہنے جس پر بلیک شال کی ہوئی تھی۔ آج۔ تو عمر خان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ ویسے تو کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ بنا زید خان کی اجازت کے اس کے کمرے میں داخل ہو۔ لیکن یہ عمر خان تھا کچھ بھی کر سکتا تھا۔ زید خان کی اگر کسی سے بنتی تھی تو وہ تھا عمر خان۔ وہ۔ سنجیدہ دکھنے والا مرد کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرنے والا صرف عمر خان سے مسکرا کر بات کرتا تھا۔

"واوو بگ برو آپ تو بہت خوبصورت لگ رہے ہیں ماشاء اللہ۔۔" عمر نے صدکا اتارنے والے انداز میں کہا



"شکریہ . تم بھی بہت اچھے لگ رہے ہوں.. " زید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ویسے لالا ایک بات بتائیں.. " عمر نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے سوال کیا

"پوچھیں.. "

"آپ کو کسی لڑکی سے محبت ہوئی ہے کیا آج تک. " عمر نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

"نہیں زید خان کو ان فضول کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے.. " زید نے وچ پہنتے ہوئے جواب دیا

"میں نہیں مانتا آپکی بات کو ایسا ہو ہی نہیں سکتا. "

"ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ زید خان کی لائف اور دل دونوں زید خان کے کنٹرول میں ہیں.. " زید نے

شال سیٹ کرتے ہوئے کہا

"میرے خوبصورت لالا محبت پوچھ کے نہیں ہوتی اور جب ہوتی ہے تو سارے کنٹرولز ختم ہو جاتے

ہیں.. " اب عمر زید کے پاس آیا تھا

"اچھھا تمہیں بڑا پتہ ہے اس کے بارے میں ہاں میں اچھے سے جانتا ہوں.. " زید نے عمر کو چھیرٹے

ہوئے کہا

"اوہو لالا مجھے ابھی یاد آیا مجھے کچھ کام تھا بعد میں ملاقات ہوتی ہے آپ سے.. " عمر فوراً وہاں سے

بھاگا تھا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو..

\*\*\*\*\*

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چونکہ ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری [پوسٹ کروانا چاہتے ہیں](#) تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

[Youtube Channel: Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے [Blue](#) الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔۔

"حمزہ تم کب تک بات کرو گے گھر پر کیونکہ میں اور ایسے نہیں جینا چاہتی میں ساری دنیا کے سامنے تمہاری بیوی بننا چاہتی ہوں۔"

"دیکھو تانیہ میں کہہ رہا ہوں نہ آج گھر جا رہا ہوں آج ہی داجی سے تمہارے بارے میں بات کرنے کی کوشش کروں گا تم فکر نہ کرو اب میں چلتا ہوں۔"

"اوکے یاد سے بات کر لینا خدا حافظ۔"

"ہم خدا حافظ اپنا خیال رکھنا۔"

\*\*\*\*\*

آج احان شاہ اور عرشہ خان کی مایوں تھی۔ مایوں کا فنکشن خان حویلی میں رکھا گیا تھا۔ سب مہمان آچکے تھے۔ حویلی کو بہت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔ اسٹیج کو گلاب کے پھولوں سے سجایا تھا اسٹیج پر موجود آحان شاہ سفید کاٹن کی شلوار قمیض پہنے جس کے اوپر بلیک کلر کی شال تھی۔ بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔ چہرے پر سنجیدگی جمائے وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ آج بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ احان شاہ کی خوبصورتی اسٹیج کی خوبصورتی پر چار چاند لگا رہی تھی۔

اسٹیج پر احان شاہ کے دائیں صرف موجود صوفے پر عالہان شاہ جس نے بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس کے کف کہنیوں سے تھوڑے نیچے تک فولڈ کیے گئے تھے۔ سفید رنگ، اونچا قد، سنجیدہ چہرہ، سرموئی آنکھوں والا وہ پٹھان ایک ہی نظر میں کسی کا بھی دل چیتنے کی طاقت رکھتا تھا۔ اسی کے

ساتھ براق شاہ جو کہ سفید شلوار قمیض پہنے جس کے اوپر نیلے کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ چہرے پر مغروریت لیے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اور احان کے بائیں طرف والے صوفے پر اسماعیل خان وہ سفید کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس جس کے اوپر بلیک کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ وہ براؤن آنکھوں والا، سفید رنگت، وجاہت سے بھرپور وہ پٹھان بھی خوبصورتی میں کسی سے کم نہ تھا اس کے ساتھ زید خان بھی بیٹھا ہوا تھا۔

وہ پانچویں اس وقت اسٹیج پر موجود باتیں کر رہے تھے کہ اچانک اسٹیج پر عمر خان کی آواز بھی گونجی۔  
"اسلام و علیکم نوجوانوں کیسے ہیں آپ سب .."

"وعلیکم اسلام۔۔" احان شاہ نے ایک نظر عمر کو دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے زید خان کو دیکھا۔  
"ارے میں بتاتا ہوں میرا نام عمر خان ہے۔ زید لالا کا کزن آپ کی ہونے والی بیوی کا بھائی اور آپ کا سب سے خوبصورت سالار۔" عمر نے گلے ملتے ہوئے جواب دیا۔

"اووو میرا سب سے خوبصورت سالار۔" احان نے ہنستے ہوئے زید کی طرف دیکھا تھا۔  
ان کی اس بات پر اسٹیج پر موجود سب لڑکوں کا قہقہہ گونجا۔

\*\*\*\*\*

ابھی وہ سب باتیں کر ہی رہے تھے کہ احان شاہ کی نظر سامنے سے حفصہ خان اور آئینہ شاہ کے ساتھ آتی ہوئی عرشہ خان پر پڑی جو پلین ڈارک گرین شارٹ شرٹ کے ساتھ گولڈن کلر کا دوپٹہ پہنے کس پر موٹیوں کا کام ہوا تھا ہاتھوں میں گجرے پہنے بال کھلے چھوڑے جو کمر تک آرہے تھے

کانوں میں جھمکے پہنے وہ آج آسمان سے اترتی ہوئی حور معلوم ہو رہی تھی۔ احان شاہ جو بہت مضبوط اسباب کا مالک تھا جسے آج تک کوئی بھی لڑکی بہکا نہیں سکی تھی۔ آج وہ عرشہ خان کے سامنے کمزور پڑھ رہا تھا۔ آج وہ عرشہ خان کی ہیزل آنکھوں میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

براق شاہ کی نظر جیسے ہی سامنے سے آتی ہوئی حفصہ خان کی آنکھوں پر پڑی تو براق کو ایک لمحہ بھی نہیں لگا تھا یہ پہچانے میں کہ حفصہ خان وہی لڑکی ہے جو اس رات براق کو دکھی تھی کیوں کہ براق شاہ نے وہ آنکھیں بہت غور سے دیکھیں تھی یا یوں کہہ لیں براق شاہ نے صرف وہی آنکھیں تو دیکھیں تھیں۔ براق پلٹنا بھول گیا تھا۔ حفصہ خان کے مل جانے کے بعد اسے ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوئی تھی اور وہ خوشی کیوں ہوئی تھی وہ نہیں جانتا تھا یا پھر وہ جانتا تھا لیکن سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

\*\*\*\*\*

احان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اسٹیج کے قریب آیا تھا۔ اب احان شاہ نے اپنا سیدھا ہاتھ عرشہ کی طرف بڑھایا تھا۔ عرشہ نے ایک نظر حفصہ خان کی طرف دیکھا تھا۔ حفصہ جانتی تھی وہ کیوں دیکھ رہی ہے حفصہ نے آنکھوں سے عرشہ کو پرسکون رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ عرشہ نے بنا احان شاہ کی طرف دیکھے اس کے ہاتھ کو تھام لیا تھا۔ اب احان شاہ اور عرشہ خان دونوں ایک ساتھ بیٹھ چکے تھے۔

وہاں بیٹھے ہر شخص نے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر 'ماشاء اللہ' کہا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ وہاں موجود ہر لڑکی نے عرشہ خان کی قسمت پر رشک کیا تھا کیونکہ اسے کوئی معمولی انسان نہیں ملا تھا اسے احان شاہ ملا تھا گاؤں کا سردار جس پر گاؤں کی ہر لڑکی فدا تھی پاکستان کا اور بیرونی ملکوں کا ٹاپ بزنس مانیکیون جس کے خواب ہر لڑکی دیکھتی تھی۔ ان دونوں کو خدا نے خاص ایک دوسرے کے لیے بنایا تھا۔ یہ دونوں ساتھ بیٹھے مکمل لگ رہے تھے ایک چاند تھا تو دوسرا آسمان تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"احان شاہ ان سے ملو، یہ ہیں ہماری لاڈلی گڑیا اور تمھاری اکلوتی سالی حفصہ خان۔۔" زید نے احان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔" احان نے نرمی سے سلام کیا۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔" حفصہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسی ہیں آپ اب کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔"

"ہم تو بالکل ٹھیک ہیں لیکن اب آپ کی طبیعت خراب رہے گی۔ کیونکہ آپ میری افلاتون بہن کو لے کر جا رہے ہیں نہ۔" حفصہ نے شرارت سے کہا۔۔

"کوئی بات نہیں ہم سنبھال لیں گے۔۔" احان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

احان کی اس بات پر جہاں سب مسکرائے تھے وہی عرشہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔



\*\*\*\*\*

"جی سر میری بات ہو گئی ہے۔ آفیسر سے ہم یہ کیس سنبھال لیں گے .."

"یاد رکھنا مراد شاہ یہ بہت ر سکی ہے۔ میں مانتا ہوں تم بہت بڑے بڑے کیس لڑتے ہو اور کامیاب بھی ہو جاتے ہو لیکن یاد رہے یہ کوئی معمولی انسان نہیں ہے یہ آصف سلطان ہے۔ دنیا کے ٹاپ مافیا لوگوں میں آتا ہے نام اس کا۔ ہر طرح کا کرائم کر چکا ہے یہ ڈرگ سپلائی کرنا مرڈرز کرنا عورتوں کے ساتھ زیادتی کرنا ہر برا کام کر چکا ہے یہ لیکن آج تک اسے کوئی نہیں روک سکا۔ انفیکٹ ابھی دس دن پہلے کی ہی بات ہے اس نے ساتھ سال کی بچی کا ریپ کیا تھا اور اس کے بعد اسے بڑی بے رحمی سے مار ڈالا تھا۔ اس کے ماں باپ نے شکایت بھی درج کی تھی لیکن اس نے سب پولیس والوں کو پیسے دے کر ان کا منہ بند کروا دیا تھا۔ کسی نے ان بے بس ماں باپ کی مدد نہیں کی وہ بیچارے چیختے اور روتے رہے لیکن کسی نے ان کی نہیں سنی اور پھر انھوں نے ہار مان لی اور وہ بیچارے غریب بے بس ماں باپ اور کچھ کر بھی نہیں سکتے تھے۔ آصف سلطان ہر غیر قانونی کام کرتا ہے لیکن آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی اس کے خلاف بولنے کی کیونکہ اس کی پہنچ بہت دور دور تک ہے۔ بس اسی وجہ سے اس معصوم بچی کی کیس کی فائل بند پڑی ہوئی تھی اور کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس فائل کو ہاتھ لگائے لیکن ایک ہفتے پہلے ہی ایک آفیسر آیا تھا۔ تمہیں پتہ ہے اس کے سامنے سب ان سولو فائلز رکھی گئیں تھیں اور اتفاق دیکھو اس نے وہ کیس چنا وہ فائل اٹھائی جس فائل کو اٹھانے کی ہمت بڑے سے بڑے آفیسر میں بھی نہیں ہے۔ تمہیں پتہ ہے میں نے اسے بھی کہا تھا کہ کوئی اور کیس لے لے اس میں بہت خطرہ ہے اس کی جان بھی جاسکتی ہے جانتے ہو اس نے مجھے کیا جواب دیا تھا اس نے



کہا تھا 'اسے خطروں سے کھیلنے کی عادت ہے اور لانت ہے ایسی جان پر جو ایک عورت کی حفاظت نہ کر سکے۔' اور وہاں سے مجھے یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ کوئی عام آفیسر نہیں ہے کچھ تو خاص ہے اس میں... اب بتاؤ مراد شاہ کیا تم لوگ یہ کیس کیونکہ یہ بہت خطرناک ہے.. "کال کی دوسری طرف ایک آفیسر کی آواز بلند ہوئی تھی

"یس سر میں لوں گا اور مراد شاہ آپ کو یقین دلاتا ہے اس درندے کو اپنے ہاتھوں سے پھانسی تک پہنچائے گا۔ اور جہاں تک خطرناک کی بات ہے تو ایسی چیزیں مراد شاہ کو پسند بھی نہیں ہے.. " مراد شاہ نے سنجیدگی سے جواب دیا

"لیکن مراد یہ آسان نہیں ہے.. "

"اتنا مشکل بھی نہیں ہے سر۔ اور مجھے خود پر پورا بھروسہ ہے آپ فکر نہ کریں میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہوں اور مراد شاہ اب آپ کو اسی دن کال کرے گا جس دن اس درندے کو اس کی صحیح جگہ پر پہنچا دوں گا۔ خدا حافظ سر.. "

"اللہ حافظ.. "

"اے اللہ مدد فرمانا ان دو نوجوانوں کی کیونکہ یہ دو اکیلے نوجوان وہ کام کرنے جا رہے ہیں جو آج تک پورا پولیس ڈیپارٹمنٹ مل کر بھی نہیں کر سکا۔ ان کو کامیابی دینا۔ اے میرے مالک اس دفعہ جیت سچ کے حصے میں لکھنا.. "کال کٹ کرتے ہی آفیسر نے دعا کی تھی

\*\*\*\*\*

"کتنا کوئی جاہل انسان ہے کب سے گھور رہا ہے، اگر شادی نہ ہوتی نہ تو میں بتاتی اسے کہ آئینہ شاہ کو گھورنے کا کیا انجام ہوتا ہے.." آئینہ سامنے کھڑے ایک لڑکے کو دیکھ کر کہہ رہی تھی جو اسے مسلسل گھورے جا رہا تھا۔

اب وہ لڑکا اپنی جگہ سے اٹھ کر آئینہ شاہ کی طرف بڑھا تھا اس سے پہلے کہ وہ آئینہ کے پاس آتا آئینہ وہاں سے چلی گئی تھی ...

\*\*\*\*\*

"بی جان کہاں ہیں آپ..." مریم پچھلے آدھے گھنٹے سے بی جان کو ڈھونڈ رہی تھی کیوں کہ مہندی کی رسم شروع کرنی تھی ..

"کہاں چلی گئی یار.." مریم کہہ کر مڑی ہی تھی کہ اس کا پاؤں پھسلا تھا اس سے پہلے وہ گرتی کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے کمر سے تھام لیا تھا ..

مریم نے ڈر کی وجہ سے آنکھیں بند کر لی تھی۔ مریم کی اس حرکت پر عالہان شاہ گہرا مسکرایا تھا.. وہ سنجیدہ رہنے والا پٹھان مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت لگتا تھا یقیناً اگر مریم خان بھی اسے ایسے دیکھتی تو اپنا دل ہار بیٹھی .

خود کو کسی کے حصار میں پا کر مریم نے فوراً آنکھیں کھولیں تھی..

"آپ صحیح ہیں نہ.." عالہان شاہ نے مریم کو سیدھا کرتے ہوئے سوال کیا

عالہان شاہ مریم سے پانچ فٹ دور کھڑا ہوا تھا۔ وہ گاؤں کا سردار تھا وہ اچھے سے جانتا تھا اگر کسی نے بھی انھیں ایسے دیکھ لیا تو لوگ کس طرح کی باتیں کریں گیں اور عالہان شاہ کو کسی بھی صورت یہ گوارہ نہیں تھا کہ کسی معصوم کی عزت پر آنچ آئے۔

"جی..جی۔ میں صحیح ہوں۔" مریم نے گھبراتے ہوئے جواب دیا

"سنیں۔" عالہان شاہ جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ مریم نے اسے آواز دی

عالہان شاہ کو سخت نفرت تھی ان لوگوں سے جو اسے پیچھے سے روکتے تھے زہر لگتے تھے وہ لوگ اسے لیکن مریم پر اسے غصہ نہیں آیا۔ مریم کا آواز دینا اسے اچھا لگا تھا اور وہ اچھا کیوں لگا تھا وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا۔

"جی..جی۔" عالہان شاہ جسے لڑکیوں سے چڑھتی تھی جو لڑکیوں سے بات کرنا تو دور انھیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں مریم سے اتنے پیار سے بات کر رہا ہے۔

"آپ نے بی جان کو دیکھا ہے۔" مریم نظریں جھکا کر بات کر رہی تھی۔

"جی وہ باہر لاؤنچ میں ہے۔" عالہان شاہ مریم کو جواب دے کر فوراً وہاں سے چلا گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

آئینہ اس وقت ایک روم میں موجود تھی جو وہ نہیں جانتی تھی کس کا ہے۔

وہ اس روم کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اب وہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے پرفیومز کو دیکھ رہی تھی۔ وہاں ہر طرح کے برینڈ کی پرفیوم موجود تھی۔ وہاں پڑی ہر پرفیوم باہر ملک کی تھی۔ وہ پرفیومز

بہت مہنگی تھی یہ اندازہ تو آئینہ شاہ کو ہو گیا تھا۔ پرفیومز کی خوشبو بہت خوبصورت تھی۔ یقیناً وہ جس کا بھی روم تھا اس کی چوائس بہت اچھی تھی۔۔

ابھی وہ ایک پرفیوم کو گھورنے میں بڑی تھی کہ اچانک اسے اپنے پیچھے کسی مرد کی موجودگی کا احساس ہوا اور وہ جانتی تھی وہ کون ہے اس لیے بنا کچھ سوچے سمجھے اس نے ایک زوردار تھپڑ پیچھے کھڑے شخص کے چہرے پر دے مارا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھٹیا انسان..." ابھی آئینہ بول ہی رہی تھی کہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔  
سامنے کھڑا شخص اور کوئی نہیں زید خان تھا۔۔

\*\*\*\*\*

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔ سب لوگ احان شاہ اور عرشہ خان کو مہندی لگا چکے تھے۔۔ سب لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

\*\*\*\*\*

فلز اس وقت پنک کلر کی گھٹنوں تک آتی شارٹ فرائز جس کے نیچے پنک کلر کا ہی غرارہ پہنا ہوا تھا بال کھلے چھوڑے۔ کانوں میں جھمکے پہنے اور ہلکا سا میک اپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ وہ اس وقت اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی ہوئی نیچے دیکھ رہی تھی جہاں فنکشن ہو رہا تھا۔ فلز اس کی ناراضگی اپنی جگہ لیکن عرشہ کو دلہن بنا دیکھ اس نے بھی 'ماشاء اللہ' کہا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"تم... تم یہاں کیا کر رہے ہو.." آئینہ نے حیرانگی سے سوال کیا

"آپ کے ہاتھ میں جو پرفیوم پکڑا ہوا ہے اسے وہاں رکھیں۔" زید نے سنجیدگی سے کہا

آئینہ نے فوراً پرفیوم رکھ دی تھی..

"دیکھیں ہماری بات سنیں.." آئینہ نے اپنی صفائی دینی چاہی

"نکلیں میری روم سے.." زید نے ماٹھے مسلتے ہوئے کہا

"ہماری بات تو..."

"میں نے کہا جائیں یہاں سے.." اس دفعہ زید نے آئینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

آئینہ فوراً وہاں سے بھاگ گئی تھی..

آئینہ کے جانے کے بعد زید نے ایک نظر اس دروازے کو دیکھا تھا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی.

زید جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ اس کی نظر زمین پر پڑی جہاں ایک جھمکا گرا ہوا تھا.

زید نے وہ جھمکا اٹھایا وہ جان چکا تھا کہ وہ جھمکا کس کا تھا. زید کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی

تھی. اور پھر کچھ سوچتے ہوئے زید نے وہ جھمکا اپنے ڈروور میں ڈال دیا تھا. اور لیپ ٹاپ میں اپنا کام

کرنے لگ گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

حوریہ شاہ نے کمرے کے دروازے پر نوک کیا ..

"کیا میں اندر آسکتی ہوں مجھے واشروم یوز کرنا ہے .." حوریہ نے بہت پیار سے کہا تھا ..

"جی آجائیں کوئی مسئلہ نہیں ہے .." فلزا کے لہجے میں نرمی تھی ..

"اوکے شکریہ .." حوریہ کو خوشی ہوئی تھی

\*\*\*\*\*

عالہان شاہ اس وقت حویلی کے پچھلے لاؤنچ میں موجود کسے سے کال پر بات کر رہا تھا ..

عالہان شاہ نے کال کٹ کی تھی .. ابھی وہ جانے ہی لگا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی ..

"لالا .."

عالہان جانتا تھا کہ وہ آواز کس کی ہے۔ عالہان پلٹا تھا .. لیکن کچھ کہا نہیں ..

فرتاشیہ کے ساتھ مریم بھی موجود تھی۔ لیکن کچھ بول نہیں رہی تھی ..

"ناراض ہیں کیا .." فرتاشیہ کے لہجے میں درد واضح تھا ..

عالیہان نے پہلے ایک نظر مریم کو دیکھا تھا اور پھر فرتاشیہ کو ..

"نہیں .." عالہان نے سنجیدگی سے جواب دیا

"لالا معاف نہیں کریں گے کیا .." اب فرتاشیہ کی آواز میں نرمی آئی تھی جسے عالیہان نے محسوس کیا

تھا ..

"معاف کر دیں ثواب ملے گا.." اب کی دفعہ مریم بولی تھی۔۔۔

مریم کی اس بات پر عالہان نے اپنی ہنسی بامشکل روکی تھی۔

"اگر نہ معاف کرو تو.." عالہان نے سنجیدگی سے سوال کیا

"ویسے تو آپ کی مرضی ہے لیکن بعد میں آپ ہی پچھتائیں گے.." مریم نے سکون سے جواب دیا تھا۔۔

وہ عالہان شاہ تھا جسے لڑکیوں سے بات کرنا بالکل پسند نہیں تھا۔ اگر کوئی لڑکی کچھ پوچھتی بھی تو مختصر سا جواب دیتا تھا۔ لیکن آج وہ بات لمبی کر رہا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مریم اسے بات کرے اور وہ ایسا کیوں کر رہا تھا یہ تو وہ بھی نہیں جانتا تھا۔

"اوو وہ کیسے.." عالہان نے سینے پر دونوں بازو بانتے ہوئے کہا۔

"وہ ایسے کہ آپ کو پیار کرنے والی صرف آپ کی بہن ہے لیکن ہماری بھابھی کو پیار کرنے والے بہت لوگ ہیں۔"

"اور وہ بہت لوگ کون کون ہیں.." عالہان نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا

"سب سے پہلے تو ہمارے لالا اسماعیل..." مریم نے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا کیونکہ وہ جلدی جلدی میں کیا بول گئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا..

مریم کی اس بات پر فرتاشیہ نے نظریں جھکا لیں تھی۔



"ہاں وہ تو ہم اچھے سے جانتے ہیں کتنا پیار کرتا ہے اسماعیل.. خوش رہو... "عالہان نے جاتے ہوئے فرتاشیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور چلا گیا..

"وہ مان گئے.. " فرتاشیہ نے خوشی سے مریم کے گلے لگتے ہوئے کہا..

"تم ایسے ہی پریشان ہو رہی تھی دیکھو تمہاری نند سب کر سکتی ہے.. "مریم کی اس بات پر دونوں ہنسی تھی۔

"واقعی فری تمہاری نند سب کر سکتی ہے.. "عالہان جو پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا..

\*\*\*\*\*

"مراد لالا آپ نے امی کو دیکھا ہے کیا.. "آئینہ نے مراد کے پاس آتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا ہوا ہے بچے.. "مراد نے آئینہ کو پریشان دیکھ کر اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے پوچھا "وہ امی سے کام تھا کچھ.. "

"کچھ ہوا ہے کیا کچھ مسئلہ ہے کیا یا کچھ چاہیے مجھے بتا میں لا کر دیتا ہوں.. "مراد کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

"ارے لالا پریشان نہیں وہ میری ہیل ٹوٹ گئی ہے بس امی سے یہ پوچھ رہی تھی کہ وہ گھر جا کر ڈانٹیں گی تو نہیں.. "آئینہ نے مراد کے کان کے قریب ہو کر مسکراتے ہوئے بولا

"بچے اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے چلو آؤ میرے ساتھ ہم نیو ہیل لے کر آتے ہیں ابھی.." مراد نے آئینہ کا ہاتھ پکرتے ہوئے کہا

"ارے لالا کوئی بات نہیں ہم ننگے پاؤں گھوم لیں گے.." آئینہ نے مراد کو پیار سے کہا  
"ہرگز نہیں چلو میرے ساتھ.."

"لالا یار میری فراک دیکھیں پاؤں تک ہے.. کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ میں نے ہیل نہیں پہنی ہوئی اور یار ان خانوں کی حویلی ویسے بھی بہت خوبصورت ہے اور اس گھاس میں ننگے پاؤں چلنے سے کچھ نہیں ہو گا فکر نہ کریں.." آئینہ نے مراد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا  
"لیکن آئینہ.."

"لالا ہماری بات نہیں مانگیں آپ.." آئینہ نے معصومیت سے کہا  
"اچھا اچھا نوٹنگی.." مراد کو اس کی معصومیت پر ہنسی آئی تھی..

"ویسے آئینہ یہ کوئی نیو فیشن آیا ہے کیا ایک جھمکا پہنے کا.." مراد نے آئینہ کے کانوں کی صرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا.." مراد کی بات پر آئینہ نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا جہاں ایک جھمکا تھا اور دوسرا نہیں تھا۔  
"وہ گر گیا ہو گا ہم آتے ہیں لے کر.." آئینہ فوراً حویلی کے اندر بھاگی تھی۔  
مراد مسکراتے ہوا وہاں سے چلا گیا تھا..

لیکن آئینہ کو حویلی کے اندر اکیلے جاتے دیکھ کوئی اور بھی اس کے پیچھے گیا تھا..

\*\*\*\*\*

"آپ یہاں سے کیوں دیکھ رہی ہیں آپ کے نیچے جانے پر پابندی ہے کیا.. "حوریہ کی آواز پر فلزا اچانک چونکی تھی۔

"ہاں.."

"ارے یار مانا میں نے آج زیادہ میک آپ کر لیا ہے لیکن اتنا بھی نہیں کیا کہ آپ ایسے ڈر جائیں.. "حوریہ کی اس بات پر فلزا مسکرائی تھی

"ارے ماشاء اللہ کتنا پیارا مسکراتی ہیں آپ، آپ مسکراتی رہا کریں.. "حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا "جزاک اللہ.. "فلزا نے مختصر سا جواب دیا تھا اور پھر نیچے دیکھنے لگ گئی تھی۔۔

فلزا کو مسلسل ایک جگہ نظریں تکائے دیکھ حوریہ فلزا کے پاس آئی اور وہاں دیکھا تھا جہاں فلزا دیکھ رہی تھی۔

"پسند اچھی ہے آپ کی.. "حوریہ کی آواز پر فلزا نے فوراً نظریں پلٹی تھی..

"ک. کون سی پسند کیا بول رہی ہو.. "فلزا فوراً گمرے کے اندر آئی تھی ایسے جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔۔

"آپ اچھے سے جانتی ہیں میں کیا بول رہی ہوں۔ ویسے بہت اچھا ہے عمر میری بات ہوئی تھی اسے.."

"ہاں تو ہوگا اچھا مجھے کیا.. "حوریہ کی بات پر فلزا نے ایک نظر حوریہ کو دیکھا تھا

"پسند کرتی ہیں نہ اسے.."

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے.. "حوریہ کی اس بات پر فلزا کا دل دھڑکا تھا۔۔

"تمہیں پتا ہے مجھ میں ایک خاصیت ہے میں انسان کی آنکھیں دیکھ کر بتا سکتی ہوں کہ اسے کوئی پسند ہے "حوریہ کی اس بات کے بعد فلزا کے پاس کوئی جواب نہیں بچا تھا۔

"چلیں نیچے چلتے ہیں آپ ایسے ہی یہاں بور ہو رہی ہیں۔۔"

"مجھے نہیں جانا میرا دل نہیں ہے تم جاؤ.. "فلزا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ارے یار ایسا تو نہ بولو ایک تو تم لوگوں کی حویلی اتنی بڑی ہے کہ یہاں آکر میرے سارے کزن غائب ہو گئے ہیں اب میں اکیلی تو انجوائے نہیں کر سکتی نہ پلیرز آجاؤ.. "حوریہ نے التجا کی تھی..

"اوکے اوکے چلتی ہوں.. چلو.. "فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا

\*\*\*\*\*

آئینہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے آئینہ اندازہ لگا چکی تھی کہ کون ہے وہ..

ویسے تو آئینہ شاہ بہت بہادر تھی لیکن آج اسے ایک انجانا سا خوف تھا کیونکہ سب لوگ حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں تھے اگر اس شخص نے اس کے ساتھ کچھ کر دیا تو اسے بچانے والا بھی کوئی نہیں ہے...

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے ہاتھوں پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی.. آئینہ نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا اندازہ صحیح تھا وہ وہی لڑکا تھا جو اسے لاؤنچ میں مسلسل بری نظر سے گھور رہا تھا..

"ک. کیا کر رہے ہوں.. " آئینہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا.

اس وقت وہ دونوں حویلی کے دوسرے فلور پر تھے.

"ارے جانے من کہاں جا رہی ہوں میرے پاس بھی آؤ.."

آئینہ اس گھٹیا شخص کے ارادے جان چکی تھی.. اب اسے ڈر لگنے لگا تھا وہ جان چکی تھی کہ اس وقت اس کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے. اس کے پاؤں میں سے جان نکل رہی تھی.

"بچ. چھوڑو مجھے بچاؤ کوئی بچاؤ مجھے.. " آئینہ چیخ رہی تھی لیکن سامنے کھڑا لڑکا آنکھوں میں حوس لیے اسے دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا..

"اے اللہ میری عزت بچالے کسی تو بھیج دے اے اللہ میری مدد فرما.. " آئینہ چلاتے ہوئے دل میں دعا کر رہی تھی..

"بچاؤ مجھے کوئی میری مدد کرو احان لالا.. " اب آئینہ کے آنسو بہہ رہے تھے..

زید اس وقت اپنی بہت امپورٹنٹ میٹنگ میں مصروف تھا وہ میٹنگ اس کے لیے بہت اہم تھی.. ابھی وہ اپنی میٹنگ میں مصروف ہی تھا کہ اسے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی چلا رہا ہے.. زید کو پہلے تو یہ اپنا وہم لگا تھا لیکن جب اس نے دونوں بلوٹوتھ بند کیے تو اسے کسی لڑکی کی چیخنے کی آواز آئی تھی.

"سر میں آپ کو دوبارہ کال کرتا ہوں." زید نے اپنے فلور میں کسی لڑکی کی آواز سنی تھی تو فوراً لیپ ٹاپ بند کر کے کمرے سے باہر کی طرف گیا تھا..

"لالا... "آئینہ بے بسی سے چیخ رہی تھی کیونکہ اب اس کی سانسیں بند ہو رہی تھی..."

"کیا ہو رہا ہے.. "آئینہ کو اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی جس پر آئینہ نے فوراً پیچھے دیکھا تھا اپنے پیچھے زید خان کو دیکھ کر آئینہ شاہ کے تو جیسے جسم میں جان ڈل گئی تھی..

زید خان اس کے پاس آیا تھا اور آئینہ شاہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کیا تھا

"کیا کر رہے تھے تم.. "زید کی آنکھوں میں ایک آگ سی تھی..

"ہاں.. وہ.. یہ..." زید خان کو اپنے پاس دیکھ کر اس لڑکے کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے..

"وہ.. یہ.. کیا؟" اب زید خان غرایا تھا..

"وہ یہ لڑکی مجھے یہاں لے کر آئی ہے.. " لڑکے نے آئینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اچھھا جاؤ تم.. " زید کے پرسکون لہجے پر لڑکے کے ساتھ آئینہ کو بھی حیرانی ہوئی تھی..

زید خان کے کہتے ہی وہ لڑکا فوراً وہاں سے بھاگ گیا تھا.

اب زید خان آئینہ کی طرف مڑا تھا۔ "چلو میرے ساتھ آؤ۔"

اب وہ دونوں زید کے کمرے میں موجود تھے زید خان ایک صوفے پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ آئینہ شاہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"نہیں میں نے نہیں بولایا وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں ایسی لڑکی نہیں ہوں میرا یقین کریں۔" آئینہ شاہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"مجھے پتہ ہے۔" زید خان کا لہجہ نرم تھا

"ا۔ اس کی بات کا یقین نہ کریں۔ ہم ایسے نہیں ہیں۔" آئینہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی جو مسلسل بہہ رہے تھے۔

"دیکھیں میری بات سنیں زید خان کو آپ پر بھروسہ ہے اسی لیے رونا بند کریں۔ کچھ آنسو اپنی رخصتی کے لیے بھی بچا کر رکھیں۔" زید خان نے اپنا رومال آئینہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ زید خان کے ہاتھوں سے رومال لے کر آئینہ نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"ویسے یہاں کرنے کیا آئی تھیں آپ۔" زید نے اپنے موبائل پر کسی کو میسج کرتے ہوئے سوال کیا۔ "ہم، یہاں ہمارا جھمکا ڈھونڈنے آئے تھے۔" آئینہ نے نظریں جھکائے جواب دیا

"لیکن یہاں تو آپ کا کوئی جھمکا نہیں ہے۔" زید خان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔ جس کی وجہ سے زید خان کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔ اس مغرور پٹھان کی مسکراہٹ اس قدر خوبصورت



تھی کہ کوئی بھی اس پر مرٹ سکتا تھا یقیناً اگر آئینہ شاہ بھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھ لیتی تو اس پر دل ہار بیٹھتی ..

"اچھا ہم بس وہی دیکھنے آئے تھے.." آئینہ نے اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

زید خان ابھی بھی اپنے موبائل میں کسی سے لگا ہوا تھا۔

"ابھی جو یہاں ہوا اس کے بارے میں احان اور مراد لالا کو نہیں بتائے گا.. اور آئی ایم سوری اس تھپڑ کے لیے ہمیں لگا تھا وہ لڑکا ہے اگر ہمیں پتا ہوتا آپ ہیں تو ہم کبھی ایسا نہیں کرتے.. اور ہاں ہماری عزت بچانے کے لیے شکریہ .."

"بے فکر رہیں آپ کا راز ہمیشہ میرے پاس سیو رہے گا کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا. اور کوئی بات نہیں. اور ہاں میں نے آپ کی عزت نہیں اپنی عزت بچائی ہے.." زید خان نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا ..

"ایک دفعہ دوبارہ شکریہ.." آئینہ یہ کہہ کر جا چکی تھی .

آئینہ کے جانے کے بعد زید خان نے نظریں اٹھائی تھی. اب زید خان بھی نیچے چلا گیا تھا ..

\*\*\*\*\*

اس وقت وہ سب اسٹیج پر موجود باتیں کر رہے تھے ..

احان شاہ حفصہ خان سے باتیں کر رہا تھا. جبکہ زید خان حفصہ خان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا .. جبکہ سامنے بیٹھا براق شاہ حفصہ کو دیکھنے میں مصروف تھا ..

"ارے لالا آپ آگئے کیسے ہیں آپ.. " مراد نے حمزہ کے گلے ملتے ہوئے کہا..

"میں ٹھیک تم کیسے ہو.. " حمزہ نے پیار سے جواب دیا..

حفصہ نے آج پورے دو ہفتوں بعد حمزہ کو دیکھا تھا۔ اس کے زخم دوبارہ ابھر رہے تھے۔ حفصہ اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیل رہی تھی.. اس سے پہلے حفصہ کے آنسو بہتے زید خان نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا اور اسے آنکھوں سے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا اسے حوصلہ دیا تھا..

براق شاہ کب سے حفصہ خان کو دیکھ رہا تھا لیکن ابھی حفصہ کی آنکھیں دیکھ کر اسے پریشانی سی ہوئی تھی۔ جہاں کچھ دیر پہلے ایک چمک سی ایک خوشی تھی وہاں اچانک اب ایک خوف سا تھا.. براق شاہ نے اپنے پیچھے دیکھا جہاں حفصہ دیکھ رہی تھی وہاں پر کھڑے حمزہ خان کو دیکھ کر براق شاہ کو ایک الجھن سی ہوئی وہ سمجھ نہیں پایا کون تھا وہ اور کیوں ڈر رہی تھی حفصہ اس سے..

"آئیں آپ کو ان سے ملاتا ہوں یہ ہیں احان شاہ۔ میری سویٹ سسٹر کے شوہر.. اور یہ ہے آپ کی پیاری سی سالی حفصہ خان کے شوہر اور میرے لالا حمزہ خان..." مراد نے مسکراتے ہوئے ان کا تعارف کرایا

مراد خان کی بات سننے کے بعد براق شاہ کو ایسا محسوس ہوا تھا جسے اس کے سر پر کسی نے آسمان گرا دیا ہوں جیسے اس سے کسی نے ایک سیکنڈ میں ہی اس کا سب کچھ چھین لیا ہوں۔ الفاظ تھے یا کچھ اور براق کو اپنے دل میں ایک زور دار تیر لگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

براق شاہ پاکستان اور بیرونی ملک کا ٹاپ اور ماہر دل کا سرجن تھا۔ جس نے ہر طرح کے دل کا علاج کیا تھا۔ ہر انسان کے دل کے درد کو ختم کرنا اس کے ایک ہاتھ کا کھیل تھا۔ آج مراد خان کی بات سن کر اس کے خود کے دل میں اندر تک ایک درد اٹھا تھا جسے وہ سنبھال نہیں پا رہا تھا۔ کھلے آسمان کے نیچے بھی اسے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔

"کہاں جا رہے ہو براق۔۔" براق کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر احان نے فوراً سوال کیا۔

"وہ گھر جا رہا ہوں میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔" براق شاہ نے بنا احان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ساتھ چلتے ہیں نہ ہم بھی بیس منٹ میں نکلنے والے ہیں۔" احان شاہ براق شاہ کے سامنے آتے ہوئے بولا

"نہیں بہت زیادہ درد ہو رہا ہے اب برداشت نہیں ہو رہا۔۔" براق نے نظریں جھکائے جواب دیا اور بنا کچھ سنے وہاں سے چلا گیا تھا۔

براق کے ایسے رویے پر احان شاہ کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

"ارے احان لالا کیوں فکر کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا نہ کہ ان کے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔" مراد نے احان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔" احان نے اس وقت تو ایسا ظاہر کر دیا تھا کہ وہ مطمئن ہے مراد کی بات سے لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کوئی اور بات ہے اسی لیے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ گھر جا کر سب سے پہلے براق سے بات کرے گا

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے میری بچی کس سوچ میں گم ہو.. " بی جان نے شائستہ بیگم کو مسلسل اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا جہاں عرشہ اور حفصہ دونوں موجود تھی تو سوال کیا۔۔

"کچھ نہیں امی... " شائستہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

"بیٹا ماں ہو تمھاری سب سمجھتی ہوں.. پریشان نہیں ہوں سب اچھا ہو گا.. " بی جان نے شائستہ بیگم کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں حوصلہ دیا تھا..

"کیسے اچھا ہو گا حفصہ جسے دی تھی اس نے کیا حال کیا. میری بچی کا حالانکہ وہ تو ہمارا خون تھا نہ تو میں کیسے مطمئن ہو جاؤں کہ احان میری بچی کو خوش رکھے گا حالانکہ وہ تو ہمارا اپنا ہے بھی نہیں اور آپ جانتی ہیں نہ یہ شادی کن حالات میں ہو رہی ہے.. پتہ نہیں کس کی نظر کھا گئی میری بچیوں کی خوشی کو.. " شائستہ بیگم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

"میری بچی میری بات غور سے سنو جب اللہ بیٹی دیتا ہے نہ تو اس کا نصیب پہلے سے اس کے ساتھ لکھ کر بھیجتا ہے.. حفصہ کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ اس کے نصیب میں لکھا ہوا تھا، میری بچی بہت صبر والی ہے اس نے بہت اذیتیں سہی ہیں اور مجھے بھروسہ ہے میرے رب پر کہ وہ میری بچی کا صبر

ضائع نہیں ہونے دیگا۔ اسے اس کا بدلہ ملے گا اور تمہیں پتا ہے زندگی میں ایسے بھی موڑ آتے ہیں جب ہمارے اپنے ہمارا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تب خدا غیروں کو بھیجتا ہے ہمارا ہاتھ تھامنے کے لیے اور احان شاہ کی مثال بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ تمہیں پتا ہے احان شاہ بہت اچھا انسان ہے یہ میں صرف اسی لیے نہیں بول رہی کہ وہ ہمارے گاؤں کا سردار ہے بلکہ میں اس لیے بول رہی ہوں کہ میں نے اس بچے کو اپنے سامنے بڑا ہوتا دیکھا ہے وہ بچپن سے ہی سب کی عزت کرتا ہے اس کی تربیت بہت اچھی ہے اسے عورتوں کی عزت کرنا بہت اچھے سے آتی ہے، تمہیں پتا ہے ایک دفعہ ایک برابر کے گاؤں کے لڑکے نے اس گاؤں کی لڑکی کو بیچ راستے میں چھیڑا تھا تو احان شاہ نے اس کی زبان کاٹ دی تھی حالانکہ وہ وڈیرے کا بیٹا تھا۔ احان شاہ اصولوں کا بہت پکا ہے جو اصول اس نے گاؤں کے غریب انسان کے لیے رکھے ہیں وہی اصول وڈیروں کے لیے ہیں۔ تمہیں پتا ہے پہلے یہاں کے لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی ہوتی تھی۔ کسی بھی غریب کسان کی نہیں سنی جاتی تھی۔ لوگوں کے ساتھ نا انصافیاں ہوتی تھی۔ لیکن جب سے یہ سرداری شاہوں نے سنبھالی ہے ہر انسان کو اس کا حق ملا ہے لوگوں کے ساتھ انصاف ہوا ہے کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوتی۔ غریب سے غریب کسان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اب تم میری بچی خود سوچو جو شخص اپنی گاؤں کے عورتوں کی عزت پر آنچ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ انسان جسے سب انصاف کا بادشاہ کہتے ہیں۔ وہ اپنی بیوی اپنی عزت کی کتنی حفاظت کرے گا میرا یقین کرو احان شاہ عرشہ کی خود سے بھی زیادہ حفاظت کرے گا۔ "بی جان نے شائستہ بیگم کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا جس پر شائستہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا۔

\*\*\*\*\*

"چلیں بھائی صاحب ہم چلتے ہیں۔" شاہ نواز اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔۔

"بیٹھیں نہ۔۔" انور صاحب نے جواب دیا۔۔

"نہیں بھائی چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔" شاہ نواز نے داجی کے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔

اب سب لوگوں نے شاہ فیملی کو الوداع کیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

شاہ فیملی جا چکی تھی لیکن احان، مراد اور آئینہ شاہ رکے ہوئے تھے کیونکہ آئینہ کا کہنا تھا کہ اس نے اپنی ہونے والی بھابھی سے دس منٹ بات کرنی ہے۔ اور آئینہ شاہ کی کوئی بھی بات مراد اور احان ٹال نہیں سکتے تھے۔

\*\*\*\*\*

ابھی زید خان مراد اور احان سے باتیں کر رہا تھا اور عمر پاس بیٹھا ہوا تھا آئینہ شاہ عرشہ اور فلزا سے باتیں کر رہی تھی کہ اچانک جنت کی آواز آئی۔۔

"زیدد دیکھو نہ میری ہیل ٹوٹ گئی ہے۔" جنت منہ بناتے ہوئے بولی

آئینہ کو جنت کا زید کو ایسے بلانا برا لگا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسے پہلی دفعہ برا لگا تھا پہلے تو اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا کبھی بھی تو آج کیوں ہوا تھا حالانکہ وہ شخص اس کا اتنا قریبی تو نہیں تھا آج پہلی دفعہ ہی تو ملی تھی وہ زید سے۔۔

"کیا لگتی ہے یہ لڑکی اس کی یہ اتنے پیار سے کیوں بلا رہی ہے اسے..." آئینہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک عمر کی آواز بلند ہوئی۔

"میری پیاری کزن فور یوزر کانسٹنڈ انفارمیشن زید لالا ٹوپ بزنس ٹائیکون ہے ٹاپ موچی نہیں اسی لیے انہیں آواز نہ دیں.." عمر نے معصومیت سے کہا

عمر کی اس بات پر وہاں بیٹھے سب لوگ اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے تھے۔

"ایکس کیوز می۔۔" جنت کو جیسے عمر کی بات پر آگ لگی تھی۔ "تم سے کس نے پوچھا ہے.."

"مجھ سے پوچھا تو کسی نہیں ہے لیکن مجھے لگا تمہیں پتا ہونا چاہیے وہ زید لالا ہے تمہارے گاڑد نہیں جو تم ہر بات پر زیدد زیدد کرتی رہتی ہو..."

"موم م م..." جنت پیڑ پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی..

"ماما کی پری نہ ہو تو.." عمر نے منہ چھڑاتے ہوئے کہا

"عمر.. "عرشہ نے جیسے عمر کو شرم دلانی چاہی..

"جی میری سویٹ سسٹر.."

عمر کے جواب پر عرشہ نے نفی میں سر ہلایا کیونکہ دنیا کا اگر کوئی مشکل ترین کام تھا تو وہ تھا عمر کو شرم دلانا..

\*\*\*\*\*



”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چونکہ ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری [پوسٹ](#) کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

[Youtube Channel: Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے [Blue](#) الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گشکرہ۔۔۔۔۔

یہ مناظر ہے ایک کمرے کے ہیں جہاں سب بکھرا ہوا تھا ہر چیز زمین پر ٹوٹی ہوئی پڑی تھی۔ براق شاہ زمین پر گھٹنوں کے بل گھڑا تھا دونوں ہاتھ زمین پر رکھے سر جھکائے وہ چیخ رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ براق شاہ تھا اس نے دنیا کا ہر دکھ دیکھا تھا بڑے سے بڑا دکھ اکیلے سہا تھا لیکن کبھی رویا نہیں تھا اور نہ ہی وہ اتنا کمزور تھا کبھی۔ لیکن آج جو دکھ اسے ملا تھا وہ برداشت سے باہر تھا وہ آج خود کو بہت کمزور محسوس کر رہا تھا۔

"کیوں... کیوں.. ایسا کیوں ہوا.." اب براق شاہ زمین میں سجدے کی حالت میں پڑا رو رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

"چلیں ہم چلتے ہیں اب.." احان شاہ زید کے گلے ملتے ہوئے بولا

"چلیں بھابی اب میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا.." آئینہ عرشہ کے گلے ملی تھی۔

"خدا حافظ بھابی..." مراد نے مسکراتے ہوئے کہا

اب وہ تینوں جا چکے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

ابھی فلزا چیخ کر کے آئی تھی۔ فلزا کے سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔ اسی لیے وہ چائے پینے کے لیے کچن کی جانب گئی تھی۔

"دیکھو اورحان مجھے اس کا نمبر جلد سے جلد چاہیے.."

فلزا جو کچن میں چائے بنانے آئی تھی عمر کو کسی سے بات کرتا دیکھ دروازے میں ہی رک گئی تھی۔۔۔  
"دیکھو عمر میں نے پتہ کیا ہے یہ بہت ر سکی ہو سکتا ہے۔" دوسری طرف اورحان کی آواز گونجی تھی۔  
کال اسپیکر پر تھی اور عمر چائے بنا رہا تھا۔

"دیکھ جگر تو میرے لیے اتنا سا کام کر دے مجھے اس کا نمبر دے دے.."

"یار عمر تو مجھے بہت عزیز ہے اور اس میں تیری جان جاسکتی ہے اسی لیے میں تیری مدد نہیں کروں گا۔" اورحان کی آواز میں فکر واضح تھی۔۔۔

"دیکھ اورحان تو جانتا ہے میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ تو بھول رہا ہے میں پولیس آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ ہیکر بھی ہوں تو یہ کام میرے لیے مشکل نہیں ہے اور جہاں تک جان کی بات ہے تو اس کا کیا ہے کسی دن جانی تو ہے نا.."

عمر کی آخری بات پر فلزا کے دل میں ایک خوف سا آیا تھا..

"چل اب زیادہ ایموشنل بلیک میل نہیں کر میں تجھے کل تک نمبر سینڈ کر دوں گا.."

"شکریہ نمونے چل خدا حافظ.."

ابھی عمر چائے کا کپ لے کر مڑا ہی تھا کہ اپنے سامنے فلزا کو دیکھ کر رکا..

فلزا جو کب سے عمر کو دیکھ رہی تھی۔ فوراً اپنے نظروں کا رخ بدلا۔

"کیا ہوا ہے.. "عمر کو فلزا کچھ پریشان سی لگی تھی۔۔

"کچھ نہیں اور اگر کچھ ہوا بھی ہے تو تمہیں کیوں بتاؤں.."

"نہیں میں نے کب کہا مجھے بتاؤ وہ تو تم پریشان سی لگ رہی تھی.. "عمر کا لہجہ موم تھا

"اماں کہاں ہے.. "ان کی ایک ملازمہ تھی جسے فلزا اماں بلاتی تھی۔۔

"رات کے دو بج رہیں ہے وہ سو رہیں ہے تمہیں اگر کچھ چاہیے تو مجھے بتا سکتی ہو.."

فلزا نے ایک نظر عمر کے ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کو دیکھا.. "کچھ نہیں چاہیے میں خود بنا لوں گی.."

"یہ لو لڑکی ورنہ تمہارا سر درد سے پھٹ جائے گا.. "عمر نے چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ فلزا کو کچھ بھی بنانے نہیں آتا..

اب عمروہاں سے چلا گیا تھا..

"اسے کیسے پتا کہ میرے سر میں درد ہے اور مجھے چائے چاہیے.. کیا میری بچپن کی باتیں ابھی تک یاد ہیں اسے. ایسا کیسے ہو سکتا ہے غلطی سے یاد رہ گئی ہو گی ورنہ آج کل لوگ کل کی باتیں بھول جاتیں ہیں اور یہ تو پندرہ سال پرانی بات ہے.. "فلزا چائے پیتے ہوئے سوچ رہی تھی..

\*\*\*\*\*

احان، مراد اور آئینہ شاہ حویلی پہنچ چکے تھے۔ مراد اور آئینہ اپنے کمروں میں جا چکے تھے لیکن احان شاہ براق کے روم کی طرف بڑھا تھا۔

احان شاہ جیسے ہی براق کے روم میں داخل ہوا روم کی یہ حالت دیکھ کر اسے جھٹکا سا لگا تھا۔ احان کی نظر جیسے ہی براق شاہ پر پڑی جو زمین پر سر رکھے رو رہا تھا اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"براق کیا ہوا ہے۔" احان فوراً براق کے پاس گیا تھا۔

"ا۔ احان۔ وہ مجھ سے چھین گئی۔" براق کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھیں۔

"کون میری جان کس کی بات کر رہا ہے کیا بول رہا ہے۔"

"ت۔ تجھے یاد ہے میں نے تجھے ایک لڑکی کے بارے میں بتاتا تھا۔ وہ آج مجھے مل گئی تھی۔"

"کہاں ملی تھی۔ کون ہے وہ تو مجھے بتا۔"

"و۔ وہ حفصہ خان ہے۔ وہ کسی اور کی بیوی ہے احان، مجھے جس لڑکی سے عشق ہوا ہے وہ کسی اور کی بیوی ہے وہ کسی اور کی دسترس میں ہے۔ احان مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔" اب براق رو رہا تھا احان نے فوراً اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"براق مت رو سب صحیح ہو جائے ایسے مت رونا یار۔" احان نے براق شاہ کو زندگی میں صرف دو دفعہ روتا دیکھا تھا۔ ایک بچپن میں اور ایک آج لیکن دونوں دفعہ وجہ جان سے پیاری عورت تھی۔

"ا. احان میرے اندر بہت گہری چوٹ لگی ہے.. یار میں نے کیا مانگا تھا میں نے اپنی زندگی میں صرف ایک لڑکی کی ہی تو خواہش کی تھی وہ بھی مجھے نہیں ملی وہ بھی چھین لی مجھ سے.. احان یار سینے میں بہت درد ہو رہا ہے. یہ درد مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا. احان میں مر رہا ہو یار مجھے بچالے.."

"یار خود کو سنبھال.. "احان نے براق کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا..

"ت. تو نے یاد ہے ایک دفعہ مجھے بولا تھا کہ تیرا خدا سب کی سنتا ہے، ت. تو جانا انھیں بول نا اسے میرا کر دے احان ورنہ میں مر جاؤں گا.. مجھے عشق ہو گیا ہے اس سے.. تجھے پتا ہے آج جب میں نے اس کا نام حمزہ کے نام کے ساتھ سنا تھا نہ مجھے سانس نہیں آرہی تھی اگر میں نے دوبارہ اسے حمزہ کے ساتھ دیکھا تو میں مر جاؤں گا.. ت. تو نماز پڑھتا ہے نہ تیری ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں نہ ت. تو میرے لیے دعا کر نا احان اپنے خدا سے کہہ نہ مجھے وہ دے دے.. "براق دیوانوں کی طرح احان کا ہاتھ پکڑے رو رہا تھا..

وہ براق شاہ تھا.. دنیا کا بڑے سے بڑا دکھ بھی براق شاہ کو رلا نہیں سکا تھا. وہ انتہائی مضبوط عصاب کا مالک تھا لیکن آج وہ کسی چار سال کے بچے کی طرح احان سے لپٹے رو رہا تھا..

"براق میری جان چپ ہو جا سب صحیح ہو جائے گا.. "احان نے براق شاہ کو سینے سے لگایا ہوا تھا..

"یا اللہ یہ کیسا امتحان لے رہیں ہے آپ میرے دوست کا. یہ کیسی آزمائش ہے.. اس کی مدد کریں..

"احان نے دل میں دعا کی تھی کیونکہ براق کی ایسی حالت دیکھ کر احان کا دل کٹ رہا تھا کیونکہ آج احان نے براق کو دوسری دفعہ اتنا بکھرتے ہوئے دیکھا تھا..

"احان ت. تو جانتا ہے نہ میں نے تو کبھی کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔ کسی سے کچھ نہیں چھینا تو تیرے خدا نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا مجھ سے کیوں چھینا اسے۔ میں نے صرف ایک یار، صرف ایک لڑکی کی خواہش کی تھی ت. تو کہتا ہے نہ تیرا خدا پوری دنیا پر قادر ہے و۔ وہ پوری دنیا عطا کر سکتا ہے اپنے بندے کو ت. تو میں نے تو صرف ایک لڑکی کی خواہش کی تھی میں نے تو پوری دنیا مانگی بھی نہیں تھی یار پھر کیوں نہیں دی دیا مجھے وہ ایک انسان .."

"ادھر دیکھ میری جان۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے وہ صرف میرا خدا نہیں ہے تیرا بھی وہی خدا ہے۔ تو اسے مانگ وہ سب عطا کرتا ہے .."

"لیکن احان وہ میری بات نہیں سنے گا میں بہت گناہ گار ہوں میں نے آج تک اس کی ایک بات بھی نہیں سنی میں صرف چھ سال کا تھا جب میں نے نمازیں پڑھنی چھوڑیں تھی وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ وہ میری مدد نہیں کرے گا.."

"ایسا کچھ نہیں ہوتا وہ بہت رحیم ہے وہ سب کو معاف کر دیتا ہے۔ جب ہم خدا کے پاس چل کر جاتے ہیں نا تو وہ دوڑ کر ہمارے پاس آتا ہے وہ تیرے حال سے واقف ہے۔ تو ایک دفعہ معافی مانگ وہ فوراً معاف کر دے گا.."

"کیا وہ واقعی مجھے معاف کر دے گا وہ میری سنے گا نہ اگر اس نے میری دعا نہ سنی تو تو احان میں کیا کروں گا.. احان میں مر جاؤں گا حفصہ کے بغیر مجھے مرنے سے بچا لے یارر.. " براق ہچکیاں لے کر رو رہا تھا۔



براق کی ایسی حالت دیکھ کر احان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔ براق کو ایسے دیکھ کر احان کو تکلیف ہوئی تھی۔ آج احان پہلی دفعہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ آج پہلی بار ہوا تھا جب براق کچھ مانگ رہا تھا لیکن احان اس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ احان نے براق کو بچپن سے ہی بہت پیار کیا تھا اس کی ہر خواہش پوری کی تھی کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیے تھے لیکن آج براق ہچکیاں لے کر رو رہا تھا اور آحان شاہ کچھ نہیں کر سکتا تھا..

"اٹھ براق بہت رات ہو گئی ہے سو جا.. "احان نے براق کو اٹھاتے ہوئے کہا کیونکہ براق کی ایسی حالت احان سے نہیں دیکھی جا رہی تھی۔

"احان میں بہت تکلیف میں ہو مجھے نیند نہیں آئے گی میری دماغ کی نسیں پھٹ رہی ہیں میں کیا کرو.."

"ادھر بیٹھ تو.. "احان نے براق کو بیڈ پر بیٹھایا تھا..

"یہ لے یہ دوائی کھا..." احان نے براق کو ایک سر درد کی گولی دی تھی اور ایک نیند کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسے نیند نہیں آئے گی..

"اب تو سو جا میں یہی ہو.. "احان شاہ بہت تھک چکا تھا اور اسے نیند بھی آئی ہوئی تھی لیکن اپنے بھائی کی ایسی حالت دیکھنے کے بعد احان کی نیند سب کچھ غائب ہو گیا تھا..

"پتہ نہیں میرے یار تجھے کتنی آزمائشیں جھیلنی ہوں گی۔ اے میری مالک یہ کیا کر دیا آپ نے جو شخص کسی کا جھوٹا پانی بھی نہیں پیتا تھا آج وہ کسی اور کی بیوی کے عشق میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اے

میرے مالک تجھے تیرے محبوب کا واسطہ میری یار کی ساری تکلیفیں دور کر دے.. " احان نے براق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سو رہا تھا..

اور پھر یہ دستور دنیا ہے قسمت انھیں ہی رلاتی ہے جو گھر کے لاڈلیں ہوتے ہیں.

\*\*\*\*\*

"ارے جلدی کرو یہ سب کار میں رکھو! کچھ بھی نہیں چھوٹنا چاہیے.."

"ارے طیبہ سکون کرو وہ ملازم کر لیں گے سب تم کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو مجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے احان میرا نہیں تمہارا بیٹا ہے.. " زرینہ شاہ نے مسکرتے ہوئے کہا

"بھابھی آپ تو جانتی ہے احان کو میں نے اپنے عالیہان کی طرح پیار دیا ہے اور میں بالکل نہیں چاہتی کہ میرے بیٹے کی شادی میں کوئی کمی ہو.."

"ہاں بھابھی بالکل صحیح کہہ رہیں ہے آخر کو شاہ خاندان کے سب سے بڑے پوتے کی شادی ہو رہی ہے. اور آپ بالکل نہیں روکیں گی انھیں ملازم سارا سامان لے کر جائیں گے وہ صرف آپ کی بہو نہیں ہے میری بھی بہو ہے اور میں چاہتی ہو کہ میری بہو کو ہر طرح کے تحفے ملیں.. " اقراء شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"ارے جیسا آپ دونوں کہیں کیونکہ آحان شاہ تو آپ دونوں کا بیٹا ہے.. " زرینہ بیگم ہنستے ہوئے بولی

زرینہ بیگم کی اس بات پر طیبہ اور اقراء شاہ دونوں ہنسی تھی..

\*\*\*\*\*

آج خان حویلی میں شاہ فیملی کی دعوت تھی ۔

حفصہ صبح سے کچن میں موجود ملازمہ کے ساتھ مدد کروا رہی تھی۔ اب مریم بھی آچکی تھی .. جبکہ گھر کی باقی ساری عورتیں کاموں میں مصروف تھیں .. فلزا اپنے کمرے میں سو رہی تھی .. باقی تمام مرد حضرات حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے ..

\*\*\*\*\*

شاہ حویلی کے سب لوگ نکل چکے تھے ..

اب مناظر ایسے تھے .. سب سے آگے گاڑ کی ایک گاڑی تھی اس کے پیچھے دو ملازموں کی گاڑیاں تھی جن میں تحفے تحائف تھے اس کے پیچھے شاہ حویلی کی پانچ گاڑیاں تھی اور اس کے بعد دوبارہ گاڑ کی ایک گاڑی تھی ..

\*\*\*\*\*

"عرش جلدی کروں وہ آنے ہی والے ہے .. اف لڑکی تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی .." حفصہ جو عرشہ کو بلانے آئی تھی عرشہ کو بالکنی میں کھڑا دیکھ حیرانی سے کہا۔

"کیوں تیار ہونا ہے .. مجھے کوئی تیار نہیں ہونا .." عرشہ بالکنی سے اندر آئی تھی۔

"کیوں تیار نہیں ہونا تمہارے سسرال والے آرہے ہیں۔ کیوں کر رہی ہو ایسا تم۔" حفصہ بیڈ پر عرشہ کے پاس بیٹھی تھی ۔

"حفی آپي ميرے سب خوابوں کو تو دفنا ديا آپ سب نے اور اب آپ سب چاہتے ہیں میں سبوں.. تو ایسا نہیں کر سکتی میں.. "عرشہ نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا۔

"عرش میرا بچہ تیرا کوئی خواب نہیں ٹوٹا۔ کس نے کہا ہے کہ تیرے خواب دفنا دے ہیں.. "حفصہ نے عرشہ کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

"آپي آپ اچھے سے جانتی ہے نہ مجھے بچپن سے ڈاکٹر بننے کا کتنا شوق تھا۔ اور آپ سب نے میرا بہت ساتھ دیا تھا لیکن جب میں اپنی منزل سے صرف ایک قدم کے فاصلے پر تھی تو آپ سب نے مل کر میرے خواب مجھ سے چھین لیے اور مجھے ایسے انسان کے حوالے کر دیا جسے میں جانتی تک نہیں.. کیوں کیا آپ لوگوں نے ایسا؟ یاد رکھیے گا کل صرف میری رخصتی نہیں کریں گیں آپ لوگ بلکہ میرے تمام ارمانوں میری خوشیوں کا جنازہ بھی نکالیں گے آپ میں اچھے سے جانتی ہوں ممانے بھیجا ہے آپ کو یہاں تو جا کر بتا دیجیے گا یہ.. "عرشہ کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا۔

حفصہ بیڈ پر بیٹھے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔ عرشہ خان.. خان حویلی کی افلاطون لڑکی جو کبھی چپ ہی نہیں ہوتی تھی۔ جو کبھی نہیں روتی تھی۔ جو ہر مشکل کا سامنا بہت آسانی سے کر لیتی تھی۔ آج وہ رو رہی تھی۔

"عرش میری طرف دیکھ یہ تیری آنکھیں سوچی ہوئی کیوں ہیں، تو رو رہی تھی کیا۔ تو پوری رات نہیں سوئی کیا.. "حفصہ نے عرشہ کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"اب آپ ایسی آنکھیں دیکھنے کی عادت ڈال لیں۔ جو آپ لوگوں نے میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد رونے کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا۔ اب آپ جائیں مجھے تیار ہونا ہے خان حویلی کی عزت کا سوال ہے نہ۔" عرشہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔

حفصہ کو عرشہ کے اس طرح کے لہجے سے بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ عرشہ اپنی جگہ صحیح ہے اسی لیے وہاں سے چلی گئی تھی۔

حفصہ کے جانے کے بعد عرشہ نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے ابھی حفصہ گزری تھی۔ عرشہ نے اپنے رخسار سے بہتے آنسو پونچے تھے۔

جس دن سے عرشہ کا نکاح احان سے ہوا تھا۔ عرشہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔ فراز صاحب اور شائستہ بیگم بہت کوشش کرتے تھے عرشہ سے بات کرنے کی لیکن عرشہ وہاں سے چلی جاتی تھی۔

عرشہ کو اپنے اس طرح کے رویے سے تکلیف ہوتی تھی لیکن اس کا خواب ٹوٹا تھا وہ خواب جو عرشہ نے تب دیکھا تھا جب وہ سات سال کی تھی عرشہ کی زندگی کی پہلی اور آخری خواہش تھی ڈاکٹر بننا۔

اور وہ اپنی منزل کے بہت قریب تھی جب اس سے اس کی منزل چھین لی گئی تھی۔ عرشہ خان بہت

مضبوط تھی لیکن آج اس سے زیادہ بے بس کوئی نہ تھا۔ ایک رات نے عرشہ خان کو کیا سے کیا بنا

دیا۔ عرشہ خان۔ خان حویلی کی سب سے چنچل لڑکی۔ خان حویلی کی باتونی لڑکی۔ خان ہاؤس جس کی آواز

سے چہکتا رہتا تھا۔ آج وہ بہت خاموش ہو چکی تھی۔ اتنی خاموش کہ خود سے بھی بات کرنے کو بھی

دل نہیں کرتا تھا۔

\*\*\*\*\*

"براق آٹھ جیار ہم نے جانا ہے سب چلے گئے ہیں.." "احان براق کے پاس بیڈ پر بیٹھا پندرہ منٹ سے اسے جگا رہا تھا۔"

"کیا ہے احان تو جانا مجھے نہیں جانا میرا دل نہیں ہے.." "پورے پندرہ منٹ کے بعد اب براق اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔"

"کیا مطلب دل نہیں ہے تو میرے ساتھ جائے گا ورنہ میں نہیں جا رہا.." "احان شاہ بھی بیڈ پر لیٹ گیا تھا.."

"یار احان کیوں ضد کر رہا ہے بچوں کی طرح دعوت تیرے لیے رکھی گئی ہے اب تو ہی نہیں ہو گا تو اچھا لگے گا کیا.." "براق احان کا بازو پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔"

"یہی تو میں بھی بول رہا ہوں کیوں ضد کر رہا ہے چل نہ ورنہ میں نہیں جاؤ گا اور اگر دلہا ہی موجود نہیں ہو گا تو اچھے لگے گا کیا.." "احان براق کا بازو پکڑتے ہوئے بولا"

"یار احان تو جانتا ہے نہ میں وہاں کیوں نہیں جا رہا مجھے بعد میں تکلیف ہوگی.." "براق نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔"

"صحیح ہے میں بھی نہیں جا رہا کیونکہ جہاں براق شاہ نہیں وہاں احان شاہ بھی نہیں.." "احان نے اب کمبل اپنے چہرے پر لیا تھا.."

براق جانتا تھا جتنا ضدی وہ ہے اس سے کئی گنا زیادہ احان شاہ ہے ...

"جا رہا ہوں میں.. تاریخ کا سب سے بد تمیز سردار ہے تو اللہ پوچھے گا تجھ سے.. " براق بیڈ سے اترتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھا تھا..

"میں انتظار کر رہا ہوں جلدی آنا کیونکہ میری بیوی بھی میرا انتظار کر رہی ہے.. " احان اپنوں بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

براق جو واشروم کے دروازے پر کھڑا احان کی بات غور سے سن رہا تھا.. احان کی اس بات پر صوفے پر پڑا کیشن اٹھا کر احان کو مارا. اس سے پہلے احان براق کو جواب دیتا براق واشروم میں گھس چکا تھا..

"میں. جانتا ہو وہ لڑکی کسی اور کی بیوی ہے اور وہ میرے یار کو کبھی نہیں مل سکتی لیکن کاش وہ میرے یار کی قسمت میں لکھ دی جائے.. " احان نے واشروم کے دروازے کو دیکھ کر کہا جہاں ابھی براق شاہ کھڑا تھا..

\*\*\*\*\*

"ہائے خوبصورت لیڈیز کیسی ہیں آپ سب.. " عمر سفید کلر کی پینٹ شرٹ پہنے جس کے اوپر ڈارک گرین جیکٹ پہنی ہوئی تھی وہ ابھی سو کر اٹھا تھا..

"آگیا میرا شہزادہ کیسا ہے.. " بی جان نے عمر کا ماتھا چوما تھا..

"میں ٹھیک اور کس کی برائیاں کر رہی ہیں آپ سب.. " عمر سیب کھا رہا تھا۔ عمر کی اس بات پر اریبہ بیگم نے اسے گھورا.



"ارے میری شہزادی میرا مطلب ہے کس کی باتیں کر رہی ہے آپ سب.." عمر نے معصومیت سے کہا

"بے شرم ماں کے ساتھ ایسے باتیں کرتے ہیں کیا.." اریہ بیگم نے عمر کا کان کھینچتے ہوئے کہا..

"بی جان بچا لیں ورنہ ولی خان کی یہ ظالم بہو آپ کے خوبصورت پوتے کا کان نکال دے گی.." عمر کی اس بات پر وہاں موجود سب عورتوں کا قہقہہ گونجا..

"خالہ میں تو کہتی ہو اس کا دوسرا کان بھی کھینچے.." عمر جو اپنا کان مسل رہا تھا جنت کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوا..

"ویسے جنت نام تمہارا جنت ہے۔ لیکن حرکتیں تمہاری جہنمیوں والی ہے.." عمر نے معصومیت سے کہا..

"ایکس یوز می.." جنت کو آگ لگی تھی..

"ہاں ہاں۔ سب کو پتہ ہے تمہیں انگریزی آتی ہے بتانے کی ضرورت نہیں ہے.." وہ بھی عمر خان تھا

جلے ہوئے کو اور جلانا اسے اچھے سے آتا تھا..

جنت خان سبینہ خان کی چھوٹی بیٹی تھی۔ جو ہمیشہ سے ہی عمر سے محبت کرتی تھی یا یوں کہہ لیں عمر کے نام اور شہرت سے محبت کرتی تھی۔ لیکن عمر خان کبھی بھی اسے سیدھے منہ جواب نہیں دیتا تھا اسے تو کیا وہ کسی بھی لڑکی کو سیدھے منہ جواب نہیں دیتا تھا.. عمر خان کا دل ایک ہی لڑکی سے شروع اور اسی پر ختم تھا ساری نرمی ساری محبت صرف اسی کے لیے تھی..

"چلیں لیڈیز آپ کنٹنیو کریں اپنی برائیاں، آئی مین باتیں میں جا رہا ہوں لاؤنچ میں..: عمر بی جان کے گال پر پیار کر کے باہر چلا گیا تھا ...

"ایک تو یہ لڑکا بھی نہ.." بی جان مسکرائی تھی

"ویسے جس بھی لڑکی کی ہمارے شہزادے سے شادی ہوگی نہ وہ دنیا کی خوش نصیب لڑکی ہوگی.."

اریبہ بیگم نے پیار سے کہا

"بلکل صحیح کہا ہے آپ نے.." سبینہ بیگم نے کہا .

\*\*\*\*\*

عرشہ تیار ہو چکی تھی وہ ابھی بالکنی میں آسمان کو دیکھنے میں مصروف تھی جب اسے حویلی کے باہر گاڑیوں کے شور کی آواز آئی.. اس نے نیچے دیکھا جہاں اب سب ملازم سامان اندر لا رہے تھے وہ وہی کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھی.. اتنے سارے تحفے تحائف دیکھ کر اسے حیرانی سے ہوئی تھی.. وہ وہی کھڑی دیکھ رہی تھی، شاہ حویلی کے سب لوگ آئے تھے اگر کوئی نہیں آئے تھے تو وہ تھے احان اور براق.. سب لوگ اندر حویلی میں جا چکے تھے.. حویلی کا لاؤنچ خالی ہو چکا تھا.. عرشہ ابھی وہی کھڑی کسی گہری سوچ میں تھی کہ اچانک تین گاڑیاں آکر خان حویلی کے سامنے رکی.. سب سے آگے اور پیچھے والی گاڑیوں میں سے گارڈز اترے تھے اور پیچھے والی گاڑی میں سے احان شاہ اور براق شاہ اترے تھے.. براق شاہ براؤن کلر کی شلوار قمیض پہنے جس کی کف کہنیوں سے تھوڑے نیچے

فولڈ تھے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھا۔ جبکہ احان شاہ آسمانی کلر کی شلوار قمیض جس کے اوپر گڑے کلر کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

عرشہ کی نظر جیسے ہی براق کے ساتھ کھڑے احان پر پڑی تو اس نے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

...

\*\*\*\*\*

ابھی وہ سب حویلی کے اندر والے لاؤنچ میں موجود تھے۔۔

"ارے ہماری شہزادی کہاں ہے۔۔" زرینہ بیگم ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"وہ کمرے میں ہے۔، صبر میں بلا کر لاتی ہوں۔۔" مریم کہہ کر سیڑیوں کی طرف بڑھی تھی۔۔

ابھی براق احان سے بات کر ہی رہے تھے کہ احان کی نظر سیڑیوں سے اترتی عرشہ خان پر پڑی۔۔

عرشہ خان سفید کلر کی پاؤں تک آتی فراک پہنے بال باندھے دوپٹہ سلیقے سے سر پر کیے ہلکا سا میک اپ کیے حور لگ رہی تھی۔۔ احان شاہ عرشہ کو دیکھنے کے بعد پلٹنا بھول گیا تھا۔۔

"احان میری جان اتنے غور سے نہ دیکھ تیری ہی بیوی ہے کچھ شرم کر لے سب بزرگ بیٹھیں ہیں یہاں۔۔" براق نے احان کے قریب ہو کر کہا۔۔

احان جو عرشہ کو دیکھنے میں مصروف تھا براق کی بات پر فوراً براق کی طرف مڑا۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس وہ پینٹنگ دیکھ رہا تھا۔۔" احان نے اپنی نظروں کا زاویا بدلا تھا۔۔

"واہ میری جان گاؤں کے سردار نے جھوٹ بولنا کب سے شروع کر دیا۔ پیٹنگ دائے طرف لگی ہوئی ہے اور تو بائیں طرف دیکھ رہا ہے جہاں سے بھابی آرہی ہیں۔" احان کے برابر میں بیٹھا عالیہان شرارت سے بولا تھا۔

"تم دونوں کو کیا ہو گیا ہے اب پیٹنگ دیکھنا بھی گناہ ہے کیا۔" احان نے آنکھیں دکھائی تھی۔

"اوووو عالیہان لالا آپ نے سنا احان شاہ پیٹنگ دیکھ رہے تھے۔" براق نے معصومیت سے کہا تھا۔

"ہاں میں بھی دیکھ رہا ہوں شاید احان شاہ کو پیٹنگ بہت پسند آگئی ہے۔" عالیہان نے بھی اپنی بات پر زور دیا تھا۔

احان نے دونوں کو ایک گھوری سے نوازا تھا۔

\*\*\*\*\*

"ارے آپ کیا کر رہیں ہیں میں مدد کروں۔" اسماعیل کچن کے دروازے پر کھڑا ہوتے ہوا بولا۔

"اسماعیل اگر تم آپ کی جگہ فرتاشیہ بول دیتے تو زیادہ اچھا لگتا۔" حفصہ نے فرتاشیہ کے گال کو کھینچتے ہوئے کہا جو شرم سے لال ہو رہے تھے۔

"یار حفی تم میرے سامنے میری بیوی کو تنگ ہرگز نہیں کر سکتی۔"

اسماعیل کی اس بات پر کچن میں موجود فلزا حفصہ اور فرتاشیہ تینوں ہنسی تھی۔

"کون کس کو تنگ کر رہا ہے۔" عمر کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"وہ تمھاری بھابی کو کوئی تنگ کر رہا ہے۔" فرتاشیہ نے معصومیت سے کہا

"کون تنگ کر رہا مجھے بتائیں کہی کوئی چپکلی تو نہیں۔" عمر نے سوچتے ہوئے کہا۔

لیکن وہاں کھڑے سب لوگ جانتے تھے کہ عمر چپکلی کسے بولتا تھا اسی لیے سب نے اپنی ہنسی روکی۔

"پہلی بات تو یہ میں چپکلی نہیں ہوں۔" فلزاتپ کر بولی

"یار دوسری بات بتاؤ کیونکہ یہ تم ہزار دفعہ بول چکی ہو لیکن وہ تم نے سنا تو ہو گا نہ غالب کہہ لینے سے کیا ہوتا ہے۔"

"مینڈک کہی کے۔ اسماعیل لالا تنگ کر رہے ہیں بھابی کو۔" فلزاتپ نے آنکھیں دکھائی تھیں

"اوو تو اسماعیل کیا واقعی، بھابی میرا بھائی آپ کو تنگ کر رہا ہے۔؟" عمر نے اسماعیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرتاشیہ سے پوچھا

"جی ہاں۔" فرتاشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"اوو میرے یار چل آجا میرے ساتھ تجھے میرے علاوہ کوئی سمجھنے والا نہیں ہے۔" عمر نے اسماعیل کے گلے میں اپنا بازو ڈالا تھا۔ جس پر وہاں کھڑے سب لوگوں کا قہقہہ گونجا تھا۔

ابھی عمر جا ہی رہا تھا کہ واپس پلٹا۔ "ویسے بھابی آپ کو تنگ کرنا میرے بھائی کا حق ہے۔" عمر کہہ کر فوراً وہاں سے بھاگا تھا۔ جبکہ عمر کی اس حرکت پر حفصہ کی ہنسی چھوٹی تھی۔

\*\*\*\*\*

حفصہ صبح سے کچن میں ملازمہ کے ساتھ مدد کر رہی تھی اور ابھی تک باہر نہیں آئی تھی ..

"اماں آپ بیٹھ جائیں میں چائے بنا دیتی ہوں.." حفصہ نے ملازمہ سے کہا جنہیں سب اماں کہتے تھے۔۔

"ارے بیٹا تم بیٹھ جاؤ میں کر دیتی ہوں تم صبح سے کام کر رہی ہوں اور اب رات ہو گئی ہے تم بیٹھ

جاؤں.." اماں نے پیار سے کہا

"ارے اماں میری بات نہیں مانیں گی آپ میں ناراض ہو جاؤں گی.. آپ یہاں بیٹھیں آرام سے.."

حفصہ نے اماں کو کرسی پر بیٹھایا تھا ..

اب حفصہ چائے بنانے لگ گئی تھی جبکہ اماں پیار سے اسے دیکھ رہی تھی ..

\*\*\*\*\*

سب لوگ کھانا کھا چکے تھے.. اور ابھی وہ باتیں کر رہے تھے ..

اب مناظر ایسے تھے کہ شاہ اور خان فیملی حویلی کے اندر والے لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آغا خان،

شاہ نواز صاحب اور ولی خان ایک صوفے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے جبکہ گھر کی سب عورتیں ایک

جگہ بیٹھیں تھیں۔ آئینہ، مریم، عرشہ اور حوریہ ایک جگہ بیٹھیں تھیں جبکہ فلزابی جان کے ساتھ بیٹھی

ہوئی تھی اور سب نوجوان ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ..

حفصہ چائے لے کر آئی تھی اور سب کو چائے دینے کے بعد اب وہ لڑکوں کی طرف آئی تھی۔ پنک

کلر کی شلوار قمیض میں مبلوس جس کے اوپر وائٹ کلر کا دوپٹہ پہنا ہوا تھا ایک دفعہ پھر وہ براق شاہ کا

دل دھڑکا گئی تھی۔ براق نے حفصہ کو دیکھتے ہی اپنی نظریں پھیر لیں تھیں۔ کیونکہ وہ براق شاہ کی محبت

بعد میں تھی پہلے وہ کسی کی بیوی تھی کسی کی عزت۔ اور کسی کی عزت پر نظر ڈالنا تو شاہوں کی تربیت میں نہیں تھا۔

"چائے۔" حفصہ نے براق کی طرف ٹرے بڑھائی تھی۔

براق کی نظریں نہ چاہتے ہوئے بھی حفصہ کی جانب اٹھی تھی۔ براق نے اس کی جانب دیکھا لیکن پھر کچھ یاد آنے پر اس نے فوراً نظریں نیچے کر لیں۔

اب حفصہ سب کو چائے دے کر کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔ لیکن براق کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ براق کی نظریں نہ چاہتے ہوئے بھی بار بار حفصہ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

ہم نقش ہوئے اس ڈھرکن پر

جسے علم نہیں تھا ہم بھی ہیں

\*\*\*\*\*

ابھی وہ سب چائے پی کر باتیں کر رہے تھے کہ ولی خان کی نظر حویلی کے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے حمزہ خان پر پڑی جھٹکا تو انھیں تب لگا جب ان کی نظریں حمزہ کے ساتھ آتی لڑکی پر پڑی۔ آغا خان ایک حد تک اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ کون ہو سکتی ہے اسی لیے انھوں نے دل میں دعا کی تھی جیسے وہ سوچ رہیں ہیں ویسا نہ ہو۔



ولی خان کو اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے دیکھ سب نے حویلی کے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔ خان فیملی کو جھٹکا سا لگا تھا جب کہ شاہ فیملی کو بھی کچھ عجیب سا لگا۔ سب لوگ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ عرشہ اپنے بابا کے پاس گئی تھی۔

حمزہ جو گھر سے سوچ کر آیا تھا کہ وہ آج داجی سے بات کرے گا اپنی اور تانیہ کی گھر میں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر اسے بھی جھٹکا سا لگا تھا۔

ولی خان اب حمزہ کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

"حمزہ کون ہے یہ۔۔" ولی خان نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"داجی وہ۔۔"

"حمزہ کون ہے یہ اور اس لڑکی نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہوا ہے تمہیں شرم نہیں آتی۔ بتاؤ کون ہے یہ لڑکی اور کیا لگتی ہے یہ تمہاری۔" داجی کی آواز میں اب بھی سنجیدگی تھی۔

"داجی میں آپ کو بتانے ہی والا تھا۔" حمزہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ فراز صاحب نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔

"کیا بتانے والے تھے تم اور کون ہے یہ۔" فراز صاحب حمزہ کے پاس آئے تھے۔

"چاچو وہ یہ۔"

"وہ یہ کیا حمزہ بولو کون ہے یہ۔" اب کی بار احمر خان بولے تھے۔

"بابا یہ میری بیوی ہے اور ہماری شادی کو چار سال ہو گئے ہیں۔"

حمزہ کی یہ بات سننے کے بعد ولی خان صدمے سے صوفے پر بیٹھے تھے۔ اور فراز صاحب کو جھٹکا لگا تھا وہ لڑکھڑائے تھے لیکن احان شاہ نے انھیں سنبھال لیا تھا۔

جہاں سب لوگ صدمے میں تھے وہی زید خان حمزہ کی جانب بڑھا تھا۔

"کیا کہا تم نے؟ کیا بکواس کی تم نے ہاں تم جانتے بھی ہو کیا بول رہے ہو۔۔؟ تم۔ تم کیسے کر سکتے ہو میری گڑیا کے ساتھ ایسا۔۔؟" زید نے حمزہ کا کالر پکڑا تھا۔

وہاں بیٹھا کوئی بھی مرد حمزہ کو بچانے نہیں گیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے زید خان کو غصے میں کوئی نہیں روک سکتا خان فیملی کے سب لوگ زید کے غصے سے واقف تھے اس لیے خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"لالا میری بات۔۔"

"مت کہنا مجھے لالا۔ نہیں ہو میں تمہارا لالا بے غیرت جو تم نے میری بہن کے ساتھ کیا اس سے تمہارا من نہیں بھرا کیا جو تم ایک عورت لے آئے اس پر۔ کیا بگاڑا تھا اس نے تمہارا مجھے بتاؤ کیوں کیا تم نے۔۔" زید نے حمزہ کو دور دھکیلا تھا۔

حفصہ جو شور سن کر باہر آئی تھی۔ حمزہ کو کسی عورت کے ساتھ دیکھ کر وال کے ساتھ لگی۔ عرشہ اور فلزا اس کے پاس آئی تھی۔

"ہاں یہ میری بیوی ہے میں کوئی بکواس نہیں کر رہا.. اور کیا کرتا میں۔ میرے پاس آپ لوگوں نے کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا تھا۔ زبردستی اسے مجھ سے باندھ دیا۔ مجھے وہ پسند نہیں تھی.."

"بے غیرت انسان اگر تمہیں وہ پسند نہیں تھی تو نکاح کیوں کیا۔ کیوں منع نہیں کیا تم نے کیوں میری گڑیا کی زندگی خراب کی.. حمزہ خان تم ابھی کے ابھی اس لڑکی کو طلاق دو.. "زید خان کی آواز اونچی ہوئی تھی۔۔

"نہیں میں اسے طلاق نہیں دوں گا کیونکہ یہ میری محبت ہے اور میرے بچے کی ماں بننے والی ہے اور کیوں رہوں میں حفصہ کے ساتھ جانتے بھی ہیں اپنی بہن کو آپ، جس لڑکی کو آپ گڑیا کہہ رہیں نہ وہ میری بیوی کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے۔ آپ کی بہن رات کے تین بچے مجھے بنا بتائے گھر سے کہی چلی گئی تھی ایسی بدکردار لڑکی کے ساتھ میں رہنا.. "ابھی حمزہ کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ زید نے زوردار مکہ حمزہ کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔ حمزہ جو زید کے اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا لڑکھڑایا تھا..

"کیا کہا تم نے دوبارہ کہو.. بدکردار تم ہو جانتے ہو بدکرداری کسے کہتے ہیں جو تم نے کیا ہے نہ اسے.. بغیرت انسان تم نے اس پر اتنے ظلم کیے تم سے اچھے جانور ہوتے ہیں۔ تم نے شادی کی پہلی رات اسے مارا اس سے بھی تمہارا دل نہیں بھرا تو تم نے دوسرے دن اسے اپنی بیوی کے بارے میں بتایا اور تم نے لگاتار تین سالوں میں کوئی بھی ایسا دن نہیں آیا جب تم نے اسے اذیت نہ دی ہو اور جب اس سے بھی سکون نہیں ملا تو تم نے اسے جلایا.. اتنے سب کچھ برداشت کیا ہے اس نے، یہ میری بہن کہ صبر کی آخری حد ہی تھی کہ تم جیسے جانور کے ساتھ تین سال گزارے۔ جسے تم بدکردار کہہ

رہو نہ تو تمہیں بتاتا چلوں کہ وہ لڑکی جو تین بجے گھر سے نکلی تھی۔ وہ ہمارے ڈرائیور کے ساتھ گئی تھی اپنے باپ کے گھر نہ کہ تمہاری طرح کسی اور کے پاس۔" زید حمزہ کا کالر پکڑ کر غرایا تھا۔

حمزہ نے غصے سے حفصہ کی طرف دیکھا۔

"مسٹر حمزہ اپنی نظریں نیچے رکھو۔" عمر نے غصے سے کہا۔

"عمر کیا ہوا ہے میں تیرا لالا ہو۔" عمر کے اس لہجے سے حمزہ کو تکلیف ہوئی تھی۔

"جہاں تک مجھے پتا ہے میرے لالا انسان تھے حیوان نہیں اور جو آپ نے کیا ہے میری بہن کے ساتھ اس کے لیے عمر خان آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔"

"عمر تو ایسے کیوں بول رہا ہے تو تو اپنے لالا سے بہت پیار کرتا ہے نہ۔"

"پیار میں اپنے لالا سے کرتا تھا لیکن آپ تو وہ ہیں ہی نہیں، یاد رکھیں مسٹر حمزہ جو آپ نے میری بہن کے ساتھ کیا ہے اس کے بعد آپ میری نفرت کے قابل بھی نہیں ہیں۔ اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ میرا آج سے آپ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے اور میری بات کان کھول کے سنیں عمر خان کو اپنی بہنیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور ان پر میں کوئی غلط نظر برداشت نہیں کروں گا اور اگر ان پر کسی نے اپنی حیوانوں والی نظر ڈالی تو میں اس کی آنکھیں نکال دوں گا۔ اسی لیے میری بہن سے اپنی نظر ہٹائیں۔" عمر نے سنجیدگی سے کہا تھا

"تم سب اس عام سی لڑکی کے لیے مجھے چھوڑ رہے ہوں اس بدکردار کے لیے۔" ابھی حمزہ بول ہی رہا تھا کہ زید نے دوبارہ زوردار مکہ اس کے چہرے پر مارا۔

"حمزہ اپنی زبان کو لگام دو ورنہ گدی سے کھینچ لوں گا۔ جسے تم عام لڑکی کہہ رہے ہوں نہ وہ خان خاندان کی پہلی لڑکی.. ولی خان کی پہلی پوتی.. فراز خان کی پہلی بیٹی۔ اور زید خان کی پہلی بہن ہے.. اور تم نے سوچا بھی کیسے کہ تم اس لڑکی کو یہاں لے کر آؤ گے اور میری بہن کو دوسری بیوی بنا کر رکھو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے.. وہ ہمیشہ سے ہی پہلی تھی پہلی ہے اور پہلی ہی رہے گی..

حمزہ دیکھو اس کی طرف کیا حال کیا ہے تم نے اس کا وہ لڑکی جو ہمیشہ ہستی رہتی تھی جس کی ہر خواہش خان فیملی کے ہر فرد نے پوری کی ہے۔ وہ بہت لاڈ پیار سے پلی تھی جس کی آنکھوں میں بیس سال تک ایک بھی آنسو نہیں آیا تھا اسے تم نے لگاتار تین سال رلایا ہے ہر رات اس نے اذیت جھیلی ہے ہر دن وہ روئی ہے۔

وہ اتنی تکلیف میں تھی اس نے کسی سے شکایت نہیں کی وہ تو شکر ہے ڈاکٹر نے ہمیں بتا دیا ورنہ تم تو اس کی جان لے لیتے.. خدا کی قسم جس دن اس نے مجھے یہ سب بتایا تھا نہ میں اسی دن تمہاری جان لے لیتا اگر گڑیا نے مجھے اپنی قسم نہ دی ہوتی.. " زید نے حمزہ کا منہ دبوچتے ہوئے ہر الفاظ چبا کر کہا

حمزہ نے خود کو زید سے بہت مشکل سے چھوڑوایا تھا...

حفصہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..

"حمزہ میری بات سنو یہ لڑکی یہاں نہیں رہے گی ابھی کہ ابھی اسے طلاق دو.. " احمر صاحب نے غصے میں کہا

"بابا وہ میری بیوی ہے.. "احمر صاحب نے زوردار تھپڑ حمزہ کے چہرے پر مارا۔۔

"یہ پرانی عورت ہے وہ میری بچی ہے اس کے ساتھ زیادتی میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا.. ابھی کہ ابھی اسے طلاق دو..."

"آپ سب کو بہت شوق ہے نہ طلاق کا تو سنیں میں آج پورے حوش و حواس میں حفصہ کو طلاق دیتا ہوں.."

"حمزہ نہیں.. "آغا خان نے حمزہ کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا..

"سنا تم نے زید خان.. میں حمزہ خان پورے حوش و حواس میں تمہاری بہن یعنی حفصہ خان کو طلاق دیتا ہوں.."

"میں پورے حوش و حواس میں حفصہ خان کو طلاق دیتا ہوں.."

حفصہ بے یقینی سے حمزہ کو دیکھ رہی تھی آنسو آنکھوں سے دریا کی طرح بہہ رہے تھے...  
"میری بات غور سے سنو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اپنی بیوی کو لے کر آج سے تمہارا خان فیملی سے کوئی رشتہ نہیں اور آج سے تم صرف حمزہ ہو تمہارا کوئی حق نہیں ہے خان فیملی پر. آج سے تم میرے پوتے نہیں ہو جاؤں ہم تمہیں ہر چیز سے بے دخل کرتے ہیں اور یہاں دوبارہ لوٹ کر مت آنا.."  
داجی نے گرجدار آواز میں کہا..

"جاتے جاتے حمزہ میری بات سنتے جاؤ. دعا کرنا کہ تمہاری پہلی اولاد بیٹی نہ ہو.. "اسماعیل نے سنجیدگی سے کہا

حمزہ تانیہ کو لے کر غصے سے وہاں سے چلا گیا ..

"حفصہ.. لالا دیکھیں نہ انہیں کیا ہوا ہے.. "زید عرشہ کی آواز پر پیچھے مڑا تھا لیکن حفصہ کو زمین پر پڑا دیکھ فوراً اس کی طرف بھاگا تھا ..

حفصہ بے حوش ہو چکی تھی زید نے حفصہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا اور کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ جبکہ عمر نے ڈاکٹر کو کال کی تھی ..

\*\*\*\*\*

ڈاکٹر حفصہ کو چیک کر چکی تھی ..

"کیا ہوا ہے.. "عرشہ نے ڈاکٹر سے سوال کیا۔

"دیکھیں ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے انجیکشن لگا دیا ہے وہ بہتر فیمل کریں گی لیکن اگر دوبارہ ان کے ساتھ ایسا کچھ ہوا تو ہم انہیں نہیں بچا سکیں گے اس لیے کوشش کریں کہ ان کو اب کوئی تکلیف نہ ہو.. میں نے دوائیاں لکھ دی ہے انہیں باقاعدگی سے دے دیجئے گا.. اب میں چلتی ہوں .."

عمر ڈاکٹر کو چھوڑنے دروازے تک گیا تھا ..

"حفصہ میرے بچے.. تم ٹھیک ہو نا.. "فراز صاحب نے دو دفعہ سوال کیا تھا لیکن حفصہ اپنے ہاتھوں کی ہتیلیوں پر نظریں جمائے بیٹھی تھی.. عرشہ بیڈ پر حفصہ کے برابر بیٹھی تھی ..



فراز صاحب کے دو دفعہ پوچھنے پر بھی جواب نہ آنے پر فراز صاحب نے بے بسی سے زید کی طرف دیکھا تھا..

اب فراز صاحب صوفے پر بیٹھ چکے تھے اور زید حفصہ کے پاس بیٹھا تھا..

"گڑیا.. زید نے حفصہ کے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا..

"لالا.. و.. وہ.. " حفصہ کے گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا اٹکا ہوا تھا..

زید نے حفصہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا.. "گڑیا کچھ نہیں ہوا.."

حفصہ مسلسل رو رہی تھی.. "لالا آپ تو کہتے تھے نہ آپ کی گڑیا سب سے اچھی ہے. ت. تو اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا.. " حفصہ زید سے لگی رو رہی تھی..

"حفصہ جتنا رونا ہے رولو آج کے بعد نہیں رونا.. " پورے بیس منٹ رونے کے بعد حفصہ چپ ہوئی تھی..

زید نے حفصہ کے آنسو صاف کیے تھے..

"میری بات غور سے سنو گڑیا.. تم بالکل نہیں روؤ گی، رونا تو اس بے غیرت کو چاہیے تم تو میری بہت بہادر گڑیا ہونا تو ایسے کمزور بالکل نہیں ہونا تم نے. میں ہوں نہ تمہارے ساتھ سب صحیح ہو جائے گا اور تمہیں میں نے کیا سمجھایا تھا.."

"اللہ جو کرتا ہے ہماری بہتری کے لیے کرتا ہے.. " حفصہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..

"ہاں تو اب بھی رونا ہے تم نے.." زید نے حفصہ کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھا ..

"نہیں میں بہت مضبوط ہو۔ اور میں نہیں روؤ گی کیونکہ اللہ میاں جب کسی کو ہم سے جدا کرتے ہیں تو اس میں ہماری ہی بہتری ہوتی ہے.. اور وہ شخص میرے قابل ہی نہیں تھا .."

زید خان نے حفصہ کی طرف پیار سے دیکھا ..

"کتنی خوش نصیب ہو گی وہ لڑکی جس کے حصے میں تم آؤں گے۔ جو شخص اپنی بہنوں کا اتنا خیال رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو کتنے پیار سے رکھے گا۔" آئینہ شاہ زید کی جانب دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی ..

"احان بیٹا مجھے معاف کرنا لیکن کل رخصتی نہیں.. " ابھی فراز صاحب بول ہی رہے تھے کہ اچانک حفصہ خان کی آواز آئی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ رخصتی کل ہی ہو گی۔ جو ہو گیا اسے بھول جائیں آج کے بعد اس بات کا اور اس شخص کا ذکر اس گھر میں کوئی نہیں کرے گا۔ میں بھول چکی ہوں سب، آپ لوگ بھی بھول جائیں.. کل میری بہن کی شادی ہے۔ عرشہ میری اکلوتی بہن ہے اور میں نہیں چاہتی اس خوشی کے موقع پر کوئی بھی غمگین ہو۔ اسی لیے سب بھول جائیں ..."

وہاں بیٹھے ہر شخص کی آنکھوں میں نمی تھی۔ حفصہ کی بات سننے کے بعد سب نے اپنی نمی صاف کی تھی۔ کیونکہ وہ حفصہ کو اور پریشانی نہیں دینا چاہیے تھے کیونکہ ڈاکٹر نے انھیں اس بات سے سخت منع کیا تھا ..

اب ساری شاہ فیملی جا رہی تھی..

"اپنا خیال رکھیے گا کیونکہ آپ میری اکلوتی اور پیاری سالی ہیں۔" احان نے حفصہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

"جیسا آپ کہیں۔" حفصہ نے پیار سے جواب دیا تھا۔

حوریہ اور آئینہ شاہ نے حفصہ کو گلے لگایا تھا۔ "اپنا خیال رکھیے گا۔"

آئینہ شاہ نے جاتے ہوئے حفصہ کا ماتھا چوما تھا۔ حفصہ سے آئینہ کی کچھ ہی دنوں میں بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ اسی لیے آئینہ کو حفصہ کو اس حالت میں دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی۔

آئینہ کے ماتھا چومنے پر زید خان مسکرایا تھا کیوں کہ حفصہ کا ماتھا آج تک صرف زید خان چومتا تھا اور آج آئینہ نے چوما تھا۔۔۔

ساری شاہ فیملی جا چکی تھی۔ براق کرسی پر بیٹھا حفصہ کو دیکھ رہا تھا۔ جو احان شاہ دیکھ چکا تھا۔

"براق چلیں۔" احان نے براق کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہاں چلتے ہیں۔" براق بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا لیکن اس کی نظریں حفصہ پر ہی تھیں۔

"مجھے کچھ کہنا ہے تو تُو بات کر سکتا ہے۔" احان شاہ براق شاہ کی رگ رگ سے واقف تھا۔

براق حفصہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"اپنا خیال رکھیے گا۔ ہم جانتے ہیں آپ اس وقت بہت تکلیف میں ہیں خود کو سنبھال لیجیے گا۔ کسی کی وجہ سے خود کو نقصان نہیں پہنچائیے گا کیونکہ آپ بہت قیمتی ہے آپ نہیں جانتی لیکن آپ کئی لوگوں

کی جینے کی وجہ ہیں۔ اپنا خیال رکھیے گا ہم چلتے ہیں۔ خدا حافظ... " براق کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا.. احان بھی براق کے پیچھے چلا گیا تھا..

حفصہ جو براق کی باتیں سن رہی تھی۔ اسے حیرانی ہوئی۔۔

"اسے کیسے معلوم کہ جب میں تکلیف میں ہوتی ہوں تو خود کو نقصان پہنچاتی ہوں.. " براق جاتے جاتے حفصہ کو سوچ میں مبتلا کر گیا تھا..

لیکن حفصہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دونوں انسان الگ ہیں لیکن عادتیں ایک جیسی ہیں۔ حفصہ اور براق اپنے دکھ اور تکلیفوں کو اپنے اندر ہی ختم کر دیتے تھے۔ یہ لوگوں جتنے بھی نہ خوش کیوں نہ ہو اندر سے لیکن باہر سے یہ ایک ہنستے کھیلتے انسان تھے..

\*\*\*\*\*

زید اس وقت صوفے پر بیٹھا ہوا تھا دونوں پاؤں میز پر رکھے ہوئے تھے.. آنکھیں موندیں ہوئی تھیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ جب اس کا فون بجا وہ جانتا تھا وہ کال کس کی ہے اسی لیے دیکھے بغیر فون کان سے لگایا تھا..

"اسلام وعلیکم سر۔ سب پتا کر لیا ہے اس کے بارے میں اب کیا کرنا ہے.. " فون کی دوسری طرف سے آصف کی آواز گونجی تھی..

آصف زید خان کا سب سے زیادہ قریبی اور وفادار آدمی تھا۔ آصف زید خان کا آفس اسٹنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ پرسنل اسٹنٹ بھی تھا۔ جو ہمیشہ زید خان کے ساتھ رہتا تھا۔ خان فیملی نے اسے اپنے گھر والوں کی طرح رکھا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ آصف اٹھا لو اسے اور پھر تم اچھے سے جانتے ہو کیا کرنا ہے۔۔۔"

"جی جیسا آپ کہیں۔۔ زید خان نے کال کٹ کر دی تھی۔۔"

\*\*\*\*\*

"آئینہ کتنے بے غیرت ہوتے ہیں نہ حمزہ جیسے لوگ اگر میں حفصہ کی جگہ ہوتی نہ تو شادی کی پہلی رات ہی سر پھاڑ دیتی اس کا۔" حوریہ اور آئینہ اس وقت حویلی کے گاڑدن میں موجود تھے۔۔

"یار حوری شکر کرو تمہیں اس جیسا شوہر نہیں ملا۔ تم بہت خوش نصیب ہو کہ تمہیں اس بے غیرت دنیا میں میرے مراد لالا جیسے خوبصورت اور پیار کرنے والے شوہر ملیں ہیں۔۔" آئینہ نے حوریہ کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔۔

"کوئی نہیں، مانا تمہارا بھائی خوبصورت ہے لیکن کبھی تم نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا ہے مجھے تو لگتا ہے تمہارے بھائی کو مسکرانا بھی نہیں آتا شاید، جہی تو جب دیکھو سیریس ہوتے ہیں اور کہاں سے ہے وہ پیار کرنے والا وہ جب مجھے سلام کرتا ہے نہ تم اسے دیکھا کرو تمہارے بھائی کا نام مراد شاہ کی جگہ جلال شاہ ہونا چاہئے تھا۔" حوریہ نے بھی جلدی جلدی جواب دیا۔۔

مراد جو آئینہ سے بات کرنے آیا تھا۔ حوریہ کی باتیں سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

یار تم ہو ہی ناشکری.. تمہیں میرے بھائی کی قدر ہی نہیں ہے.."

"قدر کرنے والی حرکتیں بھی تو کرے تمہارا بھائی.. جب دیکھو رُوب دکھاتا ہے.. لوگ اپنی بیوی کے لیے موم ہوتے ہیں لیکن یہاں تو الگ ہی سین ہے مجھے چھوڑ کر تمہارا بھائی سب سے پیار سے بات کرتا ہے.. "حوریہ نے منہ بنایا تھا..

مراد جو حوریہ کو دیکھ رہا تھا حوریہ کے منہ بنانے پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی جس کی وجہ سے اس کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے..

"صبر کرو میں لالا کو بتاؤں گی کہ تمہیں ان سے بہت شکایتیں ہیں.. "آئینہ نے بھی دھمکی دی تھی..

"جاؤ جسے بتانا ہے بتا دو میں حوریہ شاہ ہو.. براق شاہ کی اکلوتی بہن اور شاہنواز صاحب کی پوتی کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتی.. "حوریہ نے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کیا تھا.. جس پر آئینہ اور حوریہ دونوں کھل کر ہنسی تھی..

مراد جو مسلسل حوریہ کو دیکھ رہا تھا.. اس کو ہنستا دیکھ مراد شاہ کا دل دھڑکا تھا کیونکہ وہ جب سے اٹلی سے واپس آیا تھا اس نے پہلی دفعہ حوریہ کو اتنا بولتا اور ہنستا دیکھا تھا کیونکہ حوریہ شاہ مراد شاہ کی موجودگی میں بولتی بلکل بھی نہیں تھی ہنستا تو دور کی بات تھی شاید وہ مراد سے ڈرتی تھی اور یہ بات مراد نے محسوس کی تھی..

\*\*\*\*\*

براق اس وقت اپنے اسٹڈی روم میں موجود تھا.. بلیک کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے بلک کلر کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کرسی پر بیٹھے وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا.. براق شاہ تکلیف میں تھا کیونکہ حفصہ خان تکلیف میں تھی۔

"کیسے، کیسے سہہ لیا اس نے اتنا سب کچھ۔ اتنا صبر۔۔۔ اتنا ظلم کیسے برداشت کر لیا اس نے۔ وہ شخص ایسے کیسے کر سکتا ہے۔ کیا اسے ذرا رحم نہ آیا اس پر... " براق شاہ کے دماغ میں صرف حفصہ گھوم رہی تھی۔

اگر حوریہ شاہ کے بعد براق شاہ کو اس دنیا میں کوئی لڑکی جان سے عزیز تھی تو وہ تھی حفصہ خان۔ حفصہ خان وہ واحد لڑکی تھی جس کی آنکھوں سے براق شاہ کو عشق ہو گیا تھا۔ حفصہ خان وہ واحد لڑکی تھی دنیا کی جس کی فکر براق شاہ کو اپنی جان سے زیادہ تھی جس کی خوشی براق شاہ کو سب سے زیادہ عزیز تھی..

رات کے تین بجنے کو تھے لیکن براق شاہ وہی بیٹھا حفصہ خان کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ جو آج اس نے سنا تھا کہ حفصہ کن کن اذیتوں سے گزری تھی اس کے بعد نیند آنا تو بہت مشکل تھی۔ اتنا درد تو براق شاہ کو خود کی تکلیفوں پر بھی نہیں ہوا تھا جتنا درد اسے آج حفصہ کی تکلیف سوچ سوچ کر ہو رہا تھا..

اور شاید یہی عشق ہوتا ہے جب آپ کا پسندیدہ شخص تکلیف میں ہو تو آپ کو بھی نیند نہ آئے...

\*\*\*\*\*



وہ دن آچکا جس دن کا سب گاؤں والوں کو بے صبری سے انتظار تھا۔ آج آحان شاہ کی بارات تھی۔۔  
شاہ حویلی کے سب لوگ تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

فلزا تیار ہو چکی تھی۔۔ بلیو کلر کا پاؤں تک آتا فراک پہنے جس پر پھولوں کا کام ہوا تھا جس کے ساتھ خوبصورت سا دوپٹہ تھا جس میں پیلا، اورنج اور بلیو کلر شامل تھا۔۔ کانوں میں جھمکے پہنے۔ بالوں کا جوڑا بنائے، لائٹ سائیک اپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ ابھی وہ بی جان کے کمرے کی جانب جا ہی رہی تھی کہ اچانک اسکی ہیل مڑی تھی جس کی وجہ سے فلزا گرنے والی تھی لیکن عمر خان نے اسے تھام لیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔" عمر نے اسے سیدھا کیا

:میں ٹھیک ہوں یا نہیں اسے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے اور کیوں بچایا تم نے گرنے دیتے نہ۔۔ پہلے بھی گرا چکے ہو سنبھال لوں گی میں خود کو۔۔"

"فلزا خان یاد رکھنا عمر خان کا نام ہمیشہ تمہارے بچانے والوں میں آئے گا گرانے والوں میں نہیں۔۔ اور اپنوں کو تکلیف دینے سے پہلے عمر خان مرنا پسند کرے گا۔۔۔"

فلزا کو شرمندگی سی ہوئی تھی کیونکہ عمر نے اسے ہمیشہ بچایا تھا اور فلزا نے کبھی اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کی تھی۔۔

اب عمر خان بی جان کے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"اسلام و علیکم بی جان.. " فلزا اور عمر دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا..

"ارے و علیکم السلام میرے بچوں آجاؤ.."

"کتنی پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا بالکل شہزادیوں کی طرح.. " بی جان نے فلزا کا ماتھا چوما تھا..

"سب میک اپ کا کمال ہے اور چپکلی جتنا بھی میک اپ کر لے رہتی تو چپکلی ہی ہے.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا..

"چپکلی.. مینڈک سے اچھی ہی ہوتی ہے.. " فلزا نے تپ کر کہا..

"چلو. بی جان آپ کی پوتی نے مانا تو صحیح کہ یہ چپکلی ہے.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا

"بی جان.. " فلزا نے منہ بنایا تھا..

"اچھا اچھا بس کرو میری گڑیا کو تنگ نہیں کرو. یہ بتاؤ تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے.. بارات آتی ہی ہوگی."

"میں کیوں تیار ہوں؟ کون سی میری ہے.. " عمر نے ہنستے ہوئے کہا.

"تمھاری بھی ہو جائے گی جلد ہی..."

"نہیں بی جان ابھی فلحال تو میں بہت بڑی ہوں اور میں نے پتہ کیا ہے وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی.."

"اوو کبھی مجھے بھی بتانا کون ہے میرے شہزادے کی پسند.."

"وائے نوٹ میری جان بتاؤں گا لیکن ابھی مجھے بہت خوفیاجگہ جانا ہے.. واپس آکر بات کرتا ہوں..  
اگر مجھے کچھ ہو گیا تو فاتحہ پڑھ لینا.."

"توبہ کرو لڑکے کچھ نہیں ہو گا تمہیں کہاں جا رہے ہوں کون سی خوفیاجگہ.."

"بس ایسا سمجھ لیں کہ کسی کو میری نیڈ ہے... اور جہاں جا رہا ہوں وہ جگہ بہت خطرناک ہے آپ بس  
دعا کیجیے گا جس مقصد کے لیے جا رہوں اس میں کامیاب ہو کر آؤں.."

"خدا تمہیں سلامت رکھے میرے بچے تمہاری حفاظت کرے اور تمہیں کامیاب کرے.."

"بی جان نے  
آیت الکرسی پڑھ کر عمر پر پونگی تھی.."

"خدا حافظ چپکلی.. ویسے مزاق سے ہٹ کر پیاری لگ رہی ہو تم اللہ نظر سے بچائے تمہیں.."

"عمر پیار  
سے کہہ کر جا چکا تھا.."

آج پہلی دفعہ عمر کو خود سے دور جاتے دیکھ فلزا کو ایک انجانا سا خوف آیا تھا۔ جیسے کچھ برا ہونے والا  
ہے..

\*\*\*\*\*

احان شاہ بلیک کلر کا تھری پیس کا سوٹ پہنے جس کی شرٹ وائٹ کلر کی تھی۔ بال جیل سے سیٹ  
کیے۔ وہ نیلی آنکھوں والا مغرور شہزادہ آج قیامت ڈھا رہا تھا..

"لالا آپ یہ والی وچ پہنے گئیں.."

"آئینہ شاہ روم میں داخل ہوتے ہوئے جلدی سے بولی.."

"ارے واہ لالا آپ تو بہت خوبصورت لگ رہیں ہیں.. ماشاء اللہ اللہ نظر سے بچائے.. " آئینہ شاہ نے نظر اتارنے والے انداز میں کہا..

"لالا.. "حوریہ شاہ جو بھاگتے ہوئے احان کے کمرے میں آئی تھی فوراً رکی..

"ارے ارے لالا کتنے حسین لگ رہیں ہیں آپ اللہ آپ کو نظر سے بچائے.. "حوریہ نے آیت الکرسی پڑھ کر احان پر پھونکی تھی..

"ارے تم دونوں بھی شہزادیاں لگ رہی ہوں.. "

"شکریہ.. " دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا تھا..

"لالا آپ یہ والی وچ پہنیں گے.. "حوریہ نے ایک وچ احان شاہ کے سیدھے ہاتھ میں پکڑائی تھی جو بلیک کلر کی بہت قیمتی وچ تھی.

"نہیں لالا آپ یہ والی وچ پہنے گے.. " آئینہ نے احان شاہ کے اٹے ہاتھ میں ایک وچ پکڑائی تھی جو براؤن کلر کی تھی اور وہ بھی بے حد خوبصورت تھی..

احان شاہ دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا. جتنی عزیز آحان شاہ کو آئینہ شاہ تھی اتنی ہی عزیز اسے حوریہ شاہ بھی تھی. احان شاہ کی دنیا بستی تھی ان دونوں میں..

"آؤ، ووٹنگ کرتے ہیں جس کے ووٹ زیادہ ہوئے میں وہی وچ پہنوں گا... "

اب وہ تینوں مراد شاہ کے روم کی جانب بڑھے تھے کیونکہ احان جانتا تھا کہ سب وہی ہوں گے کیونکہ مراد شاہ کو کچھ ضروری کام تھا جس کی وجہ سے وہ آج شہر سے باہر جانے والا تھا اور یہ بات صرف احان، عالیہان اور براق شاہ جانتے تھے ..

\*\*\*\*\*

"فرتاشیہ جلدی.. " اسماعیل جو فرتاشیہ کو بلانے آیا تھا کیونکہ مہمان آنے شروع ہو چکے تھے۔ انہوں نے رخصتی حویلی میں ہی رکھی تھی ..

فرتاشیہ کو آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ اچانک رک گیا تھا ..

"ک۔ کیا ہوا۔ اچھی نہیں لگ رہی کیا.. " اسماعیل کو مسلسل خود کو دیکھتا دیکھ فرتاشیہ کنفیوز سی ہو گئی تھی .

فرتاشیہ گرین کلر کا پاؤں تک آتا فراک پہنے جس کے اوپر گولڈن کلر سے ستاروں کا کام ہوا تھا جس کا دوپٹہ بھی گولڈن کلر کا تھا.. ہلکا سا میک اپ کیے بال کھلے چھوڑے جو کمر تک آرہے تھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ..

"کیا ہوا ہے اسماعیل مجھے ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں کیا اچھی نہیں لگ رہی .. "

"نہیں میں سوچ رہا ہوں تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہوں کیسے نظر اتاروں تمہاری .. " اسماعیل نے فرتاشیہ کے قریب ہو کر کہا۔

اسماعیل کی اس بات پر فرتاشیہ نے شرم سے سر جھکایا تھا ..

"ارے واؤ مسز اسماعیل آپ شرماتی بھی ہیں کیا.. " اسماعیل نے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"مانا کہ مسٹر اسماعیل آپ میں شرم دور دور تک نہیں پائی جاتی لیکن یاد رکھیے مسز اسماعیل میں بہت شرم ہے.. " فرتاشیہ کی اس بات پر کمرے میں اسماعیل کا قہقہہ گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

"مراد کب تک واپسی ہو گی .."

"یار براق شاید آج رات تک.. یا پھر خدا ہی جانے .."

"بکواس نہیں کیا کرو مراد.. " عالیہاں نے مراد کو کشن مارا تھا جس پر مراد مسکرا دیا تھا..

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے کہ احان، آئینہ اور حوریہ شاہ کمرے میں داخل ہوئے..

احان شاہ کو دیکھ کر تینوں نے 'ماشاء اللہ' کہا تھا کیونکہ آج احان شاہ شہزادہ لگ رہا تھا..

"لالا سچ سچ بتائیں کون سی واچ پیاری ہے.. " حوریہ نے عالیہاں شاہ کی طرف دیکھ کر کہا.

احان شاہ نے دونوں واچ عالیہاں شاہ کی جانب کی تھیں..

"دیکھیں آپ تینوں سچ سچ بتائیں کہ کون سی پیاری ہے.. " اب کی بار آئینہ بولی تھی..

"احان ایک کام کرو بلیک والی سیدھے ہاتھ میں اور براؤن والی اٹے ہاتھ میں پہن لو.. " براق معاملہ

سمجھ چکا تھا اسی لیے مسکراتے ہوئے کہا.. براق کی اس بات پر وہاں سب کو ہنسی آئی تھی..

"ویسے بلیک والی کس کی ہے یہ زیادہ سوٹ کرے گی.. " عالیہاں نے واچ کو دیکھتے ہوئے کہا..

"واؤ لالا آپ کی چوائس بہت زبردست ہے.. "حوریہ نے خوشی سے کہا..

"جائیں آج سے آپ ہمارے لالا نہیں ہیں.. " آئینہ نے منہ بسورا تھا..

"ارے بچے ادھر آؤ.. "عالیہان نے پیار سے اسے گلے لگایا تھا..

"مراد لالا آپ بتائیں کون سی پیاری ہے.. " آئینہ نے مسکرتے ہوئے سوال کیا..

مراد نے ایک نظر آئینہ کی طرف دیکھا جو بہت خوش تھی اور دوسری نظر حوریہ شاہ کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"ویسے براؤن والی اچھی ہے.. " آئینہ مراد کی بات سنتے ہی مراد کے گلے لگی تھی.. جبکہ حوریہ منہ بناتی ہوئی براق کے گلے لگے انھیں دیکھ رہی تھی..

"لیکن.. اس سوٹ کے ساتھ بلیک والی بیسٹ لگے گی.. " آئینہ جو ابھی پوری طرح سے خوش بھی نہ ہوئی تھی مراد کی بات سن کر براق کی طرف دیکھا..

حوریہ جو براق کے گلے لگے ہوئی تھی مراد کی بات سنتے ہی خوشی سے اچھلی تھی..

"لالا دو وٹ ہو گئے.. اب آپ یہی پہنے گے.. " احان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے کیا تھا.. اور اب حوریہ احان کو واپس پہنا رہی تھی..

آئینہ نے ایک نظر مراد کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا اس کے بعد براق کو دیکھا..

"یار لالا آپ ہی میرے اصلی والے لالا ہیں.. " براق نے آئینہ کو گلے لگایا تھا..



"ویسے واچ پیاری ہے۔" براق نے مسکراتے ہوئے کہا

"واقعی آپ کو پسند آئی ہم پہنائیں آپکو.."

"کیوں نہیں آخر کو میری گڑیا کی پسند ہے.. " براق نے اپنا ہاتھ آئینہ کی جانب بڑھایا تھا.. آئینہ نے خوشی خوشی براق کو واچ پہنائی تھی ..

"آپ لوگوں نے جانا نہیں ہے کیا.. " مراد نے سوال کیا .

"جا ہی رہیں ہیں۔ ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے یہاں رہنے کا.. " آئینہ نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔

"ارے میرا بچہ.. ناراض ہے کیا مجھ سے.. " مراد نے آئینہ کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھا..

"براق لالا کیا کوئی کچھ بول رہا ہے کیا.."

"کیسے صحیح ہوگی میرے بچے کی ناراضگی.. " مراد نے سوال کیا تھا

"چو کلیٹ آئس کریم کھانے چلیں گے آپ میرے ساتھ.. " آئینہ کی اس بات پر کمرے میں موجود سب ہنسنے لگے..

"اوکے ڈن میں اسلام آباد جا رہا ہوں جب واپس آؤں گا تو سب سے پہلے چلیں گے.."

"یار لالا ابھی آپ آئے تھے۔ کیوں جاتے ہیں آپ بار بار.. " آئینہ نے منہ بنایا تھا۔۔

"بچے ایک بہت اہم کیس ہے.. جانا لازمی ہے.. سمجھا کرو.."

"او کے مراد شاہ آپ کو آخری دفعہ معاف کر رہیں ہیں اس کے بعد آپ کہی گئے تو ہم آپ سے بات نہیں کریں گے.." "آئینہ شاہ مراد کے گلے لگی تھی ..

\*\*\*\*\*

وہ بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس، بال جیل سے سیٹ کیے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہا تھا ..

زید خان ابھی عرشہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا ..

عرشہ بیڈ پر بیٹھی تھی وہ لال کلر کے دلہن کے جوڑے میں ملبوس بالوں کا جوڑا کیے دوپٹہ سر پر کیے۔ میک اپ لگائے۔ کانوں میں جھمکے پہنے۔ گلے میں خوبصورت سے ہار پہنے۔ ماتھے پر بندیا لگائے وہ آج کسی کو بھی چاروں خانے چت کر سکتی تھی ۔

"کیا میں اندر آجاؤ .."

"جی لالا آجائیں .." عرشہ کے چہرے پر ایک الگ سارنگ تھا ..

"ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے میری گڑیا بالکل کسی شہزادی کی طرح.." "زید نے عرشہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ اب وہ بیڈ پر عرشہ کے برابر بیٹھا تھا ..

"کیا ہوا ہے۔ ناراض ہو کیا مجھ سے .." "ہاں وہ زید خان تھا جسے کسی لڑکی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن مریم، عرشہ اور حفصہ میں جان قید تھی زید کی ..

"نہیں میں کیوں ناراض ہونے لگی.." "عرشہ نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا ..

"ادھر دیکھو عرش سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے کیا سوچ رہی ہو.." زید نے عرشہ کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"لالا آپ سب کو اپنا فیصلہ کیوں صحیح لگ رہا ہے۔ آپ سب کو احان اتنا سیدھا کیوں لگ رہا ہے ایسا بھی تو ہو سکتا ہے وہ بھی حمزہ لالا جیسا ہو.." عرشہ نے گہری سانس خارج کی تھی...

"اور تمہیں یہ فیصلہ کیوں غلط لگتا ہے۔ اور میں نے ایسے ہی نہیں دے دی اپنی گڑیا اس سردار کو.. تمہارے نکاح ہونے سے پہلے سب معلوم کیا تھا.."

"لیکن لوگوں کو کیا پتہ کہ انسان اندر سے کیسا ہے۔ ہمیں بھی یہی لگتا تھا کہ ہم حمزہ لالا کو جانتے ہیں۔ ہم بھی انہیں اچھا انسان سمجھتے تھے۔ انسان کی نیت کا کسی کو نہیں پتا ہوتا.." عرشہ کی آواز میں دکھ واضح تھا۔

"گڑیا مرد کی نیت اس کی آنکھوں سے پتا چلتی ہے۔ یقین کرو میرا وہ بہت اچھا انسان ہے بہت خوش رکھے گا تمہیں۔"

"اگر نہ رکھ سکا جو آپ کے ساتھ ہوا ہے وہی اگر میرے ساتھ ہوا تو۔ تو کیا کریں آپ لوگ.." عرشہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی..

"یقین کرو ایسا کچھ نہیں ہوگا..."

"اگر ہو گیا تو.."

"یقین ہے نہ اپنے زید لالا پر تو کچھ نہیں ہوگا۔ بہت خوش رکھے گا وہ تمہیں.." زید نے پیار سے کہا

"خوش.." عرشہ دکھی مسکرائی تھی

"للا میری خوشیاں میرے خوابوں سے تھی اور آپ سب سے تھی۔ لیکن آپ لوگوں نے میرے خواب مجھ سے چھین لیے۔ اور میرا مان میرا بھروسہ توڑ کر آپ لوگ خود بھی مجھ سے دور ہو گئے ہیں۔ اب میری لیے خوش رہنا ناممکن ہے۔" عرشہ نے نظریں جھکا لیں تھی

"میری بات سنو گڑیا۔ جوڑے آسمان سے بن کر آتے ہیں۔ اور وہ ہی تمہارا مجازی خدا ہے۔ تم احان کی پسلی سے بنائی گئی ہو اور تمہیں اسی کے پاس جانا تھا۔ تمہارا نکاح ہوا ہے اس سے۔ میں نہیں جانتا کہ تم کیا سوچ رہی ہو۔ لیکن ایک بات کی گیرنٹی میں دے سکتا ہوں وہ بہت اچھا انسان ہے میں یہ سب ایسے ہی نہیں بول رہا میں نے کافی وقت گزارا ہے اس کے ساتھ اور یقیناً وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔ اس کے ساتھ رہ کر تم جان جاؤ گی سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔" زید کہہ کر جاچکا تھا۔

"نہیں للا۔ سب مرد ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی ایک لڑکی کبھی پسند نہیں آسکتی ان کی زندگی میں پہلی سے ہی کوئی نہ کوئی ہوتی ہے۔ ان پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔ ہر مرد کے اندر ایک حیوان ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ باہر آہی جاتا ہے۔ سب مردوں کے لیے اپنی انائیں عزیز ہوتی ہیں۔ کوئی بھی مرد عورت کو عزت نہیں دے سکتا۔" عرشہ نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے ابھی زید گیا تھا۔ ایک آنسو عرشہ کے رخسار سے بہا تھا جو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔

\*\*\*\*\*

عرشہ اس وقت اپنے کمرے میں تھی جب اسے باہر سے شور کی آواز آئی تھی۔ وہ شور سے اندازہ لگا چکی تھی کہ احان شاہ بارات کے ساتھ آچکا ہے۔ ابھی وہ کچھ سوچ ہی رہی تھی۔ کہ حوریہ اور آئینہ کمرے میں داخل ہوئیں۔

"اسلام وعلیکم بھابھی.. " آئینہ کی خوشی بلکل نظر آرہی تھی .

"وعلیکم اسلام.. "عرشیہ پھیکی مسکرائی تھی ..

"ارے ماشاء اللہ خدا نظر سے بچائے آپ کو.. آئینہ تم نے ایک بات نوٹ کی .."

"کیا.. " آئینہ نے سوالیہ نظروں سے حوریہ کی جانب دیکھا۔

"بھابھی نے لالا کا فیورٹ کلر پہنا ہوا ہے۔ " حوریہ نے شرارت سے کہا..

حوریہ کی بات پر آئینہ کھکھلا کر ہنسی تھی...

"کیا ہوا ہے آپ صحیح ہیں نہ.. " آئینہ کو عرشیہ کچھ پریشان سی لگی تھی ..

"ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے.. " عرشیہ ہلکی سی مسکرائی تھی ..

"فکر نہ کریں میرے لالا بہت اچھے ہیں.. آپ کا بہت خیال رکھیں گیں.. " حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا

عرشیہ نے حوریہ کی جانب دیکھا تھا.. "تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں اسی وجہ سے پریشان ہو .."

"ہمیں آنکھیں پڑھنی اچھے سے آتی ہیں.. " حوریہ نے کندھے اچکائے تھے ..

"چلیں آجائیں باہر جانا ہے کیونکہ سب انتظار کر رہے ہیں آپکا.. " آئینہ نے اپنا ہاتھ عرشیہ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا ..

\*\*\*\*\*

"لالا.. زید جو احان اور عالیہان سے بات کر رہا تھا مریم کی. آواز پر فوراً مریم کی جانب متوجہ ہوا..  
"کیا ہوا ہے گڑیا.. زید کو مریم پریشان سی لگی تھی..

عالیہان نے ایک نظر مریم کی جانب دیکھا جو سلور کلر کا لہنگا پہنے جس کے اوپر بلیک کلر کی شرٹ تھی  
جس پر سلور کلر کے پھولوں کا کام ہوا تھا. ساتھ میں سلور کلر کا ہی دوپٹہ لیے. بال کھلے چھوڑے  
کانوں میں جھمکے پہنے اور لائٹ سامیٹاپ کیے وہ بالکل گڑیا لگ رہی تھی..

"لالا عمر لالا کہی. نہیں مل رہے.."

"یہی ہوگا. کیا ہو گیا ہے.."

"لالا ہمیں فکر سی ہو رہی ہے میں نے کال بھی کی ہے لیکن وہ نہیں اٹھا رہے وہ ایسا کبھی نہیں کرتے  
آپ انھیں کال لگائیں نہ.. "مریم نے زید کا بازو پکڑا تھا۔

"مریم وہ کہی کام سے گیا ہے.. اس نے کہا ہے کہ وہ آجائے گا رات تک تم فکر نہ کرو.. "فلزا جو اسٹیج  
پر بی جان سے بات کرنے آئی تھی مریم کو ایسے پریشان دیکھا تو فوراً بولی..

"لیکن ایسا کون سا کام ہے جو وہ عرشہ کی شادی چھوڑ کر گیا ہے اور آپ کو کس نے بتایا ہے.."

"مجھے نہیں بتایا کسی اور کو بتا رہا تھا تو میں نے غلطی سے سن لیا. جب آئے گا تو پوچھ لینا.. "فلزا کہہ  
کر جا چکی تھی..

"واوو عمر لالا اور فلزا کتنے اچھے دشمن ہیں نہ کہ اپنی پرسنل باتیں بھی صرف ایک دوسرے کو بتاتے  
ہیں.. "مریم نے زید کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

زید نے مریم کے سر پر پیار سے تھپڑ مارا تھا۔، "لڑکی سدھر جاؤ" ..

"آء لالا بال خراب کر دیے .." مریم نے زید کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا ..

\*\*\*\*\*

احان جو زید کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ اچانک اس کی نظر سامنے سے آتی عرشہ خان پر پڑی جو لال جوڑے میں احان کو اپنے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ احان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا ..

احان نے اپنا ہاتھ عرشہ کی جانب بڑھایا تھا جسے عرشہ نے تھام لیا تھا ..

اب وہ دونوں ساتھ بیٹھ چکے تھے .. سب لڑکیوں کی نظر انھی پر تھی۔ شادی میں بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے تھے جس میں پولیس والے اور بڑے بڑے بزنس مینس شامل تھے ..

"براق اور مراد نظر نہیں آرہے۔ نہیں آئے کیا .." زید نے احان سے سوال کیا ..

"نہیں مراد اسلام آباد گیا ہے اسے کام تھا۔ اور براق ہسپتال کے کام سے گیا ہے آتا ہی ہوگا .." احان نے سنجیدگی سے جواب دیا ..

\*\*\*\*\*

"لالا ہمیں آپ کی شادی پسند نہیں آئی .." آئینہ احان کے برابر بیٹھی تھی ..

زید نے ایک نظر اٹھا کر آئینہ شاہ کی طرف دیکھا جو منہ بنا رہی تھی ...



آئینہ شاہ مہرون کلر کی ویلوٹ کی ساڑھی پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی.. زید نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں تھی..

"کیوں.. "احان نے مسکراتے ہوئے سوال کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آئینہ یہ کیوں کہہ رہی ہے..  
"آپ کی شادی میں چوکیٹ آسکریم ہی نہیں ہے اور نہ ہی گلاب جامن ہے.. "آئینہ نے آہ بھری تھی..

"تو بچے کو آسکریم اور گلاب جامن چاہیے.. "احان نے سوچتے ہوئے کہا  
"یار لالا مراد لالا تو چلے گئے پتہ نہیں کب آئیں گے آپ مجھے آسکریم منگوا دیں نہ.. "آئینہ نے  
احان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

"کوئی ضرورت نہیں ہے.. خبردار احان اگر تم نے اس کی ایسی الٹی سیدھی خواہشیں پوری کیں.."  
زرینہ شاہ نے سختی سے کہا..

"امی وہ بچی ہے ابھی.. "احان نے آئینہ کو خود سے لگاتے ہوئے کہا..  
"کوئی بچی نہیں ہے یہ تم نے اور مراد نے اس کی ہر خواہش مان کر اسے بہت بگاڑا ہوا ہے.. اور  
ویسے بھی سردیاں ہے اگر اس نے اسکریم کھائی تو اس کا گلہ خراب ہو جائے گا.. اور اس کی طبیعت  
خراب ہو جائے گی.."

"مما سردیاں ہے تو کیا ہوا انسان جینا چھوڑ دے کیا.. "آئینہ نے منہ بنایا تھا..

"احان میں جارہی ہوں مجھے بلا رہیں ہیں شائستہ بیگم لیکن تم اسے آسکریم ہرگز نہیں دلاؤں گے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.."

"زرینہ شاہ آپ گاؤں کے سردار کو دھمکی دے رہیں ہیں اس کی سزا آپ کو ملے گی.. " زرینہ بیگم جو جارہیں تھی آئینہ کی بات پر پلٹ کر آئینہ کی طرف دیکھا جو ان کے دیکھتے ہی احان کے سینے میں چھپ گئی تھی..

"لالا.. " آئینہ نے احان کے بازو پکڑا تھا..

"کب چاہیے میرے بچے کو آسکریم.. " احان مسکرایا تھا..

"کیا واقعی لا کر دیں گے.. " آئینہ کی تو جیسے دلی مراد پوری ہو رہی ہے..

"کیا ایسا ہوا ہے کہ آئینہ شاہ کوئی خواہش کرے اور وہ پوری نہ ہو.. "

"نہیں.. " آئینہ ہنسی تھی..

"میرے خیال سے اب تمہاری بھی شادی کر دینی چاہیے.. پھر تمہارا شوہر ہی کرے گا تمہاری فرمائشیں پوری.. " طیبہ بیگم مسکراتے ہوئے بولی

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہماری فرمائشیں پوری کرنے کے لیے ہمارے مراد اور احان لالا ہیں نہ.. "

\*\*\*\*\*

"حفصہ آپنی کہاں ہیں.. " عرشہ کے سوال پر زید نے اسے دیکھا۔

"یہی تھی ابھی آتی ہی ہوگی.. "

"لو آگئی.. " مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حفصہ بلیک کمر کی ساڑھی پہنے۔ کانوں میں گولڈن کمر کے جھمکے پہنے۔ بالوں کا جوڑا کیے وہ جنت کی حور لگ رہی تھی..

براق شاہ وائٹ کمر کا کاٹن کا جوڑا پہنے جس کے اوپر بلیک کمر کی واسکٹ تھی.. چہرے پر سنجیدگی لیے۔ وہ مغرور انسان بلا کا خوبصورت لگ رہا تھا..

وہ دونوں اسٹیج کی جانب آرہے تھے۔ حفصہ خان آگے چل رہی تھی جب کہ براق شاہ پانچ قدم کے فاصلے پر اس کے پیچھے چل رہا تھا..

حفصہ خان اسٹیج پر آتے ہی مسکراتے ہوئے زید اور مریم کے ساتھ بیٹھی تھی.. جبکہ براق شاہ اسٹیج پر آتے ہی سب سے پہلے زید کو گلے ملا تھا اس کے بات مریم اور حفصہ کو سلام کیا تھا۔  
اب براق عرشہ کے برابر بیٹھا تھا..

"شادی مبارک مسز احان.. " براق نے مسکراتے ہوئے کہا

جس پر عرشہ بھی ہلکی سے مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

اب رخصتی کی تیاری کی جارہی تھی.. مریم اور آئینہ عرشہ کو اپنے ساتھ فوٹوشوٹ کروانے لے گئی تھی..

اسٹیج پر صرف احان موجود تھا ابھی احان نے موبائل پر کسی کو میسج کر کے موبائل پوکٹ میں رکھا ہی تھا کہ حفصہ احان کے برابر صوفے پر آکر بیٹھی تھی..

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے.."

"جی میری پیاری سالی بولیں.. احان نے پیار سے جواب دیا تھا..

"میری عرشہ کا خیال تو رکھو گے نہ.."

احان جان چکا تھا کہ حفصہ یہ سوال کیوں کر رہی ہے..

"جی.. احان مسکرایا تھا..

"تمہیں پتہ ہے میری بہن بہت اچھی ہے۔ مجھے بہت عزیز ہے لیکن جن حالات میں شادی ہوئی اس کی وجہ سے وہ بہت ڈسٹرب ہے۔ وہ بہت ڈر سی گئی ہے۔ وہ کسی کو بتا نہیں رہی لیکن میں جانتی ہو وہ بہت پریشان ہے۔ اسے لگتا ہے جو میرے ساتھ ہوا وہی اس کے ساتھ ہوگا۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ تم میری بہن کا بہت خیال رکھو گے۔ تمہیں معلوم ہے عرشہ ہمارے خاندان کی سب سے بولنے والی لڑکی تھی لیکن حالات نے اسے بدل کر رکھ دیا ہے جو لڑکی کبھی چپ نہیں ہوتی تھی آج وہ بول ہی نہیں رہی۔ وہ سب سے ناراض ہے امی ابو مجھ سے اسے لگتا ہے ہم نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے..."

"کیسی زیادتی.. " احان نے سوال کیا

"عرش کا خواب تھا ڈاکٹر بننا اور ابھی اس کا لاسٹ ایئر چل رہا تھا لیکن اس کا تم سے نکاح ہو گیا ہے اور اب وہ پڑھ نہیں سکتی.. میں نہیں جانتی احان اس کا رویہ تمہارے ساتھ کیسا ہوگا لیکن اس کی ہر غلطی کے لیے اسے معاف کر دینا.. وہ بہت غلطیاں کرتی ہے.. بہت الٹی سیدھی خواہشات کرتی ہے.. اپنا خیال بھی وہ خود نہیں رکھ سکتی تم اس کا خیال رکھ لینا.. وہ بہت اچھی ہے وہ ویسی بالکل نہیں ہے جیسی وہ نظر آرہی ہے وہ اندر سے بہت موم ہے.. اسے سمجھنا بہت مشکل ہے.. کبھی کبھی وہ بڑی سے بڑی بات پر بھی نہیں روتی لیکن کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں.. وہ بہت حساس ہے.. اسے کبھی تکلیف مت دینا.. " حفصہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی..

اور پھر کسی نے سچ ہی کہا ہے بڑی بہن ماں کے برابر ہی ہوتی ہے..

"میری کیوٹ سی سالی روتے ہوئے بالکل اچھی نہیں لگتی اور اگر آپ ایسے روئیں گی نہ تو آپ کا اتنا مہنگا میک اپ خراب ہو جائے گا.. " احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

حفصہ آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرائی تھی..

"ویسے کیا کیا پسند ہے اپکی بہن کو.. " احان نے مسکراتے ہوئے کہا

میری بہن کو چاکلیٹ۔ روزیز اور ہاں سب سے ضروری ناویلز پسند ہے.. تمہیں پتا ہے وہ ہمیشہ کہتی تھی کہ وہ ایسے انسان سے شادی کرے گی جو بالکل ویسا ہی ہوگا جیسے اس کی ناویلز کے ہیرو ہوتے ہیں.. "

"اچھھا.. ویسے چوکیٹ کے معاملے میں میری بیوی اور میری بہن کی صحیح جے گی.."  
احان کی بات پر حفصہ اور احان دونوں ہنسے تھے..

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے فلزا.. " فلزا جو حویلی کے دروازے پر ٹھل رہی تھی.. بی جان اس کے پاس آئی تھی..  
"ہاں کچھ نہیں کیوں.."

"فلزا میری بچی مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی تم بتاؤ کیا ہوا ہے.."  
"عمر ابھی تک واپس نہیں آیا۔ زید لالا کو بولیں نہ اسے کال کرے.."

بی جان اس کے انداز فکر پر مسکرائی تھی.. "تمہیں عمر کی فکر ہو رہی ہے کیا.."  
"نہیں مجھے کیوں ہونے لگی اس کی فکر.. وہ تو بس وہ عرشہ کا بھائی ہے نہ سب مہمان پوچھ رہے ہیں  
اس کے بارے میں جبھی میں نے بولا ہے ورنہ میری طرف سے بھاڑ میں جائے مجھے کیا.."  
"اچھا کس نے پوچھا ہے اس کے بارے میں.. " بی جان جانتی تھی اپنی پوتی کو کیونکہ فلزا جب جھوٹ  
بولتی تھی وہ ہچکچاتی تھی..

"وہ ابھی یہی تھی صبر مجھے ایک کام یاد آگیا ہے۔ میں آتی ہوں.. " فلزا فوراً وہاں سے گئی تھی..  
"میرے بچے تمہیں تم سے زیادہ جانتی ہوں.. " بی جان مسکرائی تھیں..

\*\*\*\*\*

"چلیں اب اجازت دیں اب وقت ہو گیا ہے ہماری امانت لے جانے کا.." شاہنواز صاحب نے اجازت طلب کی تھی..

ابھی عرشہ سب سے مل رہی تھی..

فراز صاحب کے سینے سے لگ کر وہ بہت روئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی جتنی تکلیف عرشہ کے دل میں ہے اس سے کئی زیادہ اس کے باپ کے دل میں ہے..

اب وہ حفصہ کے گلے لگی تھی.." میری جان نئی زندگی مبارک اپنا اور اپنے گھر کا خیال رکھنا.. احان کو ایک موقع ضرور دینا.." حفصہ نے عرشہ کا ماتھا چوما تھا..

"میری بیٹی کو دکھ مت دینا اس کا خیال رکھنا.." فراز صاحب نے احان سے کہا جو کار کا دروازہ کھولے کار سے ٹیک لگائے عرشہ کا انتظار کر رہا تھا..

"انکل وہ اب میری بیوی ہے میری عزت اور احان شاہ کو اپنی عزت سب سے عزیز ہے.. آپ سے وعدہ کرتا ہوں اپنی بیوی کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ کروں گا اس پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا.. اب اجازت دیں۔"

اب عرشہ کار میں بیٹھی تھی..

عرشہ کا لہنگا کار سے باہر تھا۔ جو احان شاہ نے جھک کر صحیح کیا تھا.. پھر احان نے کار کا دروازہ بند کر دیا تھا.. اور سب مردوں سے گلے ملنے کے بعد اب احان شاہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا...

\*\*\*\*\*



"تم ٹھیک ہو ایگل .."

"ہاں ٹائیگر میں ٹھیک ہو .." وہ دونوں اس وقت فارم ہاؤس پر موجود تھے ..

"تم واقعی ٹھیک ہو نہ .." ٹائیگر نے فکر مندی سے کہا

"ہاں میں ٹھیک ہو ہمارا کام ہو چکا ہے .. اب میں سکون میں ہو .."

"چلو کل ملتے ہیں .. خدا حافظ .." ایگل نے ٹائیگر کے گلے ملتے ہوئے کہا ..

اب وہ دونوں فارم ہاؤس سے جا چکے تھے ..

یہ فارم ہاؤس ایک ویران جگہ پر موجود تھا جہاں کوئی دوسرا گھر نہیں تھا ..

\*\*\*\*\*

عرشہ اس وقت ایک کمرے میں موجود تھی .. جو کہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا .. عرشہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اس کا لہنگا بیڈ پر چاروں طرف پھیلا ہوا تھا ..

"یا اللہ کیا کروں میں .." عرشہ بہت گھبرا رہی تھی .. سینے میں ایک تکلیف سی تھی جو وہ کسی کو بتانا چاہتی تھی لیکن بتا نہیں پا رہی تھی اور کوئی اس کی خاموشی سمجھ بھی نہیں رہا تھا ...

\*\*\*\*\*

"لالا رکیں .. کدھر جا رہے ہیں .." حوریہ نے دروازہ پر ہاتھ رکھ کر احان شاہ کو روکا تھا ..

"کیا چاہیے اب تم دونوں کو .." احان نے سینے پر بازو باندھے تھے ..

"نگ دیں اسکے بعد ہی آپ کو جانے دیں گے ورنہ نہیں.." آئینہ نے خوشی سے کہا

"یہ لو میری بیوی کا صدقہ اب ہٹو میرے راستے سے.." احان نے جیب سے پچاس ہزار نکال کر آئینہ اور حوریہ کی ہتھیلی پر رکھے تھے.. حوریہ نے خوشی سے احان کو جانے کی جگہ دی تھی.. احان اب کمرے میں داخل ہوا تھا..

عرشہ کو اپنا دل منہ میں آتا ہوا محسوس ہو رہا تھا..

اب احان عرشہ کے سامنے بیڈ پر آکر بیٹھا تھا اور عرشہ کا گھونگھٹ اٹھایا تھا..

عرشہ نے نظریں اٹھا کر احان شاہ کو دیکھا تھا.. احان شاہ کو اپنی جانب دیکھتے دیکھ عرشہ نے فوراً نظریں نیچے کی تھی..

"آپ کی منہ دکھائی.." احان نے ایک لال کلر کی خوبصورت سی ڈبی عرشہ کی جانب بڑھائی تھی جو عرشہ نے لے کر سائڈ پر رکھ دی تھی..

وہ جان چکا تھا کہ عرشہ اس وقت غصے میں ہے.. احان کو عرشہ کا ایسا کرنا بہت اچھا لگا تھا.. اگر عرشہ کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ تو خوشی سے مر جاتی لیکن یہ عرشہ خان تھی جسے احان شاہ سے نفرت تھی..

اُس احان شاہ سے نفرت جس پر دنیا کی ہر لڑکی مرتی تھی.. جس کو پانے کی کوشش ہر لڑکی نے کی تھی لیکن احان شاہ نے خود کو اپنی بیوی کے لیے سنبھال رکھا تھا..

"آپ دیکھیں گی نہیں کہ کیا ہے اس میں.." احان کا لہجہ موم تھا.. وہ سردار تھا.. احان شاہ جس کے لہجے میں ہمیشہ سنجیدگی ہوتی تھی آج اس لہجے میں صرف محبت تھی..

"نہیں، مسٹر احان میری بات کان کھول کے سنو مجھے نہ تو تمہارے گفٹ میں کوئی انٹرسٹ ہے اور نہ ہی تم میں سمجھے.." عرشہ کی آواز اونچی ہوئی تھی..

"اوکے.." احان نے ڈرازپر رکھا ٹیشو باکس عرشہ کے سامنے رکھا تھا..

"کیا ہے یہ.." عرشہ نے سوال کیا

"ٹیشو باکس میں جانتا ہوں آپ تکلیف میں ہے آپ رو سکتی ہیں یہاں کوئی نہیں ہے میرے علاوہ.. یہ رہا ٹیشو باکس، یہ رہا پانی اور یہ رہا آحان شاہ کا کاندھا.." احان کا لہجہ نرم ہی تھا

عرشہ نے بے اختیار احان کی جانب دیکھا..

"کیسے انسان ہو تم میں تم پر چیخ رہی ہوں.. اپنی نفرت ظاہر کر رہی ہوں اور تم مجھے ٹیشو دے رہو ہو.." عرشہ کو جیسے حیرت ہوئی تھی..

"دیکھیں.. اگر آپ کی تکلیف آج باہر نہ نکلی تو کبھی نہیں نکل سکے گی اسی لیے رو کر اپنی ساری تکلیف نکال دیں۔ اور جہاں تک مجھ سے نفرت کی بات ہے تو اس کے لیے پوری زندگی باقی ہے کر لیجیے گا جتنی کرنی ہے..." احان نے ایک ٹیشو نکال کر عرشہ کے ہاتھ میں ٹھامایا تھا۔

عرشہ کو احان شاہ بہت عجیب لگا تھا.. سب صحیح کہہ رہے تھے وہ دوسرے مردوں کی طرح نہیں تھا شاید..

کیسا انسان ہے یہ .. وہ تکلیف جو کسی کو نہیں دکھی وہ اسے کیسے دیکھ گئی .. احان عرشہ کو حیران کر گیا تھا ..

"نہیں ہے میرے اندر کوئی تکلیف اور اگر ہے بھی تو عرشہ خان کبھی تمہارے سامنے نہیں روئے گی اتنی کمزور نہیں ہو میں .." عرشہ کے گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا اٹکا ہوا تھا ..

"تکلیف ہے آپ کے دل میں .. اور شاید وہ ابھی اور زیادہ ہو گئی ہے .. اور میں جانتا ہو آپ کمزور نہیں ہیں لیکن انسان تو ہیں نہ اور انسان کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو وہ بکھرتا ضرور ہے .. اگر آپ کو میرے سامنے نہیں رونا تو نہ روئیں میں بالکنی میں جا رہا ہوں آپ آرام سے رو لیں .. کیونکہ فراز انکل سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی بیٹی کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا .." احان کہہ کر بالکنی میں جا چکا تھا ...

عرشہ کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا .. اب وہ رو رہی تھی .. چہرہ پر دونوں ہاتھ رکھے وہ اپنے دل کا سارا درد جو ایک مہینے سے چھپایا ہوا تھا آج وہ آنسوؤں کے ذریعے نکال رہی تھی ..

احان بالکنی میں کھڑا عرشہ کو ہی دیکھ رہا تھا .. اب عرشہ ٹیشو سے اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی .. جب احان شاہ روم میں داخل ہوا تھا ..

"کیسا محسوس کر رہیں آپ .."

"جیسا بھی کروں تم سے مطلب .. دیکھو میری بات غور سے سنو .." عرشہ بیڈ سے نیچے اتری تھی جبکہ احان شاہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا ..

عرشہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے۔ احان شاہ سے گاؤں کے سردار سے جس کے سامنے کوئی سر اٹھا کر بات نہیں کرتا تھا۔ عرشہ اسے حکم دے رہی تھی ..

"جی سنائیں.. " احان مسکرایا تھا ..

"پہلے تو یہ مسکرانا بند کرو.. " عرشہ غصے میں تھی ..

عرشہ اس انسان کو مسکرانے سے منع کر رہی تھی جس کی ایک مسکراہٹ دیکھنے کو لڑکیاں ترستی تھیں.. یہی تو فرق تھا باقی لڑکیوں میں اور عرشہ خان میں .. وہ اوروں سے مختلف تھی جیسی تو احان شاہ کے دل پر لگی تھی ..

"اوکے.. اور بولیں.. " احان نے سنجیدگی سے کہا

"دیکھو ہماری شادی جس حالت میں ہوئی ہے.. اس لحاظ سے میں تمہیں بالکل بھی نہیں جانتی.. اسی لیے مجھے وقت چاہیے اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لیے.. " عرشہ نے جلدی جلدی کہا تھا ..

"کتنا وقت چاہیے.. " احان شاہ سمجھ چکا تھا عرشہ کیا کہنا چاہی ہے۔۔

"ایک سال.. " عرشہ جانتی تھی کہ اتنا وقت کوئی انتظار نہیں کرتا ..

"اوکے.. جب آپ چاہیں گی تب ہی ہم اس رشتے کو آگے بڑھائیں گے ..

عرشہ بیڈ پر بیٹھی تھی کیونکہ عرشہ کو احان شاہ کی پرسکونی پر حیرت ہوئی تھی ..

"اب میری بات سنیں.. دیکھیں آپ میری بیوی ہیں.. میری ذمہ داری.. اگر آپ کو کچھ چاہیے ہوا تو آپ مجھ سے کہیں گی.. اگر کوئی مسئلہ یا پھر کوئی پریشانی ہوئی تو آپ مجھے بتائیں گی.. مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں آپ.. اب آپ بہت تھک گئی ہوں گی چینجنگ روم وہ سامنے ہے آپ چینج کر کے سو جائیں.. "احان شاہ نے جیکٹ اتار کر صوفے پر رکھی تھی اور واشروم میں چلا گیا تھا...

"کیا یہ واقعی ایسا ہے جیسا زید لالا اور باقی سب بتا رہے تھے.. نہیں نہیں یہ سب دکھاوا ہے کب تک برداشت کرے گا میری بد تمیزیاں کبھی نہ کبھی تو اپنا غصہ نکالے گا نہ.. "عرشہ اٹھ کر چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے ایک بج کر رہے تھے فلزا حویلی کے لاؤنچ میں پریشانی سے ٹھل رہی تھی..

"بی بی آپ کسی کا انتظار کر رہیں ہے کیا.. "چوکیدار نے فلزا کو پریشانی میں ٹھلتے دیکھا تو فوراً سوال کیا..

"ہاں آپکی بی بی میرا انتظار کر رہیں ہیں.."

فلزا کو پیچھے دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ وہ یہ آواز اچھے سے پہچانتی تھی..

"مسٹر عمر خوش رہنا اچھی بات ہے خوش فہمیوں میں نہیں.. "فلزا عمر کے مقابل کھڑی ہوئی تھی..

عمر بلیک کلر کی ہوڈی پہنے جس کے نیچے بلیک کلر کی پینٹ تھی.. بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے.. وہ گرے آنکھوں والا شہزادہ ایک پل کو فلزا کے دل کی دنیا ہلا گیا تھا...

"اچھا تو پھر رات کے ایک بجے کس کا انتظار کر رہی تھی.. " عمر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..  
"وہ میں نے ایک پارسل منگوایا ہے اسی کا انتظار کر رہی تھی. تم اپنے کام سے کام رکھو.. یہ تمہارا  
مسئلہ نہیں ہے.. "

"یہ کون سے پارسل ہیں جو رات کے ایک بجے آتے ہیں.. "

عمر نے ایک نظر فلزا کے سیدھے ہاتھ کو دیکھا جو کمر کے پیچھے تھا.. عمر کو ایک پل لگا تھا سمجھنے میں کہ  
فلزا جھوٹ بول رہی ہے.. کیونکہ فلزا کی بچپن سے عادت تھی جب وہ جھوٹ بولتی تھی تو اپنا سیدھا  
ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے کر لیتی تھی..

"مجھے لگتا ہے.. پارسل آنے میں دیر ہو جائے گی.. "

"چوکیدار لالا آپ لیکر رکھ دیجیے گا پھر مجھے صبح دے دیجئے گا.. " فلزا کہہ کر فوراً پلٹی جیسے اس کی  
چوری پکڑی گئی ہو..

"ویسے چیپکلی اگر یہ غلط فہمی تھی نہ تو بہت خوبصورت غلط فہمی تھی.. اس غلط فہمی کے ساتھ عمر خان  
اپنی پوری عمر گزار سکتا ہے. " عمر سیٹی بجاتے ہوئے حویلی کی جانب گیا تھا..

جب کہ فلزا کو عمر کو صحیح سلامت دیکھ کر سکون سا ملا تھا..

"کیا کیا ضرورت تھی تجھے اس بندر کا انتظار کرنے کی دیکھ لیا نہ اس نے تیرا مزاق بنا دیا.. " فلزا نے  
اپنے سر پر تھپڑ مارا تھا...

\*\*\*\*\*



ابھی احان شاہ شاہ لے کر نکلا تھا.. بلیک کلر کی شرٹ پہنے جس کے ساتھ بلیک کلر کا ٹراؤزر تھا.. گیلے بال ٹول سے سکھا رہا تھا..

ابھی وہ بیڈ کی جانب بڑھا ہی تھا اور اس سے پہلے وہ بیڈ پر بیٹھتا عرشہ نے فوراً احان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ سے دور کیا..

"کیا ہوا ہے.. احان کو عرشہ کی یہ حرکت عجیب لگی تھی..

"دور ہٹو اس بیڈ سے.. عرشہ بیڈ پر اپنا فراک پیلاتے ہوئے بولی..

"ایکس یوز می.."

"نو ایکس یوز، یہ لو اپنا تکیہ اور یہ لو بلینکٹ اور جاؤ اس صوفے پر سو.."

"کیا.. احان کو تو جیسے حیرت کو جھٹکا سا لگا تھا..

"کیا، کی، اس میں کون سی بات ہے، سمپل سی بات کی ہے اور کہا بھی اردو میں ہے تو اس میں نہ سمجھنے والی کون سی بات ہے.."

"یہ ناقابل قبول بات ہے.. یہ میرا کمرہ ہے یہ میرا بیڈ ہے اور میں یہی سوؤں گا تمہیں بہت مسئلے ہے نہ تو تم جاؤ اور صوفے پر سوؤں.. مجھے وہاں نیند نہیں آتی.."

"تو میں کیا کروں.. اور تمہیں یہ بات قبول کرنی ہی ہوگی اور فور یوزر کانسٹنڈ انفارمیشن یہ کمرہ اب میرا بھی ہے.. یہ بیڈ اب سے میرا ہے تمہیں ہی شوق تھا نہ مجھ سے شادی کرنے کا تو اب بھگتو.."

"بھوگت رہا ہو.. "احان بھی چڑا تھا..

"میں نہیں سو رہا وہاں.. "احان نے غصے سے کہا

"تو پھر جاگتے رہو.. "عرشہ بیڈ پر لیٹ کر اپنے اوپر بلینکٹ لے چکی تھی..

احان شاہ صوفے پر بیٹھا غصے سے اسے گھور رہا تھا۔ لیکن عرشہ مزے سے لیٹی پوی تھی.. وہ احان شاہ تھا جس کے غصے سے سب پناہ مانگتے تھے لیکن عرشہ پر اس کا بالکل اثر نہیں ہو رہا تھا..

"کہاں پھس گیا میں.. "احان نے ماتھا مسلا تھا.. اور صوفے پر بیٹھا عرشہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا..

"مانا میں خوبصورت ہوں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے تم مجھے ساری رات گھورتے رہو.. " عرشہ جانتی تھی کہ احان غصے میں ہے اسی لیے اس کا دل جلا رہی تھی..

"بلی کے خواب میں چھیچھڑے.. "احان شاہ کو بھی دل جلانا اچھے سے آتا تھا.. احان اب صوفے پر لیٹا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی اوپشن نہیں تھا...

"مجھے سونا ہے لائٹ آف کرو.. "عرشہ کو جیسے آگ لگی تھی..

"تو سو جاؤ نہ میں نے کون سا روکا ہے.. اور تمہاری اطلاع کے لیے بتا دوں میں اس گاؤں کا سردار ہو تمہارا نوکر نہیں خود کر لو.. "احان نے بھی بلینکٹ منہ پر کر لیا تھا..

"توبہ توبہ ایک کام کیا بول دیا تمہیں تو موت آگئی اور ابھی بول رہا تھا کچھ چاہیے ہوا تو مجھے بتانا.. " عرشہ نے ٹیرے میڑے منہ بناتے ہوئے بولی..

"کان کھول کے سنا کرو میں نے کہا تھا کہ کوئی کام ہو تو بتانا یہ آرڈر دینے کو نہیں بولا تھا.." احان نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا ..

عرشہ جو بلب بند کرنے آئی تھی.. جو کہ صوفے کے پاس تھا احان کی بات پر مڑ کر اسے دیکھا....  
"پتا نہیں وہ کون پاگل لوگ ہیں جنہوں نے تمہیں سردار بنایا ہے.." عرشہ نے جل کر کہا..  
"تم جیسے ہی لوگ ہیں وہ .."

عرشہ جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی.. احان کی بات پر عرشہ نے اسے گھورا..  
"مجھے معلوم ہے میں ہینڈسم ہو لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے آپ مجھے پوری رات ایسے گھوریں.. سو جائیں۔"

اگر وہ عرشہ خان تھی کسی سے نہ ڈرنے والی اپنی من مرضی کرنے والی. تو وہ بھی احان شاہ تھا کسی سے شکست نہ کھانے والا.. ہار نہ تو اس کی عادت نہیں تھی اور جیتنا اس کی فطرت میں تھا ...  
عرشہ نے ہار ماننے والے انداز میں منہ پر کبھل کر لیا تھا ..

\*\*\*\*\*

زید اسٹڈی روم سے نکل کر بالکنی میں آیا تھا.. اب زید نے اپنے موبائل پر ایک نمبر ملایا تھا.. جو دو سیکنڈ بعد اٹھا لیا گیا تھا ..

"اسلام و علیکم سر.." دوسری جانب سے آصف کی آواز گونجی تھی...

"وعلیکم السلام.. کیسا ہے میرا مہمان.. اسے کوئی کمی پیشی تو نہیں ہو رہی نہ.." زید نے مسکراتے ہوئے کہا..

زید کی بات پر آصف نے سامنے دیکھا تھا.. جہاں ایک روم تھا جس کی سامنے والی دیوار کانچ کی بنائی گئی تھی.. جہاں سے اندر کا نظارہ نظر آرہا تھا جو بہت خوفناک تھا.. جہاں ایک آدمی مسلسل چیخیں مارتے ہوئے پورے کمرے میں بھاگ رہا تھا.. کیونکہ اس کے پیچھے ایک کالے کلر کا سانپ تھا جو بہت بڑا اور خوفناک تھا..

"نہیں سر وہ بہت خوش ہے.." آصف کی بات پر زید خان کا قہقہہ گونجا تھا.. زید کو اتنا کھل کر ہنستے آصف نے پہلی بار دیکھا تھا..

"اوکے آصف خیال رکھنا اس کا میں صبح آؤں گا اس سے ملنے ابھی فلحال میں سونے جا رہا ہوں میں تھک گیا ہوا."

"اوکے سر.. خدا حافظ.."

زید نے کال کٹ کر دی تھی اب وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹا تھا.. اور کب وہ نیند کے آغوش میں چلا گیا اسے پتا ہی نہیں چلا...

\*\*\*\*\*

"بسم اللہ الرحمن الرحیم--"

السلام علیکم احباب----

## ”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page :- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔۔ لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔

صبح کے پانچ بج رہے تھے.. جب عرشہ کی انکھ کھلی تھی.. عرشہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھی تھی لیکن احان کو غائب دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھیں..

"یہ دیکھو تو زرا.. بڑا اچھا انسان بنتا ہے میرے سامنے اور اب صبح کے اس وقت غائب ہو گیا ہے۔ مجھے لگا ہی تھا کہ اس کا کوئی چکر ہو گا.. صبر کرو اس کی خیر نہیں.. "عرشہ خود سے ہی باتیں کرتی ہوئی وضو کرنے کے لیے واشروم کی جانب بڑھی تھی.. عرشہ نے وضو کرنے کے بعد نماز کی نیت کی تھی..

سلام پھیرنے کے بعد اس نے دعا مانگی تھی.. دعا مانگنے کے بعد اس نے جانماز اٹھا کر ٹیبل پر رکھی تھی..

"یہ ابھی تک نہیں آیا صبر میں چوکیدار سے پوچھنے جاتی ہوں.. "عرشہ اب کمرے سے باہر نکلی تھی..

وہ لاؤنچ میں آئی تھی.. "مظفر لالا بات سنیں.."

"جی بی بی حکم کریں.. "عرشہ کی آواز پر مظفر لالا عرشہ کی جانب متوجہ ہوئے..

"احان کہاں ہے.. "عرشہ کے اس طرح نام لینے پر مظفر لالا کو حیرانی کوئی تھی.. کیونکہ احان شاہ کو سب احان سردار یا احان بابا بلاتے تھے..

"جی وہ..." ابھی مظفر کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عالیہان کی آواز آئی..

"یہ رہا احان.."

اپنے پیچھے عالیہان شاہ کی آواز سن کر عرشہ نے پیچھے دیکھا جہان احان، مراد اور عالیہان تینوں نماز پڑھ کے آئے تھے ..

"گوڈ مورنگ بھابھی.. " مراد کے لہجے میں عزت اور احترام تھا ..

"گوڈ مورنگ.. " عرشہ نے مسکرا کر سر ہلایا تھا ..

"واؤ یہ مسکراتی بھی ہے.. کتنے پیار سے بات کر رہی ہے مراد سے بس میرے لیے جنگلی بلی بنی ہوتی ہے.. " احان کی آنکھوں کے سامنے رات کا منظر لہرایا تھا ..

"چلیں عالیہان لالا ہم اندر چلتے ہیں .. " مراد عالیہان کے ساتھ حویلی میں جا چکا تھا ..

اب صرف احان اور عرشہ موجود تھے حویلی کے لاؤنچ میں ..

"کیا.. " احان کو اپنی جانب دیکھتا پا کر عرشہ فوراً بولی

"یہی میں بھی پوچھ رہا ہوں کیا.. کیا ہوا ہے.. اتنی صبح صبح میری جاسوسی کرنے آئی ہو کیا .. "

"بلی کے خواب میں جھپٹھڑے اور میں کیوں کروں گی تمہاری جاسوسی.. " عرشہ ہچکچائی تھی ..

"یہی میں بھی پوچھ رہا ہوں کیوں کر رہی ہوں. میری جاسوسی.. " احان نے آبرو اچکائے تھے ..

"پہلی بات تو یہ کہ میں یہاں تازی ہوا کھانے آئی تھی.. اور میں اتنی فارخ نہیں ہوں کہ تمہاری

جاسوسی کرتی پھروں.. " عرشہ نے احان کی جانب انگلی اٹھاتے ہوئے کہا ..



"اتنی بڑی بھی نہیں ہو.. خیر۔ اللہ ہی جانے کیا کر رہی تھی.. " احان کہہ کر حویلی کے اندر کی جانب بڑھا تھا..

جبکہ عرشہ اسے گھورتے ہوئے رہ گئی تھی..

\*\*\*\*\*

شاہ حویلی میں صبح کے ناشتے کی تیاریاں کی جارہیں تھیں.. سب لوگ کھانے کی میز پر موجود تھے.. داجی میز کی درمیان والی کرسی پر بیٹھے تھے.. جب کہ داجی کی دائیں جانب عالیہان شاہ، اس کی ساتھ والی کرسی پر مراد شاہ اور براق شاہ اسی کے ساتھ والی کرسی پر وارث شاہ اور ان کی بیگم موجود تھی.. جب کہ داجی کی بائیں جانب دو کرسیاں خالی تھیں جو کہ احان اور عرشہ کے لیے رکھیں گئی تھی اس کے ساتھ والی کرسی پر حوریہ شاہ اور آئینہ شاہ موجود تھیں۔ اس کے بعد عباس شاہ اور آرم شاہ اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے.. ملازمہ کھانے کی میز لگا چکی تھی.. سب لوگ احان اور عرشہ کا انتظار کر رہے تھے.. جب عرشہ اور احان ایک ساتھ سیڑھیوں سے اترے.. احان شاہ وائٹ کلر کے کوٹن کا سوٹ پہنے جس کی کف کہنیوں سے تھوڑے نیچے تک فولڈ کی گئیں تھیں.. سنجیدگی چہرے پر سجائے.. سنجیدگی ججتی تھی اس کے چہرے پر.. جبکہ عرشہ خان لال کلر کی پاؤں تک آتی لونگ قمیض پہنے جس کے نیچے لال ہی رنگ کا ٹراؤزر تھا جس کے ساتھ لال کلر کا ہی دوپٹہ تھا.. دوپٹہ سلیقے سے سر پر کیے، کانوں میں جھمکے پہنے اور ہلکا سا میک آپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی.. وہ دونوں دنیا کی سب سے حسین جوڑی لگ رہے تھے جو خاص طور پر ایک دوسرے کے لیے بنائے گئے تھے..

\*\*\*\*\*

"زید صبح صبح کہا جا رہیں آپ.. "زید جو سفید کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس حویلی کے باہر کی جانب جا رہا تھا عائشہ کی آواز سن کر رکا ..

زید نے مڑ کر ایک نظر عائشہ کو دیکھا جس نے گھٹنوں سے ٹھوری اوپر آتی ہوئی پنک کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے بلیک کلر کی جینس پہنی ہوئی تھی بال کھلے چھوڑے.. پنک کلر کی لپسٹک لگائے وہ اچھے خاصے مرد کا ایمان دگمگا سکتی تھی ..

"ڈیس نن اوف یور بزنس.. " زید کہہ کر جا چکا تھا جب کہ عائشہ پیر پھٹکتی رہ گئی تھی ..

"کہا بھی تھا بیوقوف لڑکی لال لپسٹک لگا لو.. مرد لال لپسٹک کے دیوانے ہوتے ہیں.. دیکھ لیا نہ تمھارا کوئی اثر نہیں ہوا اس پر وہ بالکل بھی نہیں بہکا تمھیں دیکھ کر.. "سبینہ بیگم فوراً عائشہ کے پاس آئیں تھیں ..

"موم وہ کوئی ترکی کا کوئی لوفر لڑکا نہیں ہے اور نہ ہی وہ کوئی چھوٹا سا بچہ ہے جو بہک جائے گا . وہ زید خان ہے زید خان بہت مضبوط عصاب کا مالک ہے وہ اسے بہکانا امپو سیبل ہے .."

"لڑکی تم کیا بول رہی ہو، تو جانتی بھی وہ کون ہے.. پاگل لڑکی زید خان. خان حویلی کا چشم و چراغ.. ولی خان کا سب سے بڑا پوتا.. خان انڈسٹریس کا اکلوتا مالک.. تمھیں معلوم بھی ہے دنیا کی ایک سے ایک لڑکی مرتی ہے اس پر دنیا میں ایک نام ہے زید خان کا.. سوچو لڑکی کیا ہوگا جب تم اس کی بیوی

بن جاؤ گی ساری عزت ساری شہرت تمہیں مل جائے گی.. کمبخت عقل پر زور ڈالو اور اسے اپنے جانب کھینچو اس سے پہلے وہ کسی اور کو پسند کر لے .."

"ہاں زید خان تو صرف عائشہ خان کا ہے میں اتنی آسانی سے اسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی موم آپ دیکھیے گا میں کیا کرتی ہو.. "عائشہ کے چہرے ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر سبینہ بیگم بھی مسکرائی تھیں ...

\*\*\*\*\*

"داجی اسلام وعلیکم.. "احان نے سلام کر کے داجی کے دونوں ہاتھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا تھا..

عرشہ جو یہ سب دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کرے ..  
"اسلام وعلیکم .."

"وعلیکم اسلام.. "داجی جان چکے تھے کہ عرشہ کنفیوز ہے اسی لیے اپنی جگہ سے اٹھ کر عرشہ کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا..

"آؤ میرے بچوں بیٹھو.. "داجی نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا..

احان نے پہلے عرشہ کے لیے چیئر کھینچی تھی.. جو دیکھ کر عرشہ کو شرم اور حیرانی دونوں ہوئی تھی ..  
عرشہ کے چیئر پر بیٹھنے کے بعد اب احان بھی برابر والی چیئر پر بیٹھا تھا ..

وہاں بیٹھے سب لوگ احان شاہ سے یہی امید رکھتے تھے.. وہ احان شاہ تھا عورتوں کو عزت دینا ان کے خون میں تھا.. یہ تو پھر احان شاہ کی بیوی عرشہ شاہ تھی..

اب وہ سب ناشتہ کر رہے تھے..

\*\*\*\*\*

"بی جان عمر کہاں ہے ابھی تک اٹھا نہیں ہے کیا." بی جان، فلزا اور گھر کی باقی سب عورتیں اس وقت لاؤنچ میں موجود تھیں جب جنت نے سوال کیا تھا.. جنت لال کلر کا ٹوپ پہنے جس کے نیچے بلیک کلر کی جینس پہنی ہوئی تھی بال کھلے چھوڑے وہ کسی کو بھی بہکا سکتی تھی..

"نہیں کیوں آپ کو کچھ کام تھا کیا.." مریم نے سوال کیا

"نہیں اس کے بغیر گھر سنا سنا لگ رہا ہے نہ.."

"گھر نہیں حویلی.." مریم نے جنت کی بات درست کرنی چاہی. عمر کی طرح مریم کو بھی سخت چڑ تھی ان ماں بیٹیوں سے..

"اوو مریم ڈارلنگ تم سمجھ گئی نہ واٹ ایور.." جنت نے ایک ادا سے کہا تھا..

"پتا نہیں وہ کون سی منہوس گھڑی تھی جب اس کا باپ ہمارے داجی کے دوست بنے تھے.." مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر فلزا فرتاشیہ اور اسماعیل تینوں نے اپنی ہنسی روکی تھی...

"گوڈ مورنگ.. "عمر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سیدھا بی جان کے پاس آیا تھا.. آسمانی کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے وائٹ کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی.. آسمانی کلر میں وہ خوبصورت پٹھان اور دلکش لگتا تھا اس رنگ میں اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا تھا ...

"اومائے گوڈ. تمہاری عمر بہت لمبی ہے میں تمہیں ہی یاد کر رہی تھی اور تم آگئے. کتنی خوشی کی بات ہے نہ یہ.. "جنت نے ایک ادا سے کہا..

"تم مجھے یاد کر رہی تھی.. یہ میرے لیے تو بری خبر ہے.. "وہاں بیٹھا ہر شخص عمر سے ایسے ہی جواب کی امید رکھتا تھا.. وہ عمر ہی کیا جو سیدھا جواب دے دے..

"اوو کم اون.. میں نے دیکھا تم آج بہت لیٹ اٹھے ہو تم مجھے بتا دیا کرو میں آجاؤ گی تمہیں اٹھانے.. "جنت نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ جنت کی اس مسکراہٹ پر فلزاکا دل کیا تھا کہ وہ جنت کا منہ نوچ لے ..

"نہیں مہربانی، میں کوئی بچہ نہیں ہوں اور ویسے بھی رات کو خوابوں میں ڈائن آتی ہے وہ کافی ہے اب صبح بھی اٹھ کر ڈائن کو دیکھوں گا کیا.. یہ اچھی بات تو نہیں ہے نہ.. "عمر کے اس جواب سے وہاں بیٹھے کئی لوگوں کو خوشی ہوئی تھی ..

جنت کو آگ لگی تھی.. جنت ہر کوشش کرتی تھی کہ وہ لوگوں کو دیکھا سکے کہ وہ عمر کے بہت قریب ہے اور عمر کے لیے اس سے بہتر لڑکی کوئی نہیں ہے.. لیکن عمر ہمیشہ اسے سنا دیتا تھا ...

"لالا بھابھی کیسی ہے میری.." مریم نے عمر کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پوچھا.. عمر جان چکا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے..

"کون بھابھی.." مریم کے منہ سے بھابھی سن کر اریبہ خان کی تو حیرت سے آنکھیں پھیلیں تھیں..

"امی آپ کی بہو کی بات کر رہی ہے میری گڑیا.." عمر نے معصومیت سے کہا..

"ایک سیکنڈ.. کیا عمر تمہیں کوئی پسند ہے.. تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا.."

"ارے میری شہزادی آپ نے پوچھا ہی نہیں تو بتاتا کیسے.." عمر نے مریم کی جانب مسکراتے ہوئے دیکھا.

"بات تو صحیح کی ہے.." مریم نے عمر کا ساتھ دیا تھا..

اسماعیل فرتاشیہ اور حفصہ اپنی ہنسی چھپا رہے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ دونوں یہ سب کیوں کر رہے ہیں..

"بے شرم انسانوں میں تم لوگوں کو بتاتی ہوں.." اریبہ خان اٹھ کر ان دونوں کی جانب بڑھی تھی.. جو کہ اٹھ کر حویلی کے دروازے کی جانب بھاگے تھے..

"زید لالا بچا لیں ہمیں.." مریم اور عمر دونوں زید کے پیچھے چھپے تھے..

"کیا ہوا ہے.." زید نے اریبہ بیگم کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا..

"نہیں زید تم آج بیچ میں نہیں آؤ گے ان دو بے شرموں کو میں بتاتی ہوں.." اریبہ بیگم نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

"ارے چاچی ہوا کیا ہے یہ تو بتائیں.." زید نے اریبہ بیگم کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے پوچھا..

"پوچھو اپنے ان دو لاڈلوں سے بھری محفل میں کیسی بے شرموں والی باتیں کر رہے ہیں.."

زید نے ایک نظر مریم اور عمر کی جانب دیکھا..

"اپنی پسند بتانے میں کون سی بے شرمی ہے چاچی.." مریم نے معصومیت سے کہا..

"دیکھا تم نے.." اریبہ خان نے زید کو شکایت لگائی تھی..

"یار لالا ایک تو پہلے آپکی چاچی شکوہ کرتی ہے کہ میں نے انھیں بتایا نہیں ہے اور اب جب بتایا ہے تو مجھ پر عمر خان پر بے شرمی کا بہتان لگا رہیں ہیں.. اور اگر اپنی پسند ظاہر کرنا بے شرمی ہے تو آئی ایم بے شرم.." عمر نے نظریں جھکاتے ہوئے جواب دیا..

"عمررر.." زید نے عمر کو گھورا تھا..

"یس لالا.. جا رہا ہوں میں داجی کے پاس.. ویسے بی جان سنبھال لیں اپنی بہو کو بہت ظالم ہوتی جا رہیں ہیں.. وہ تو زید لالا کا شکر ہے کہ انھوں نے بچا لیا مجھے ورنہ تاریخ میں پہلی بار غیرت کے نام پر ایک ہینڈ سم لڑکے کا قتل ہو جاتا.." عمر کہہ کر فوراً باہر کی جانب بھاگا تھا..

عمر کی اس حرکت پر وہاں بیٹھے سب لوگ ہنسنے لگے..



\*\*\*\*\*

"لالا میں جا رہی ہوں.. خدا حافظ.."

"خدا حافظ داجی.. "آئینہ نے چئیر سے اٹھتے ہوئے کہا جبکہ مراد اور احان دونوں نے اسے گلے لگایا اور اس کا ماتھا چوما تھا.. اور عرشہ نے یہ بات بہت نوٹ کی تھی کہ ان دونوں بھائیوں کی جان بستی ہے اس میں..

"بائے بھابھی میں آپ کو تو بھول ہی گئی.. "آئینہ نے عرشہ جو گلے لگا کر خدا حافظ کہا تھا..

"داجی اب میں بھی چلتی ہوں میرا آج آفس جانا بہت ضروری ہے.. شام کو آتے وقت دیر ہو سکتی ہے آپ لوگ پریشان نہ ہوئے گا.. "حوریہ براق کے گلے لگی تھی.. براق کی بھی جان بستی تھی حوریہ میں..

"خیال سے جانا.. تمہارے اکیلے جانے سے مجھے ڈر لگتا ہے تم بچے اپنے لالا کے ساتھ یا مراد کے ساتھ چلی جایا کرو.. "داجی کو حوریہ بہت عزیز تھی.. شاہ حویلی کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی گڑیا تھی.. اور زبیر ملک کی نظر ہمیشہ شاہ حویلی کی لڑکیوں پر ہوتی تھی.. فرتاشیہ تو اپنے گھر کی ہو چکی تھی.. اور رہی بات آئینہ کی تو آئینہ شاہ احان شاہ اور مراد شاہ کی بہن تھی اسے لوگوں کو ان کی جگہ پر رکھنا.. ان سے مقابلہ کرنا اچھے سے آتا تھا اسی لیے اس نے فیلڈ بھی ریپوٹنگ کی چوس کی تھی اور سب جانتے تھے.. کہ وہ آئینہ شاہ ہے حویلی کی سب سے مضبوط لڑکی.. کسی سے نہ ڈرنے والی اسی لیے کسی نے اسے اس جاب سے روکا بھی نہیں تھا.. لیکن حوریہ چھوٹی تھی دکھنے میں بالکل موم کی گڑیا لیکن اندر

سے براق شاہ کی طرح مضبوط کسی سے نہ ڈرنے والی.. لوگوں کو جوتے کی نوک پر رکھنے والی.. اسی لیے حوریہ نے بھی رپورٹنگ کی فیلڈ چوس کی تھی.. حوریہ اور آئینہ شاہ بہت مشہور رپورٹرز تھیں.. آئینہ کو یہ جاب کرتے ہوئے ایک سال ہوا تھا جب کہ حوریہ کو یہ جاب کرتے ہوئے چار مہینے ہوئے تھے لیکن دونوں نے بہت کم وقت میں بہت زیادہ کامیابی حاصل کر لی تھی اپنے کام کرنے کے طریقہ کی وجہ سے ...

"ارے داجی ڈر کس بات کا.. آپ اپنی پوتی کو جانتے نہیں ہیں کیا.. کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ حوریہ شاہ سے پنگا لے سکے.. اور جہاں تک بات ہے اکیلے جانے کی تو مجھے عادت ہے آپ فکر نہ کیا کریں شاہ نواز صاحب کی پوتی ہو کوئی معمولی انسان ہیں ہو جو کوئی بھی نقصان پہنچا لے گا.. "حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا حوریہ کے اس انداز پر وہاں بیٹھے سب مسکرائے تھے..

\*\*\*\*\*

"آؤ بچو یہ دیکھو.. یہ جو جھیل ہے نہ پشاور کی سب سے خوبصورت اور مشہور جھیل ہے.. "ولی خان.. حفصہ اور باقی سب لوگوں کو اپنے ساتھ گاؤں دکھانے لائے تھے.. وہ چاہتے تھے سب بچے گاؤں بھی دیکھ لے اور حفصہ کا من بھی بہل جائے کیونکہ حفصہ کی حالت سے وہ باخوبی واقف تھے ...

"جھیل تو بہت خوبصورت اور گہری بھی ہے اگر اس میں کسی کو گرا دیں تو کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا.. "عمر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا..

سب لوگ جو جھیل کو دیکھنے میں مصروف تھے عمر کی بات پر پلٹ کر اسے دیکھا لیکن انھیں حیرانی نہیں ہوئی تھی.. وہ عمر خان تھا کچھ بھی کہہ سکتا تھا..

"یہ ہسپتال.. یہاں تو کوئی ہسپتال نہیں تھا نہ.." حفصہ نے ولی خان سے سوال کیا کیونکہ حفصہ یہی کی پیدائش تھی اور حفصہ کے مطابق یہاں اس گاؤں میں کوئی ہسپتال نہیں تھا...

"ہاں صحیح کہا تم نے یہاں اس گاؤں میں کوئی ہسپتال نہیں ہے.. یہ ہسپتال براق شاہ نے بنوایا ہے کیونکہ یہاں سے شہر جانے کا فاصلہ ایک گھنٹے کا ہے اور اس گاؤں میں ایک بھی ہسپتال نہیں تھا.. تبھی لوگ اپنی چھوٹی اور بڑی بیماریوں کے لیے شہر جاتے تھے.. جسے ایمر جنسی ہوتی تھی وہ تو شہر کے ہسپتال جانے تک ہی دم توڑ دیتا تھا.. لوگ بہت پریشان تھے.. اسی لیے لوگوں نے یہ مسئلہ احان شاہ کو بتایا تبھی براق شاہ نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ یہاں ہسپتال بنائے گا اور اس نے بنوایا بھی اور تمھیں پتا ہے براق شاہ اس گاؤں کے لوگوں کے لیے کسی فرشتے سے کم نہیں ہے لوگ اسے بہت دعائیں دیتے ہیں.. اس نے نہ صرف ہسپتال بنوایا بلکہ یہاں ہر انسان کا مفت میں علاج کرتا ہے وہ.. یہاں ہر قسم کا ڈاکٹر ہے اور تمھیں پتا ہے بچے یہاں کوئی معمولی ڈاکٹر نہیں ہے یہاں باہر ملک کے بڑے بڑے ڈاکٹر ہیں جو لوگوں کا باقاعدگی سے علاج کرتے ہیں.."

"کیا براق شاہ بھی ڈاکٹر ہے کیا..". حفصہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کیا تھا..

"صرف ڈاکٹر نہیں وہ پاکستان اور بیرونی ملکوں کا مشہور ہارٹ سرجن ہے.. اور گاؤں کے لوگوں کا وہ خود اپنے ہاتھوں سے علاج کرتا ہے اور اس نے کئی لوگوں کی جان بچائی ہے اس کے ہاتھوں میں بہت شفاعت ہے.. اللہ خوش رکھے اس کو..". ولی خان نے براق شاہ کو دعا دیتے ہوئے کہا..

"ہم اللہ خوش رکھے.. "حفصہ کو براق کا دوسروں کے کام آنا اچھا لگا تھا.. دیکھا جائے تو آج کل کی دنیا میں کوئی انسان بنا کسی مطلب کے دوسرے انسان کو پانی نہیں پلاتا اور یہ تو مفت میں سب کا علاج کر رہا تھا ان کی زندگیاں بچا رہا تھا ...

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم ناظرین.. آپ دیکھ رہیں ہیں کلوک فائف شو اور میں ہو آپ کے ساتھ آپ کی ہوسٹ آئینہ شاہ۔"

"تو آج ہمارے ساتھ موجود ہیں مس زہرہ.. جو کہ ایک بہادر خاتون ہیں. آئے ان سے بات کرتے ہیں ..."

"اسلام و علیکم.. مس زہرہ.. آپ ہمیں اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے بارے میں بتائیں پر سکون ہو کر.. اب آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اسی لیے خوف زدہ نہ ہوں .."

"و. و علیکم اسلام.. میرا نام زہرہ ہے.. میری عمر انیس سال ہے.. میرے ماما اور بابا اس دنیا میں نہیں ہیں جب میں سات سال کی تھی تبھی وہ اس دنیا سے چلے گئے تھے میرا کوئی بہن بھائی بھی نہیں ہے.. میں بچپن سے ہی اپنے چاچا چاچی کے ساتھ رہتی تھی.. لیکن جب میں پندرہ سال کی تھی انھوں نے ایک چالیس سال کے آدمی کے ساتھ میری زبردستی شادی کروا دی تھی.. وہ آدمی بالکل بھی اچھا انسان نہیں تھا مجھے بہت مارتا تھا.. اور اس کا ایک جوان بیٹا بھی تھا جس نے میرے ساتھ زیادتی کی

تھی.. میں صرف سولہ سال کی تھی.. مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا لیکن وقت کے ساتھ مجھے سب سمجھ آنے لگ گیا.. میں جب اٹھارہ کی ہوئی میں اس جہنم سے بھاگ گئی تھی.. در بدر کی ٹھوکریں کھائی.. "تو آپ مدد کے لیے اپنے چاچا چاچی کے پاس کیوں نہیں گئیں.. " آئینہ نے ٹیشو بوکس سے ایک ٹیشو نکال پر لڑکی کی جانب بڑھایا تھا..

"میں گئی تھی میں سب سے پہلے انھی کے پاس گئی تھی لیکن جب میں نے انھیں سب بتایا تو انھوں نے مجھے پہچاننے سے ہی انکار کر دیا.. انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا.. اس کے بعد میں پولیس اسٹیشن گئی تو وہاں ایک پولیس آفیسر تھے.. سید مرزا جو وہاں کے ہیڈ تھے میں نے انھیں اپنا مسئلہ بتایا یہ سوچ کر کہ وہ میری مدد کریں گے لیکن انھوں نے بھی میرے حالات سے فائدہ اٹھانا چاہا.. اسی لیے میرے پاس کوئی اوپشن ہی نہیں بچا.. پھر ایک بوڑھی خاتون جن کے یتیم خانے میں، میں رہ رہی تھی انھوں نے مجھے آپ کا بتایا اور کہا کہ آپ میری مدد ضرور کریں گی اسی لیے میں آپ کے پاس آگئی.. پلیز میری مدد کریں آپ میری آخری امید ہیں.. "

"آپ فکر نہ کریں میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گی ہر لحاظ سے.. خود سے امید رکھنے والوں کو میں مایوس نہیں کرتی.. " آئینہ نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا

"دیکھیے ناظرین تو جیسے کہ آپ نے سنا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے.. ان کے اپنوں نے انھیں چھوڑ دیا.. چاچا چاچی تو ماں باپ کی جگہ ہوتے ہیں لیکن زہرہ کے چاچا چاچی انسان کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے.. ایسے اپنوں سے تو اچھا ہے کہ انسان یتیم ہی ہو.. اور ان کے شوہر اور ان کا بیٹا جو کہ جلا د ہیں.. جنھیں اگر حیوان بھی بولا جائے تو حیوانیت کی توہین ہوگی.. ایسے لوگوں کو بیچ چور ہے میں

پھانسی دینی چاہیے.. اور سید فراز صاحب جو کہنے کو تو پولیس والے ہیں.. وہ پولیس والے جو لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں.. لڑکیوں کی عزتوں کی حفاظت کرنا جن کی ذمہ داری ہے وہ خود ہی حوس کی بھوک میں لوگوں کی عزتوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں.. ایسے انسان سے تو کتے لاکھ درجے بہتر ہوتے ہیں.. میں آپ سب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ انھیں انصاف دلائیں.. ایسے پولیس والوں کو جوتے مار کر انھیں ان کی اوقات دکھائیں یہ لوگ اسی قابل ہیں.. میں امید کرتی ہوں آپ سب مس زہرہ کی تکلیف سمجھیں گیں.. اور آخری بات ان کی جان کو خطرہ ہے اگر انھیں کچھ بھی ہوا تو اس کے ذمہ دار ان کے چاچا چاچی، ان کے شوہر اور ان کے بیٹے اور پولیس انسپکٹر سید مرزا ہوں گیں.. میں التجا کرتی ہوں قانون سے کہ وہ ان کے معاملے پر غور و فکر کریں اور ان کے گناہ گاروں کو سخت سے سخت سزا دیں اور وہ سزا سزائے موت ہونی چاہئے.. تو اسی کے ساتھ آج کا شو ختم ہوتا ہے.. خدا حافظ کل ملتے ہیں.."

\*\*\*\*\*

"سر.. "آصف نے دروازے پر نوک کیا تھا

"یس آجاؤ آصف.. "آصف جو زید کو کچھ ضروری کام بتانے آیا تھا.. زید کو ٹی وی پر شو دیکھ کر مسکرتے دیکھ آصف کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا..

"سر آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ.."



"ہاں کیوں.. " زید نے آصف کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔ زید کو اپنی طرف مسکراتے دیکھ آصف کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا.. آصف آٹھ سالوں سے زید کے ساتھ کام کر رہا تھا لیکن آصف نے اسے مسکراتے کبھی نہیں دیکھا تھا.. لیکن آج وہ مسکرا رہا تھا اور آج اس کی مسکان کچھ الگ سی ہی تھی..

"کیا ہوا ہے آصف حیران کیوں ہو رہے ہو مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو.. " آصف کی پھیلتی آنکھیں دیکھ زید نے سوال کیا

"وہ آپ آج مسکرا رہے ہیں نہ جی.. " آصف نے مسکراتے ہوئے کہا..

"کیوں.. میں نہیں مسکرا سکتا کیا.. "

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا.. سر آپ مسکراتے رہا کریں کیونکہ آپ مسکراتے ہوئے اچھے لگتے ہیں.. "

"ویسے کس کام سے آئے تھے تم.. "

"وہ سر میٹنگ ہے احتشام سر کے ساتھ آپ کی دبئی کے پروجیکٹ کے سلسلے میں وہی یاد دلانا تھا.. " آصف نے ایک فائل زید کی جانب بڑھائی تھی..

"احتشام کو جا کر بول دو کہ سر بڑی ہیں اسی لیے کل میٹنگ ہو گی۔ "



"کیا.. " آصف کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا.. زید خان کے لیے سب سے ضروری چیز اس کام تھا.. زید نے آج تک کسی کے لیے اپنی میٹنگ کینسل نہیں کی تھی یہاں تک کہ اس نے عرشہ کی شادی میں بھی اپنی میٹنگز مس نہیں کی تھیں اور آج پہلی دفعہ وہ اپنی میٹنگ کینسل کر رہا تھا..

"میں نے کہا کہ احتشام کو بولو کہ سر بہت بڑی ہیں.. اسی لیے کل میٹنگ ہو گی.. " زید آصف کو کہہ کر دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگ گیا تھا..

زید کی بات پر آصف نے ایک نظر ٹی وی پر چلتے آئینہ شاہ کے شو کو دیکھا اور پھر زید کی طرف دیکھا جو بہت غور سے اس کا شو دیکھ رہا تھا..

آصف کو زید خان کی یہ حرکت بہت عجیب لگی تھی.. آصف نے نوٹ کیا تھا جب سے وہ گاؤں آئے تھے زید کا رویہ کچھ الگ سا ہو گیا تھا..

\*\*\*\*\*

"عرش کپڑے نکال کر دے دو مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے جانا ہے.. " احان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

"میں کیوں نکالوں... تمہارے ہاتھ نہیں ہے کیا.. " عرشہ نے تو جیسے قسم کھا رکھی تھی احان شاہ کو تنگ کرنے کی..

"عرش تم میری بیوی ہو یہ کام تمہارا ہے اسی لیے.. " احان جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا اب عرشہ کی جانب مڑا تھا..

"بیوی ہوں نوکر نہیں.. خود کر لو.."

احان نے ایک گہری سانس چارج کی تھی کیونکہ اب وہ احان شاہ کے صبر کا امتحان لے رہی تھی..

"ایسے نہ دیکھو مجھے، مجھ سے پہلے بھی تو خود کرتے تھے نہ اب بھی کر لو.."

"اوکے تم سے پہلے یہ کام ملازمہ کرتی تھی اب بھی وہ کرے گی.. "احان نے ابرو اچکائے تھے..

"ہاں جاؤ جس سے کروانا ہے کروالو.. "عرشیہ نے بھی سر سے اتارتے والے انداز میں کہا

"صائمہ..." احان نے عرشیہ کو دیکھتے ہوئے آواز لگائی..

"جی.. "صائمہ بھاگتے ہوئے آئی تھی..

عرشیہ نے ایک نظر صائمہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا جو بیس یا اکیس سال کی ایک خوبصورت لڑکی تھی..

"وہ میں کہہ رہا تھا کہ میرے لیے کپڑے نکال دینا.. میں ایک گھنٹے تک واپس آؤں گا پھر مجھے کہی جانا ہے.."

"جی بابا آپ کا حکم سر آنکھوں پر.."

احان کہہ کر جا چکا تھا

"ادھر تو آؤ صائمہ.. "عرشیہ کو جیسے صائمہ کا احان کا کام کرنا اچھا نہیں لگا تھا..

"جی بی بی.. "اب وہ عرشیہ کے پاس آکر بیٹھی تھی..

"کیا عمر ہے تمھاری .."

"جی بیس سال... "صائمہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا .

"اوو اور کہاں سے ہو کب سے کام کر رہی ہو یہاں .."

"جی بی بی یہی سے ہو اسی گاؤں سے .. میں یہاں تین سال سے کام کر رہی ہوں .. یہی رہتی ہوں میں .."

"کیوں .." عرشہ کو اس کا یہاں رہنا کچھ عجیب سا لگا تھا کیونکہ ان کے سارے ملازم رات تک گھر چلے جاتے تھے ..

"وہ جی مجھے احان بابا یہاں لے کر آئے تھے .."

دیکھو تو زرا اس مہسنے سردار کو کیسا بھولا بتا ہے میرے سامنے اور گھر میں ہی چکر چلا رہا ہے .. لیکن میں بھی عرشہ ہو تمھیں سکون سے تو نہیں رہنے دوں گی .. عرشہ نے دل میں کہا ..

"کیا ہوا بی بی .." عرشہ کو سوچتے دیکھ صائمہ نے سوال کیا ..

"ویسے تم بیس سال کی ہو .. اور جہاں تک مجھے پتہ ہے تو گاؤں میں اٹھارا سال کی عمر میں شادی کر دیتے ہیں لڑکیوں کی .. تو تمھاری کیوں نہیں ہوئی .. تم تو ہو بھی بہت خوبصورت .." صائمہ واقعی خوبصورت تھی ..

"جی میری شادی ہوئی ہے .." صائمہ مسکرائی تھی ..

توبہ توبہ اس بات کی امید نہیں تھی تم سے میسنے سردار تم نے چکر چلایا بھی تو شادی شدہ عورت کے ساتھ...

"کہاں کھو جاتی ہیں آپ بی بی.. " صائمہ نے عرشہ کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تھا ...

"وہ کچھ نہیں.. یہ بتاؤ تمہارا شوہر کہاں ہے .. "

"وہ کوما میں ہیں .. "

"کیا.. " عرشہ نے حیرت سے کہا ..

"دراصل میری شادی جس سے ہوئی تھی وہ برابر والے گاؤں سے تعلق رکھتے تھے.. وہ ملک زبیر کے لیے کام کرتے تھے.. لیکن ایک دن انھوں نے احان بابا پر حملہ کروایا تھا اور وہ حملہ میرے شوہر اور دو اور لوگوں نے کیا تھا.. احان بابا کو سینے پر گولی لگی تھی.. جس کی وجہ سے پنچائیت نے تینوں کو عمر قید کا فیصلہ سنایا تھا لیکن احان بابا نے میرے شوہر کو معاف کر دیا تھا کیونکہ وہ رحم دل انسان ہیں ، اگر وہ انھیں معاف نہ کرتے تو میری زندگی برباد ہو جاتی.. پھر میرے شوہر احان بابا کے لیے کام کرنے لگے لیکن جب ملک زبیر کو یہ بات پتہ چلی تو انھوں نے میرے شوہر کا ایکسیڈنٹ کروا کر انھیں مارنے کی کوشش کی لیکن احان بابا نے انھیں صحیح وقت پر ہسپتال پہنچا کر ان کی جان بچالی تھی لیکن وہ کومہ میں چلے گئے تھے.. اسی لیے احان بابا نے کہا جب تک میرے شوہر صحیح نہیں ہو جاتے میں اسی حویلی میں رہوں گی. کیونکہ ملک بہت گھٹیا آدمی ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے .. "

"مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے زخم تازہ کر دیے.." عرشہ کو خود کی سوچ پر شرمندگی ہوئی تھی ..

"ارے نہیں بی بی ایسا نہ کہیں .. آپ بہت خوش نصیب ہیں۔ کہ احان بابا جیسا شوہر ملا ہے آپ کو .."

"جی بلکل .." عرشہ مسکرائی تھی ..

"مجھے اجازت دیں مجھے کام ہے.." صائمہ جا چکی تھی .

"اس میں کون سی خوش نصیبی کی بات ہے .." عرشہ نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے ابھی صائمہ گئی تھی ..

\*\*\*\*\*

"ویسے یار تم نے نیوز دیکھی .." آئینہ اور حوریہ اس وقت لاؤنچ میں بیٹھیں ہوئیں تھیں ...

"ہاں میں نے دیکھی اور مجھے بہت اچھی بھی لگی .."

"اس میں اچھی لگنے والی کون سی بات ہے .. پتہ نہیں وہ دو حیوان کون ہیں۔ لوگوں کو اتنے برے طریقے سے کون مارتا ہے .. اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ انھیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے ان کی شکل دیکھی ہے .. بس سب کو اتنا پتہ ہے کہ ان دونوں نے ماکس پہنے ہوتے ہیں .. ایک کے ماکس پر ٹائیگر اور دوسرے کے ماکس پر آئیگل بنا ہوا تھا .."

"کیسی ہوں لڑکیوں .." براق اور مراد بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھے تھے ..

"للا ایک بات تو بتائیں کیا آپ کو ایسے لوگ پسند ہو سکتے ہیں.. جو دوسرے لوگوں کا بے رحمی سے قتل کرتے ہوں.." آئینہ نے براق سے پوچھا..

"یہ کیسا سوال ہے گڑیا۔ بھلا حیوان کس کو پسند ہوتے ہیں.." "آپ کی لاڈلی کو پسند ہیں حیوان.." آئینہ نے حوریہ کی جانب اشارہ کیا تھا.. "کیا.." براق نے حوریہ کی طرف دیکھا..

"یار للا میں آپ کو بتاتی ہوں.. سب.. پہلی بات تو یہ آئینہ انھیں حیوان بولنا بند کرو.. ان کا نام ایگل اور ٹائیگر ہے.. اور دوسری بات وہ جنھیں مارتے ہیں نہ وہ انسان تو خیر نہیں ہوتے وہ انسان کے نام پر دھابا ہوتے ہیں.. اور میرے خیال سے ایسے لوگوں کا اس سے بھی برا انجام ہونا چاہیے.." "کس کی بات کر رہے ہو تم دونوں.." براق نے الجھ کر کہا..

"میں بتاتی ہوں للا.. دیکھیں دو انسان ہیں.. جن کا نام کسی کو نہیں معلوم لیکن کچھ لوگوں نے انھیں دیکھا ہے اور ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ان دونوں نے ماکس پہنا ہوا تھا ایک کے ماکس پر ایگل بنا ہوا تھا اور ایک کے ماکس پر ٹائیگر.. اسی لیے لوگ ان دونوں کو ایگل اور ٹائیگر بولتے ہیں.. اور وہ دونوں کریمینلز کا قتل کرتے ہیں بڑی بے رحمی سے.. کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے.." "بری بات بھی نہیں ہے.." حوریہ نے منہ بنایا تھا..

"اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں اور یہ اچھی بات ہے.. اور ہاں ان لوگوں میں آپ کی لاڈلی بھی شامل ہیں.."

براق نے حوریہ کی طرف دیکھ کر ابھرو اچکائے تھے ..

"لالا اس میں واقعی کوئی بری بات نہیں ہے .."

"کیا تم انھیں جانتی ہوں .." براق نے آنکھیں چھوٹی کی تھی ..

"نہیں لیکن اتنا پتا ہے وہ لوگ بہت اچھے ہیں .."

"اچھا اور کیا پسند آیا میری بہن کو کریمینلز میں .."

"دیکھیں اب آپ خود ہی بتائیں .. آپ ریاض کو تو جانتے ہی ہونگے نہ جو لڑکیاں اسمگلنگ کرتا ہے ..

اور چوہدری کو بھی جانتے ہوں گے .. جو ایک پولیٹیشن ہے اور اس نے کئی لڑکیوں کے ساتھ برا کیا ہے .. یہ دو لوگ انتہائی گھٹیا لوگ تھے .. کئی لوگوں نے ان کی کمپلینز کی تھی لیکن پولیس نے ایکشن

نہیں لیا تھا .. اور اگر کوئی ان کے خلاف کارروائی کرتا تھا تو یہ لوگ یا تو پیسے سے ان کا منہ بند کر دیتے تھے یہ اس کے گھر کو اجاڑ دیتے تھے .. لوگ ان کی وجہ سے بہت پریشان تھے اور آپ کو پتا ہے میں نے دعا کی تھی کہ اللہ کسی کو بھیجے جو ان دو نمبری پولیس والوں یا ان پیسے کھانے والی گورنمنٹ کی طرح نہ ہو .. اور میری دعا قبول بھی ہو گئی .. ایگل اور ٹائیگر آئے اور انھیں بہت دردناک موت دی جس کے وہ حق دار تھے .. کوئی انھیں پسند کرے یا نہ کرے مجھے وہ بہت پسند ہیں .." حوریہ نے آئینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مراد حوریہ کی باتیں بہت غور سے سن رہا تھا ..



"اچھا دیکھا جائے تو ان دونوں کو ان کے کیے کی سزا ملی ہے لیکن ایگل اور ٹائیگر کو قانون کی مدد لینے چاہیے تھی.."

"لالا جیسی پاکستان کی گورنمنٹ ہے نہ ان کے لیے ایسے لوگ ہونا بہت ضروری ہے.. میں اگر پرائم منسٹر ہوتی نہ تو ان سب پولیس والوں کو کہتی کہ ان سے ٹریننگ لے.." "حوریہ کی باتیں بتا رہی تھی کہ اسے وہ دونوں بہت اچھے لگے ہیں..

"تاریخ میں لکھا جائے گا کہ ایک مشہور رپورٹر حوریہ شاہ کریمینلز کی فین تھی.." "آئینہ نے ہنستے ہوئے کہا..

"ہاں مجھے ان کی فین ہونے پر فخر ہے.. اور میرا خواب ہے کہ میں ان کا انٹرویو لوں.. یہ میری زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی.." "حوریہ نے آئینہ کو زبان دکھائی تھی..

مراد کو اپنی اس معصوم بیوی پر ہنسی آئی تھی.. کیونکہ حوریہ ان لوگوں کی سائڈ لے رہی تھی جنہیں وہ جانتی تک نہیں تھی..

\*\*\*\*\*

زید اس وقت ایک کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا ہوا تھا..

"سر کیا کرنا ہے اس کا.." آصف نے ایک کمرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جس کی وال گلاس کی تھی جس کی وجہ سے اندر کا منظر بالکل واضح ہو رہا تھا..

"کتنے راتیں گزاری ہیں اس نے اس سانپ کے ساتھ.." زید خان نے شیطانی مسکراہٹ دیتے ہوئے کہا.. اور زید خان کی شیطانی مسکراہٹ کسی طوفان کے آنے کی علامت ہوتی تھی ..

"دو راتیں اور ایک پورا دن.." آصف نے سر جھکائے جواب دیا ..

"کیا نام ہے اس کا.. اس کے گھر والوں کو فکر نہیں ہوئی کیا.." زید نے سائڈ کی ٹیبل سے ایک چاکو اٹھاتے ہوئے کہا ..

"مبین شیخ نام ہے اس کا.. اس کے گھر والے اسے بہت ڈھونڈ رہے ہیں.. اس کی بیوی کا رو کر برا حال ہے لیکن کسی کو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل رہا.." "اوو.." زید نے آصف کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ..

زید سامنے کمرے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا.. جہاں ایک لڑکے کے جسم پر موٹا کالا سانپ رینگ رہا تھا.. جس سے وہ خوفزدہ ہو کر مسلسل چیخیں مارتا رہا تھا ..

"آصف سانپ میں تو زہر بھی نہیں ہے تو یہ مبین ڈر کیوں رہا ہے.." زید مسکرایا تھا ..

"سر سانپ کو دیکھ کر ہی بندہ خوفزدہ ہو جاتا ہے.. یہ تو پھر اس کا جسم پر رینگ رہا ہے.. وہ بھی کالا موٹا سانپ.." آصف نے مبین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ..

"چلو یار اسے باہر نکالو.. وہ دیکھو کتنی امید سے دیکھ رہا ہے مجھے جیسے میں اس کی مدد کروں گا.. اور زید خان کسی کی امید نہیں ٹوڑتا .."

آصف نے ایک نظر مبین کی جانب دیکھا جو غلط انسان سے مدد مانگ رہا تھا ..

اب وہاں پر موجود ایک گارڈ نے مبین کو لاکر زید خان کے پیروں میں پھنکا تھا..

"م. مجھے بچا لو پتہ نہیں یہ لوگ کون ہیں.. مجھے وہاں واپس لے کر مت جاؤ.. مجھے بچا لو.." مبین زید خان کے گھٹنے پکڑ کر اس کی منت کر رہا تھا..

"اوکے.." زید نے ہاتھ میں پکڑا چاکو مبین کی جانب بڑھایا تھا جسے دیکھ کر مبین کے پسینے چھوٹ گئے تھے...

"تم جانتے ہوں تمہیں یہاں کیوں لایا گیا ہے.."

"ن. نہیں.. کیوں.." مبین زید خان سے دو قدم کے فاصلہ پر ہوا تھا..

"یاد کرو.. ویسے یہ وہی انگلی ہے نہ.." زید نے مبین کی سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پکڑی تھی.. مبین کو آئینہ سے کی ہوئی بد تمیزی یاد آئی تھی.. اور یہ وہی انگلی تھی.. جس سے مبین نے آئینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بدکردار کہا تھا..

"ن. نہیں مجھے معاف کر دو میں.. میں اس لڑکی سے معافی مانگ لوں گا.. خدا کے لیے مجھے مت مارو.." اب مبین صحیح معنوں میں زید کے پاؤں میں گھرا رہا تھا..

"اور تمہیں کس نے بولا میں تمہیں ماروں گا.." زید آصف کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا.. آصف جان چکا تھا آگے کیا ہونے والا ہے..

"یہ لو.." زید نے چاکو مبین کی جانب بڑھایا تھا..

"نہیں.. مجھے معاف کر دو.. مجھ پر رحم کھاؤ.."

"مبین شیخ یہ جان لو.. میرے زندگی میں معافی نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور رحم دلی کا تو مجھ سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے.. تمہارے پاس دو اوپشن ہیں.. پہلا تم اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلی خود کاٹو.. اور دوسرا آصف دوسرا اوپشن بتاؤ اسے.. "زید نے آصف کی جانب دیکھا تھا..

"دوسرا یہ کہ سر تمہارا گلہ کاٹ دیں گے.. " آصف فوراً بولا تھا..

"چلو اب بتاؤ کون سا اوپشن چوس کرو گے.. "زید صوفے سے ٹیک لگا کر سکون سے بیٹھا تھا..

مبین نے چاکو اٹھایا تھا.. کیونکہ وہ زید کو دیکھ کر جان چکا تھا کہ وہ رحم نہیں کھانے والا.. اور جو وہ بول رہا ہے وہ کرنے کی ہمت بھی رکھتا ہے..

مبین نے اپنا سیدھا ہاتھ میز پر رکھا تھا.. اور آنکھیں بند کی تھیں.. اس کے بعد ایک زوردار چیخ کی آواز آئی تھی.. مبین درد سے کڑا رہا تھا..

زید اب اپنی جگہ سے اٹھ کر مبین کی جانب بڑھا تھا..

"مبین شیخ وہ لڑکی مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے.. اسے رولانے کا حق میں کبھی خود کو بھی نا دوں لیکن تم نے اسے رولایا.. خدا کی قسم اس سے بھی بھیانک موت دیتا تمہیں اگر مجھے تمہارے بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو.. آئندہ اگر اس گاؤں کے آس پاس بھی نظر آئے تو اگلی دفعہ سانپ کی جگہ بچھو ہوں گے.. "زید اب اپنے کپڑے صحیح کر رہا تھا..

"آصف اسے اس کے گھر چھوڑ دینا.. اس کی بیوی اس کا انتظار کر رہی ہے.. "زید کہہ کر جا چکا تھا..

\*\*\*\*\*

خان فیملی کے سب لوگ اس وقت حویلی کے لاؤنچ میں موجود تھے۔ جب حویلی کے دروازے سے مراد اور براق داخل ہوئے تھے۔

"اسلام و علیکم۔۔" براق اور مراد نے آدب سے سلام کیا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔۔ براق تمہیں تو میں جانتا ہوں لیکن یہ نیا پیس کون ہے۔۔" عمر نے مراد کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"یہ نیا پیس آپ کی بہن کا اکلوتا دیور ہے۔۔" مراد نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا۔

"اوو احان لالا کے بھائی ہو تم لیکن براق احان لالا تو اتنے خوبصورت ہیں۔۔ یہ کس پر چلا گیا ہے۔۔" عمر اور کسی بات کا جواب نہ دے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

"تم پر گیا ہو۔۔" مراد نے بھی کھا جانے والے انداز میں بولا

"ہنہ امپوسٹیل۔۔ غلط فہمی ہے تمہاری میں اتنا خوبصورت ہوں۔۔" عمر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"یہی تو۔۔ غلط فہمی ہے تمہاری کہ تم خوبصورت ہو۔۔" وہ بھی مراد شاہ تھا اتنی آسانی سے کہاں چپ ہونے والا تھا۔

وہاں بیٹھے سب لوگ ان دو نئے دشمنوں کو دیکھ رہے تھے۔

"کیسے آنا ہوا.. عرشہ نہیں آئی کیا.. " حفصہ نے سوال کیا تھا کیونکہ نہ عمر رکنے والا تھا اور نہ ہی مراد ..

"جی .. نہیں بھابی گھر پر ہیں .. ہم یہاں کام سے آئے تھے.. " براق کا لہجہ بہت نرم تھا ..

"کس کام سے.. " حفصہ نے فوراً سوال کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی بہن نے پھر کچھ غلط کیا ہو گا ..

"کیا آپ مجھے بھابی کا کمرہ دکھا سکتی ہیں.. کیونکہ احان چاہتا ہے عرشہ اپنا خواب مکمل کرے.. اسی لیے میں اور مراد بھابی کی بوکس لینے آئے ہیں .. "

"کیا احان سچ میں عرشہ کا خواب پورا کرے گا.. " حفصہ کو حیرت ہوئی تھی.. جس گاؤں کے لوگ لڑکیوں کو شادی سے پہلی ہی پڑھنے نہیں دیتے تھے.. وہاں کا سردار اپنی بیوی کو شادی کے بعد پڑھانا چاہتا تھا ..

"جی یہ ہمارے سردار کا حکم ہے.. آپ ہمیں کمرہ دکھائیں گی.. " مراد نے مسکراتے ہوئے کہا ..

"میں دکھاتا ہوں کمرہ.. حفصہ کیونکہ عرشہ کے کمرے میں بہت قیمتی قیمتی سامان ہے اگر کسی نے کچھ چوڑا لیا تو.. " عمر نے مراد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ..

"فکر نہ کرو حفصہ بھابی کے کمرے سے کچھ چوری نہیں ہو گا کیونکہ وہاں مراد شاہ جا رہا ہے عمر خان نہیں.. " مراد بھی پوری چیز تھا ..

مراد اور عمر آج پہلی بار ملے تھے ایک دوسرے سے اور پہلی ملاقات میں ہی ایک دوسرے کے دشمن بن گئے تھے۔

"آؤ میں تم لوگوں کو کمرہ دکھاتی ہوں.." حفصہ نے سیڑھیوں کی جانب اشارہ کیا تھا..

\*\*\*\*\*

"عرش میرے کپڑے دینا.. بیڈ پر رکھے ہوئے ہیں.." احان نے واشروم سے عرشہ کو آواز لگائی تھی..

"میں کیوں دو تمھاری نوکر ہوں کیا خود لے لو.." عرشہ پکا ارادہ کر کے آئی تھی احان شاہ کی زندگی برباد کرنے کا..

"عرش میں نے شرٹ نہیں پہنی.. اگر تم میرا ایک کام کر دو گی تو طوفان نہیں آجائے گا.."

"نہیں طوفان نہیں قیامت آجائے گی خود کرو.." عرشہ بیڈ پر بیٹھی موبائل میں لگی ہوئی تھی..

ابھی احان واشروم سے باہر آیا تھا.. بلیک ٹراؤزر پہنے.. ہاتھوں میں ٹاول لیے.. احان نے شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کا چوڑا سفید سینہ نظر آرہا تھا.. بال بکھرے ہوئے تھے.. سینہ پر پانی کی کچھ بوندیں موجود تھی..

"کیا مسئلہ ہے تمھارا.." احان نے کھا جانے والی نظروں سے عرشہ کو دیکھا تھا.. جو بیڈ پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی..

"تم.." عرشہ نے موبائل بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں رکھا..



اس سے پہلے عرشہ کچھ بولتی.. احان کو شرٹ لیس دیکھ کر عرشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا.. آنکھیں پھیل چکی تھیں.. سب لوگ ایسے ہی نہیں مرتے تھے احان شاہ پر وہ سرادر واقعی بہت خوبصورت تھا..

"پہلی تو تم اپنی عزت کو ڈھکو.. " عرشہ نے چہرے کا رخ دوسری جانب کیا تھا..

"بات مت بدلو.. بتاؤ تمہارا کیا مسئلہ ہے.. " احان نے ٹاول بیڈ پر پھینکا تھا اور خود عرشہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا..

"ت. تم میں شرم و حیا ہے یا نہیں.. " عرشہ احان سے دو قدم کے فاصلے پر ہوئی تھی..

"نہیں ہے اب تم بتاؤ.. میرا ایک کام نہیں کر سکتی تم.. " احان عرشہ کے قریب آیا تھا..

"ہاں نہیں کر سکتی.. اپنے کام خود کرنے چاہیے.. " عرشہ نے نظریں جھکائی تھی..

"عرش کیسی لڑکی ہو تم.. میں تمہیں اتنے اچھے سے ٹریٹ کر رہا ہوں اور تم ہو کہ مجھ سے بدتمیزیاں کری جا رہی ہو.. "

"تو کیا چاہتے ہو تم کیا بولوں.. احان آؤ تمہیں پیار کروں.. " عرشہ نے احان کو دیکھتے ہوئے کہا..

"اہم اہم.. عرشہ میری بچی.. میرے بچے کو بعد میں پیار کر لینا.. پہلے نیچے آؤ مجھے کسی سے ملوانا ہے تمہیں.. " زرمینہ بیگم جو ابھی عرشہ کو بلانی آئیں تھی عرشہ کی یہ بات سن کر ہنستے ہوئے کہا..

"ہاں ہاں.. جاؤ عرش میں یہی ہوں.. " احان نے بھی موقع کا فائدہ اٹھایا تھا..

زرمینہ بیگم جا چکی تھیں.. عرشہ کو زرمینہ بیگم کی اس بات پر بہت شرمندگی سی ہوئی تھی..

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھ لوں گی.. "عرشہ احان کی جانب مڑی تھی..  
"وائی نوٹ.. جتنا دیکھنا ہے دیکھ لینا.. آپ کا ہی ہوں.. " احان نے شرارت سے کہا..  
عرشہ آنکھیں دکھاتی ہوئی فوراً زرینہ بیگم کے پیچھے گئی تھی..

\*\*\*\*\*

"زید مجھے تم سے بات کرنی ہے.. " زید جو اپنے لیپ ٹوپ پر کام کر رہا تھا.. عائشہ کی آواز پر اس کی جانب مڑا..

"کیا بات کرنی ہے.. " زید کے لہجے میں سنجیدگی تھی..

"مجھے ایک بات بتاؤ تم مجھے انور کیوں کر رہو ہو.. " عائشہ نے زید کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..  
"اور تم مجھے ایک بتاؤ میں تمہیں توجہ کیوں دوں.. " زید نے آنکھوں میں آنکھیں گھاڑتے ہوئے کہا..  
"ایسے بات نہ کرو مجھ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے.. " عائشہ ایک قدم زید کے پاس آئی تھی..  
"تو دور رہو مجھ سے نہیں ہوگی تکلیف.. " زید نے سپاٹ لہجے میں کہا..

"کیا کمی ہے مجھ میں.. "

"شرم و حیا کا نام سنا ہے تم نے.. "

"زید پلیز میں بہت اچھی ہو.. مجھ میں کس چیز کی کمی ہے مجھے بتاؤ تو.. "

"پہلی بات تو اچھی لڑکیاں ایسے منہ اٹھا کر کسی بھی نہ محرم کے کمرے میں نہیں آجایا کرتیں.. اور تم نے پوچھا نہ تم میں کس چیز کمی ہے تو سنو مجھے تم جیسے لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں.. تم داجی کے دوست کی بیٹی ہو اسی لیے میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا آئندہ میرے کمرے میں قدم بھی رکھا تو ٹانگیں توڑ دوں گا.. " زید نے عائشہ کی آنکھوں میں دکھتے پوئے غصے سے کہا کیونکہ آج کل عائشہ بہت عجیب سی حرکتیں کر رہی تھی جو زید خان کو بالکل بھی نہیں پسند ..

\*\*\*\*\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَاب۔۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔  
نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہریچ کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔

"یہ ہے عرشہ کا کمرہ۔۔" اب براق، عمر، مراد اور حفصہ عرشہ کے روم میں موجود تھے۔۔

براق اسٹڈی ٹیبل سے عرشہ کی بوکس اٹھا کر باکس میں ڈال رہا تھا۔۔

"ویسے ایک بات بتاؤ براق۔۔ کیا احان لالا سچ میں پڑھا رہیں عرشہ کو۔۔" عمر نے براق کی جانب دیکھا۔۔

"نہیں لالا یہ بوکس منگوا کر انھیں بیچیں گے اور آنسکریم کھائیں گے۔۔" مراد کو عمر سے چڑھو گئی تھی۔۔

"لالا کا تو پتہ نہیں۔۔ لیکن یہ کام تم کر سکتے ہو۔۔" عمر نے بھی زبان دکھائی تھی۔۔

"ارے عمر وہ مزاق کر رہا ہے۔۔ احان سچ میں چاہتا ہے عرشہ کا خواب پورا ہو۔۔" براق نے ہنستے ہوئے کہا

"میرا مزاق نہیں ہے اس کے ساتھ اسے بتا دیں۔۔" عمر نے مراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"میں کون سا تم سے مزاق کرنے کو مرا جا رہا ہوں.. "مراد بھی چپ رہنے والوں میں سے نہیں تھا..

"ہاں تم مزاق کر بھی نہیں سکتے کیونکہ مراد شاہ تم خود ہی ایک مزاق ہو.. "باتوں میں بھلا عمر خان سے کوئی جیت بھی سکتا تھا کیا..

"ارے تم لوگ کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو.. "حفصہ نے عمر اور مراد کی جانب دیکھتے ہوئے کہا.. "چلو ہو گیا.. "براق نے باکس مراد کو پکڑا دیا تھا.. مراد اور عمر جا چکے تھے..

"سنو.. "براق جو باہر کی جانب جا رہا تھا.. حفصہ کی آواز پر رکا..

براق شاہ کو زہر لگتے تھے وہ انسان جو اسے پیچھے سے روکتے تھے.. خاص طور پر لڑکیاں.. وہ براق شاہ تھا لڑکیاں دیوانیاں تھیں اس کی.. لیکن اسے کسی کی کوئی پروا نہیں تھی.. لیکن حفصہ کا روکنا براق کے دل کو سکون دے گیا تھا..

"جی.."

"میری بہن نے کسی کو تنگ تو نہیں کیا نہ.. میرا مطلب ہے احان کے ساتھ کوئی بد تمیزی تو نہیں کی نہ.. "حفصہ براق کے سامنے کھڑی ہوئی تھی..

"فکر نہ کریں میری بھابھی نے کسی کو تنگ نہیں کیا وہ بہت اچھی ہیں.. "براق نے حفصہ کی آنکھوں میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا..

بہت گہرے ہیں یوں تو سمندر لیکن

اس کی آنکھوں کی بات اپنی ہے..

"اور احان کو.." حفصہ نے دوبارہ سوال کیا کیونکہ وہ عرشہ سے بہت اچھے سے واقف تھی..

"اب احان کا تو وہی بتا سکتا ہے.. اب میں چلتا ہوں بہت کام ہے.. خدا حافظ.." براق کہہ کر جا چکا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیا کر رہی ہیں.. مورے.." حوریہ نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے سوال کیا.. جہاں زرینہ بیگم موجود تھیں..

"بچے مراد کے لیے چائے بنا رہی ہوں.." زرینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا..

"یہ کون سا ٹائم ہے چائے پینے کا بارہ بج رہے ہیں.. اتنے نخرے تو احان لالا بھی نہیں کرتے جتنے مراد کرتا ہے.." حوریہ نے تیرے میرے منہ بناتے ہوئے کہا..

"ارے بچے وہ ایسا ہی ہے.."

"بھابھی آپ کو داجی بلا رہے ہیں آپ میرے ساتھ آئیں.." طیبہ بیگم نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے کہا..

"بچے یہ چائے مراد کے کمرے میں دے آنا.. میں جا رہی ہوں.." زرینہ بیگم نے اپنا ڈوپٹہ صحیح کرتے ہوئے کہا..

"اف کیوں آئی میں کچن میں.. میں جتنا دور رہنے کی کوشش کرتی ہو اس جلا د شاہ سے.. یہ سب مجھے اسی کے پاس بھیجتے ہیں.. "حوریہ نے کپ میں چائے ڈالتے ہوئے کہا..

\*\*\*\*\*

"یہ لے اپنی امانت.. "براق نے ایک بوکس احان کی اسٹڈی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا..

"سب ہے نہ اس میں.. "احان مسکرایا تھا..

"ہاں میری جان سب ہے اس میں تو فکر نہ کر.. "

"کیا ہوا ہے براق.. "

"ہاں کچھ نہیں بس ایسے ہی.. "

"کیا تیری ملاقات ہوئی ہے حفصہ سے.. "احان شاہ براق شاہ سے متعلق ہر بات جانتا تھا..

"ہاں ہوئی.. "براق بھی احان سے کچھ چھپاتا نہیں تھا..

"کیا کوئی بات ہوئی ہے کیا.. تو اتنا بے چین کیوں ہے.. "احان کو براق کچھ الجھا سا لگا تھا..

"یار احان میں جتنا اس سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی اس کے پاس چلا جاتا ہو.. وہ لڑکی

مجھ میں مجھ سے زیادہ ہے.. اسے بھول نہیں پا رہا میں.. تجھے پتا ہے آج میں نے بس ایک دفعہ اس کی

آنکھوں میں دیکھا نا مجھے اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.. مجھے ایک ڈر سا لگا تھا.. "

"کس بات کا ڈر.. "براق کے منہ سے ڈر کا الفاظ احان شاہ نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ سنا تھا..



"وہ لڑکی.. تجھے پتا ہے مجھے آج اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے ڈر لگا تھا.. ایسا لگا تھا کہ اگر میں نے دوبارہ اسے دیکھا تو اس سے دور نہیں ہو سکوں گا.." براق نے ایک گہری سانس لی تھی..

"تجھے وہ پسند ہے.." احان براق کے الفاظوں سے اندازہ لگا چکا تھا..

"احان تیرے یار کو عشق ہو گیا ہے اس لڑکی سے.. اب اس سے دور رہنا بہت مشکل سا ہو رہا ہے..

"

"داجی سے بات کرتے ہیں اس کے بارے میں تو فکر نہ کر میں ہوں نا.." احان نے براق کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

احان کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. کیونکہ براق جانتا تھا کہ احان شاہ نے اس کی ساری خواہشات پوری کیں ہیں۔ جب احان شاہ کہتا تھا کہ وہ سب سنبھال لے گا تو وہ واقعی سب سنبھال لیتا تھا..

\*\*\*\*\*

"فلزا ڈارلنگ کیسی ہو تم.." جنت فلزا کے کمرے میں داخل ہوئی تھی..

"تم یہاں۔ اتنی رات کو کیا کام ہے.." فلزا نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ فلزا کو اکیلا رہنا پسند تھا۔ کوئی اس کے روم میں آئے اسے بالکل پسند نہیں تھا..

"وہ مجھے تم سے ایک بات پوچھنی تھی.." جنت فلزا کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی..

"کیا تم مجھے بتا سکتی ہوں کہ عمر کو کھانے میں کیا پسند ہے.."

"کیوں.. تم یہ سوال کیوں کر رہی ہو.. تمہیں کیا کام ہے اسے.. "فلزا کو جلن ہوئی تھی..

"فلزا ڈارلنگ.. مجھے پتہ ہونا ضروری ہے کیونکہ آفٹر آل بعد میں میں نے ہی تو سنبھالنا ہے عمر کو.. " جنت نے شرماتے ہوئے کہا..

"کیا.. کیا مطلب ہے اس بات سے.. "

"اوو ایسے ری ایکٹ نہیں کرو جیسے تمہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے.. " جنت نے ایک ادا سے کہا..

"کیا مطلب ہے اس بات سے کیا نہیں پتا مجھے.. " اب فلزا سیدھی ہو کر بیٹھی تھی..

"میری عمر سے بات چل رہی ہے.. ہم اسی لیے تو آئے تھے ترکی سے.. اب چلو شاباش مجھے بتاؤ عمر کو کیا پسند ہے.. " جنت کے چہرے پر خوشی تھی..

"اٹھو مجھے سونا ہے.. "

"کیا ہوا ہے فلزا.. " جنت کو فلزا کا ایسا رویہ عجیب لگا تھا..

"مجھے سونا ہے تم نے سنا نہیں.. مجھے سونا ہے. نکلو میرے کمرے سے.. "

"لیکن فلزا مجھے یہ بتاؤ عمر کو کیا پسند ہے.. تم عمر کی کافی اچھی دوست ہونا تمہیں تو پتا ہوگا.. "

"نہیں ہوں میں اسکی دوست سنا تم نے.. اور گاجر کا حلوا بہت پسند ہے اسے.. اب جاؤ یہاں سے.. "

فلزا نے جنت کے منہ پر دروازہ بند کر دیا تھا..

"اسے کیا ہوا ہے.. " جنت نے فلزا کے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

\*\*\*\*\*

"اب کون جائے گا اس جلاد شاہ کو چائے دینے .."

"کہاں جا رہی ہو حوری.. " احان کو ابھی آیا تھا حوریہ کو اوپر کی جانب جاتے دیکھ سوال کیا۔۔

"جلاد شاہ کے پاس.. " حوریہ فوراً بولی ..

"او کے مراد کو چائے دینے جا رہی ہو.. " احان نے ہنستے ہوئے کہا ..

"لالا یار غلطی سے نکل گیا منہ سے.. مراد کو مت بتائیے گا کہ میں اسے یہ بولتی ہوں.. " حوریہ نے التجا کی تھی ..

"او کے میں اسے نہیں بتاؤں گا کہ تم اسے جلاد کہتی ہو.. " احان نے شرارت سے کہا ..

"لالا بات سنیں یہ جائے جلاد.. میرا مطلب ہے مراد کو دے دیں.. مجھے نیند آرہی ہے۔ مجھے سونے جانا ہے.. " حوریہ نے معصومیت سے کہا ..

"دو میں دے دوں گا لیکن لڑکی مجھے اچھے سے پتا ہے تم کیوں نہیں جا رہی وہاں.. اتنا بھی جلاد نہیں ہے میرا بھائی بہت اچھا ہے وہ.. " احان ہنستے ہوئے اوپر کی جانب بڑھا تھا ..

"میں نے کب بولا وہ برا ہے... بس زرا سا کھڑوس ہے.. " حوریہ خود سے باتیں کرتی ہوئی اپنے روم کی جانب بڑھی تھی ..

\*\*\*\*\*

فلزا عمر کے روم میں داخل ہوئی تھی.. لیکن عمر کو نہ پا کر وہ اب لاؤنچ کی جانب بڑھی تھی..  
"تم بہت خوبصورت ہو لڑکی.. عمر خان کی زندگی کی پہلی اور آخری محبت ہو تم.. " فلزا کو لاؤنچ میں عمر  
سے بات کرنے آئی تھی.. عمر کو بات کرتے سن وہی رک گئی..

فلزا نے عمر کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ ایک تصویر کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا..

"کون ہے یہ.. کیا جنت سچ بول رہی تھی.. لیکن یہ کون ہے.. کیا یہ جنت کی تصویر ہے.. " فلزا نے عمر  
کے ہاتھ میں پکڑی تصویر دیکھتے ہوئے کہا جس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا..

"واقعی جنت سچ بول رہی تھی.. مطلب عمر کو جنت پسند ہے.. " فلزا نے عمر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو  
تصویر کو بہت پیار سے دیکھ رہا تھا..

\*\*\*\*\*

احان کمرے میں داخل ہوا تو عرشہ سکون سے سو رہی تھی.. احان نے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا  
تھا.. اور خود بھی صوفے پر بیٹھا تھا..

احان نے عرشہ کی جانب دیکھا جو سوتے ہوئے ایک معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی..  
"عرش تم کتنی معصوم لگتی ہوں.. سوتے ہوئے.. " احان نے صبح کی باتیں یاد آنے پر فوراً کہا..

اب احان نے بیڈ سے ایک تکیہ اور بلینکٹ اٹھا کر صوفے پر رکھا تھا..

احان چاہتا تو وہ بیڈ پر سو سکتا تھا.. لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں عرشہ کی ہر بات مانتا ہے..

وہ بہت تھک چکا تھا.. اسی لیے چنچ کیے بغیر ہی سو گیا تھا..

\*\*\*\*\*

رات کے تین بج رہے تھے.. جب براق شاہ کی آنکھ کھلی.. براق نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا.  
اور پھر کچھ سوچتے ہوئے چنچ کرنے چلا گیا..

براؤن شلوار قمیض کے ساتھ وہ کریم کلر کی شال پہنے حویلی سے باہر نکلا تھا..

پندرہ منٹ چلنے کے بعد براق اب رکا تھا.. براق نے ایک نظر سامنے دیکھا جہاں مسجد تھی.. براق کا  
دل ایک عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا..

"کیا ہوا ہے بچے.. " براق بہت غور سے مسجد کو دیکھا رہا تھا. جب اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی  
تھی.. تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا..

"اسلام وعلیکم.. رحمان بابا.. " براق نے بہت پیارا اور احترام سے سوال کیا تھا..

رحمان صاحب اس مسجد کے امام تھے جو تین بجے ہی مسجد میں آجاتے تھے کیونکہ انہیں چار بجے فجر  
کی آذان دینی ہوتی تھی... رحمان صاحب شاہ فیملی کو بہت اچھے سے جانتے تھے.. سب لوگ رحمان  
صاحب کی بہت عزت کرتے تھے..

"وعلیکم السلام بچے.. تم اندر کیوں نہیں جا رہے.. " رحمان صاحب نے مسکراتے ہوئے سوال کیا..

"کیا میں اندر جا سکتا ہوں.. " براق کے لہجے میں ایک ڈر تھا..

"ہاں میرے بچے تم جا سکتے ہو.." رحمان صاحب احان شاہ کے بہت قریبی تھے.. احان شاہ اپنی ہر پریشانی انھیں بتاتا تھا.. اسی لیے وہ براق کی حالت کے بارے میں جانتے تھے..

"مجھے گناہ تو نہیں ملے گا نہ.. میں بہت گناہ گار ہوں.. وہ مجھے دھتکارے گا تو نہیں..." براق کا لہجہ الگ سا تھا..

"نہیں.. وہ بہت رحیم ہے.. تم پہاڑوں جتنے گناہ کر کے بھی اگر اسکے اگے ایک آنسو بہاؤ گے نہ تو وہ تمھیں معاف کر دے گا.." رحمان صاحب نے پیار سے کہا

"لیکن میں ہمیشہ خدا سے دور بھاگا ہو.. کیا وہ مجھے اپنائے گا.."

"ہاں تم ایک دفعہ ہاتھ بڑھا کر دیکھو وہ تھام لیتا ہے گناہ گاروں کو بھی.." رحمان صاحب کو احان شاہ نے براق کے بارے میں سب بتایا تھا..

"مجھ میں ہمت نہیں ہے اس پاک جگہ پر قدم رکھنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے.. یہ بہت مشکل ہے.."

".. براق ایک قدم پیچھے ہوا تھا..

رحمان صاحب براق کو ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لائے تھے.. "یہ لو.. اتنی سی بات تھی کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا.. اور خدا تم سے محبت کرتا ہے اسی لیے تمھیں یہاں تک آنے کی توفیق دی ہے.."

اب رحمان صاحب مسجد کے اندر چلے گئے تھے..

براق مسجد میں کھڑا بہت غور سے مسجد کو دیکھ کر رہا.. وہ مسجد بہت خوبصورت تھی.. ہر طرف سکون ہی سکون تھا.. مسجد میں قدم رکھ کر براق کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا..

براق وضو خانے کی جانب بڑھا تھا..

سردیوں کی راتیں تھیں.. براق نے گرم کے بجائے ٹھنڈے پانی سے ہی وضو کیا تھا.. براق ایک گہری سوچ میں مبتلا تھا.. وضو کے بعد اب وہ مسجد کے اندر بڑھا تھا .

رحمان صاحب جو سورت لیس کی تلاوت کر چکے تھے ان کی نظر سامنے پری تو وہ مسکرائے تھے جہاں براق نماز پڑھ رہا تھا ..

"کتنے عجیب ہوتے نہ خدا تیرے لوگ.. کچھ مغرب کی نماز ادا کرنے مسجد نہیں آتے اور کچھ تہجد پڑھنے مسجد میں آتے ہیں.. واقعی خواہشیں ادھوری ہو تو خدا کتنا یاد آتا ہے.. " رحمان صاحب بہت پیار سے براق کو دیکھ رہے تھے ..

براق نے اب سلام پھیرا تھا.. براق نے دعا کے لیے ہاتھ نہیں اٹھائے تھے.. وہ سجدے میں جھکا تھا.. اب آنسو دریا کی مانند بہہ رہے تھے ..

"اے میرے اللہ مجھے معاف کر دیں میں نے ہمیشہ آپ کو رد کیا.. میں بہت تکلیف میں ہوں میرے اللہ مجھے معاف کر دیں.. میرا دل تکلیف سے پھٹ رہا ہے یہ تکلیف میرا دل برداشت نہیں کر پا رہا.. تیری ذات بہت رحیم ہے تو میرے دل کے درد سے واقف ہے میرے دل میں بہت تکلیف ہے یا اللہ اس تکلیف کو ختم کر دے.. اس تکلیف کو برداشت کرنا میرے بس میں نہیں ہے.. میرا دل کا درد مجھ سے بیان نہیں ہو رہا.. " براق سجدے میں گرا رو رہا تھا ..



اگر سجدہ نہ ہوتا تو ہم ان تمام دکھوں میں گر کر مر جاتے جنہیں ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں کہہ سکتے ..

رحمان صاحب براق کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔ کیونکہ احان شاہ ہمیشہ انہیں کہتا تھا کہ وہ دعا کریں کہ براق خدا کی جانب لوٹ آئے۔ وہ احان شاہ تھا۔ جس کے لیے براق بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ احان ہمیشہ براق شاہ کی ہدایت کی دعا کرتا تھا۔ وہ کوئی عام دوستوں کی طرح نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ براق کی دنیا اور آخرت دونوں خوبصورت ہو۔ اور احان کی دعا قبول بھی ہوئی۔ خدا نے براق کو ہدایت دے دی ..

رحمان صاحب ہاتھ میں قرآن مجید لیے براق کے پاس آکر بیٹھے تھے ..

براق نے بیس منٹ رونے کے بعد سجدے سے سر اٹھایا تھا۔ براق نے ایک گہری سانس لی تھی۔ پتا نہیں کتنے سالوں کی تکلیف تھی جو آج براق نے خدا کے سامنے آنسوؤں کی صورت میں بہائی تھی۔ براق کے دل میں ایک بے سکونی سی تھی جو اب سکون میں بدل گئی تھی۔ بیشک سکون تو سجدوں میں ہی ملتا ہے ..

"یہ لو۔۔" رحمان صاحب نے قرآن براق کی جانب بڑھایا تھا ..

"کیا میں اس مقدس اور پاک کتاب کو اپنے ہاتھوں سے چھو سکتا ہوں .." براق نے ایک نظر اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا ..

"بچے ڈرو نہیں .. تم خدا کے پسندیدہ بندے ہو۔۔" رحمان صاحب کا لہجہ نرم تھا ..

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے.. اور آپ کو کیسے پتا.." براق نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا جب براق کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا..

"بچے خدا نے تمہیں تہجد کی نماز کے لیے چنا ہے.. اور تہجد کی توفیق خدا اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی دیتا ہے.." رحمان صاحب نے براق کے ہاتھوں میں قرآن پکڑایا تھا.. جسے براق نے تھام لیا تھا .

"کیا یہ مجھے سکون دے گی.." براق کے لہجے سے اس کے دل کی تکلیف اور بے سکونی واضح ہو رہی تھی..

"تم پڑھ کر دیکھو.. یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جسے پڑھنے سے ثواب اور سکون دونوں ملتا ہے.. اس میں ہر پریشانی کا حل ہے.." رحمان صاحب اب اندر جا چکے تھے..

براق نے ایک نظر قرآن کو دیکھا.. اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا جسے براق نے صاف نہیں کیا تھا.. براق نے قرآن کو دنوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے لبوں سے چوما تھا.. اب براق نے سورت رحمن کھولی تھی .

براق جیسے جیسے سورت رحمن پڑھ رہا تھا اسے اپنے جسم کے ہر حصے میں سکون اتارتا محسوس ہو رہا تھا.. جو سکون براق کو اٹھارہ سالوں تک کوئی نہیں دے سکا تھا آج وہ ایک کتاب نے دے دیا تھا..

آج براق کو احان کی کہی ہوئی باتیں یاد آرہیں تھیں. خدا کے کلام میں بہت طاقت ہوتی ہے... صحیح ہی تو کہتا تھا احان شاہ تم اللہ کی جانب چل کر جاؤ خدا تمہارے پاس دوڑ کر آئے گا..

\*\*\*\*\*

صبح کے چھ بج رہے تھے۔ فلزا حویلی کے لاؤنچ میں ٹہل رہی تھی۔ فلزا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔  
عمر جو شہر جا رہا تھا۔ فلزا کو لاؤنچ میں دیکھ کر اس کی جانب بڑھا۔

"اسلام و علیکم چپکلی۔" "عمر وائٹ کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے بلیک پینٹ تھی۔ وہ وجیہ اور بہت  
خوبصورت مرد لگ رہا تھا۔

"وعلیکم السلام۔" فلزا نے عمر کی جانب دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے عمر کے گالوں پر ڈمپل  
پڑ رہے تھے۔ جو فلزا کو بچپن سے پسند تھے۔

"کیا ہوا ہے چپکلی اتنا پریشان کیوں ہو۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے میں پریشان نہیں ہوں۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" فلزا نے اپنے چہرے کا رخ  
دوسری جانب کیا تھا۔

"نہیں تم پریشان ہو۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔" عمر اب فلزا کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔

"کہا نہ تمہاری غلط فہمی ہے۔" فلزا کے دماغ میں جنت کی رات کی باتیں گھوم رہی تھیں۔ جس کی وجہ  
سے وہ پوری رات سوئی نہیں تھی۔

"پہلی بات تو یہ کہ مجھے غلط فہمی نہیں ہوتی اور تمہارے معاملے میں تو بالکل بھی نہیں۔"

عمر کی بات پر فلزا نے عمر کی جانب دیکھا۔ فلزا کا دل کیا وہ عمر سے لپٹ کر روئے۔ کیوں تھا وہ ایسا  
کیوں وہ فلزا کے وہ درد بھی دیکھ لیتا تھا جو فلزا نے بہت صفائی سے اپنے اندر چھپائے ہوئے تھے۔

"لیکن میرے معاملے میں ہوئی ہے تمہیں غلط فہمی۔ تم جاؤ جہاں جا رہے تھے..." فلزا نے اپنا لہجہ سخت کیا تھا..

"نہیں مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔ میں ہونہ سب صحیح کر دوں گا.."

فلزا کا دل کیا کہ وہ اسے سب بتا دے۔ کیونکہ فلزا جانتی تھی کہ وہ عمر تھا جو صرف کہہ نہیں رہا تھا بلکہ وہ کر بھی سکتا تھا..

"کہا نہ جاؤ.. کسی اور کی پرواہ کرو۔ کسی اور کی فکر کرو ویسے بھی اب ہم بچپن جیسے نہیں رہے۔ ہماری زندگی میں بہت سے لوگ آچکے ہیں.." فلزا نے سنجیدگی سے کہا

"کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی جگہ کو نہیں بھر سکتا دل میں جگہ بھی فنکریپرٹ کی طرح ہوتی ہے.. جو کبھی کسی سے میچ نہیں ہوتی.. مجھے کام ہے.. میں جا رہا ہوں.. اپنا خیال رکھنا.. خدا حافظ.."

"عمر کہہ کر فوراً اپنی کار میں نکل چکا تھا.. جبکہ فلزا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی.. فلزا کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اب وہ کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا..

\*\*\*\*\*

"عرشہ بی بی آپ کو زرینہ بی بی بلا رہیں ہیں.." عرشہ جو اپنے موبائل پر مصروف تھی.. صائمہ کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئی..

"اچھا میں آتی ہوں.." عرشہ نے اپنا دوپٹہ سلیقے سے اپنے سر پر لیا تھا..

"آؤ میرے بچے.." زرینہ بیگم اپنی کرسی سے اٹھی تھی..

یہ مناظر حویلی کے باہر لاؤنچ کے ہیں۔ جہاں بہت سی عورتیں موجود تھیں جو اپنے مسائل بتا رہیں تھیں۔ اور زرینہ بیگم کرسی پر براجمان ان کے مسائل سن رہیں تھیں۔

"یہ کون ہیں۔۔" عرشہ کو اتنی عورتیں دیکھ کر عجیب سا لگا تھا۔

"آؤ تو، یہ ہیں آپ کی سردارنی۔۔ احان شاہ کی بیوی عرشہ شاہ۔۔" زرینہ بیگم نے مسکراتے پوئے کہا۔

"اسلام وعلیکم سردارنی۔۔" سب عورتوں نے عرشہ کو سلام کیا تھا۔ جس کا جواب عرشہ نے بہت پیار سے دیا تھا۔

"تو عرشہ آج سے یہ کرسی تمھاری ہے۔۔" زرینہ بیگم نے عرشہ کو کرسی پر بیٹھایا تھا۔

"آج سے آپ کے سب معاملات آپ کی سردارنی عرشہ شاہ دیکھیں گیں۔۔ اب آپ لوگ جا سکتیں ہیں۔۔" زرینہ بیگم نے پیار سے کہا۔

سب عورتیں جا چکیں تھیں۔۔

\*\*\*\*\*

"امی کیا کر رہیں ہیں۔۔" حوریہ کچن کے دروازے میں کھڑی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔ لیکن تم اس وقت کہاں جا رہی ہو۔۔" اقراء نے حوریہ کے ہاتھ میں بیگ دیکھا تو فوراً سوال کیا۔

"امی کام آگیا ہے۔۔"

"لیکن حوریہ شام کے چار بج رہے ہیں اور سات بجے اندھیرا ہو جاتا ہے۔ نہیں تم کہی نہیں جاؤ گی۔ اور لوگ نہیں ہیں کیا تمہارے آفس والوں کے پاس.." "اقراء حوریہ کی اس جاب کو لے کر اکثر پریشان رہتی تھیں..

"امی پریشان نہ ہو.. آجاؤ گی.. میرا جانا ضروری ہے.. "حوریہ نے اقراء شاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا.. "حوریہ کسی کو ساتھ لے جاؤ۔ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ صبر میں کسی کو بولتی ہو۔ وہ جائے گا تمہارے ساتھ تم اکیلی نہیں جاؤ گی.."

"امی کیا ہو گیا.. میں اکیلی ہی جاتی ہو.. آپ فکر نہ کریں آجاؤں گی میں.. آپ پریشان نہ ہو.. خدا حافظ.." "حوریہ نے اقراء شاہ کو گلے لگایا تھا۔

اب وہ جا چکی تھی۔ اقراء شاہ حوریہ کو جاتے دیکھ بہت گھبرا رہیں تھیں۔ جیسے کچھ برا ہونے والا ہو..

\*\*\*\*\*

"یہ بیوقوف سردار کہاں ہے نظر نہیں آرہا.." "عرشیہ لاؤنچ میں سب عورتوں کے ساتھ موجود تھی.. عرشیہ نے صبح سے احان کو نہیں دیکھا تھا..

"کیا ہوا بچے.." "زرینہ شاہ نے عرشیہ کو ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دیکھا تو سوال کیا..

"ک۔ کچھ نہیں.. بس ایسے ہی.."

"کیا ہوا ہے احان کو دھونڈ رہی ہو کیا.." "زرینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں.. "عرشہ نے فوراً جواب دیا..

عرشہ کے ایسے جواب دینے پر وہاں بیٹھیں سب عورتوں نے اپنی ہنسی روکی تھی..

"تو کیا سوچ رہی ہو بچے.. "زرینہ بیگم نے عرشہ کی جانب دیکھا..

"وہ میں سوچ رہی تھی کہ یہ سرداری بہت بڑی چیز ہے۔ ہم یہ نہیں کر سکتے۔ پلیز آپ ہی سنبھال لیں نہ.. "عرشہ اس بات کو لے کر پریشان تھی اسی لیے کہہ دیا..

"اوو میرے بچے.. میں نے کون سا بولا ہے کہ تم ابھی ہی سیکھو۔ میں ہوں نہ میں سکھاؤ گی تمہیں..

فکر نہ کرو پریشان نہ ہو.. "زرینہ شاہ نے بہت پیار سے عرشہ کے گال پر ہاتھ رکھا تھا..

ایک سیکنڈ کے لیے عرشہ کو لگا تھا جیسے شائستہ بیگم نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا ہے.. کیونکہ زرینہ بیگم عرشہ کو بہت پیار دیتی تھیں.. جو عرشہ نے سوچا نہیں تھا..

"لو احان آگیا.. اوو بھی اپنی بیوی کو سرداری سکھاؤ.. وہ بہت پریشان ہو رہی ہے.. "اقراء شاہ عرشہ کی آنکھوں کی نمی دیکھ چکی تھیں..

"اسلام و علیکم.. آپ سب کو.. "احان زرینہ بیگم کے ساتھ آکر بیٹھا تھا..

"کیا کہہ رہیں ہیں آپ چاچی.. "احان اقراء شاہ کی جانب دیکھ رہا تھا..

"بچے تمہاری بیوی اب گاؤں کی عورتوں کی سرداری بن چکی ہے.. لیکن وہ پریشان ہے اسے لگتا ہے وہ

سرداری نہیں سنبھال سکتی.. "اقراء شاہ نے ساری بات احان کو بتائی تھی..



"ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے.. جو انسان ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کر سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے.. وہ میری بیوی ہے بہت مضبوط ہے.. سب ہینڈل کر سکتی ہے.. کیوں عرش.. " احان نے بہت فخر سے کہا تھا..

"ہاں میں کر سکتی ہوں.. " عرشہ نے احان کی جانب دیکھا تھا.. عرشہ جو ابھی تک اداس اور بے چین تھی. احان کی باتوں نے اسے سکون دیا تھا.

"دیکھا آپ سب نے ایسے ہی میری بیوی کو بچہ سمجھا ہوا ہے آپ لوگوں نے. مانا عرش کا قد چھوٹا ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ آپ سب عورتیں میری بیوی کو بچہ سمجھ لیں.. " احان نے سنجیدگی سے کہا تھا.. لیکن وہاں بیٹھی سب عورتیں ہنسی تھیں.. جبکہ عرشہ کا دل کیا وہ احان کا خون پی جائے..

احان نے عرشہ کی جانب دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی..

"عرش میں نے کہہ دیا ہے انھیں اب کوئی تمھیں. بچی نہیں سمجھے گا تم بے فکر ہو جاؤ.. " احان کہہ کر فوراً باہر کی جانب بڑھا تھا..

"بد تمیز.. " عرشہ منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی. جس پر زرمینہ شاہ نے اسے خود سے لگایا تھا..

\*\*\*\*\*

"اسے کیا ہوا ہے.. " حوریہ کی کار اچانک رکی تھی..

حوریہ اب نیچے اتری تھی.. کار کا ٹائر خراب ہو چکا تھا۔ حوریہ نے آس پاس دیکھا.. لیکن کوئی شوپ نہیں تھی..

حوریہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔ وہ کسی کو کال بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کے موبائل کی بیٹری ختم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے موبائل آف ہو چکا تھا.. حوریہ کو عادت تھی اکیلے آنے جانے کی۔ حوریہ شاہ بہت مضبوط تھی۔ لیکن اسے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا..

اب مناظر ایسے تھے.. حوریہ ایک روڈ پر کھڑی ہوئی تھی جو بہت سنسان تھا.. جہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا.. اندھیرا بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ کیونکہ سردیوں کی راتیں تھیں اسی لیے اندھیرا جلدی ہو جاتا تھا..

حوریہ اب پیدل ہی آگے کی جانب بڑھی تھی۔ کیونکہ وہ وہاں کھڑی انتظار نہیں کر سکتی تھی.. دس منٹ چلنے کے بعد اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے..

حوریہ تیز تیز قدم رکھ رہی تھی۔ اب اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز آئی تھی.. جس کی وجہ سے حوریہ بھاگنے لگی تھی.. لیکن اس سے پہلے حوریہ بھاگتی کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے پکڑ لیا تھا.. حوریہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا.. جہاں تین آدمی کھڑے تھے جن میں سے ایک نے اس کا بازو پکڑ رکھا تھا..

"چھوڑو مجھے بے غیرت انسان.. " حوریہ ان کی ہوس بھری نظروں کو دیکھ چکی تھی..

"کہاں جا رہی ہو جانے من ایک دن ہمارے ساتھ بھی رہ لو.." وہاں کھڑا ایک شخص شیطانی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا..

"دور ہٹو۔ تم لوگ مجھے جانتے نہیں ہو.. میرا نام حوریہ شاہ ہے۔ میرے لالا تمہیں جان سے مار دیں گے.." حوریہ غرائی تھی..

"جانے من ہم تو تمہیں جانتے ہیں.." ایک شخص نے حوریہ کو اوپر سے نیچے تک گھورتے ہوئے کہا.. "کوئی ہے بچاؤ مجھے.." حوریہ چلائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ آگے اس کے ساتھ ہونے والا ہے۔ اور حوریہ شاہ کو اپنی عزت بہت عزیز تھی..

"اے شکل کیا دیکھ رہا ہے.. لے چل اسے.." وہاں کھڑے ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہا تھا.. اب وہ حوریہ کو ہاتھ سے پکڑے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جا رہا تھا..

"کوئی ہے بچاؤ مجھے.. براق لالا.. احان لالا.. بچاؤ مجھے.." حوریہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.. "جلدی کر.." وہ شخص اب حوریہ کو گھسیٹ رہا تھا جس کی وجہ سے حوریہ کی چپل نکل چکی تھی اور اس کے پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے خون نکل رہا تھا..

"کوئی تو بچاؤ مجھے.. مراد دد کہاں ہو تم.." حوریہ بے بسی سے چلا رہی تھی.. آخری نام جو حوریہ کے ذہن میں آیا تھا وہ تھا مراد شاہ..

"چل لڑکی.. شاہوں کو بہت ناز ہے نہ اپنی عزت پر ان کی عزت آج پاؤں کے نیچے نہ روند دی تو کہنا.." ابھی وہ شخص حوریہ کو گھسیٹ ہی رہا تھا کہ حوریہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگی تھی..

وہ ابھی بھاگ ہی رہی تھی کہ اس کا پاؤں پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ منہ کے بل زمین پر گھری تھی.. حوریہ کے سر پر چوٹ لگ چکی تھی جس کی وجہ سے حوریہ کو اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی..

"اے میرے اللہ میری مدد فرمائیں.. میری عزت کسی کی امانت ہے اس کی حفاظت کریں.. اے اللہ میں اپنی عزت آپ کے حوالے کر رہی ہو اس پر کوئی داغ نہ لگنے دینا.." اس شخص کو اپنے پاس آتے دیکھ حوریہ نے دل میں دعا کی تھی..

اس سے پہلے وہ شخص حوریہ کو ہاتھ لگاتا.. کسی نے زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا..  
"م. مراد.." حوریہ کی آنکھوں سے آنسو بہا تھا..

"تم بھاگی کو لے کر جاؤ ان کو میں دیکھتا ہو.." مراد کے ساتھ موجود شخص نے مراد کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔ جس کی وجہ سے مراد حوریہ کی جانب بڑھا تھا..

حوریہ جو بے حوش ہو چکی تھی۔ مراد نے اس اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا اور کار کی جانب بڑھا تھا..

\*\*\*\*\*

"فلزا سنو تم نے عمر کو دیکھا ہے میں صبح سے اسے ڈھونڈ رہی ہو کہی مل ہی نہیں رہا.." جنت نے مسکراتے ہوئے سوال کیا..

"نہیں اور مجھ سے نہ پوچھا کرو اسکے بارے میں۔ میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے۔ میں نے نہیں دیکھا اسے.." فلزا نے بی جان کی گود میں سر رکھا ہوا تھا..

"اوکے فائن.. "جنت پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی..

اب فلزا سیدھی ہو کر بیٹھی تھی..

"بچے تم نے جھوٹ کیوں بولا اسے.. "بی جان فلزا خان کی رگ رگ سے واقف تھیں..

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا میں اس کی نوکر نہیں ہو. کبھی کیا پوچھتی ہے عمر کے بارے تو کبھی کیا. میرا دل نہیں کرتا میں اسے کچھ بھی بتاؤ.. "فلزا کو کچھ یاد آیا تھا..

"بچے وہ عمر کی کزن ہے.. "بی جان نے فلزا کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا..

"پہلے میں ہوں.. "فلزا کو جنت سے نفرت سی ہونے لگی تھی.

"لیکن تم تو کہتی تھی کہ ان لوگوں سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے. "بی جان سب جانتی تھی.

"ہاں تو آپ ہی کہتی ہیں نہ خون کے رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے..

"ایک بات سچ سچ بتاؤ گڑیا. تمہیں ان کی عادت ہونے لگی ہے کیا..

"نہیں ہرگز نہیں.. ان کی عادت میں کبھی نہیں ڈالوں گی.. کیونکہ پہلے بھی ان کی ایک دفعہ عادت

ڈالی تھی. کیا کیا تھا چھوڑ گئے تھے مجھے..

"بچے تم عمر سے نفرت کی جتنے بھی دعوے کرو لیکن میں جانتی ہو تمہیں اس کی عادت ہو چکی ہے..

"نانو آپ کو پتہ ہے عادت موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے. اور میں اب کسی کی عادت نہیں ڈالوں

گی. عمر مجھے میرے مشکل وقت میں چھوڑ گیا تھا.. "فلزا کی آنکھوں میں نمی آئی تھی..

عمر جو اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔ فلزا کی آواز سن کر یہاں آیا تھا۔ فلزا کی بات سن کر اسے دکھ ہوا تھا۔ صحیح تو کہہ رہی تھی فلزا..

\*\*\*\*\*

رات کے ایک بج رہے تھے.. براق، مراد، احان اور عالیہان شاہ ہسپتال کے ایک روم میں موجود تھے..

احان اور عالیہان صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ براق شاہ بیڈ کے پاس موجود اسٹول پر بیٹھا تھا.. جبکہ مراد شاہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ دونوں بازو سینے پر باندھے وہ مسلسل بیڈ پر بے حوش لیتی حوریہ شاہ کو دیکھ رہا تھا۔

"لالا مجھے بچائیں.. لالا.. " حوریہ چیخی تھی۔ وہ مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا..

"گڑیا کچھ نہیں ہوا یہی ہو میں.. " براق نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا..

"لالا.. و۔ وہ۔ میرے ساتھ.. " حوریہ براق کے سینے سے لگی ہچکیاں لے کر رو رہی تھی..

"ادھر دیکھو کچھ نہیں ہوا.. سب صحیح ہے.. کچھ نہیں ہوا.. " براق نے حوریہ کا چہرہ پیار سے دونوں ہاتھوں میں ٹھاما تھا..

"لالا آپ تینوں اچھے نہیں ہے۔ میں نے آپ لوگوں کو بہت آوازیں دیں تھیں آپ نہیں آئے.."

حوریہ نے براق، احان اور عالیہان کی جانب اشارہ کیا تھا..

"میری گڑیا ایسے نہ بولو.. " احان نے حوریہ کو گلے سے لگایا تھا..

"گڑیا.. آئی ایم سوری.. لیکن آئی پرومیں مجھے بتاؤ کون تھے وہ لوگ تمہارا لالا انھیں اپنے ہاتھوں سے مارے گا.." عالیہان نے حوریہ کو خود سے لگایا تھا .

وہ سب ایسے ہی تھے.. ایک اگر تکلیف میں ہوتا تھا تو سب کو اس کی تکلیف محسوس ہوتی تھی.. وہ سب ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے.. ایک دوسرے کی ہمت تھے وہ لوگ ..

"لالا میں ٹھیک ہوں نا.. مجھے کچھ ہوا تو نہیں ہے نہ.." حوریہ نے براق کی جانب دیکھا ..

"نہیں میری گڑیا تم بالکل ٹھیک ہو.." براق نے حوریہ کا ماتھا چوما تھا۔ کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا حوریہ کیا کہنا چاہ رہی ہے ..

حوریہ نے ایک نظر سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے مراد کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ..

"لالا مجھے گھر جانا ہے.." حوریہ کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا ..

"بس یہ ڈرپ ختم ہو جائے پھر چلتے ہیں.." براق نے حوریہ کو حوصلہ دیا تھا .

"نہیں لالا یہ لگوانا ضروری نہیں ہے چلیں نہ گھر چلتے ہیں.." حوریہ نے ضد کی تھی ..

"بہت ضروری ہے یہ ڈرپ کیونکہ آپ کا بہت خون ذایعہ ہو چکا ہے۔ اسی لیے یہ ڈرپ بہت ضروری ہے.." مراد نے سنجیدگی سے مگر پیار سے کہا تھا ..

حوریہ نے براق کی جانب دیکھا تھا۔ جس نے فوراً ہاتھ اٹھا کر یہ بات ظاہر کر دی تھی کہ وہ کچھ نہیں کہے گا ..



حوریہ نے احان شاہ کی جانب دیکھا تھا۔ جس پر احان شاہ مسکرایا تھا۔

"مراد تم میری گڑیا سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔" احان نے اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

"سردار صاحب آپ کی گڑیا میری بیوی ہے۔" مراد نے بھی اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

"اب۔۔؟" احان نے حوریہ کی جانب دیکھا تھا۔

"یار لالا جانیں دیں زرا سی ہی ڈرپ باقی ہے ابھی ختم ہو جائے گی۔" حوریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

\*\*\*\*\*

"کہاں رہ گیا ہے بیوقوف سردار۔" عرشہ بے چینی سے لاؤنچ میں ٹہل رہی تھی کیونکہ رات کے تین بجنے کو تھے اور احان شاہ ابھی تک آیا نہیں تھا اسی لیے عرشہ کو فکر سی ہو رہی تھی۔

اب عرشہ نے مراد کو کال ملائی تھی۔ ایک سیکنڈ بعد کال اٹھالی گئی تھی۔

"ہیلو بھابی۔" مراد کے لہجے میں احترام تھا۔

"مراد وہ کہاں ہے۔" عرشہ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"وہ کون۔۔؟" مراد جانتا تھا وہ جس کی بات کر رہی ہے۔

"اگر وہ بیوقوف سردار تمہارے پاس ہے تو میری بات کرو اور فوراً۔"

"جیسا آپ کا حکم۔" مراد نے موبائل احان کی جانب بڑھایا تھا۔

"کون ہے..؟" احان نے سوالیہ نظروں سے مراد کو دیکھا تھا۔

"آپ کی سردارنی.. " مراد نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیلو.. " احان روم سے باہر گیا تھا..

"کہاں ہو تم.. کیا کر رہے ہو.. کس کے ساتھ ہو.. تمہیں ذرا بھی میرا خیال ہے یا نہیں.. میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہو لیکن تم عیشیاں مار لو.. " عرشہ نے اپنے اندر کی ساری بھڑاس اس پر نکالی تھی۔

"ایک سیکنڈ سانس لے لو.. میں براق لوگوں کے ساتھ ہو.. ایک کام سے آیا ہوا ہو.. اور تم کیوں انتظار کر رہی ہو میرا.. تم تو ہر وقت کہتی ہو میں تمہاری کچھ نہیں لگتی.. " احان نے عرشہ کو اس کی کہی باتیں یاد دلائی تھیں..

"ہاں تو اب بھی میں تمہاری کچھ نہیں لگتی وہ تو مجھے سونا تھا اسی لیے تمہارا انتظار کر رہی تھی.. " "تو سو جاؤ کیا میں آکر سلاؤں..؟" عرشہ کو تنگ کرنے میں احان کو مزہ آتا تھا۔ "جہنم میں۔ جاؤ تم بیوقوف سردار.. " عرشہ نے کال کٹ کر دی تھی..

\*\*\*\*\*

یہ مناظر ایک فارم ہاؤس کے ہیں۔ جو ایک سنسان جگہ پر بنا ہوا تھا..

"بوس آپ سے ملنے ایک پولیس والا آیا ہوا ہے.. " ایک گارڈ نے آکر آصف زیدی سے کہا..

آصف زیدی جو شراب کے نشے میں تھا۔ ایک نظر گارڈ کی جانب دیکھا..

"کیا ہے۔ کون حرام خور آیا ہوا ہے۔ مجھے کسی سے نہیں ملنا.." آصف بد مزہ ہوا تھا..

"عمر خان آیا ہے.."

"کیا.. بھیجو اسے.." آصف زیدی کو حیرانی ہوئی تھی..

آصف زیدی بہت بڑا کریمنل تھا۔ اس کے پاس ہر پولیس والا آتا تھا.. اس کا سب پولیس والوں سے رابطہ تھا۔ لیکن عمر کو اپنے فارم ہاؤس پر دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی تھی کیونکہ جو پولیس والے اسے ملنے آتے تھے۔ وہ دو نمبری پیسے کھانے والے پولیس آفیسر تھے۔ لیکن عمر خان ایک وفادار پولیس آفیسر تھا۔ جس کی وفاداری کے بارے میں آصف نے بہت سنا تھا..

"کیسے آنا ہوا افسر ہماری غریب حویلی پر.." آصف نے طنز مارا تھا..

"وہ کیس کے سلسلے میں آیا تھا.." عمر نے اسے اسی کے کیس کے بارے میں یاد دلاتے ہوئے کہا..

"اوو تو تم مجھے پھانسی دلوؤ گے.." عمر کی بات پر آصف کے کان کھڑے ہو گئے تھے..

"نہیں نہیں۔ ہماری اتنی اوقات کہاں.. میں تو بس یہاں آپ سے یہ کہنے آیا تھا۔ کہ آپ اتنے پاور فل انسان ہے میں آپ کے خلاف نہیں لڑ سکتا۔ اسی لیے میں آپ سے ہاتھ ملانے آیا ہوں.. میں نہیں لڑ سکتا آپ سے.." عمر نے ہار مارنے والے انداز میں کہا تھا..

"ہاں مجھے پتہ ہے.. آخر کو میں اتنا پاور فل انسان ہوں۔ کافی سمجھ دار انسان ہو جو تم وقت رہتے آگئے مجھ سے ہاتھ ملانے.." آصف نے اپنے تعریف کی تھی..

"اب تو ہم دوست ہیں نہ تو آپ مجھے یہ تو بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ چودہ لڑکیاں جو آپ نے اغوا کی ہیں وہ کہاں ہے۔" عمر مسکرایا تھا۔

عمر کی بات پر آصف کا قہقہہ گونجا تھا۔

"ایسے کیسے تمہیں میرے لیے کچھ کرنا ہو گا۔ جس سے مجھے یقین آجائے کہ تم واقعی میرے ساتھ ہو۔"

"اچھا۔ کیا کرنا ہو گا مجھے۔" عمر نے سوالیہ نظروں سے آصف کو دیکھا تھا۔

آصف کچھ سوچتے ہوئے شیطانی مسکرایا تھا۔

"میرا کیس ایک انسان اور بھی ڈیل کر رہا ہے۔ تمہیں اسے مارنا ہو گا۔" آصف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کون ہے آپ حکم کریں۔" عمر مسکرایا تھا۔

"بیریسٹر مراد شاہ... اسے مارنا ہے جان سے بتاؤ مار سکو گے۔" آصف نے اپنی گن عمر کے سامنے میز پر رکھی تھی۔

"ایسا کوئی کام نہیں ہے جو عمر خان نہ کر سکے۔" عمر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔

"آج ہی کرنا ہے یہ کام شام تک۔ کیونکہ اس کمینے نے مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔ اسے میں۔ مرا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔" آصف کے لہجے میں بہت غصہ تھا۔

"مجھے بھی وہ بہت زہر لگتا ہے.. اپنے ہاتھوں سے ماروں گا اسے.. "عمر نے گن اٹھاٹے ہوئے کہا.. عمر کے لہجے میں بہت نفرت تھی..

"کب تک یہ خوشخبری سننے کو ملے گی مجھے.. "آصف کی تو دل کی مراد پوری ہو رہی تھی..

"دو گھنٹے تک.. "عمر نے آصف کو بنا دیکھے جواب دیا تھا.. اب وہ جا چکا تھا..

"شمشیر.. "آصف نے اپنے پیچھے کھڑے اپنے پرسنل گارڈ کو مخاطب کیا تھا..

جی. سر حکم.. گارڈ نے سر جھکائے کہا..

"اس کا پیچھا کرو مجھے اس پر یقین نہیں ہے.. دیکھو اسے کہ یہ مراد شاہ کو مارتا بھی ہے یا نہیں.."

آصف نے شک جتاتے ہوئے کہا..

"جیسا آپ کا حکم.. "گارڈ عمر کے پیچھے گیا تھا..

\*\*\*\*\*

"تم یہاں کیا کر رہی ہو.. "حوریہ لاؤنچ میں کرسی پر بیٹھی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی جب اسے مراد کی

آواز آئی..

"وہ وہ میں یہاں.. میں جا ہی رہی تھی.. "حوریہ اپنی جگہ سے اٹھنے ہی لگی تھی جب مراد نے اسے ہاتھ

پکڑ کر بیٹھایا تھا..

"نہیں بیٹھی رہو.."

"اچھا.. وہ مجھے کچھ کہنا تھا.. " حوریہ ہچکچا رہی تھی .

"پہلے مجھے یہ بتاؤ میرا بچہ کیسا ہے.. " مراد کے لہجے میں بہت پیار تھا .

"م. میں.. " حوریہ نے اپنے جانب اشارہ کیا تھا..

"ہاں جی آپ.. کیسی ہو.. " مراد نے حوریہ کے ہاتھ کو کانپتے ہوئے دیکھا تو فوراً حوریہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا..

"میں ٹھیک ہوں .. "

"اب بتاؤ کیا کہنا تھا.. " مراد نے حوریہ کو اس کی کہی بات یاد کروائی..

"وہ کل آپ نے مجھے بچایا اس کے لیے شکریہ.. "

"اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے. تم میری ذمہ داری ہو اور اپنی ذمہ داریاں نبھانا مراد شاہ کو بہت اچھے سے آتا ہے.. " مراد نے سنجیدگی سے مگر پیار سے کہا..

"ایک بات پوچھو.. " حوریہ کو آج مراد کچھ الگ سا لگا تھا..

"جتنی چاہے پوچھو.. مراد شاہ تو بنا ہی آپ کو جواب دینے کے لیے ہے.. " مراد کے لہجے سے پیار کی نہریں بہہ رہیں تھیں..

"اگر مجھے کچھ ہو جاتا.. "

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ مراد شاہ آپ کو کچھ ہونے دیتا.. "

"اگر تم صحیح وقت پر نہیں آتے تو یہ تو اتفاق تھا کہ تم وہاں سے گزر رہے تھے اگر تم وہاں سے نہیں گزر رہے ہوتے تو یقیناً آج میرے ساتھ بہت کچھ ہو چکا ہوتا.." حوریہ کی آنکھوں میں نمی آئی تھی ..

"کیا تمہیں یہ اب بھی اتفاق لگتا ہے.." مراد نے سنجیدگی سے سوال کیا ..

"کیا یہ اتفاق نہیں تھا.." حوریہ نے فوراً نظریں اٹھائی تھیں ..

"نہیں.." مراد حوریہ کو دیکھ کر مسکرایا تھا ..

"کیا مطلب.." حوریہ کو بہت سی باتیں یاد آئیں تھیں ..

"دو سال پہلے ایک انسان کا آپ کو غنڈوں سے بچانا.. سنسان گلی میں ایک انجان شخص کا آپ کی مدد کرنا.. کار کے ساتھ آپکا ایکسیڈنٹ ہونے سے آپ کو بچانا.. اور پھر کل زیر ملک کے لوگوں سے آپ کو بچانا.. یہ سب اتفاق ہے کیا.." مراد اب مسکرا کر حوریہ کو دیکھ رہا تھا.. جبکہ حوریہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے مراد کو دیکھ رہی تھی ..

"تمہیں یہ سب کیسے پتا.. یہ سب حادثے جب ہوئے تھے تم تو اٹلی میں تھے نہ.. اور کل وہ اچانک تمہارا آنا.." حوریہ اب بھی تھی ..

"میں پانچ سال اٹلی میں تھا لیکن میری سانسیں یہی تھی اور اپنی سانسوں سے بے خبر ہونا مراد شاہ کے خون میں نہیں ہے.. میرے معصوم سے بچے یاد رکھنا.. مراد شاہ جہاں بھی ہو اس کی نظر آپ پر ہی ہے.. اور میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا.. کیونکہ میں خود سے بے خبر ہو سکتا ہو لیکن



حوریہ مراد شاہ سے نہیں.. " مراد کے کہے ایک ایک الفاظ کو حوریہ نے محسوس کیا تھا۔ سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ ..

"ایک بات بتاؤ تم نے مجھے کل کچھ کہا کیوں نہیں.. کیونکہ داجی ہمیشہ بولتے تھے کہ تمہارے ساتھ جایا کروں لیکن میں نے ہمیشہ تمہیں ٹھکرایا تم تو داجی سے کبھی جھوٹ نہیں بولتے نہ تو کل کیوں نہیں بتایا انہیں جو میرے ساتھ ہوا کیوں انہیں کہا کہ میرا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا ہے .."

"ایک مرد کی اچھی تربیت پتہ ہے کیا ہوتی ہے .."

"کیا ہوتی ہے.. " حوریہ کی نظریں مراد کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں ..

"ایک عورت کے قصور وار ہونے کے باوجود اس کی تذلیل نہیں کرتا۔ اس کی عزت کا خیال کرتا ہے۔ مرد کا ایک درجہ اس لیے بلند رکھا گیا ہے کیونکہ وہ عورت کا محافظ ہوتا ہے.. اور جہاں تک بات ہے جھوٹ کی تو تم مراد شاہ کی زندگی کی وہ واحد عورت ہو جس کے لیے میں ہر از دفعہ جھوٹ بول سکتا ہوں.. " مراد نے حوریہ کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا تھا ..

"تم جانتے تھے نہ کہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے پھر بھی تم نے میری اتنی حفاظت کیوں کی.. " حوریہ کے رخصت سے ایک آنسو بہا تھا ..

"میں نے آپ کی نہیں بلکہ اپنی سانسوں کی حفاظت کی ہے۔ اور جہاں تک بات محبت کی ہے تو میری محبت کافی ہے ہمارے لیے.. " مراد نے حوریہ کا آنسو صاف کیا تھا ..

"اپنا خیال رکھنا مجھے ایک ضروری کام ہے، مجھے جانا ہو گا.. " مراد جانے کے لیے پلٹا تھا ..

"رکو.. حوریہ کے ذہن میں ایک عجیب سا خیال آیا تھا..

"جی.."

"مت جاؤ۔"

"کیوں کیا ہوا.. " مراد کو حوریہ پریشان سی لگی تھی..

"مجھے کچھ صحیح نہیں لگ رہا. تم مت جاؤ. کل چلے جانا."

"بچے میرا جانا ضروری ہے ورنہ میں تمہاری بات کبھی نہیں ٹالتا. تم پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوگا.. " مراد نے حوریہ کا ماتھا پیار سے چوما تھا کیونکہ مراد حوریہ کے لہجے میں چھپا خوف محسوس کر چکا تھا.

\*\*\*\*\*

"کون ہو تم لوگ مجھے کھولو تم لوگ جانتے نہیں ہو مجھے.. میرا نام ملک زبیر ہے.. جانے دو مجھے.."

یہ منظر ایک کمرے کا ہے جہاں صرف تین کرسیاں اور ایک ٹیبل تھی.. جس میں سے ایک کرسی پر ملک زبیر کو رسیوں سے باندھا گیا تھا..

"اے شور کرنا بند کر.. " ایک شخص نے زوردار تھپڑ ملک کے چہرے پر مارا تھا.. بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنے بلیک کلر کی کیپ پہنے وہ براؤن آنکھوں والا شخص نہایت خوبصورت تھا .

"کون ہو تم. کیوں لائے ہو مجھے یہاں.. " ملک چیخا تھا..

"کینے آواز نیچے.. "اس شخص نے زوردار تھپڑ دوبارہ ملک کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا..

"کون ہو تم مجھے جانے دو.. "ملک نے ہار ماننے والے انداز میں کہا..

"تم جاننا چاہتے ہو نہ میں کون ہوں تو تمہیں پتہ چل جائے گا بہت جلد.. ابھی فلحال تو تم اپنے کرموں کی سزا بھگتو.."

"کیا کہہ رہے ہو تم.. کیا کرنے والے ہو تم.. "اب وہ شخص دروازے کے پاس پڑی بالٹی کی جانب بڑھا تھا

بالٹی میں پڑا ٹھنڈا پانی اس نے ملک پر پھینکا تھا جس کی وجہ سے ایک سیکنڈ کے لیے تو ملک کا سانس رک چکا تھا..

"خدا کے کیے ایسا مت کرو مجھے جانے دو میں تو تمہیں جانتا بھی نہیں ہو.. "اب ملک کو خوف محسوس ہو رہا تھا..

"نہیں غلط بات تم مجھے جانتے ہو اور اتنی آسانی سے کیسے جانے دوں ابھی تو بدلا باقی ہے.. "اب اس شخص نے میز پر پڑی ریموٹ کی مدد سے اے سی کو فل تیز کیا تھا جس کی وجہ سے ملک کو اپنا آپ برف بنتا ہوا محسوس ہوا تھا..

"ایسا مت کرو بند کر دو اسے میں مر جاؤ گا.. "ملک چیخ رہا تھا لیکن وہ شخص کانوں میں بوفر لگائے کمرے سے باہر جا چکا تھا..

\*\*\*\*\*

ابھی وہ کار چلا ہی رہا تھا کہ اس کی کار کے سامنے ایک کار آکر رکی تھی ..

سامنے موجود شخص کو دیکھ کر مراد اب اپنی کار سے نیچے اترتا تھا ..

"کیوں آئے ہو تم اور یہ کیا حرکت ہے اپنی کار ہٹاؤ مجھے جانا ہے .." مراد کا لہجہ نارمل تھا ..

"کیا ہوا میری بہن کے اکلوتے سالے کو برا لگ گیا ہے کیا .." عمر مسکرایا تھا ..

"کیا بد تمیزی ہے یہ اپنی کار ہٹاؤ عمر مجھے جانا ہے .." اب کی بار مراد کو غصہ آیا تھا ..

"ہاں ہاں جاؤ گے تم۔ مگر وہاں نہیں جہاں تم جانا چاہتے ہو بلکہ وہاں جہاں میں تمہیں بھیجوں گا ..

"عمر نے اپنے پیٹ کے جیب سے گن نکالی تھی ..

"کیا کر رہے ہو تم عمر۔ تم اپنے حوش میں تو ہونا .." مراد کو عمر اس وقت ایک سائیکو لگا تھا .. مراد اور

عمر ایک دوسرے کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن اتنا بھی نہیں کرتے تھے کہ ایک دوسرے کی جان لے لیں ..

"ہاں میں اپنے پورے حوش میں ہو .. مراد شاہ خدا حافظ .."

ابھی مراد کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عمر اپنی گن میں سے گولیوں کی برسات مراد شاہ پر کر چکا تھا ..

چار گولیاں عمر نے مراد شاہ کے سینے پر ماریں تھیں اور ایک بازو پر .. جس کی وجہ سے مراد منہ کے

بل زمین پر گرا تھا .. خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا ..

عمر اب اپنی کار میں بیٹھا تھا۔ ایک نظر مراد شاہ کو دیکھنے کے بعد اپنی کار ہوا کی رفتار سے اڑاتے ہوئے لے گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

آصف زیدی شراب کی نشے میں ڈھونڈ تھا جب اس کا فون بجا۔

"ہاں۔۔" آصف نے بے زاریت سے کہا۔

"بوس اس نے مار دیا مراد شاہ کو۔۔"

"کیا۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو کیا۔۔" آصف سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"یس بوس میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہ سب میں نے چیک کیا تھا عمر کے جانے کے بعد مراد شاہ مرچکا ہے۔۔" کال پر موجود شخص ہنسا تھا۔

"اوو مراد شاہ مرچکا ہے۔۔" آصف پاگلوں کی طرح ہنسا تھا۔

\*\*\*\*\*

ابھی عرشہ چینجنگ روم سے باہر نکلی تھی۔۔ بلیک کلر کا پاؤں تک آتا فراک پہنے جس پر بلیو کلر کا دوپٹہ تھا۔۔ بال کھلے چھوڑے کانوں میں جھمکے پہنے۔ ساتھ میں بلیک کلر کی ہیل پہنے وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔

عرشہ کی نظر بیڈ پر لیتے احان شاہ پر پڑی تھی جو دونوں بازو اپنی آنکھوں پر رکھے سو رہا تھا۔ اسے رات کی باتیں یاد آئیں تھیں۔

"اٹھو۔"

"تنگ مت کرو عرش سونے دو۔" احان کے لہجے سے اس کی تھکن واضح ہو رہی تھی۔

"میں نے کہا بیوقوف سردار اٹھو میرے بیڈ سے۔" عرشہ چلائی تھی۔

"کیوں اٹھوں یہ میرا بیڈ ہے۔"

"تم جاؤ اس بیڈ پر سو جس پر کل رات تھے جاؤ یہاں سے۔" عرشہ کو رات کی باتیں یاد آئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ کیا بول گئی تھی اس کا اندازہ اسے خود بھی نہیں تھا۔

عرشہ کی بات پر احان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔ جو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اگر یہ الفاظ کسی اور نے بولے ہوتے تو احان شاہ اس کی زبان کاٹ دیتا۔ لیکن عرشہ کو وہ کچھ بھی نہیں کہہ پایا تھا۔ وہ مضبوط سردار عرشہ کے سامنے خود کو کمزور محسوس کیوں کرتا تھا یہ بات وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"تم کہی جا رہی ہو کیا۔" عرشہ کو اتنا تیار دیکھ احان نے سوال کیا۔

"ہاں جہنم میں جا رہی ہو۔ چلنا ہے۔" عرشہ چڑی تھی۔

"نہیں تم اکیلی ہی جاؤ۔ خدا حافظ۔" احان نے بلیکٹ منہ تک لیا تھا۔

احان کی بات پر عرشہ کو اپنے اندر آگ سی لگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ..

"بیوقوف سردار تم .." عرشہ نے بلینکٹ اتار کر زمین پر پھینکا تھا ..

"کیا ہوا بلینکٹ بھی ساتھ لے کر جانا ہے کیا۔ کوئی بات نہیں لے جاؤ۔ تم بھی کیا یاد رکھو گی کس رحم دل سے پالا پڑا تھا تمہارا .."

عرشہ کو احان کے صبر پر حیرانی ہوئی تھی۔ ان دو ہفتوں میں جتنی بد تمیزی عرشہ نے احان کے ساتھ کی تھی۔ اگر اس نے کسی اور کے ساتھ کی ہوتی تو یقیناً وہ شخص عرشہ کی جان لے چکا ہوتا ..

"بیوقوف سردار تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے .."

"کیوں .." احان شاہ کو سب معلوم تھا لیکن عرشہ کو تنگ کرنے میں اسے مزہ آنے لگا تھا ..

"خان حویلی میں دعوت ہے اور تمہارا ہونا لازمی ہے .."

"کیوں میرا ہونا لازمی کیوں ہے .." احان کے ایک اور سوال پر عرشہ نے احان کو گھورا تھا ..

"کیونکہ تم میرے شوہر ہو۔ غلطی سے .." عرشہ نے چبا چبا کر کہا تھا ..

"میں نہ آؤں تو ..؟" احان جانتا تھا کہ اس کے وہاں نہ جانے سے لوگ کیسی کیسی باتیں بنا سکتے تھے ..

"تو نا آؤ .." عرشہ نے دو ٹوک لہجے میں جواب دیا تھا ..

"اوکے تم جاؤ۔ مجھے نہیں آنا .." احان اب منہ پر کشن رکھے لیٹ چکا تھا ..

عرشہ نے ایک نظر احان کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہاں سے چلی گئی ..



\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم نانو.." عرشہ نے حویلی میں داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا..

بی جان نے عرشہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا.. آج وہ اپنی شادی کے پورے دو ہفتوں بعد خان حویلی واپس آئی تھی..

اب وہ سب سے ملی تھی..

عرشہ، آئینہ، حوریہ پہلے آئے تھے.. باقی سب راستے میں تھے.. براق اور مراد کسی کام سے گئے ہوئے تھے اسی لیے ان تینوں کو عالیہان شاہ لے کر آیا تھا..

عالیہان آسمانی کلر کی شلوار قمیص پہنے قہر ڈھا رہا تھا..

اب مناظر ایسے تھے.. کہ عالیہان شاہ حویلی کے مردوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا.. اور آئینہ، حوریہ اور عرشہ حویلی کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں..

"نانو.. فلزا، مریم، عمر اور زید لالا کہاں ہیں.. " عرشہ کو حویلی خالی سی محسوس ہو رہی تھی..

"فلزا یونیورسٹی گئی ہے.. عمر کسی کام سے شہر گیا ہوا ہے اور زید مریم کو لینے گیا ہے اس کی دوست کے گھر سے.. " بی جان نے تفصیل سے سمجھایا تھا..

"اچھا.. " عرشہ نے بات کو سمجھتے ہوئے کہا..

"کیسی ہو عرشہ.. "عرشہ جب سے آئی تھی اس نے بی جان کے علاوہ کسی سے بات نہیں کی تھیں۔  
اور یہ بات حفصہ نے محسوس کی تھی اس لیے سوال کیا..

"جیسی نظر آرہی ہوں.. "عرشہ کو خود کے ایسے لہجے سے تکلیف ہو رہی تھی۔ لیکن جو اس کے ساتھ  
ہوا تھا وہ شاید عرشہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی..

عرشہ کے ایسے لہجے سے وہاں بیٹھے ہر انسان کو تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن ان کی تکلیف عرشہ کی تکلیف  
سے زیادہ نہیں تھی..

"بچے احان کہاں ہے۔ وہ نہیں آیا ابھی تک.. "بی جان نے احان کی غیر موجودگی کو محسوس کیا تھا۔  
"ہاں۔ وہ.. "عرشہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے کیونکہ احان نے عرشہ کو بتا دیا تھا کہ وہ نہیں  
آئے گا..

"بچے کیا ہوا کہاں ہے وہ.. "اب کی بار فراز صاحب نے سوال کیا تھا..

عرشہ کو اپنا دل حلق میں آتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.. کیونکہ یہ اس گاؤں کا رواج تھا کہ شادی کے دو  
ہفتوں کے بعد دلہن گھر آتی تھی اپنی شوہر کے ساتھ.. اور اگر کسی عورت کا شوہر اس کے ساتھ نہ ہو  
تو لوگ اس لڑکی کو اچھی بیوی نہیں مانتے تھے۔ اس لڑکی کو زندگی بھر باتیں سننی پڑتی تھیں.. لوگ  
اس عورت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے..

"گڑیا کیا ہوا.. "عرشہ کو کسی سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اسماعیل نے سوال کیا..

"ہاں.. "عرشہ حوش میں آئی تھی۔

"کہاں ہیں احان لالا .."

"وہ .." ابھی عرشہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ایک آواز حویلی کے لاؤنچ میں گونجی تھی ..

"اسلام و علیکم .."

عرشہ کو ایک سیکنڈ لگا تھا وہ آواز پہچانے میں ..

عرشہ نے حویلی کے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں احان شاہ داجی اور باقی سب موجود تھے ..

"ارے احان لالا ہم ابھی آپ کی ہی بات کر رہے تھے .." اب احان اسماعیل کے گلے ملا تھا ..

داجی اور شاہ فیملی کے سب مرد اب خان فیملی کے مردوں سے مل رہے تھے ..

داجی ولی خان اور باقی سب لوگوں سے ملنے کے بعد اب احان شاہ فراز صاحب کی جانب بڑھا تھا ..

احان نے فراز صاحب کے دونوں ہاتھوں کو پہلے چوما تھا اور اس کے بعد آنکھوں سے لگایا تھا ..

شاہنواز صاحب کو احان کی اس حرکت پر خوشی ہوئی تھی۔ کیونکہ احان شاہ نے داجی کے بعد یہ مقام کسی کو نہیں دیا تھا۔ اور آج اس نے یہ مقام فراز صاحب کو دیا تھا ..

فراز صاحب کو احان شاہ کا انھیں اتنا احترام اور عزت دینا اچھا لگا تھا ..

اور پھر وہ احان شاہ تھا۔ شاہنواز صاحب کا سب سے بڑا پوتا۔ دلوں کو جیتنے کا فن اسے بہت اچھے سے آتا تھا ..

\*\*\*\*\*

"کون ہو تم.. تم اندر نہیں جاسکتے.." ایک گارڈ نے اسے روکا تھا..

"جا کر اپنے بوس کو بتاؤ عمر خان آیا ہے.."

"آنے دو اسے یہ بوس کے خاص آدمی ہیں.. "دوسرے گارڈ نے عمر کو اندر کی جانب جانے کو کہا تھا..

"کیسے ہو عمر.." آصف گلاس میں شراب انڈیل رہا تھا..

"میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے..". عمر نے اپنی گن نکال کر میز پر رکھی تھی..

"کیسے آنا ہوا.." آصف نے شراب کا ایک گلاس خود اٹھایا تھا اور دوسرا عمر کی جانب بڑھایا تھا جسے عمر نے لینے سے انکار کر دیا تھا..

"مجھے خوش خبری مل چکی ہے.. سنا ہے تم نے اسے بہت بے دردی سے مارا ہے.. " آصف نے شراب پیتے ہوئے کہا..

"ہاں. بہت بے دردی سے، اسے مارنے میں بہت مزا آیا.." عمر کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی..

"وہ کمینہ تھا ہی اسی لائق.."

"اب تو یقین ہو گیا ہو گا نہ آپ کو.. اب ہم ایک ہیں نہ.. " عمر نے اپنا سیدھا ہاتھ آصف کی جانب بڑھایا تھا جسے آصف نے تھام لیا تھا..

"ہاں اب ہم ایک ہیں.. " آصف کا قہقہہ گونجا تھا..

"اب تو تم مجھے بتا سکتے ہو نا وہ چودہ لڑکیاں کہاں ہیں.. " عمر اپنی بات پر آیا تھا..

"وہ لڑکیاں میرے اسلام آباد والے فارم ہاؤس پر ہیں.. ان کی ہم کل اسمگلنگ کریں گے تھانلینڈ میں.. لیکن اس سے پہلے آج وہ میری رات رنگین کریں گیں.. " آصف کا قہقہہ گونجا تھا..

"اچھا. ویسے لوگ تمہیں بڑا کریمنل کہتے ہیں لیکن انہیں تمہارے خلاف ثبوت کیوں نہیں ملتا.. " عمر نے سوال کیا..

"جانتے ہو.. میں نے آج تک اپنی زندگی میں چالیس لوگوں کو مارا ہے.. بتیس عورتوں کے ساتھ زیادتی کی ہیں جن میں سے دس بچیاں تھیں.. اور مزے کی بات بتاؤں کچھ پولیس والے میرے خلاف کھڑے ہوئے تھے پتہ ہے میں نے ان کے ساتھ کیا کیا.. "

"کیا کیا.. " عمر اندازہ لگا چکا تھا..

"میں نے ان پولیس والوں کے گھر میں گھس کر ان کی بہن بیویوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کی.. انہیں ایسے نوچا جیسے کتا گوشت کو نوچتا ہے.. اس کے بعد کچھ پولیس تو ملک چھوڑ کر بھاگ گئے اور کچھ نے خودکشی کر لی.. جو مجھے برباد کر سکے ایسا پولیس والا نہ تو پہلے کبھی آیا تھا اور نہ ہی کبھی آئے گا.. " آصف کا زوردار قہقہہ گونجا تھا

ابھی آصف نے میز سے شراب کا گلاس اٹھایا ہی تھی جب اسے اپنے سر کے پچھلی طرف گن رکھی ہوئی محسوس ہوئی..

\*\*\*\*\*

عالیہاں کو کسی کی کال آئی تھی اس لیے وہ حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں آگیا تھا۔ ابھی وہ کسی سے کال پر بات کر ہی رہا تھا۔ جب اس کی نظر کار سے اترتی مریم خان پر پڑی۔ وہ گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے جس پر پھولوں کا کام ہوا تھا جس کے ساتھ گرین ہی کلر کی کیپری پہنی ہوئی تھی۔ بال باندھے دوپٹہ ہلکا سا سر پر لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اب زید اور مریم دونوں عالیہاں کی جانب بڑھے تھے۔

"اسلام وعلیکم کیسے ہو عالیہاں۔" زید عالیہاں کے گلے ملا تھا۔

"وعلیکم السلام۔" میں ٹھیک زید تم کیسے ہو۔" عالیہاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ٹھیک۔ احان بھی آیا ہے کیا؟" زید مسکرایا تھا۔ کیونکہ بہت کم ہی دنوں میں زید کی احان کے ساتھ بہت گہری اور اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

"کیسی ہیں آپ۔" مریم جو عالیہاں کی جانب دیکھ رہی تھی۔ عالیہاں کے سوال پر فوراً نظریں جھکا گئی۔

"میں ٹھیک۔" مریم نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

"مریم۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے۔ اچانک آویز کی آواز پر تینوں اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

آویز مریم کی دوست مسکان کا بھائی تھا۔ مریم اور مسکان بہت اچھے دوست تھے۔ مسکان کی شادی اسی گاؤں میں ہوئی تھی اسی لیے مریم کی فرمائش پر زید اور مریم اسے ملنے گئے تھے۔

"آپ اپنا موبائل ہمارے گھر ہی بھول آئی تھیں۔" آویز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں مسکرانے والی کون سی بات ہے.. "عالیہان کا بس چلتا تو وہ اسے اسی زمین میں دفن کر دیتا..

عالیہان کی بات پر آویز نے اس کی جانب دیکھا تھا.. اور اسے دیکھتے ہی اس کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی.. آویز کی یہ مسکراہٹ عالیہان شاہ کو زہر لگ رہی تھی.. عالیہان کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کی زبان کاٹ دے جس سے اس نے مریم کا نام لیا اس کی آنکھیں نکال دے جس سے وہ مریم کو دیکھ رہا تھا..

"ارے آپ نے تکلیف کیوں کی ہمیں بتا دیتے لالا آجاتے لینے.. "مریم نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ارے اس میں تکلیف کی کون سی بات ہے.. یہ تو میرا فرض تھا.. " آویز نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

"اچھا اب میں چلتا ہوں.. " آویز باہر کی جانب مڑا تھا..

"ارے یہاں تک آگئے ہیں تو اندر چلیں، چائے پیتے جائیں.. "مریم نے آویز کو جاتے دیکھا تو فوراً بول پڑی..

مریم کی بات پر آویز نے ایک نظر مریم کو دیکھا اور اس کے بعد عالیہان کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا..

عالیہان کی سرد مہری کو دیکھ کر ایک سیکنڈ کے لیے تو آویز کو ڈر سا لگا تھا..

"نہیں آپ پئیں مجھے بہت کام ہے.. " آویز نے عالیہان کو دیکھ کر کہا تھا اور فوراً وہاں سے بھاگا تھا..



اویز کی اس حرکت پر جہان مریم الجھی تھی وہی عالیہان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی۔  
جسے مریم نے نہیں دیکھا تھا لیکن کسی اور نے دیکھ لیا تھا..

\*\*\*\*\*

"ارے دیکھو زید لالا بھی آگئے..." اسماعیل نے حویلی کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے مریم زید اور  
عالیہان آرہے تھے..

مریم اور عالیہان کو ساتھ دیکھ کر شاہنواز صاحب کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا..  
آئینہ نے زید کی جانب دیکھا تھا جو سب سے مل رہا تھا براؤن کلر کی شلوار قمیض میں مبلوس وہ آئینہ  
شاہ کے دل میں گھر کر گیا تھا.. وہ پہلا شخص تھا جس کے نام پر آئینہ شاہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو  
جاتی تھی..

"کیسی ہو گڑیا.." زید نے عرشہ کو گلے سے لگایا تھا..

لیکن عرشہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا.. زید جانتا تھا عرشہ اس سے ناراض ہے..  
اب زید احان کی جانب بڑھا تھا..

"اسلام وعلیکم جگر کیسے ہو.." احان نے مسکراتے ہوئے کہا..

"وعلیکم اسلام میں ٹھیک، تم کیسے ہو.." زید بھی مسکرایا تھا..

زید کو مسکراتے دیکھ وہاں کافی لوگوں کو حیرانی ہوئی تھی۔ کیونکہ زید ہمیشہ سنجیدہ ہی رہتا تھا لیکن آج وہ مسکرا رہا تھا۔

"عالیہان لالا کیا آپ کو بھی زید لالا مسکراتے ہوئے نظر آرہے ہیں کیا۔" اسماعیل نے زید کی جانب دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے عالیہان سے کہا۔

"ارے نالائق وہ مسکرا رہا ہے۔" عالیہان نے ہلکا سا تھپڑ اسماعیل کے سر پر مارا تھا۔

"ہیں۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ صبر لالا سے بات کرنی پڑے گی۔ کچھ تو چل رہا ہے ان دونوں میں۔۔۔" اسماعیل نے جاسوسی والے انداز میں کہا۔ اسماعیل کے اس انداز پر عالیہان شاہ ہنسا تھا۔

\*\*\*\*\*

اس وقت وہ دونوں حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں موجود تھے۔

"ویسے احان کیسی گزر رہی ہے تمہاری زندگی۔" زید خان سب جانتا تھا۔

"یار زید تیری گڑیا بہت ظالم ہے۔ مجھے میرے بیڈ پر ہی نہیں سونے دیتی۔ صوفے پر سو سو کر میری کمر اکڑ گئی ہے۔ لیکن تیری بہن کو مجھ پر زرا سا بھی ترس نہیں آتا۔ میرے کمرے میں رہ کر مجھے ہی اور ڈر دیتی ہے۔ اور تو اور یار میں اس سے جتنے پیار سے بات کرتا ہو وہ اتنی ہی بد تمیزی کرتی ہے۔" احان نے اپنے غم زید کو سنائے۔

"اور۔۔" زید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اورر جانتے ہو وہ مجھے کیا کہتی ہے.. وہ مجھے احان شاہ کو جس کی سرداری جس کی عقلمندی کی تعریف ہر کوئی کرتا ہے اسے بیوقوف سردار کہہ کر بلاتی ہے.. " اب احان نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑا تھا..

اب کی بار زید اپنی ہنسی نہیں روک سکا.. زید کا زور دار قہقہہ گونجا تھا..

"یار زید کیسا دوست ہے تو.. تجھے میری مدد کرنی چاہیے اور تو ہنس رہا ہے.. " زید کو ہنستے دیکھ احان نے آنکھیں دکھائی تھیں..

"اوکے نہیں ہنستا میں.. لیکن میں کیا کرو.. اس گاؤں کے سردار کی ایسی حالت دیکھ کر مجھے ہنسی آرہی ہے.. " زید کا قہقہہ ایک دفعہ پھر گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

"کون ہو تم لوگ.. " اپنے سر پر رکھی گن کو محسوس کر کے آصف پیچھے کی جانب مڑا تھا.. اپنے سامنے پولیس کھڑی دیکھ آصف کو جھٹکا سا لگا تھا..

"یہ لو انور اس میں سب ریکورڈنگ ہے. جس میں اس نے اپنے سارے کرائمز کنفیس کیے ہیں.. " عمر نے اپنی شرٹ کا ایک بٹن نکال کر انور کی جانب بڑھایا تھا جسے انور نے تھام لیا تھا..

وہ بٹن دیکھنے میں تو ایک عام سا بٹن لگ رہا تھا لیکن حقیقت میں وہ بٹن کے سائز کا کیمرہ تھا..

"کہاں لے. جا رہے ہو مجھے عمر جانے دو مجھے میں بہت خطرناک ہوں.. " آصف چیخا تھا..

"تمہارے سسرال لے جا رہیں تمہیں.. اور جہاں تک بات ہے خطرہ کی تو مجھے بچپن ہی خطرناک چیزیں پسند ہیں.." عمر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا..

"لے چلو.. اسے بارات انتظار کر رہی ہے.. میں.. آتا ہوں مجھے بہت ضروری کام ہے.." عمر نے اپنی کالی چشمہ

آنکھوں پر لگائی تھی.. اور کار میں بیٹھ کر کار کو طوفان کی طرح اڑا لے گیا تھا..

\*\*\*\*\*

عمر کی کار ایک ہسپتال کے باہر رکی تھی.. عمر بھاگتے ہوئے ایک روم کی جانب بڑھا تھا..  
عمر نے روم کا دروازہ کھولا تھا.. جہاں دو لوگ موجود تھے.. انہیں دیکھ کر عمر کو سکون محسوس ہوا تھا..

"ہائے.. کیسے ہو جانو.." اورحان نے شرارت سے کہا..

اورحان کی اس بات پر بیڈ پر بیٹھے شخص کا قہقہہ گونجا تھا..

"یار اورحان.. عمر نے اورحان کو گلے لگایا تھا..

"یار مراد میری جان نکل گئی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ تجھے کچھ ہوا تو نہیں اور تو یہاں ہنس رہا ہے..  
عمر نے مراد کو گلے لگایا تھا..

"ارے جگر کس کی محبت مجھ پر لٹا رہا ہے.." مراد نے عمر کو تنگ کرتے ہوئے کہا..

"تو ٹھیک ہے نہ زیادہ تکلیف تو نہیں ہو رہی نہ.." عمر نے مراد کے بازو کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی ..

"نہیں.. بس یہ بازو میں درد ہو رہا ہے.." مراد نے بازو کی جانب اشارہ کیا تھا ..

"شکر کرو مراد شاہ جو گولیاں میں نے تمہیں ماری تھیں ان میں سے ایک ہی اصلی تھی.. جو تمہارے بازو پر لگی تھی.. ابھی تو کہہ رہا تھا کہ اصلی گولی مار دینا.." عمر نے مراد کو اس کی باتیں یاد دلاتے ہوئے کہا ..

"ہاں. میں نے کہا تھا کیونکہ تیرے جانے کے بعد اورحان نے آنا تھا مجھے بچانے.." مراد نے سیب کھاتے ہوئے کہا ..

"ویسے ایک بات بتا.. نوٹسکی تو نے سانسیں کیسے روکی.." عمر نے کچھ یاد آتے ہوئے کہا..

"میری جان اٹلی میں ہم روز سوئمنگ کمپیٹیشن لگاتے تھے.. بھول گیا کیا.." اورحان نے ایک سیب عمر کو کھلاتے ہوئے کہا ..

"ویسے عمر تو نے لاسٹ مومنٹ پر پلین کیوں چنچ کیا کیونکہ ہمارے پلین کے حساب سے ہم نے مل کر حملہ کرنا تھا اس فارم ہاؤس پر.." اورحان نے سوال کیا

"اس حملہ میں بہت کچھ ہو سکتا تھا.. اسی لیے.." عمر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ..

"واوو کیا ہم اتنے اہم ہے تمہارے لیے.." اورحان نے عمر کے گال کھینچے تھے ..

"میں تم دونوں کی جان ڈینجر میں نہیں ڈال سکتا تھا کیونکہ دوستوں سے قیمتی کچھ نہیں ہوتا اس دنیا میں.." عمر نے سنجیدگی سے کہا۔

"ارے جگر.." مراد اور اورحان نے عمر کو ہگ کیا تھا ...

عمر خان، مراد شاہ اور، اورحان اکبر تینوں کی دوستی کو نو سال ہو چکے تھے.. تینوں کی جان بستی تھی ایک دوسرے میں.. اٹلی کے لوگوں کو ان تینوں کی دوستی کو دیکھ کر رشک آتا تھا.. ان تینوں کو لوگ ٹرائیو ریسنگ کینگ کے نام سے جانتے تھے.. وہاں کے لوگ ان جیسے دوست پانے کی دعا کرتے تھے.. ان تینوں کی دوستی بے مثال تھی.. اورحان اور عمر اٹلی میں ہی ملے تھے. کالج کے ٹائم سے ہی وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے جب کہ مراد شاہ دو سال کے لیے اٹلی گیا تھا اسی دوران اس کی ملاقات عمر اور اورحان سے ہوئی تھی اور وہ تینوں بہت اچھے دوست بن گئے تھے.. لیکن پھر کچھ کام کی وجہ سے مراد شاہ دو سال کے لیے پاکستان آگیا تھا. دو سال کے بعد مراد بیرسٹر کی ڈگری حاصل کرنے دوبارہ اٹلی گیا تھا اور پھر پانچ سال بعد واپس آیا تھا..

عمر ایک کامیاب اور بہادر پولیس آفیسر تھا.. جب کہ مراد شاہ ایک کامیاب اور مشہور بیرسٹر تھا جس نے آج تک ہر کیس میں کامیابی پائی تھی.. اور اورحان اکبر ایک ذہین سوفٹ ویئر انجینئر اور ایک کامیاب ہیکر تھا..

یہی وجہ تھی کہ ان تینوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ وہ ہر حال میں یہ کیس سولو کریں گے.. اور یہ فیصلہ انھوں نے اٹلی میں کیا تھا.. یہی وجہ تھی کہ وہ تینوں ایک ایک کر کے پاکستان آئے تھے..

"چلو یار مجھے حویلی جانا ہے.. "مراد نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا..

"ارے میری جان پہلے ہمیں بہت سے ادھورے کام مکمل کرنے ہیں اسی لیے پہلے ہم پولیس اسٹیشن جائیں گے.. " عمر صوفی پر بیٹھا سیب کھا رہا تھا..

"ہاں ہاں اور ایک اور جگہ بھی جانا ہے.. ویسے میں نے ملک زبیر کو اے سی والے کمرے میں بند کیا ہے.. " اورحان نے مزے سے کہا..

"کیا تو اے سی والے کمرے میں بند کر کے آیا ہے.. اسے سزا دینی تھی آرام نہیں.. " مراد کو جیسے جھٹکا سا لگا تھا اورحان کی بات پر..

"ارے میری جان اس نے میری بھابی کو مارنے کی کوشش کی تھی اسی لیے اسے ٹھنڈے پانی سے نہلانے کے بعد اے سی میں چھوڑ آیا ہوں ابھی تک تو اس کی کفنی بھی جم گئی ہوگی.. " اورحان نے مراد کی جانب دیکھ کر ابرو اچکائے تھے..

اورحان کی بات پر مراد شاہ مسکرایا تھا..

مراد شاہ جو چیخ کر کے آچکا تھا.. اسکائے بلو شرٹ پہنے جس کے نیچے سفید کلر کی پینٹ تھی.. وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہا تھا..

اب مراد شاہ شوز پہنے کے لیے جھکا ہی تھا جب عمر اس کے قدموں میں بیٹھا تھا.. اب وہ مراد شاہ کی شوز کی لیسز باندھ رہا تھا..

وہ تینوں ایسے ہی تھے.. ایک دوسرے کی تکلیف محسوس کرنے والے..



"مراد تجھے ایک مزے کی بات بتاؤں.. " اب اورحان بیڈ پر مراد کے برابر آکر بیٹھا تھا.. جب مراد اور عمر مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے ..

اورحان اکبر مراد اور عمر کی جان تھا.. ان کا لاڈلا ..

"گیس کر میں نے ملک کو کتنے تھپڑ ماریں ہونگے.. " اورحان نے اپنا سینا چوڑا کرتے ہوئے کہا..

"تو نے تھپڑ بھی ماریں ہیں.. " عمر نے مراد کی جانب دیکھا تھا ..

"ہاں پورے دو تھپڑ وہ بھی زوردار والے.. " اورحان نے فخریہ انداز میں کہا..

"اور کیوں مارے.. " عمر نے دوبارہ سوال کیا..

"یار وہ اونچی آواز میں بات کر رہا تھا مجھ سے.. " اورحان نے منہ بنایا تھا ..

اورحان کی اس طرح کی بچوں والی حرکت پر مراد اور عمر دونوں کو اس پر بہت پیار آتا تھا ..

"اچھا صبر اسے تو میں پوچھتا ہوں اس کی ہمت کیسے ہوئے میرے مہمان سے ایسے بات کرنے کی..

"مراد نے اورحان کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا..

اب ان تینوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا ..

\*\*\*\*\*

"زید اچھی بات ہے تم آگئے.. مجھے آپ سب سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے.. " ولی خان نے سنجیدگی سے کہا..

لاؤنچ میں بیٹھے سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے ..

"تمہیں یاد ہے میرا دوست اکبر، ان کے ایک رشتہ دار ہیں.. انہیں فلزا بہت پسند آئی تھی شادی پر اسی لیے وہ اس کا رشتہ مانگ رہے ہیں .."

فلزا جو ابھی چیخ کر کے آئی تھی.. داجی کی بات پر اسے حیرانی نہیں ہوئی تھی کیونکہ یہ بات بی جان نے پہلے ہی اسے بتادی تھی ..

"صحیح کیا کرتا ہے لڑکا.." زید نے سنجیدگی سے سوال کیا ..

"وہ دوبئی میں ہوتا ہے.. اس کی فیملی میں بس ایک وہ اور اس کی امی ہیں.. اس کا کوئی بھائی بہن نہیں ہے.. اس کے باپ کا پانچ سال پہلے ہی انتقال ہو چکا ہے.. میں اس سے ملا ہوں بہت نیک اور اچھا بچہ ہے.."

داجی نے ساری بات تفصیل سے بتائی تھی..

"لڑکے کا نام کیا ہے.. اس کی بار سوال عالیہان نے کیا تھا ..

"احسن نام ہے اس کا.. انہیں واپس جانا ہے ایک مہینے تک اسی لیے وہ چاہتے ہیں کہ فلزا کا نکاح جلد ہو جائے.. وہ اسے ساتھ لے کر جانا چاہیے ہیں.."

داجی نے ساری بات بتائی تھی اسے ..

"فلزا کی مرضی پوچھیں.. اگر یہ راضی ہے تو صحیح ہے ورنہ منع کر دیں.."

حفصہ نے زید کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ..

"بتاؤ گریا تمہیں اس رشتہ سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ.."

زید اب فلزا کی جانب بڑھا تھا ..

فلزا نے ایک نظر سب کو دیکھا تھا اور جب اس کی نظر جنت پر پڑی تو اسے بہت کچھ یاد آیا تھا..

"نہیں.. مجھے یہ رشتہ قبول ہے.. " فلزا نے حویلی کے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا..

عمر جو مراد اور اورحان کے ساتھ حویلی آیا تھا.. اس کے قدم وہی رک گئے تھے.. وہ ایک مضبوط اور بہادر پولیس آفیسر تھا۔ لیکن آج فلزا کے منہ سے کسی اور کے لیے قبول کا الفاظ سن کر اس کے قدم لڑکھڑائے تھے جب اورحان نے اسے سنبھالا تھا...

فلزا کا اس رشتہ کے لیے ہاں کہنا کئی لوگوں کو حیران کر گیا تھا..

بی جان جانتی تھی کہ فلزا جھوٹ بول رہی ہے..

زید، مریم، احان، عالیہان، حوریہ، حفصہ، عرشہ، آئینہ سب لوگ اس بات سے بے خوبی واقف تھے کہ فلزا جھوٹ بول رہی ہے.. لیکن کوئی یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ فلزا نے ایسا کیوں کیا..

"اچھا چلو پھر میں احسن کو بتا دیتا ہوں.. اگلے ہفتے ہی بچوں کا نکاح رکھ لیتے ہیں.. " داجی نے مسکراتے ہوئے کہا..

وہاں بیٹھے سب لوگ خوش تھے.. لیکن وہاں بیٹھے نوجوان فلزا کے جواب سے مطمئن نہیں تھے..

"آؤ عمر بچے.. اچھا ہوا تم آگئے.. دیکھو فلزا.. " ابھی داجی بول ہی رہے تھے جب عمر بول پڑا تھا..

"جی میں نے سن لیا ہے سب.. " وہاں بیٹھے سب نوجوانوں کو عمر کا درد محسوس ہوا تھا..

وہ سب بہت کم وقت میں ایک دوسرے کے بہت قریب آگئے تھے..

"ارے اورحان بچے.. " اورحان داجی سے ملا تھا..

خان فیملی اورحان کو بہت اچھے سے جانتی تھی.. خان فیملی کے کچھ مرد پہلے بھی اورحان سے مل چکے تھے..

اورحان کی نظر سامنے بیٹھی جنت پر پڑی تھی.. جو اسے ہی دیکھ رہی تھی.. اورحان کے دل میں ایک عجیب سا احساس ہوا تھا..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم کیسے ہو تم سب.. "سب نوجوان بچے اس وقت حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں موجود تھے..

سب بڑے لاؤنچ میں موجود صوفوں پر بیٹھے تھے جب کہ نوجوان نیچے گھاس پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے..

سب براق کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے.. براق سب سے ملنے کے بعد اب ان کے پاس بڑھا تھا.. اور احان شاہ کے ساتھ بیٹھا تھا..

اب وہ سب تروتھ ڈیر کھیل رہے تھے.. جب آئینہ کے ذہن میں ایک سوال آیا تھا..

"داجی.. ایک بات بتائیں میرے سب بھائیوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط کون ہے.."

شاہنواز صاحب اپنی پوتی کے اس سوال پر مسکرائے تھے..

"بچے میرے سب پوتے بہت مضبوط ہیں.. "شاہنواز صاحب نے پیار سے کہا تھا..

"داجی کوئی ایک بتائیں نا جو کبھی رویا نہ ہو.. "حوریہ نے ضد کی تھی ..

"ویسے تو سب ہی ہیں.. لیکن احان شاہ اس کی بات الگ ہے.. میرا کوئی پوتا بھی ایسا نہیں تھا جو بچپن میں چوٹ لگنے پر رویا ہو.. سب بہت بہادر ہیں.. لیکن احان شاہ وہ واحد بچہ ہے جس کا بچپن میں سر پھٹ گیا تھا.. سر پر چھ ٹانگے آنے کے بعد بھی احان شاہ مسکرا رہا تھا اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ رو رہا تھا.. اسی لیے احان شاہ بہت مضبوط ہے..." داجی نے فخریہ انداز میں کہا..

بی جان نے ایک نظر حویلی کی جانب دیکھا اور پھر اس حویلی میں ہنستے ہوئی ان سب کی آوازوں کو دیکھا.. بی جان نے انھیں دیکھا تھا.. جو بہت خوش تھے.. سب مسکرا رہے تھے.. آج پورے بائیس سالوں بعد یہ حویلی ایک دفعہ پھر حویلی لگ رہی تھی.. بی جان نے دعا کی تھی کہ اس حویلی کی اور ان بچوں کی خوشیوں کو نظر نہ لگے لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ جن بچوں کی خوشیوں کی دعائیں وہ مانگ رہی تھی ان سب پر قیامت آنے والی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے بارہ بج رہے تھے ..

"عمر مجھے وہ لڑکا صحیح نہیں لگ رہا کیونکہ اتنی جلدی نکاح کچھ تو ہے اس میں.." اور حان اور مراد عمر کے ساتھ تھے.

مراد کے بازو پر گولی لگی تھی.. شاہ حویلی کے سب لوگ جا چکے تھے لیکن مراد شاہ عمر کے پاس ہی تھا.. وہ کیسے جا سکتا تھا عمر کو اس تکلیف میں چھوڑ کے.. صرف اور حان اور مراد جانتے تھے کہ عمر نو سال کی عمر سے ہی فلزا خان سے محبت کرتا تھا جو آج عشق میں تبدیل ہو چکی تھی..

"یار عمر تو سیڈ نہ ہو میں بات کرتا ہو بھابی سے وہ ایسا کیسا کر سکتی ہیں.. " اور حان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

"نہیں یار جانے دے. اسے کوئی اور پسند ہے.. " عمر نے اور حان کا بازو پکڑ کر اسے دوبارہ کرسی پر بیٹھایا تھا..

"لیکن یار تیرا کیا تو جو اسے پسند کرتا ہے.. تیرے احساسات اور جذباتوں کا کیا.. یار عمر میں ان سے بات کروں گا وہ کیسے کر سکتیں ہے میرے یار کے ساتھ ایسے.. " اور حان کو اب عمر کی فکر ہونے لگی تھی..

مراد نے عمر کو سینے سے لگایا تھا..

"یار مراد مجھے اسے محبت نہیں ہے مجھے فلزا خان سے عشق ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے.. یہ لاعلاج ہے.. مراد میں اس کا نام کسی اور کے ساتھ سنوں گا تو مر جاؤں گا.. " عمر کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..

اور پھر محبت مضبوط سے مضبوط انسان کو بھی توڑ دیتی ہے..

"یار عمر ایسا نہیں رُو۔ میں نے دیکھا ہے وہ جھوٹ بول رہیں تھیں۔ کوئی تو بات ہے۔ تو پلیز یار ایسے نہیں رُو۔" اورحان نے عمر کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"یار اورحان وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔ اورحان وہ تیرے یار سے محبت نہیں کرتی۔" عمر کی یہ حالت دیکھ کر اورحان اور مراد کو بھی تکلیف ہوئی تھی۔

"یار میں نے کیا کیا تھا۔ بچپن میں صرف نو سال کا تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں تھی۔ جب امی ابو مجھے لاہور لے گئے تھے۔ میں اس کے پیچھے بہت رویا تھا میں نے چوبیس سال تک اس سے محبت کی ہے۔ میں ہر وقت اس کی تصویر کو دیکھتا رہتا تھا جو آج بھی میں نے سنبھال کر رکھی ہے۔ میں نے ہمیشہ خود کو اس کے لیے بچا کر رکھا کسی عورت کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔ اگر میں چاہتا تو میں ایسا کر سکتا تھا لیکن محبت میں وفا کا تقاضا یہی ہے کہ جب آپ کا پسندیدہ شخص آپ کو میسر نہ ہو تو آپ بھی کسی کو میسر نہ ہو۔ میں نے اپنی ساری محبت اس پر لٹا دی۔ اس کے علاوہ ہر عورت مجھے زہر لگتی تھی۔ اسے لگتا ہے میں اس سے بے خبر ہوں لیکن ایسا نہیں ہے یار۔ بچپن میں چھوڑ جانے کی اتنی بڑی سزا کیوں دی اس نے۔" عمر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں ٹھامے بیٹھا تھا۔

"یار تو ایسے نہ رُو عمر ہمیں بھی تکلیف ہو رہی ہے۔" اورحان نے اپنے دونوں بازو عمر کے ارد گرد باندھے تھے۔

اورحان کی بات پر عمر نے اس کی جانب دیکھا۔



"تو فکر نہ کر ہم اس احسن احسان جو بھی ہے اسے کڈنیپ کر لیں گے.." مراد نے عمر کو دلا سہ دیا تھا..

"ہاں اور اس سے تیرے ایک ایک آنسو کا بدلہ لیں گے.." اور حان نے عمر کے آنسو صاف کیے تھے..

عمر نے مسکرا کر ان دونوں کو گلے لگایا تھا..

اور پھر مشکل وقت میں دوست کا ساتھ ہونا بھی ایک نعمت ہے.. کچھ رشتے خون کے رشتوں سے بھی زیادہ عزیز ہوتے ہیں..

\*\*\*\*\*

"نانو میں اندر آجاؤں.." حفصہ بی جان کے کمرے کے دروازے پر کھڑی تھی..

"ارے میرے بچے آؤ ادھر.." بی جان نے اسے اپنے بیڈ کی جانب بلایا تھا..

حفصہ آکر بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی..

"کیا ہوا ہے میری گڑیا کو.." بی جان نے حفصہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"نانو مجھے تکلیف ہو رہی ہے.. دوسروں کی زندگیاں اجاڑ کر لوگ کیسے اتنے سکون سے سو جاتے

ہیں.." بی جان جانتی تھی حفصہ کس کی بات کر رہی ہے..

"میرے بچے وہ سکون صرف دوپل کا ہوتا ہے.. لوگوں کو دکھ دیتے وقت رب کی پکڑ نہیں بھولنی چاہیے۔ رب کی پکڑ شدید ہے.. دھوکا کھانے والے کی آہ اور صبر ذالیعہ نہیں جاتا.."

"آپ کو پتا ہے نانو اس کے رویے نے مجھے اتنی تکلیف نہیں دی تھی جتنی تکلیف اس کے لہجے نے دی تھی.. اس کے الفاظوں نے مجھے اندر تک مار دیا ہے.. بعض دفعہ الفاظوں کا تھپڑ بہت زور سے لگتا ہے دل پر.. کیا وہ تین سالوں میں مجھے جان نہیں پایا تھا جو اس نے مجھے بدکردار کہا.."

حفصہ کی آنکھ سے ایک آنسو بہا تھا..

"بچے ہر انسان اپنے ایمان کا پہلا گواہ خود ہے.. اس کا دل کتنا میلا یا پارسا ہے وہ خود جانتا ہے.. ہر دفعہ اپنی صفائیاں دینا لازمی نہیں ہوتا بعض دفعہ انسان کو خاموش رہنا چاہیے.."

"تمہیں پتا ہے خاموشی بہترین ہتھیار ہے خاص طور پر اس وقت جب سامنے والا آپ سے چیخنے کی توقع رکھتا ہو.."

"تمہیں معلوم ہے لوگ بُرے لوگوں سے ڈرتے ہیں اور مجھے صبر کرنے والوں سے ڈر لگتا ہے کیونکہ صبر کرنے والے اپنے معاملات اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں اور پھر ان کا مقدمہ خدا خود لڑتا ہے اور جن کا مقدمہ اللہ خود لڑتا ہے نہ ان کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوتی.."

بی جان حفصہ کو حوصلہ دے رہیں تھیں کیونکہ اس دن کے بعد آج حفصہ نے پہلی دفعہ اپنی تکلیف کا اظہار کیا تھا..

"اللہ کہتا ہے کہ جب تم مجھ پر تب بھی یقین رکھتے ہو نہ جب تم پوری طرح ٹوٹ چکے ہوتے ہو.. تو پھر میں بھی تمہیں وہاں سے عطا کرتا ہو جہاں سے تمہیں خبر بھی نہیں ہوتی.."

"نانو پتا نہیں بچھو کا نام کس نے بچھو رکھا ہے یہ نام تو انسانوں پر چلتا ہے۔ یہ سب سانپ بچھو یہ تو بڑے معصوم ہوتے ہیں ان کا زہر مل کر بھی ایک زبان کے زہر کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

"نانو وہ شخص مجھے ادھورا کر گیا ہے۔" حفصہ کی آواز میں تکلیف صاف جھلک رہی تھی۔

"بچے جب کوئی شخص آپ کو ادھورا چھوڑ جائے نہ تو خدا مکمل کرنے کے لیے پہلے والے سے زیادہ بہترین شخص بھیجتا ہے۔"

\*\*\*\*\*

"عرش ایک بات پوچھو۔" احان صوفے پر لیٹا ایک گہری سوچ میں مبتلا تھا۔

"کیا پوچھو۔" عرش کے لہجے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

"تمہیں بھی لگتا ہے کیا عمر فلزا کو پسند کرتا ہے۔" احان اٹھ کر بیٹھا تھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ عمر فلزا کو پسند کرتا ہے۔" عرش کو بھی ایسا لگتا تھا لیکن اس نے احان کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔

"میں نے دیکھا ہے اسے، وہ جنت، اس سے بات کرنے کی اتنی کوشش کرتی ہے عمر اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا لیکن فلزا سے بات کرتے وقت اس کا لہجہ بہت نرم ہوتا ہے۔ تم مانو یا نہ مانو وہ فلزا کو پسند کرتا ہے۔"

ویسے تمہارا بھائی اپنے جذبات چھپانے میں بہت ماہر ہے لیکن آج جب فلزا کے رشتے والی بات ہوئی نہ اس کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"بیوقوف سردار تم پورے ایک دفعہ جنت اور تین دفعہ فلز کا نام لے چکے ہو.." پتہ نہیں کیوں لیکن احان کے منہ سے کسی اور کا نام سن کر عرشہ کو برا لگا تھا..

احان نے عرشہ کی بات پر چونک کر اس کی جانب دیکھا..

"تو.. تمہیں جلن ہوئی ہے کیا.." احان نے آبرو اچکائے تھے..

"جلے میری جوتی۔ وہ تو اتنے پیارے نام تمہارے اس منہ سے اچھے نہیں لگے مجھے۔ ورنہ مجھے کیا.." عرشہ نے آنکھیں گھومائی تھی..

"اچھا.. ویسے مس عرشہ دیہان سے میں آنکھوں میں دیکھ کر اندر کے جذبات بتا سکتا ہوں.." "سو جاؤ مجھے نیند آرہی ہے.." عرشہ منہ پر بلینکٹ لے چکی تھی.. جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو..

احان کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی جس کی وجہ سے اس کے گالوں کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے.. احان کی بات پر عرشہ کے چہرے کا رنگ اڑا تھا جو وہ دیکھ چکا تھا..

\*\*\*\*\*

"داجی کیا میں اندر آسکتا ہو.." عالیہان نے دروازے پر کھڑے اجازت مانگی تھی..

"آؤ جاؤ میرے شیر.." داجی نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی..

"خیریت رات کے ایک بجے تم یہاں.. کوئی مسئلہ ہے کیا.." داجی پریشان ہوئے تھے..

"جی بہت بڑا مسئلہ ہے.. "عالیہان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا..

"کیا ہوا ہے بچے.. "داجی نے عالیہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

"مجھے آغا خان کی پوتی اور زید خان کی بہن پسند ہے.. مجھے اس سے نکاح کرنا ہے.. "داجی جو پریشان تھے عالیہان کی اس بات پر حیران ہوئے تھے..

"کیونکہ عالیہان شاہ کا کہنا تھا کہ اسے شادی نہیں کرنی اور آج وہ اتنی رات کو داجی کو یہ بتانے آیا تھا.. "اچھا.. کون حفصہ.. "داجی مسکرائے تھے..

"داجی نہیں.. دوسری بہن۔۔۔" عالیہان نے سکون سے کہا تھا..

"دوسری تو تمہاری بھابی ہے.. "داجی جان چکے تھے لیکن عالیہان کے منہ سے نام سننا چاہتے تھے..

"داجی زید کی ایک اور بہن بھی ہے مریم خان وہ مجھے پسند ہے.. مجھے اس سے نکاح کرنا ہے.. "عالیہان نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"اچھا.. وہ بچی تو بہت پیاری ہے.. "داجی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا..

"ویسے تمہیں تو شادی نہیں کرنی تھی نہ تو ایسا کیا جادو کیا اس لڑکی نے.. اور کب سے پسند ہے وہ تمہیں.. "داجی اپنے پوتے کے جذبات جاننا چاہتے تھے..

"داجی۔ احان کی شادی پر دیکھا تھا اسے تب سے پسند ہے۔ مجھے نہیں پتا اس نے کیا جادو کیا ہے۔۔  
اسے میں اپنے دل میں وہ مقام دے چکا ہو جہاں آج تک کوئی نہیں جاسکا۔۔ کچھ تو بہت خاص ہے  
اس میں اتنا خاص کہ اسے دیکھ کر جو پہلا خیال دل میں آیا تھا وہ تھا نکاح۔۔"  
داجی کو عالیہان کی بات سن کر خوشی ہوئی تھی۔۔

"تو اب کیا چاہتا ہے ہمارا پوتا۔۔"

"مریم خان کو مریم شاہ بنانا چاہتا ہو۔۔" عالیہان نے ایک سیکنڈ میں جواب دیا تھا۔۔  
"اچھا ہم کل بات کرتے ہیں ولی اور آغا خان سے۔۔" داجی نے عالیہان کے جذباتوں کو سمجھتے ہوئے  
کہا۔۔

"شکریہ داجی لیکن جواب ہاں میں ہونا چاہیے۔۔" عالیہان جا چکا تھا۔۔

داجی اپنے پوتے کی اتنی بے چینی پر مسکرائے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"جلدی کرو۔۔ عرش ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔"

احان اور آئینہ شاہ عرش کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ انھیں خان حویلی جانا تھا فلزا کے رشتے والے  
آ رہے تھے۔۔

اسی لیے ولی خان چاہتے تھے کہ احان بھی اس لڑکے سے بات کرے اس سے ملے۔۔

"للا آپ لوگ جائیں میں داجی کے ساتھ آتی ہو.."

"آئینہ ہمارے ساتھ چل لو ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے.. "عرشہ نے فوراً کہا تھا..

"میری سوئیٹ سی بھابی داجی کے ساتھ کوئی نہیں ہے نہ اسی لیے آپ لوگ جائیں.. "اب مراد بولا تھا..

"تم آجانا نہ داجی کے ساتھ آئینہ کو ہمارے ساتھ جانے دو.."

"بات ایسی ہے نہ کہ میں اسے آپ کے ساتھ جانے تو دے دوں لیکن پھر آدھا گھنٹے کے سفر میں کون جو کر مجھے انٹرٹین کرے گا.. "مراد نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"للا آپ نے دیکھا انہیں... "آئینہ نے احان کو شکایت لگائی تھی..

"مراد خبردار.. "احان نے دھمکی دی تھی..

"للا اب آپ کی دھمکی کام نہیں کرے گی.. کیونکہ میرے ساتھ مسز احان شاہ ہیں.. اور اگر آپ نے مجھے کچھ کہا نہ تو میں بھابی کو شکایت لگا دوں گا.. "مراد نے عرشہ کو اپنے آگے کھڑا کیا تھا..

"مراد دد.. تم میرے ہاتھ لگ جاؤ.. "احان مراد کی جانب بڑھا تھا..

"خبردار اگر میرے بھائی کو کچھ کہا تو.. "عرشہ نے انگلی دکھاتے ہوئے احان کو دھمکایا تھا..

احان نے عرشہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا.. عرشہ کا قد آحان کے کندھے تک تھا..

"پانچ فٹ تم مجھے دھمکی دے رہی ہو... "احان نے مسکراتے ہوئے کہا..



"قد پر نہ جاؤ بیوقوف سردار.. تم نے دیکھا نہیں ہے کیا بومب کو وہ ہوتا تو چھوٹا سا ہے لیکن جب وہ پھٹتا ہے تو پورا شہر تباہ ہو جاتا ہے.." عرشہ نے احان کو وارنگ دی تھی..

"ایک سیکنڈ یہ پانچ فٹ کیا ہے.." آئینہ نے ہنستے ہوئے کہا..

"تمہاری بھابی.." احان نے کندھے اچکائے تھے..

"اب آئینہ تمہارے لالا آسمان تک جا رہے ہیں تو اس میرا کیا قصور.." عرشہ کو بھی کہاں برداشت تھا..

"ویسے بھابی آپ نے نام بہت اچھا رکھا ہے لالا کا بیوقوف سردار.." مراد نے ہنستے ہوئے کہا..

"ہاں نہ، ہے نہ مزے کا.." عرشہ کے چہرے پر ایک الگ سی خوشی آئی تھی..

"اگر تم دونوں میری برائیوں سے فارغ ہو گئے ہو تو چلیں مس عرش ہمیں جانا ہے.."

"ہاں ہاں جائیں بھابی جب آپ واپس آئیں گی نہ تو ہم تفصیل سے بات کریں گے.." مراد نے احان کو دیکھتے ہوئے کہا..

"اوکے.." عرشہ نے انگھوٹے سے اشارہ کیا تھا اور مسکرائی تھی..

عرشہ کی خوشی سے مراد احان اور آئینہ تینوں کو سکون ملا تھا کیونکہ آج وہ کافی دنوں بعد ایسے کھل کر مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

"کون ہو تم لوگ.. کیوں لائے ہو مجھے یہاں.. " زبیر ملک غرایا تھا..

"ہیلو.. ملک صاحب کیسے ہیں آپ.. اے سی میں انجوائے کیا آپ نے.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا.

مراد عمر اور اورحان تینوں ایک ساتھ اس روم میں داخل ہوئے تھے..

مراد اور عمر کرسی پر بیٹھے تھے.. جب کہ اورحان کھڑا تھا..

"مراد شاہ مجھے جانے دو ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا.. " زبیر ملک چیخا تھا..

"ویسے تم سے بُرا کوئی ہے بھی نہیں.. " اورحان نے اپنی دُھن میں کہا تھا..

"تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گا مجھے ایک دفعہ نکلنے دو یہاں سے تمہارے ٹکڑے کر کے کتوں کو

کھلا دوں گا تم سے اپنے تھپڑوں کا بدلا ضرور لوں گا.. " ملک ایک دفعہ پھر چیخا تھا..

"ایک سیکنڈ.. اس نے کیا مجھے دھمکی دی ہے اورحان اکبر کو.. " اورحان نے اپنے جانب اشارہ کرتے

ہوئے عمر اور مراد کی جانب دیکھا تھا..

جس پر عمر اور مراد نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

"صبر.. " اورحان اب ملک کی رسیاں کھول رہا تھا..

"مجھے پتہ تھا تمہیں اپنی جان بہت پیاری ہے.. " ملک فخریہ مسکرا رہا تھا.. جبکہ عمر اور مراد اورحان کو

دیکھ رہے تھے.. وہ جانتے تھے اورحان اکبر کسی سے نہیں ڈرتا تھا..

ملک جو مسکرا رہا تھا اورحان کی اگلی حرکت پر اسے غصہ آیا تھا..

اورحان نے رسیوں کو کھولنے کے بعد ملک کو زمین پر پھینکا تھا.. اور خود کرسی پر بیٹھا تھا..

اورحان کی نظر عمر اور مراد پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہے تھے..

"کیا ہوا.. تم لوگوں کو کیا لگا میں اس کی رسیاں جانے کے کھول رہا ہو.. نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ

میرے پاؤں میں درد ہو گیا تھا کھڑے ہو کر اور کرسیاں بھی نہیں تھی یہاں اسی لیے اسے نیچے

پھینک دیا.. "اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا..

اورحان کی بات پر جہاں ملک کو حیرانی ہوئی تھی وہی مراد اور عمر کا قہقہہ گانجا تھا..

"اور تم.. کسے دھمکی دی تم نے ہاں.. پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری عمر کیا ہے.. "اورحان نے ملک کا

کالر پکڑا تھا..

"تیس سال.. "ملک نے اپنا کالر چھڑواتے ہوئے کہا..

"میں تم سے پورے ایک سال بڑا ہو تمہیں بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے کیا.. "اورحان

نے زوردار تھپڑ ملک کے منہ پر مارا تھا.. جس پر ملک بوکھلایا تھا..

عمر اور مراد بہت دلچسپی سے اورحان کو دیکھ رہے تھے..

"کیا پاگل انسان ہو تم میں تمہیں.. "ابھی ملک بول ہی رہا تھا کہ اورحان نے ایک زوردار تھپڑ ملک

کے دوسرے گال پر مارا تھا..

"تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی کیا.. ایک تو میں تم سے ایک سال بڑا ہو مجھ سے آپ کہہ کر بات کرو اور میں نے منع کیا ہے نہ بڑوں سے تمیز سے بات کرو تم پھر مجھے دھمکیاں دے رہے ہو.." اب اور حان نے دوبارہ ایک تھپڑ ملک کے چہرے پر مارا تھا..

عمر اور مراد اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے..

"خدا کا واسطہ ہے مجھے اس سے دور کر دو.." اب ملک مراد کے پاؤں پڑا تھا..

"ہیں... میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کیا جو تم مجھ سے ایسے پناہ مانگ رہے ہو.." اور حان نے آنکھیں گھومائیں تھیں..

"اب مجھے بتاؤ تم نے میری بیوی پر حملہ کیسے کیا.." اب مراد نے ملک کا منہ اپنے ہاتھوں سے دبوچا تھا..

"میں.. بس بدلا لینا چاہتا تھا.." دشمنی اپنی جگہ لیکن زبیر ملک کو شاہ حویلی کے مردوں سے بہت ڈر لگتا تھا..

"کس بات کا بدلا.." مراد نے ملک کا جبراً دبایا تھا..

"حوریہ نے مجھے تھپڑ مارا تھا.."

"میری بیوی کا نام لینے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری.." مراد نے زوردار مکہ ملک کے چہرے پر مارا تھا جس کی وجہ سے اس کی ناک میں سے خون نکل رہا تھا..

"مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے جانے دو اب دوبارہ ایسا نہیں ہوگا.." ملک نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا.. کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بات جب شاہ حویلی کے مردوں پر آئے تو وہ برداشت کر لیتے ہیں لیکن جب بات شاہ حویلی کی عورتوں پر آتی ہے تو سامنے والے کی موت پکی ہوتی ہے...

"اسی زبان سے تم نے میری بیوی کی عزت نوچنے کا حکم دیا تھا نہ.. یہ وہی زبان ہے نہ جس سے تم نے ابھی میری بیوی کا نام لیا ہے.." مراد کی آنکھوں میں سرد مہری آئی تھی جسے دیکھ کر ملک کانپا تھا..

"مجھے جانے دو.." ملک گڑگڑایا تھا..

مراد شاہ انتہائی سنجیدہ مرد.. جو صرف اپنے گھر والوں اور دوستوں کے لیے نرم مزاج تھا.. جس کا غصہ انتہائی خطرناک تھا..

"گارڈ.." ایک شخص مراد کی آواز پر کمرے میں داخل ہوا تھا..

"اس کی زبان کاٹ دو.. لیکن یاد رہے یہ مرنا نہیں چاہیے یہ اس تکلیف کے ساتھ عمر بھر زندہ رہے گا.." مراد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر ملک کی روح کانپ رہی تھی..

"دیکھو مراد مجھے جانے دو.. میں دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا.." ملک اب صحیح معنوں میں کانپا تھا..

لیکن مراد کرسی سے کھڑا ہوا تھا..

"تمہیں تمہاری بیوی کا واسطہ.."

مراد جو باہر کی جانب بڑھا تھا.. ملک کی آواز پر اس کی جانب مڑا..

"جانے دو اسے.." مراد کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا تھا.. عمر اور اورحان بھی اس کے پیچھے چلے گئے تھے..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم.. کیسے ہیں آپ.." احسن داجی کے گلے ملا تھا..

اب وہ سب سے ملا تھا..

"ارے کہاں ہے ہماری ہونے والی بہو.. اسے بلائیں.." سویرا بیگم جو احسن کی والدہ تھیں.. انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا..

"میں بلا کر لاتی ہو.." حفصہ کمرے کی جانب بڑھی تھی..

ابھی وہ لوگ بات کر ہی رہے تھے کہ احسن کی نظر سیڑھیوں سے اترتی فلزا خان پر پڑی.. سفید کمر کا پاؤں تک آتا فراک پہنے بال باندھے دوپٹہ معمول کے مطابق گلے میں پہنے.. میک اپ کے نام پر ہلکی سی لپسٹک لگائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی..

سفید کمر اس کے رنگ کے ساتھ بہت جچتا تھا.. فلزا نازک سی گڑیا لگ رہی تھی..

"اسلام و علیکم.." فلزا نے لاؤنچ میں آتے ہی سلام کیا..

سویرا بیگم نے اسے گلے لگایا تھا..

"اسلام و علیکم.." احسن نے سلام کے لیے ہاتھ فلزا کی جانب بڑھایا تھا..

"وعلیکم السلام.. "فلز انے اپنے ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے کر لیے تھے..

احسن نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیسے ہو آصف.. " عمر جیل کے ایک کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں آصف کو رکھا گیا تھا..

آصف جس کے جسم پر زخموں کے نشان تھے.. درد اب برداشت سے باہر تھا.. کیونکہ کل سے پولیس والے اسے لگاتار ڈنڈوں سے مار رہے تھے.. وہ بہت مشکل سے کھڑا ہو پا رہا تھا..

"تمہیں تو میں.. " آصف لڑکھڑاتے ہوئے مراد کی جانب بڑھا تھا جب عمر نے اسے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا..

"تمیز سے یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے کہ جو دل میں آئے گا کرو گے یہ میرا پولیس اسٹیشن ہے..

"

"تم نے اسے مارا نہیں.. تم نے غداری کی مجھ سے.. " آصف چلایا تھا.. جب اورحان نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا..

"ایک تو یار پاکستان کے لوگوں کو چیخنے کا بہت شوک ہے.. " اورحان نے معصومیت سے کہا تھا..

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم نے مجھے مارا کیسے.. "



آصف اور حان کی جانب بڑھا تھا.. جب اور حان نے ایک زوردار تھپڑ آصف کے دوسرے گال پر مارا تھا..

"ایسے.. اب اور حان مسکرایا تھا..

"ویسے کون سی موت مرنا پسند کرو گے آصف.. " عمر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا..

"کیا مطلب ہے اس بات کا.. " آصف کو ڈر سا لگا تھا جسے چھپانے کی اس نے بھرپور کوشش کی تھی..

"اس بات کا مطلب ہے کہ انکاؤنٹر یا پھانسی.. " مراد نے بہت سکون سے کہا تھا..

"تم مجھے جانتے نہیں ہو.. " آصف نے دھمکی دی تھی..

"ایک سیکنڈ اب تو تم بتا ہی دو کہ کون ہو تم جب سے میں آیا ہو تم پچاس دفعہ تو یہ بول چکے ہو.. تم مجھے جانتے نہیں ہو.. " اور حان نے آصف کی نکل اتاری تھی جس پر مراد اور عمر کا قہقہہ گانجا تھا..

"میرا بھائی پولیٹیشن ہے.. اس ملک کا آنے والا پرائم منسٹر.. " آصف نے انگلی دیکھاتے ہوئے دھمکی دی تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کسے ڈرا رہا ہے اور حان اکبر کو.. شیطان کا دوسرا نام اور حان اکبر کسی سے نا ڈرنے والا..

"اچھا تو یہ بات ہے.. میرا بھائی بھی اٹلی کا پرائم منسٹر ہے.. " اور حان نے آصف کی انگلی موڑی تھی..

عمر اور مراد جو اور حان کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے اور حان کی بات پر ان کی ہنسی چھوٹی تھی..

"تم.. " ابھی آصف کچھ کہتا عمر نے آصف کا منہ اپنے ہاتھوں سے دبوچا تھا..

"آصف سلطان.. اس دفعہ تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا.. اگر تمہارا باپ بھی قبر سے اٹھ کر آجائے نہ تو بھی تم نہیں بچ سکتے.. اور تم نے کیا کہا تھا آصف سلطان کو جو برباد کر سکے ایسا پولیس والا آیا ہی نہیں ہے.. تو سنو آصف سلطان وہ تمہاری غلط فہمی تھی.. عمر خان زندہ ہے ابھی تم جیسے لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لیے.. تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے پھانسی دوں گا اور تمہارا بھائی کچھ نہیں کر سکے گا.. تم نے جتنے معصوموں کی زندگی برباد کی ہے نہ ان سب کا حساب دو گے تم.. تم اپنے ایک ایک گناہ کا حساب دو گے.. تمہارا میں وہ حال کروں گا کہ تمہارے بعد لوگ معصوموں کی زندگی برباد کرنی کی سوچ سے بھی خوفزدہ ہوں گے.. "عمر نے آصف کا دور ڈھکیلا تھا..

ابھی عمر کہہ کر پلٹا ہی تھا کہ کچھ یاد آنے پر دوبارہ مڑا تھا..

"یہ میرے جگر کو مکینہ بولنے کے لیے.. "عمر نے پستول آصف کے گال پر ماری تھی جس کی وجہ سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا..

آصف منہ کے بل زمین پر گڑا تھا..

جسم کے ہر حصے پر زخم کے نشان تھے.. منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ آصف کو بہت تکلیف ہو رہی تھی.. آصف کو اپنی کی گئی ساری زیادتیاں یاد آرہی تھی.. کیسے اس نے معصوم لوگوں کو برباد کیا تھا.. اور پھر عمر نے سچ ہی کہا تھا.. عمر خان یہ نام آصف سلطان کو یاد رہ گیا تھا.. آصف نے جو بھی سنا تھا عمر کے بارے میں سب سچ تھا..

عمر خان ایک وفادار اور بہادر پولیس آفیسر.. جو آصف نے آج دیکھ بھی لیا تھا.. ایسا کیس جسے بڑے سے بڑا پولیس آفیسر بھی دیکھ کر نظر انداز کر دیتا تھا صرف اسی لیے کہ یہ کیس آصف سلطان کے خلاف تھا.. وہی عمر خان نے سب کیسوں میں سے اسی کیس کو چنا تھا.. عمر خان آصف سلطان کے خلاف گیا تھا.. کیونکہ عمر خان موت سے ڈرنے والوں میں سے نہیں تھا.. موت کا مسکرا کر سامنا کرنے والوں میں سے تھا..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم.." مراد نے حویلی میں داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا..  
احسن مراد کے گلے ملا تھا..

اب احسن گلے ملنے کے لیے عمر کی جانب بڑھایا تھا جب عمر نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے تھے..

"وعلیکم السلام.." عمر نے سنجیدگی سے بنا گلے ملے جواب دیا تھا..

جہاں سب بڑوں کو عمر کی یہ حرکت عجیب لگی تھی وہی سب نوجوانوں نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی..

"اسلام و علیکم.." اورحان نے اپنا ہاتھ احسن کی جانب بڑھایا تھا.. احسن نے مسکرا کر اورحان کا ہاتھ تھاما تھا لیکن اگلے ہی پل اسے تکلیف ہوئی تھی.. کیونکہ اورحان نے بہت زور سے احسن کا ہاتھ دبایا تھا..

احسن نے بہت مشکل سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا..

اب احسن اپنی جگہ پر بیٹھا اپنا ہاتھ مسل رہا تھا اسے اور حان کی یہ حرکت بہت عجیب لگی تھی.. عمر مراد اور اور حان اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے تھے..

اور حان احسن کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا تھا جس کی جواب میں احسن بھی مسکرایا تھا.

"ویسے عمر بھابی کو اس میں کیا پسند آیا ہے؟ اس کی ایک سو بیس روپے والی نظر کا چشمہ جو اس نے لگایا ہے.. " اور حان نے احسن کو دیکھتے ہوئے بہت بے زاریت سے کہا تھا..

اور حان نے کہا تو عمر مراد کو تھا لیکن یہ بات زید اور احان نے بھی سن لی تھی.. جس پر انھوں نے اپنے ہنسی روکی تھی..

"اور حان بری بات.. " احان نے مسکراتے ہوئے دھیمی آواز میں اور حان کو سمجھایا تھا..

"یار لالا اب آپ ہی بتائیں.. اس میں ایسا کیا ہے جو عمر میں نہیں ہے.. میرا بھائی اس چشمش سے سو گناہ زیادہ بہتر اور ہنڈسم ہے.. " اور حان نے احان کے قریب ہو کر دھیمی آواز میں کہا تھا..

"کہہ تو تم صحیح رہے ہو یار.. " احان کو بھی عمر بہت عزیز تھا بالکل ویسے ہی جیسے مراد تھا..

\*\*\*\*\*

"چلیں اب ہم چلتے ہیں، تو آج پیر ہے اسی جمعہ کو ان بچوں کا نکاح کرتے ہیں کیا کہتے ہیں آپ.."

سویرا بیگم نے ولی خان سے مسکراتے ہوئے اجازت مانگی تھی..

"جی بہن جیسا آپ لوگوں کو مناسب لگے.. " ولی خان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا..

"تو صحیح ہے.. اس جمعہ کو ان کا نکاح ہے.. اب ہم چلتے ہیں ہمیں تیاریاں بھی کرنی ہے.. "سویرا بیگم اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھیں..

اب سب سے ملنے کے بعد سویرا بیگم اور احسن چلے گئے تھے..

"بلا ٹلی.. " احسن کو کار تک رخصت کرنے کے بعد اورحان نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"اورحان بری بات.. " زید نے اورحان کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا..

"لالا میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا.. بلا کو بلا ہی کہتے ہیں.. " اورحان نے اتنی معصومیت سے کہا تھا کہ وہ کھڑے سب نوجوان لڑکوں کا قہقہہ گونجا تھا..

داجی، ولی خان، آغا خان اور باقی سب مرد حویلی کے اندر چلے گئے تھے.. باقی مراد، عمر، اورحان، عالیہان، زید، اسماعیل، براق اور احان حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں ہی بیٹھ گئے تھے..

"زید لالا آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی.. آپ کو شادی کر لینی چاہیے.. مجھے آپ کی شادی کا بے صبری سے انتظار ہے.. " اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا..

"اچھا ادھر آؤ تم.. " زید نے اورحان کے گلے میں بازو ڈالا تھا..

"لالا مزاق کر رہا ہو.. "

"ارے نہیں تمہیں میں بتاتا ہوں.. " زید نے اورحان کا کان کھینچا تھا..

"اہہ.. لالا.. " اورحان چلایا تھا..

"ایکس کیوزمی.. " ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ احسن کی آواز سن کر پیچھے مڑے ..

"آگئی بلا.. " اورحان نے دھیمی آواز میں کہا تھا لیکن احسن کے علاوہ یہ بات سب نے سنی تھی ..

"کیا ہوا ہے احسن سب خیریت ہے نہ.. " زید نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا ..

"جی جی سب خیریت ہے وہ بس امی چاہتی تھیں کہ میں فلزاکا نمبر لے لوں.. " احسن نے بہت احترام سے کہا تھا ..

"امی چاہتی ہیں یا تم.. " مراد نے ابرو اچکائے تھے ..

"میں.. بس یہی سمجھ لیں.. " احسن نیچے دیکھ کر مسکرایا تھا ..

"جاؤ داجی سے لے لو فلزاکا نمبر.. " عمر نے اکڑ کر کہا تھا.. احسن کی یہ مسکراہٹ عمر کا دل جلا رہی تھی.

"ارے یار ایک نمبر ہی تو ہے.. میں بولتا ہوں احسن تم لکھو.. " اورحان احسن کی جانب بڑھا تھا.. جب عمر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اورحان کو فلزاکا نمبر یاد تھا کیونکہ اس نے کئی دفعہ فلزاکا لوکیشن ٹریس کی تھی ..

"جی بولیں.. " احسن نے موبائل نکالا تھا ..

"اورحان.. " عمر نے اورحان کو آواز دی تھی جس پر اورحان نے عمر کو اشارہ کیا تھا کہ وہ سب سنبھال لے گا ..

وہاں کھڑے سب لوگ اورحان کو حیرت سے دیکھ رہے تھے.. وہ کیسے اتنی آسانی سے فلزا کا نمبر احسن کو دے سکتا تھا.. یہ جانتے ہوئے بھی کہ عمر کو اس سے تکلیف ہوگی ..

اورحان عمر کو دیکھ کر نمبر بول رہا تھا.. لیکن جیسے جیسے اورحان نمبر بول رہا تھا.. عمر اور مراد کے چہرے پر مسکراہٹ آرہی تھی ..

"تھینکیو اورحان.. " احسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلا گیا ..

"مائے پلجبر.." اورحان نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"تم لوگ مسکرا کیوں رہے ہو.." احان کو عمر اور مراد کا مسکرانا عجیب لگا تھا ..

"ہم اس لیے مسکرا رہے ہیں کیونکہ جو نمبر اورحان نے احسن کو دیا ہے وہ فلزا کا نمبر نہیں ہے.." مراد کی بات پر عمر اور اورحان کا قہقہہ گونجا تھا ..

"تو پھر کس کا ہے.." زید نے حیرانی سے اورحان کو دیکھا ..

"اورحان اکبر کا ہے وہ نمبر.. بیچارہ احسن .." اورحان نے ہنستے ہوئے کہا ..

"کیا واقعی..." اب براق نے سوال کیا تھا ..

"ہاں نہ براق تمہیں کیا لگا کہ میں نے اسے فلزا کا نمبر دیا ہے.." اورحان نے اپنا کالر جھاڑا تھا ..

اورحان کی بات پر لاؤنچ میں ان سب کا قہقہہ گانجا تھا ..

\*\*\*\*\*



"ولی خان ہم آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتے ہیں.. "سب لاؤنچ میں بیٹھے تھے جب شاہنواز صاحب نے کہا تھا..

"جی بولیں.. "ولی خان کے لہجے میں احترام تھا..

"دراصل ہم چاہتے ہیں کہ ہم عالیہان کی شادی کر دیں.. اس لیے ہم آپ سے آپ کی پوتی مریم خان کا ہاتھ اپنے پوتے عالیہان شاہ کے لیے مانگتے ہیں.. "داجی نے بہت سکون سے کہا تھا.. لیکن داجی کی بات پر جہاں سب کو حیرانی ہوئی تھی وہی مریم کے سب پر بومب پھٹا تھا..

اگر کسی کو حیرانی نہیں ہوئی تھی تو وہ تھا زید خان کیونکہ وہ اتنا تو جان چکا تھا کہ عالیہان شاہ اس کی بہن کو پسند کرتا ہے اور یہ بات تو ہر کوئی جانتا تھا کہ شاہ جسے پسند کرتے ہیں اسے اپنی عزت بناتے ہیں..

"اچانک.. "آغا خان نے سوال کیا تھا..

"دراصل.. بات یہ ہے کہ ہمیں مریم بچی بہت پسند ہیں اسی لیے ہم نے سوچا تھا کہ اسے اپنے عالیہان کی دلہن بنائیں گے.. ہم یہ بات پہلے ہی کرنا چاہتے تھے لیکن یاد ہی نہیں رہا اسی لیے آج موقع ملا تو کہہ دی.. میرا پوتا بہت اچھا ہے بہت سمجھدار ہے بہت صابر ہے.. "شاہنواز صاحب نے صابر کا الفاظ کہتے ہوئے عالیہان کی جانب دیکھا تھا انہیں اپنے پوتے کی حرکت یاد آئی تھی کہ کس طرح وہ رات کے ایک بچے ان سے یہ بات کرنے آیا تھا اور انہیں رشتہ لے جانے کا حکم دیا تھا..

"جی ہم جانتے ہیں عالیہان کو بہت اچھا بچہ ہے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ زید سے پوچھ لیں.."

آغا خان نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ انھیں شروع سے ہی عالیہان بہت صبر والا اور اچھا لگا تھا..

"زید بیٹے تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں..". شاہنواز صاحب نے زید سے منظوری چاہی تھی..

"نہیں لیکن میں مریم سے بات کرنے کے بعد آپ کو بتاتا ہوں.." زید کے لہجے میں بہت ادب تھا..

"جیسا تم لوگوں کو صحیح لگے.. لیکن کل صبح تک جواب دے دینا.." شاہنواز صاحب اپنی جگہ سے اٹھے

تھے..

"بھائی اتنی جلدی جارہیں ہیں آپ.." آغا خان نے شاہنواز صاحب کو کھڑے ہوتے دیکھا تو وہ بھی

اٹھے تھے..

"نہیں بھائی صاحب ہمیں بہت کام کرنا ہے.. اجازت دیں.." شاہنواز صاحب سب کو الوداع کر رہے

تھے..

سب مرد حویلی کی باہر کی جانب بڑھے تھے..

عالیہان شاہ جو باہر جا رہا تھا.. مریم کے پاس رکا تھا..

مریم صدمے میں کھڑی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے..

"سوچ سمجھ کر جواب دیجئے گا.. میری زندگی بدل دے گا آپ کا اقرار بھی اور انکار بھی.." عالیہان

نے جھک کر مریم کے قریب ہو کر بولا تھا..

مریم جو صدمے میں تھی عالیہان کی آواز اپنے اتنے پاس سے سن کر بوکھلا کر پیچھے ہوئی تھی.. جب عالیہان شاہ مریم کو دیکھ کر مسکرایا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا تھا..

اور یہ پہلی دفعہ تھا جب مریم خان نے عالیہان شاہ کو مسکراتا دیکھا تھا.. وہ شخص مسکراتے ہوئے بہت خوبصورت لگتا تھا.. اس کی مسکراہٹ کسی کو بھی اپنی جانب کھینچ سکتی تھی..

\*\*\*\*\*

"للا ایک بات بتائیں آپ کو مریم کب سے پسند تھی اور آپ نے بتایا کیوں نہیں ہمیں.. "عالیہان، احان، براق اور مراد لاؤنچ میں بیٹھے تھے جب براق نے یہ سوال کیا تھا..

"وہ مجھے تب سے پسند ہے جب میں نے پہلی دفعہ اسے احان کی شادی میں دیکھا تھا.."

"چھپے رستم بتایا بھی نہیں ہاں.. "مراد نے عالیہان کے بازو پر ہلکا سا مکہ مارا تھا..

"تمہیں بتا کر کیا کرتا.. رشتہ تم نے لینے جانا تھا کیا.. "عالیہان نے بھی اسی کے انداز میں اس کے بازو پر مکہ مارا تھا.. جس پر احان اور براق کا قہقہہ گونجا تھا..

"اف لالا.. لیکن آپ کو بتانا چاہیے تھا.. ایک بات بتائیں آپ نے داجی کو کب بتایا.. "مراد کو بہت دلچسپی تھی جاننے میں.. جو احان اور براق نے نوٹ کیا تھا..

"کل رات کو ایک بجے.. "عالیہان نے بے فکری سے کہا.. تھا..

"کیا.. رات کے ایک بجے آپ یہ بات بتانے گئے تھے داجی کو.. "مراد کا منہ حیرت سے کھلا تھا جب عالیہان نے اس کا منہ بند کیا.. تھا..

"جی.. "عالیہان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی تھی..

"ویسے آپ وہی ہیں نہ جو کہتے تھے.. کسی سے محبت کرنے کے لیے سینے میں دل کا ہونا ضروری ہے اور میرے سینے میں پتھر ہے مجھے کبھی محبت نہیں ہو سکتی.. " مراد نے اکڑ کر بالکل اسی کے انداز میں کہا تھا..

"ہاں لیکن مریم خان کچھ الگ سی ہے.. یہ دل مجبور ہو گیا ہے اس سے محبت کرنے پر.. " عالیہان نے بہت پیار سے کہا..

"اوو واؤ مائے عالیہان لالا اس ان لو.. " مراد نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتے ہوئے کہا..

"مراد شاہ تم میرے ہاتھوں سے بچو اب.. " عالیہان نے مراد کے گلے میں بازو ڈال کر اسے دبوچا تھا..

مراد اور احان انھیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے..

\*\*\*\*\*

"عرشیہ کیا کر رہی ہو.. " احان عرشیہ سے بات کرنا چاہتا تھا..

"ڈانس کر رہی ہو بولی وڈ گانوں پر تمھیں بھی کرنا ہے کیا.. " عرشیہ احان سے اکھڑی ہوئی رہتی تھی..

"نہیں یہ گناہ تم اکیلے ہی کماؤ مجھے مجروں کا کوئی شوق نہیں ہے.. " احان نے واچ اتارتے ہوئے کہا..

"کیا مسئلہ ہے تمہارا تم کیوں مجھ سے بات کرنے آجاتے ہو.. "عرشہ نے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا اور احان کے سامنے کھڑی ہوئی تھی ..

"وہ مس عرش بات ایسی ہے نہ کہ میری صبح سے زندگی بہت سکون کی گزر رہی تھی کوئی مصیبت نہیں آئی تھی.. میرا موڈ بہت اچھا تھا اسی لیے میں نے سوچا کہ کیوں نے تم سے مل لو.. " احان نے بھی عرشہ کے انداز میں جواب دیا تھا..

"بیوقوف سردار میرے منہ مت لگا کرو.. " احان کی باتیں عرشہ کو اندر تک جلا گئیں تھیں ..

"منہ.. " احان نے عرشہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا اور ایک مسکراہٹ دیتا کمرے سے باہر چلا گیا تھا..

"یہ منہ کا کیا مطلب ہے.. " عرشہ کو احان کا ایسے مسکرانا عجیب لگا تھا..

"ٹھہر کی سردار.. " لیکن پھر احان شاہ کی بات کا مطلب سمجھتے ہی اس نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا تھا..

\*\*\*\*\*

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔

السلام علیکم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

[Youtube Channel: Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے [Blue](#) الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔

"اسلام و علیکم.. عمر اور اورحان جو باہر جا رہے تھے احسن کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے..

"و علیکم اسلام.. اورحان نے اپنا ہاتھ احسن کی جانب بڑھایا تھا.. احسن کو کل والا واقعہ یاد آیا تھا اسی لیے اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا.. جسے دیکھ کر اورحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..

"صبح صبح یہاں.. عمر نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"وہ میں فلز کو لینے آیا ہوں.. احسن نے مسکراتے ہوئے کہا..

"کیا کہا تم فلز.. عمر نے کہا جانے والی نظروں سے احسن کو دیکھا تھا..

"جی کیوں.. کوئی مسئلہ ہے کیا.. احسن نے بہت پیار سے کہا تھا..

"ہاں بہت زیادہ مسئلہ ہے.. چشمش ایک بات کان کھول کے سنو اس کا نام فلزا خان ہے.. کیا فلزا خان.. اسی لیے اسے فلزومت کہنا آئندہ.. عمر کو فلزا کا نام احسن کے منہ سے سن کر آگ سی لگی تھی..

"اوکے بھائی فلزا کہہ لوں گا.. احسن کو عمر کا لہجہ عجیب سے لگا تھا لیکن اس نے بہت آدب سے جواب دیا تھا..

"نہیں تم اسے فلزا ہرگز نہیں کہو گے.. سمجھے تم.. عمر کا بس چلتا تو وہ فلزا کو خود میں کہی چھپا لیتا کسی کی نظر اس تک پہنچنے نہ دیتا..

"اورحان یہاں کیا ہو رہا ہے.. مراد جو عمر کے ساتھ جانے کے لیے آیا تھا.. عمر اور احسن کو ایسے دیکھ کر اورحان سے کہا..

"وہ عمر احسن کو سکھا رہا ہے کہ وہ اپنی منگیت کو کیا کہہ کر بلائے.. اورحان نے بے فکری سے کہا تھا..

"لیکن میری منگیت ہے وہ.. احسن کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عمر ایسا کیوں بول رہا ہے..



"اسلام وعلیم.. "فلزا بلیو کلر کی گرتی پہنے بال باندھے دوپٹہ گلے میں ڈالے بہت خوبصورت لگ رہی تھی..

"ارے وعلیم السلام.. "احسن نے فلزا کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا..

"وعلیم السلام.. "عمر نے احسن کا بڑھتا ہاتھ فوراً تھام لیا تھا..

"تم نے مجھے سلام تو کیا ہی نہیں تھا احسن.. "عمر نے احسن کو آنکھیں دکھائی تھیں..

"اوو سوری.. "احسن بہت ہی اچھا شخص تھا..

"سنیں.. کیا میں آپ کو فلزا بول سکتا ہو آپ کو کوئی پرالیم تو نہیں ہے نہ.. "احسن نے فلزا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

"اسے ہو یا نہ ہو لیکن مجھے ہے.. "عمر احسن کے سامنے آیا تھا..

"کیا چل رہا ہے یہاں.. اور تم اسے میرا نام لینے سے منع کیوں کر رہے ہو.. "فلزا کو جنت کی باتیں یاد آئیں تھیں..

"چپکلی میری بات کان کھول کے سنو.. "عمر فلزا کی جانب بڑھا تھا..

"بولو بندر.. "فلزا نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا تھا..

"واؤ کیا نک نیم ہیں.. "اورحان نے مراد کے کان کے قریب ہو کر کہا.. جس پر مراد اور اورحان دونوں ہنسے تھے..

"تمہیں تو خاندان کی کوئی روایت پتہ ہے نہیں اور نہ ہی تمہاری اس نالائق چشمش کو پتہ ہو گی.. اسی لیے میں نے سوچا میں ہی بتا دوں..." عمر نے احسن کو دیکھ کر آنکھیں گھومائی تھیں..

"بندر زبان سنبھال کر بات کرو.." فلزا کو عمر کا احسن کے ساتھ بد تمیزی کرنا برا لگا تھا..

"میرا منہ میری مرضی.." عمر نے فلزا کے ماتھے پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے کہا تھا..

"بندر کہی کے.. ایسی کون سی روایت ہے جو مجھے نہیں پتا.." فلزا نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا..

"یہی کہ جب تک لڑکی لڑکا کا نکاح نہیں ہو جاتا وہ ایک دوسرے کو نام سے نہیں بلاتے.." عمر نے احسن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"تو کس نام سے بلاتے ہیں.." اب سوال احسن نے کیا تھا..

"تم چیپکلی کو مس فلزا کہو گے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا.." عمر نے مسکراتے ہوئے احسن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا..

مراد اور اورحان عمر کی اس روایت پر اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے.. کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایسی کوئی روایت ہے ہی نہیں..

"جیسا آپ بولیں بھائی.. مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسی بھی کوئی روایت ہے کیونکہ میں دوہی سے آیا ہو نہ ورنہ.. میں ان کا ہر گز نام نہ لیتا.." احسن نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اسے لگا تھا کہ عمر سچ کہہ رہا ہے..

"اب پتہ چل گیا نہ آئندہ سے خیال رکھنا.." عمر نے احسن کی چشمہ صحیح کرتے ہوئے کہا  
اب عمر، مراد اور اورحان اپنی کار کی جانب بڑھ گئے تھے جب کہ احسن کو فلزا بھی احسن کی کار کی  
جانب بڑھے تھے کیونکہ انھیں کہی جانا تھا..

\*\*\*\*\*

"کہاں جا رہے ہو.." عرشہ جو بیڈ پر بیٹھی موبائل دیکھ رہی تھی احان شاہ کو اتنا تیار ہوتے دیکھ اسے  
شک سا ہوا تھا..  
"بارت لینے چلنا ہے ساتھ.." احان نے مسکراتے ہوئے کہا..  
"بیوقوف سردار سیدھا جواب دے دینے سے تمھاری ہانٹ کم نہیں ہو جائے گی.." عرشہ نے منہ بنایا  
تھا..

"کہیں جا رہا ہو.. کسی سے ملنے.." احان نے بالوں پر کنگا لگاتے ہوئے کہا..  
"کس سے ملنے.." اب عرشہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی..  
"کسی خاص سے، سوری بہت خاص سے.." احان نے عرشہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..  
"خدا حافظ.." احان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سی آئی تھی کیونکہ وہ عرشہ کی جلن دیکھ چکا تھا..  
عرشہ نے اپنی شال اٹھائی تھی اور احان کے پیچھے گئی تھی..

\*\*\*\*\*

"کیا عجیب ہے یہ.. "آئینہ کی کار بیچ راستے پر خراب ہو چکی تھی..

"اب کیا کروں.. " آئینہ نے اپنا موبائل نکالا تھا.. اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا.. جو دس منٹ تک اٹھا لیا گیا تھا..

"ہیلو براق لالا کہاں ہیں آپ.. " آئینہ جانتی تھی کہ مراد اور احان کام سے کہی گئے ہوئے ہیں اور عالیہان بھی برابر کے گاؤں میں گیا ہوا تھا اسی لیے اس نے براق کو کال ملائی تھی..

"کیا ہوا ہے گڑیا.. سب ٹھیک ہو ہے نہ.. " براق کو آئینہ پریشان سی لگی تھی..

"ہاں ہاں لالا آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہے.. وہ بس میری کار خراب ہو گئی ہے اور یہاں دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا مدد کے لیے.. " آئینہ نے اپنا مسئلہ براق کو بتایا تھا.. براق جو اپنے پیشنٹ کی فائل پڑھ رہا تھا.. اسے حوریہ کے ساتھ ہوا حادثہ یاد آیا تھا..

"آئینہ تم مجھے اپنی لوکیشن بھیجو میں آرہا ہو اور کسی انجان کے ساتھ مت جانا وہیں رہنا.. " براق نے ٹیبل سے اپنی کار کی کیز اٹھائی تھیں اور باہر کی جانب بھاگا تھا.. کیونکہ براق شاہ کو آئینہ اتنی ہی عزیز تھی جتنی حوریہ شاہ تھی..

"اوکے لالا.. " آئینہ نے کال بند کر دی تھی..

اب وہ وہاں کھڑی انتظار کر رہی تھی جب اسے پیچھے سے کار کے ہارن کی آواز آئی تھی..

\*\*\*\*\*

"آپ کو کون سی ڈریس پسند ہے.. سلور یا گولڈن ایک کام کرتے ہیں مہرون لے لیتے ہیں.. " احسن  
فلزا کو ڈریس دکھا رہا تھا..

"جو آپ کو پسند ہے وہ لیں لیں.. " فلزا آئی تو احسن کے ساتھ تھی لیکن اس کی سوچ کہیں اور ہی  
رکی ہوئی تھی..

"فلزا میں نے گولڈن ڈریس لے لی ہے.. اب آپ بتائیں کہ آپ کو ان دونوں میں سے کیا پسند ہے  
بلیک یا بلیو.. " احسن نے دو خوبصورت سے فراک فلزا کو دکھائے تھے..

"اگر یہاں عمر ہوتا تو مجھے اسے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ سب جانتا ہے میرے بارے میں.  
میری پسند نہ پسند سب.. " ابھی فلزا سوچ اپنی سوچوں میں ہی گم تھی جب احسن نے فلزا کے سامنے  
چٹکی بجائی تھی جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آئی تھی..

"ہاں.. "

"کہاں گم ہیں آپ.. " احسن کو فلزا پریشان سی لگی تھی..

"نہیں کچھ نہیں.. آپ کو جو پسند ہے آپ لیں لیں.. " فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا..

"آپ کی کوئی پسند نہیں ہے کیا.. " احسن نے بہت پیار سے کہا تھا..

"نہیں.. " فلزا نے ایک لفظی جواب دیا تھا..

\*\*\*\*\*

"مظفر لالا احان کا پیچھا کریں .."

مظفر جو اپنی کار کے سامنے کھڑے تھے عرشہ کی بات پر انھیں حیرانی ہوئی تھی ..

"بی بی کیا بول رہیں آپ .." مظفر صاحب نے بہت آدب سے کہا تھا ..

"یہی کے احان شاہ کا پیچھا کریں .." عرشہ کو لگا شاید انھیں سنائی نہیں دیا اسی لیے دوبارہ کہا ..

"لیکن بی بی میں ایسا نہیں کر سکتا .. احان بابا کی جاسوسی نہیں کر سکتا میں انھیں جب پتا چلے گا تو وہ

بہت ناراض ہوں گے .."

"مظفر لالا یہ بات آپ کے اور میرے درمیان رہے گی۔ میں تو اسے نہیں بتاؤں گی تو کون بتائے گا اور اگر آپ نہ گئے تو میں خود اکیلی چلی جاؤں گی .." عرشہ کہہ کر کار میں بیٹھ چکی تھی .. جس کی وجہ سے مجبوراً مظفر لالا کو ان کی بات ماننی پڑی تھی کیونکہ اگر احان شاہ ان کا سردار تھا تو عرشہ شاہ ان کی سرداری تھی ..

"مظفر لالا کاردس فٹ کی دوری پر رکھنی ہے انھیں پتا نہیں چلنا چاہتے .." عرشہ احان کی کار کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی ..

احان شاہ کی کار ایک گھر کے سامنے جا کر رکی تھی ..

اب احان نے دروازہ بجایا تھا .. پانچ منٹ کے بعد دروازہ کھلا تھا .. دروازے پر ایک بچہ آیا تھا جسے دیکھ کر احان مسکرایا تھا اور اندر چلا گیا تھا ..

"مظفر لالا آپ جائیں .." عرشہ کار سے اتری تھی ..

"لیکن بی بی آپ اکیلی.. " مظفر کو عرشہ کو ایسے اکیلے چھوڑنا مناسب نہیں لگا تھا..  
"للا آپ فکر نہ کریں.. میں آجاؤ گی آپ جائیں.. " عرشہ نے مسکراتے ہوئے کہا..  
مظفر لالا اب وہاں سے جا چکے تھے اور عرشہ اس گھر کی جانب بڑھی تھی..

\*\*\*\*\*

آئینہ جو اپنی کار کے سامنے کھڑی براق کا انتظار کر رہی تھی.. اپنی کار کے پیچھے سے بار بار آتی ہارن کی آواز پر اب اس کار کی جانب بڑھی تھی..  
"کیا جاہل انسان ہو باہر نکلو.. " آئینہ نے کار کو لات ماری تھی..  
"پاگل لڑکی یہ کیا کر رہی ہو.. " زید نے آئینہ کو دیکھتے ہوئے حیرانی سے کہا کیونکہ زید خان کو صرف دو چیزوں سے محبت تھی ایک اس کا کام اور دوسری اس کی کار..  
"ایکسیوز می... پاگل ہو گے تم زید.. " آئینہ چلائی تھی..  
"دیکھو آئینہ اپنی کار ہٹاؤ مجھے کہی جانا ہے میری ضروری میٹنگ ہے.. " زید نے پرسکون لہجے میں کہا..  
"نہیں ہٹا رہی.. " آئینہ کو زید کا پاگل کہنا برا لگا تھا..  
"دیکھو آئینہ شاہ میری بہت ضروری میٹنگ ہے میرے کلائنٹ میرا انتظار کر رہے ہیں.. اسی لیے اپنی کار ہٹاؤ.. " زید نے سنجیدگی سے کہا تھا..  
"کیسے ہٹاؤں.. " آئینہ نے دیکھا تھا زید نے کتنی مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کیا تھا..



"جیسے لگائی ہے.. " زید نے آئینہ کے قریب ہو کر کہا تھا کیونکہ اب زید کا صبر ختم ہو گیا تھا..

"وہ۔ جب لگائی تھی تب کار صحیح تھی اب خراب ہو گئی ہے.. " زید کے قریب آنے پر آئینہ کو اپنی سانسیں حلق میں آتی محسوس ہوئی تھیں..

"آئینہ شاہ یہ مزاق کا وقت نہیں ہے.. " زید نے اپنا ماٹھا مسلہ تھا..

"ہم مزاق نہیں کر رہے تھے اور تم ہو کون جو میں تم سے مزاق کروں گی.. اور یہ اپنا غصہ کہیں اور جا کر دکھانا۔ شہر کی جانب جانے کا یہ ایک واحد راستہ نہیں ہے اور بھی بہت سے راستے ہیں اتنی ہی جلدی ہے تو دوسرے راستوں سے چلے جاؤ.. " آئینہ کی آواز میں نمی آئی تھی جو زید نے محسوس کی تھی..

آئینہ شاہ، شاہ حویلی کی لاڈلی جس سے آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی آج زید خان نے سخت لہجے میں اس سے بات کی تھی.. آئینہ شاہ کو بہت لڑکے ملے تھے جس سے آئینہ کو کبھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں زید کے سخت لہجے نے اسے تکلیف دی تھی.. اس سے پہلے زید کچھ کہتا.. براق کی کار آکر رکی تھی.

"گڑیا تم ٹھیک ہو نہ.. " براق جو بھاگتے ہوئے آئینہ کے پاس آیا تھا۔ آئینہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اسے خود سے لگایا تھا..

"کیا ہوا ہے کچھ ہوا ہے کیا.. " براق نے آئینہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا..

براق کے سوال پر آئینہ نے نفی میں سر ہلایا تھا..

"زید تم یہاں.. " براق کی نظر اب آئینہ کے پاس کھڑے زید پر پڑی تھی ..

"ہاں وہ میں شہر جا رہا تھا لیکن ان کی کار.. " زید نے سارا معاملہ براق کو بتایا تھا ..

"اوو. تو تم ایک کام کرو وہاں سے چلے جاؤں وہ راستہ بھی شہر کو جاتا ہے.. " براق نے مسکراتے ہوئے کہا ..

"ہاں اب یہی کرنا پڑے گا کیونکہ یہ کار خراب ہو چکی ہے اور جب تک یہ کار یہاں سے ہٹے گی نہیں تو کوئی دوسری کار یہاں سے جا نہیں سکے گی کیونکہ یہاں کے راستے اتنے پتلے ہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی کار گزر سکتی ہے.. " زید نے مسکراتے ہوئے کہا ..

"ہاں یہاں کے راستے چھوٹے ضرور ہے لیکن یہاں کے لوگوں کے دل لاہور کے لوگوں کے دلوں سے بہت اچھے صاف اور بڑے ہیں اور آپ کو اتنا ہی مسئلہ ہے نہ اس گاؤں سے تو لوٹ جائیں اپنے شہر واپس.. " آئینہ نے زید کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا .. اور براق کی کار کی جانب بڑھ گئی تھی ..

"یار زید برا مت ماننا.. وہ گڑیا کو اپنے گاؤں سے بہت پیار ہے نہ اسی لیے اسے اچھا نہیں لگا.. " براق نے زید کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ..

"اوکے کوئی بات نہیں.. " زید نے براق کی بات سمجھتے ہوئے کہا ..

"خدا حافظ.. " براق نے زید کے گلے ملتے ہوئے اسے الوداع کہا تھا .. اور کار کی جانب بڑھا تھا ..

\*\*\*\*\*

عرشہ نے اس گھر کا دروازہ بجایا تھا۔ جو ایک سات سال کے بچے نے کھولا تھا۔

"جی آپ کون۔۔" بچے نے عرشہ کو نہیں پہچانا تھا۔

"عرشہ احان شاہ۔۔" عرشہ گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔

"ارے آپ آپ ہیں کون بات۔۔" بچہ دروازہ بند کر کے عرشہ کی جانب بڑھا تھا۔

عرشہ ایک کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ جہاں احان شاہ ایک عورت سے بات کر رہا۔

عرشہ کو وہاں دیکھ کر احان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

"جی آپ کون۔۔" عرشہ کو اپنے گھر میں دیکھ کر اس عورت نے سوال کیا تھا۔

"عرشہ احان شاہ۔۔" عرشہ نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔ ناجانے کیوں اس کا دل کیا کہ وہ اس عورت کا بتائے کہ وہ اس کا شوہر تھا۔

"یہ لوگ کون ہیں۔۔" عرشہ کی آنکھوں میں نمی سی آئی تھی۔

"یہ بچے کس کے ہیں۔۔" عرشہ نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"جی۔ مالکن۔ یہ میرے بچے ہیں۔۔" اس عورت نے بہت پرسکون ہو کر جواب دیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔" عرشہ نے احان سے سوال کیا تھا۔ اس کی نظر احان کے چہرے سے

نہیں ہٹ رہی تھی۔ اسے ایک پل کے لیے لگا تھا جیسے حمزہ نے حفصہ کو دھوکا دیا ہے ویسے ہی احان

بھی اسے دھوکا دے رہا ہے۔

"دراصل یہ ہمیں پیسے دینے آئیں ہیں .."

"کس بات کے پیسے.. "عرشیہ نے اس عورت کی گود میں بچے کو دیکھتے ہوئے کہا جو دو سال کا تھا..

"دراصل اکبر میرے شوہر کا نام تھا.. وہ ان کے پاس کام کرتے تھے.. ایک سال پہلے ہی ملک نے

انہیں مار دیا تھا.. تب سے میرا اور میرے بچوں کا خیال مالک ہی رکھتے ہیں .."

عرشیہ نے ایک نظر احان کو دیکھا تھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"چلیں.. "احان نے بہت پیار سے کہا تھا..

عرشیہ بنا کچھ کہے وہاں سے باہر آگئی تھی ..

احان نے بہت پیار سے عرشیہ کے لیے کار کا دروازہ کھولا تھا..

عرشیہ نے احان کو دیکھا تھا.. اور آج اسے پتا چلا تھا کہ گاؤں کی ساری لڑکیاں کیوں احان شاہ سے

اتنی محبت کرتی تھیں ..

عرشیہ بنا کچھ کہے کار میں بیٹھ گئی تھی ..

"کیا ہوا ہے تم پریشان ہو کیا.. "عرشیہ جو اپنی اس حرکت پر شرمندہ سا ہوئی سر جھکائے بیٹھی تھی

احان شاہ کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا..

"ہاں.. "عرشیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے.. ہمیشہ وہ احان کو اتنا غلط سمجھتی تھی لیکن آج جو

اس نے حرکت کی تھی اس پر اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے ..

"میں پوچھ رہا ہو کیا کوئی بات ہوئی ہے کیا کوئی پریشانی ہے کیا تو مجھے بتا سکتی ہو..." احان کو عرشہ کی خاموشی کھا رہی تھی ..

"وہ میں نے.. مجھے لگا.." ابھی عرشہ بول ہی رہی تھی جب احان نے کار روک کر اسے خود سے لگایا تھا ..

"عرش مجھے سب پتا ہے تمہیں صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے.. بس اتنا جان لو احان شاہ کی زندگی میں صرف ایک لڑکی ہے اور وہ ہے عرشہ شاہ.. نہ تم سے پہلے کوئی تھی اور نہ ہی بعد میں کوئی آئے گی.." احان نے بہت پیار سے عرشہ کے بال سہلائے تھے ..

احان شاہ کے حصار میں عرشہ کو بہت سکون محسوس ہوا تھا...

اب احان نے عرشہ کو بہت نرمی سے خود سے دور کیا تھا ..

"اوو تم روتی بھی ہو.." احان نے عرشہ کو دیکھ کر حیرانی سے کہا تھا ..

"نہیں.." عرشہ نے اپنے آنسو فوراً صاف کیے تھے ..

"اچھا ہاں تم کیسے رو سکتی ہو.. ضرور تمہاری آنکھوں میں کچھ چلا گیا ہو گا.." احان نے سنجیدگی سے کہا تھا ..

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔" عرشہ نے اپنا رخ کار کی ونڈو کی جانب کیا تھا ..

احان۔ اپنی معصوم بیوی کی اس حرکت پر مسکرایا تھا ..

\*\*\*\*\*

"داجی آپ نے بلایا.. "عالیہان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بہت ادب سے کہا تھا..

عالیہان نے براق اور احان کی جانب دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے.. عالیہان کو کچھ الگ ہی لگا تھا..

"ہاں.. وہ میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی.. "داجی نے عالیہان کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا..

"جی بولیں.. "عالیہان نے بہت پیار سے کہا تھا.. عالیہان شاہ کی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت شاہنواز صاحب کی تھی.. جن کے لیے عالیہان شاہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا..

"وہ داجی نے یہ بتانا تھا.. کہ خان حویلی والوں نے منع کر دیا ہے تمہارے رشتے کے لیے.. " براق نے سنجیدگی سے کہا تھا..

براق کی بات پر عالیہان شاہ مسکرایا تھا..

"آپ مسکرا کیوں رہے ہیں.. ہم سچ بول رہے ہیں.. واقعی منع کر دیا ہے انھوں نے.. " براق نے اپنی بات کا یقین دلاتے ہوئے کہا..

"ناممکن.. "عالیہان نے مسکراتے ہوئے کہا..

"نہیں سچی.. آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے کیا.. " اب براق عالیہان کے پاس آیا تھا..

عالیہان نے ایک نظر احان کی جانب دیکھا تھا جو نیچے دیکھ کر مسکرا رہا تھا.. اس کے بعد داجی کی جانب دیکھا جو مسکرا رہے تھے ..

"کیا واقعی داجی انھوں نے شاہنواز صاحب کے پوتے عالیہان شاہ کو منع کیا ہے.. " عالیہان نے مسکراتے ہوئے کہا ..

"مبارک ہو.. " شاہنواز صاحب نے ہنستے ہوئے عالیہان شاہ کو گلے لگایا تھا ..

"یار دادا اگر آپ ایک دفعہ جھوٹ بول دیتے تو کیا ہو جاتا.. " براق نے منہ بسورا تھا ..

"میرے لاڈلے شاہ جھوٹ بولنا گناہ ہے.. " داجی نے براق کو خود سے لگایا تھا ..

شاہنواز صاحب کو اپنے سارے پوتے بہت عزیز تھے.. لیکن براق شاہ سے ان کا پیار مختلف سا تھا.. کیونکہ براق شاہ سب سے چھوٹا اور لاڈلا شاہ تھا.. جس کی ہر خواہش شاہنواز صاحب نے پوری کی تھی.. براق شاہ کے لیے شاہنواز صاحب کچھ بھی کر سکتے تھے ..

"ویسے داجی مجھے آپ کے یہ ڈمپل بہت پیارے لگتے ہیں.. " براق نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر شاہنواز صاحب کا قہقہہ گونجا تھا ..

"ارے میرے شیر یہ بھی تم لے لو.. تم سے اچھے تھوڑی نہ ہیں.. " شاہنواز صاحب کے لہجے میں بہت پیار تھا ..

"دادو یار.. " براق نے شاہنواز صاحب کے گالوں پر پیار کیا تھا اور یہ بھی صرف براق شاہ ہی کر سکتا تھا ..



\*\*\*\*\*

"چپکلی کیسی ہو.. اور کیا کیا شوپنگ کی ہے..." عمر اور اورحان ابھی حویلی کے لاؤنچ میں داخل ہوئے تھے۔ جہاں سب موجود تھے..

"جیسی صبح تھی.." فلزا نے آنکھیں گھومائی تھیں..

"صبح تو پیاری لگ رہی تھی لیکن اب نہیں لگ رہی.." عمر نے بے فکری سے کہا تھا..

"ویسے تم یہ بتاؤ اس چشمش کا زیادہ خرچہ تو نہیں کیا نہ.. اور کپڑے کس کی پسند کے ہیں.." عمر نے مسکراتے ہوئے کہا..

"بی جان اسے کہیں.. کہ اسے چشمش نہ بولے.." فلزا کو چڑھائی تھی..

"ویسے فلزا چشمش کو چشمش ہی کہتے ہیں.." اورحان نے معصومیت سے کہا تھا.. جس پر وہاں بیٹھے سب لوگوں کا قہقہہ گونجا تھا..

"بندر تمہارا دوست بھی تمہاری طرح ہے.." فلزا کو آگ لگی تھی..

"ہیں نہ ہنڈسم ہے نہ.." عمر نے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا..

"نہیں بیوقوف ہے.." فلزا بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھی..

"ہٹلیس اس چشمش سے کم ہو.. اور ہاں جیسا بھی ہو چشمش نہیں ہوں.." اورحان نے اپنا کالر جھاڑتے ہوئے کہا..

اورحان کی بات پر عمر کا قہقہہ گونجا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔ جنہیں فلزا نے آج پورے چودہ سالوں بعد دیکھا تھا۔ یہی تو وہ چیز تھی جو فلزا خان کو عمر میں بہت پسند تھی۔ عمر کو مسکراتا دیکھ کر فلزا نے دل میں کہی دفعہ ماشاء اللہ کہا تھا۔

"ویسے فلزا یہ ڈریس کس کی پسند کی ہے۔" مریم نے فلزا کا ڈریس دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"احسن کی پسند کا ہے۔" عمر نے بے فکری سے کہا۔

"تمہیں کس نے بولا کہ احسن کی پسند کا ہے۔" عمر کے جواب پر فلزا اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"یہ بھی کوئی بتانے والی بات ہے کیا۔ تمہیں ایسے فراک اور بھاری ڈریس بچپن سے نہیں پسند۔"

عمر کی بات پر فلزا کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔ وہ انسان چودہ سالوں بعد بھی اس کی پسند نا پسند سے واقف تھا۔

"کیا ہوا مجھے ایسے نہ دیکھو۔ مجھے تمہاری پسند نا پسند بہت اچھے سے پتہ ہے۔" فلزا کو اپنی جانب ایسے دیکھتے دیکھ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"ک۔ کچھ نہیں۔" فلزا نے اپنا سر جھٹکا تھا۔

\*\*\*\*\*

"ہنی میری بات سنو۔ میں نے گیس کرو آج کیا بنایا ہوگا۔"

اس وقت وہ سب ہال میں کھانے کی میز پر موجود تھے۔ جب جنت عمر کے پاس آئی تھی۔ جنت کے ہاتھ میں کچھ تھا جو اس نے اپنی کمر کے پیچھے چھپایا ہوا تھا۔

"مجھے تمہاری باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔" عمر نے بے زاریت سے کہا تھا۔

"یہ دیکھو تمہارا فیو فرٹ۔" جنت نے گاجر کے حلوے کا باؤل عمر کے سامنے رکھا تھا۔

عمر کھا جانے والی نظروں سے جنت کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں سب کو جھٹکا لگا تھا۔ وہی اور حان جو پانی پی رہا تھا اس کے منہ سے پانی باہر نکلا تھا۔

"کیا ہوا ہے ہنی ٹرائے کر کے بتاؤ نہ کیسا بنا ہے۔" میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔" جنت نے ایکسائٹمنٹ سے کہا تھا۔

"تمہیں کس نے بولا ہے کہ مجھے گاجر کا حلوہ پسند ہے۔" عمر کا لہجہ سخت تھا۔

"وہ مجھے پتا ہے۔" جنت نے ایک ادا سے کہا تھا۔

"مس جنت مجھے الیرجی ہے اس سے۔" آئینہ میری زندگی میں دخل مت دینا۔" عمر غصہ سے کہتا ہوا سیڑھیوں کی جانب اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ اور حان بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

جنت وہی کھڑی فلزا کو گھور رہی تھی۔ جو مزے سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی۔

عمر کا جنت کے ساتھ ایسا لہجہ وہاں بیٹھے ولی خان اور آغا خان کو بہت برا لگا تھا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ عمر بھی صحیح تھا۔ انھوں نے نوٹ کیا تھا کہ عمر جنت کو خود سے دور رہنے کا بولتا تھا لیکن جنت اتنا ہی

اس کے پاس آتی تھی.. اور آج تو اس نے گاجر کا حلوہ اس کے سامنے رکھ دیا تھا.. عمر کو بچپن سے ہی گاجر کے حلوے سے الیرجی تھی..

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے بھابی.. " براق جو ابھی ہسپتال سے واپس آیا تھا عرشہ کو پکن میں پریشان کھڑا دیکھ اس کے پاس آیا تھا..

"وہ کھیر بنانی ہے.. " عرشہ نے پریشانی سے کہا تھا..

"تو بنائیں نہ.. " مراد بھی آچکا تھا..

"مجھے نہیں آتی.. مجھے کچن کا کوئی کام نہیں آتا.. " عرشہ نے ناخن منہ میں ڈالے تھے..

"چلیں مل کر بناتے ہیں.. " براق اب اپنی کف کہنیوں سے اوپر کر رہا تھا..

"کیا.. نہیں اگر کسی نے دیکھ لیا.. تو انہیں برا لگے گا.. " عرشہ نے منہ بسورا تھا..

"ارے بھابی کون دیکھے گا.. امی اور چاچیاں گئی ہوئیں ہیں مارکیٹ، آجائیں.. " مراد اب کھیر کا سامان نکال رہا تھا..

"چلیں.. اب یہ چاول ابالیں.. " براق کے کہنے پر عرشہ چاول اُبال رہی تھی.. جب کہ براق کھوپڑا اور مراد بادام کاٹ رہا تھا..

"بھابی ایک بات بتائیں.. آپ کو کچن کا کوئی کام نہیں آتا کیا.. " مراد نے مسکراتے ہوئے پوچھا..

"نہیں.. میرا تو سارا فوکس اپنی پڑھائی پر تھا مجھے کیا پتا تھا کہ وہ بیوقوف سردار ایسے میری زندگی میں ٹپک جائے گا.." عرشہ میز پر بیٹھی تھی ..

"بیوقوف سردار.." براق کو تو عرشہ کی آواز پر جھٹکا سا لگا تھا.. جبکہ مراد کا قبضہ گونجا تھا..

"یہ احان لالا کانک نیم ہے جو میری بھابی نے دیا ہے انھیں.." مراد نے ہنستے ہوئے کہا..

"نام تو بڑا کلاسک دیا ہے آپ نے.. ویسے احان کو پتا ہے اس نام کا.." براق نے ہنستے ہوئے کہا..

"بھابی اسی نام سے پکارتی ہیں لالا کو.." مراد نے مسکراتے ہوئے کہا..

"اہاں.. پھر تو بہت گٹس ہیں آپ میں.." براق نے عرشہ کی تعریف کی تھی.. جس پر عرشہ کھل کر ہنسی تھی ..

پورے دو گھنٹے بعد کھیر بن چکی تھی ..

"تیار ہے آپ کی پہلی رسوائی.." مراد نے کھیر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا.. جس پر براق اور عرشہ دونوں ہنسے تھے ..

اب عرشہ کھیر کو پیالوں میں ڈال رہی تھی اور مراد اور براق اس پر بادام اور باقی چیزیں ڈال رہے تھے ..

ایک گھنٹے کے بعد سب کام ختم ہو چکا تھا.. ملازم آج چھٹی پر تھے.. اسی لیے کوئی ملازم گھر پر نہیں تھا ..

عرشہ نے سارے فالتو برتن واش بیسن میں رکھے تھے.. اب اس نے واش بیسن کو دیکھا تھا.. جب براق اور مراد مسکرائے تھے..

"ادھر آئیں آپ یہاں بیٹھیں.. " براق نے عرشہ کو ٹیبل پر بیٹھایا تھا اور خود چائے بنا رہا تھا..  
اب مراد برتن دھو رہا تھا..

"مراد تمہیں اتنا کام کیسے آتا ہے.. " عرشہ کو حیرانی ہوئی تھی..

"میری پیاری بھابی میں اٹلی میں اپنے سارے کام خود کرتا تھا.. " مراد نے عرشہ کی حیرانی پر ہنستے ہوئے کہا..

"مراد شاہ کو برتن دھونے میں گلوبل ایوارڈ بھی ملا ہے.. " براق نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے کہا..  
جس پر عرشہ ہنسی تھی..

"براق تم نے کس سے سیکھی ہے چائے بنانا.. " عرشہ کو ان دونوں کو دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی..  
کیونکہ عرشہ نے جتنا اس گھر کے مردوں کے بارے میں سنا تھا.. اس لحاظ سے تو وہ بہت روؤب اور غصے والے تھے.. لیکن عرشہ جتنا ان کو جان پائی تھی اس لحاظ سے تو یہ لوگ بہت الگ تھے.. ایک دوسرے پر جان وارنے والے.. اپنوں سے اپنے سے زیادہ محبت کرنے والے..

"احان سے.. " براق نے چائے کے کپ میز پر رکھے تھے..

"کیا واقعی اس بیوقوف سردار کو چائے بنانی آتی ہے.. " عرشہ کا منہ حیرت سے کھلا تھا.. جب مراد نے عرشہ کا منہ بند کیا تھا..

"جی ہاں لالا کو سب آتا ہے.. کھانا بنانے سے لے کر برتن دھونے تک سب کچھ آتا ہے.. "مراد نے چائے پیتے ہوئے کہا..

"اچھا مجھے تو لگا اس بیوقوف سردار کو صرف لوگوں کو پاگل بنانا ہی آتا ہے.. "عرشہ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر براق اور مراد دونوں ہنسے تھے..

"ویسے اگر کسی کو پتا چل گیا کہ تم دونوں نے میری مدد کی ہے کھیر بنانے میں تو کیا کریں گے.. "عرشہ نے پریشانی سے مراد اور براق کو دیکھا تھا..

"پہلی بات تو ہم نے آپ کی کوئی مدد نہیں کی.. اور آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ ہم دونوں نے آپ کی مدد کی ہے.. "مراد نے پیار سے کہا تھا.. جس پر عرشہ مسکرائی تھی..

"ویسے اگر کسی کو پتا چل بھی گیا تو اپنے اس بیوقوف سردار کو کہنا ایک حکم سنا دے گا بات ختم اس کے بعد کوئی کچھ نہیں بول سکے گا کیونکہ احان کے حکم کی خلاف ورزی کوئی نہیں کر سکتا.. "براق نے دھیمی آواز میں کہا تھا.. جس پر عرشہ اور مراد کھل کر ہنسے تھے..

\*\*\*\*\*

"عمر مجھے ایک بہت ضروری بات پتا چلی ہے.. "عمر جو لاؤنچ میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا اور احان کی بات پر اس کی جانب مڑا تھا..

"ہاں بولو.. "عمر بامشکل مسکرایا تھا.. کیونکہ اس کے اندر بہت تکلیف تھی..



"احسن نے کہا تھا.. کہ وہ دوبئی میں رہتا ہے اور پاکستان کبھی آیا ہی نہیں ہے.. " اورحان عمر کے سامنے والی. کرسی پر بیٹھا تھا..

"ہاں تو.. " عمر نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا..

عمر ایسا کچھ نہیں ہے.. میں نے پتہ کروایا ہے وہ پہلے بھی کئی دفعہ پاکستان آچکا ہے.. " اورحان نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیا.. " عمر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا..

"ہاں. جگر میں نے اس کا موبائل ہیک کیا ہے اور تجھے پتا ہے مجھے اس میں کیا ملا ہے.. یہ دیکھ.. " اورحان نے کچھ تصاویر عمر کو دکھائی تھیں..

عمر جیسے جیسے ان تصاویر کو دیکھ رہا تھا. اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل رہیں تھیں.. لیکن غصہ تو اسے تب آیا جب عمر نے ان تصاویر میں فلزہ کی تصاویر دیکھی..

وہ تصاویر مختلف لڑکیوں کی تھیں.. اور زیادہ تر لڑکیوں کی پیکیس شادی کی تھیں.. عمر کو ایک سیکنڈ لگا تھا وہ سب سمجھنے میں..

"کہاں ہے وہ ابھی اس کی لوکیشن ٹریس کرو ہم ابھی اس کے پاس جا رہے ہیں.. " عمر کے لہجے میں بہت غصہ تھا..

"عمر اگر ابھی ہم اس کے پاس گئے تو اسے شک ہو جائے گا.. " اورحان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا..

"اورحان.. " عمر کو سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ کیا کہے..

"سب صحیح ہو جائے گا جگر.. ہم مل کر سب صحیح کر دیں گے.. میں ہوں نا تیرے ساتھ.. بھابی کو غلط ہاتھوں میں نہیں جانے دیں گے ہم.. " اورحان نے عمر کو گلے سے لگایا تھا..

"ہاں.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"تجھ پر یہ انسانوں والی ہنسی سوٹ نہیں کر رہی.. " اورحان نے عمر کی کمر میں مکہ مارا تھا.. جس پر عمر اورحان کے پیچھے بھاگا تھا..

\*\*\*\*\*

"کاش ماما بابا آپ زندہ ہوتے.. آپ کو پتا ہے میں بہت تکلیف میں ہوں.. " فلزا ایک تصویر کو اپنے سینے سے لگائے رو رہی تھی..

"ماما میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی.. میں عمر سے بہت محبت کرتی ہو.. بابا کے بعد وہ ایک ہی مرد ہے جس سے فلزا خان نے ٹوٹ کر محبت کی ہے.. لیکن میں کیا کروں.. جب میں اسے کسی اور کے ساتھ سوچتی ہوں مجھے ٹھیک سے سانس بھی نہیں آتی.. میرا جسم کانپ جاتا ہے میں سانس لینا چاہتی ہوں لیکن میں لے نہیں پاتی.. ماما میں بہت مضبوط ہو لیکن عمر کے معاملے میں.. میں بالکل کانچ جیسی ہو.. ماما میں کیا کروں.. وہ جنت میرے حصہ کی زندگی لے گئی.. وہ میرے حصے کے سارے خواب جیے گی.. " فلزا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی..

"ماما میں بہت اذیت میں ہوں.. "

"جب انسان کسی ایسے انسان سے بچھڑ رہا ہو.. جس کے ساتھ گزارے ہوئے لمحے خواب کی طرح روح میں بسے ہوں.. جس کی ہر آواز پر دل الگ کی تان سے دھڑکتا ہو.. تو یہ قیامت کا عالم ہوتا ہے اور اس وقت انسان کو اپنی ہی سانسیں ازیت لگتی ہیں..

یا اللہ عمر میری ادھوری محبت ہے اسے ہمیشہ محفوظ رکھنا.." فلزا روتے روتے کب نیند کے آغوش میں چلی گئی تھی.. اسے پتہ ہی نہیں چلا..."

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم.." احان نے پہلے داجی کے ہاتھ چومے تھے پھر انھیں آنکھوں سے لگایا تھا.. اب وہ کھانے کی میز پر بیٹھا تھا..

"احان بابا یہ کھا کر بتائیں کیسی ہے.. بی بی جی نے بنائی ہے.." صائمہ نے مسکراتے ہوئے کھیر احان کے سامنے رکھی تھی..

کھیر کی سجاوٹ دیکھ کر اسے کچھ یاد آیا تھا..

احان نے کھیر کی پہلی چمچ کھائی تھی.. سب لوگ بہت غور سے احان کے بولنے کو انتظار کر رہے تھے..

احان نے ایک نظر مراد اور براق کی جانب دیکھا تھا جو نیچے دیکھ کر مسکرا رہے تھے.. کھیر کھانے کے بعد احان کا شک یقین میں بدل چکا تھا.. اسے ایک سیکنڈ لگا تھا یہ پہچانے میں کہ یہ کس نے بنائی ہے..

احان نے ایک نظر عرشہ کی جانب دیکھ جو نظریں چرا رہی تھی ..

"لالا۔ کیسی بنی ہے۔" حوریہ نے خوشی سے کہا تھا ..

"بہت لریز۔ اتنی لریز کہ اس کھیر کا مقابلہ دنیا کا ماہر شیف بھی نہیں کر سکتا۔" احان نے عرشہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ..

عرشہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ کچھ خراب ہی بولے گا۔ احان کی تعریف پر اس کی جانب دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا ..

وہاں بیٹھا ہر شخص احان کی بات پر مسکرایا تھا۔ داجی کو احان کا عرشہ کو اتنا عزت دینا اچھا لگا تھا۔ وہ احان شاہ سے یہی امید رکھتے تھے ..

یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اس حویلی میں سب مرد عورتوں کو اتنی ہی عزت دیتے تھے ..

\*\*\*\*\*

"آغا خان ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔" ابھی وہ سب میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب ولی خان نے سنجیدگی سے کہا تھا ..

سب لوگ داجی کی جانب متوجہ ہوئے تھے ..

"جی بھائی۔" آغا خان نے بہت آدب سے کہا تھا ..

"میرا یہاں اس حویلی میں دل لگ گیا ہے اسی لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی آگے کی ساری زندگی اسی حویلی میں گزاریں گے.. اس حویلی میں بہت یادیں ہیں ہماری.." داجی کا لہجہ نرم ہوا تھا..

"بھائی یہ تو بہت خوشی کی بات ہے.." آغا خان ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ وہ سب یہاں واپس آجائیں..

"اگر داجی یہاں ہیں تو ہم بھی یہی رہیں گے.." شائستہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"کیوں. نہیں آپ سب یہی رہیں.. آپ سب کے آنے سے یہ حویلی ایک دفعہ پھر زندہ ہوئی ہے. اس حویلی کی خوشیاں لوٹی ہیں.. ویسے بھی میری بہو اور بیٹے کے بعد یہ حویلی بہت ویران سی ہو گئی ہے.." بی جان نے بہت مشکل سے کہا تھا..

"آپ فکر نہ کریں.. ہم ہیں نہ اب یہ حویلی ہمیشہ آباد رہے گی.." فرتاشیہ نے بی جان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا.. جس پر سب مسکرائے تھے..

فرتاشیہ کی شادی جیسے بھی ہوئی تھی.. لیکن خان فیملی نے اسے بہت عزت دی تھی.. اس کی ہر خوشی کا خیال رکھا جاتا تھا.. کیونکہ وہ اس گھر کی پہلی بہو تھی..

اور پھر رشتے نبھانا خان فیملی کو بہت اچھے سے آتا تھا..

\*\*\*\*\*

"عرشیہ نبی آپ کو داجی بلا رہے ہیں.. "صائمہ نے عرشیہ کو داجی کا حکم دیا تھا.. عرشیہ جو کچن میں کام کر رہی تھی.. صائمہ کی بات پر ہاں میں سر ہلایا تھا..

"داجی آپ نے بلایا.." عرشیہ نے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت چاہی تھی..

"آ جاؤ بچے.. "شاہنواز صاحب بہت سخت تھے.. لیکن شاہ حویلی کی بیٹیوں کے لیے ان کا لہجہ ہمیشہ نرم ہوتا تھا.. اور عرشہ کی تو بات ہی الگ تھی کیونکہ یہ شاہنواز صاحب کے سب سے بڑے اور جان سے پیارے پوتے کی بیوی تھی..

عرشہ سامنے صوفے پر بیٹھی تھی..

"یہ بتائیں آپ کی تعلیم کہاں تک مکمل ہوئی تھی.. "شاہنواز صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا.. مسکرانے کی وجہ سے ان کے گال پر ڈمپل پڑے تھے.. جسے دیکھ کر عرشہ نے ماشاء اللہ کہا تھا.. کیونکہ شاہنواز صاحب کے چہرے پر بہت نور تھا اسی لیے وہ مسکراتے ہوئے اور بھی خوبصورت لگتے تھے..

"اسلام و علیکم.. جانان براق.. " براق نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا.. براق ان کی کرسی پر بیٹھا تھا..

مراد، احان اور عالیہان بھی کمرے میں آئے تھے.. مراد اور عالیہان عرشہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے جب کہ احان بیڈ پر داجی کے ساتھ بیٹھا تھا..

"بچے کیا ہوا ہے.. "شاہنواز نے عرشہ کو اپنا سوال یاد دلایا تھا..

"آخری سال چل رہا تھا.. " عرشہ نے بہت آدب سے جواب دیا تھا.. عرشہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں.. آج اس کے زخم تازہ ہوئے تھے..

"بچے ادھر آئیں میرے پاس.. "داجی نے عرشہ کو اپنے پاس بلایا تھا.. احان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا.. اس نے عرشہ کو جگہ دی تھی..

"اس میں آنکھیں نم کرنے والی کون سی بات ہے.. "شاہنواز صاحب مسکرائے تھے..

"اچھا ایک بات بتائیں.. آپ اپنی ڈگری مکمل کرنا چاہتی ہیں.. "شاہنواز صاحب نے پرسکون لہجے میں کہا تھا..

"کیا آپ سچ میں مجھے پڑھائیں گے.. "عرشہ کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا..

"جی بچے لیکن ایک شرط پر.. "شاہنواز صاحب نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیسی شرط.. "عرشہ کا دل ایک دفعہ پھر ڈر سا گیا تھا..

"اس کے لیے آپ کو مضبوط ہونا پڑے گا.. کیونکہ ہمارے بہت دشمن ہیں.. اگر آپ ایسی ہی روتی

رہیں گی تو ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے.. "شاہنواز صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ہم نہیں رو رہے.. "شاہنواز صاحب کی بات پر عرشہ نے فوراً آنسو صاف کیے تھے..

"ارے داجی میری بھابی رو نہیں رہیں.. وہ تو ان کی آنکھوں میں کچرا چلا گیا ہے.. ہیں نہ بھابی.. " براق نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی..

"ہاں.. "عرشہ نے بہت معصومیت سے کہا تھا.. جس پر وہاں بیٹھے سب لوگ مسکرائے تھے..



"او کے تو پھر فیصلہ ہو چکا کہ عالیہان کے نکاح کے بعد آپ یونیورسٹی جائیں گی.. اور آپ کو لے کر جانے کی ذمہ داری براق شاہ کی اور لانے کی ذمہ داری مراد شاہ کی.. " شاہنواز صاحب نے حکم دیا تھا..

"جیسا آپ کہیں.. " براق اور مراد نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حکم کو قبول کیا تھا..

"شکریہ آپ بہت بہت اچھے ہیں.. " عرشہ نے شاہنواز صاحب کو گلے لگایا تھا..

شاہنواز صاحب عرشہ کی اس حرکت پر مسکرائے تھے.. جب کہ وہاں بیٹھے سب عرشہ کی اس حرکت پر حیران تھے.. کیونکہ آج تک حوریہ اور آئینہ نے بھی شاہنواز صاحب کو ایسے گلے نہیں لگایا تھا.. عرشہ اب وہاں سے جا چکی تھی.. عرشہ کے چہرے پر ایک الگ سی خوشی تھی جو سب نے دیکھی تھی..

"للا کبھی آپ نے ایسے گلے لگایا ہے داجی کو.. " مراد نے عالیہان سے کہا..

"نہیں کیونکہ یہ میری بھابی ہی کر سکتی ہیں.. " عالیہان نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ایسے تو کبھی میں نے بھی نہیں کیا.. " مراد نے ایک ابرو اچکایا تھا..

"لیکن وہ کر سکتیں ہیں.. کیونکہ وہ عرشہ شاہ ہے.. " احان نے بے فکری سے کہا تھا..

"آخر کو بھابی کس کی ہے.. " مراد نے اپنا کالر صحیح کیا تھا..

"میری.. " براق نے ہنستے ہوئے کہا.. مراد نے کھا جانی والی نظروں سے براق کو دیکھا تھا..

"بیوی کس کی ہے.. "احان نے اپنا حق جتاتے ہوئے کہا..

"بس احان میری بھابی کا زیادہ شواوف نہ کرو.. " براق نے منہ بنایا تھا.. جس پر وہاں بیٹھے سب لوگوں کا قہقہہ گانجا تھا..

"خدا میرے بچوں کی خوشیوں کو کسی کی نظر نہ لگنے دینا.. "شاہنواز صاحب نے اپنے پوتوں کو ایسے ہنستے دیکھ کر خدا سے دعا ان کی خوشیوں کی دعا مانگی تھی.. کیونکہ ان چاروں میں ہی تو شاہنواز صاحب کی جان بستی تھی.. وہ چاروں شاہنواز صاحب کا سب کچھ تھے.. لیکن شاہنواز صاحب نہیں جانتے تھے کہ ان کے پوتوں کی خوشیوں کو نظر لگ چکی ہے.. ان کے پوتوں پر قیامت گزرنے والی ہے..

\*\*\*\*\*

"جلدی کرو چھپکلی ہم شوپنگ کرنے جا رہیں ہیں تمہاری بارات لینے نہیں جو تم اتنی دیر لگا رہی ہو.."

عمر اور باقی سب پچھلے بیس منٹ سے فلزا کا انتظار کر رہے تھے..

وہ سب فلزا کے نکاح کی شوپنگ کرنے جا رہے تھے.. مریم اور فلزا کا نکاح ساتھ رکھا گیا تھا ایک ہی دن کو اسی لیے سب نوجوان اپنی شوپنگ کرنے جا رہے تھے.. آج انھیں ساری شوپنگ مکمل کرنی تھی کیونکہ پرسوں مریم اور فلزا کا نکاح تھا..

"آگئی چلو.. " فلزا نے آتے ہوئے چڑ کر کہا..

ان کی کار ایک جیولری شوپ کے سامنے رکی تھی.. اب وہ سب اپنی اپنی جیولری پسند کر رہی تھیں..

شاہ حویلی کے سب نوجوان بھی وہاں آچکے تھے..

"حفی۔ یہ کیسی ہے۔۔" مریم نے اپنی ہار اٹھایا تھا جو بہت خوبصورت تھا۔ اس پر بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔" اپنے پیچھے سے آتی ہوئی عالیہان کی آواز پر مریم نے ہار فوراً نیچے رکھا تھا۔۔

عالیہان کو اپنے اتنا پاس دیکھ کر مریم کی سانسیں رکی تھیں۔۔

"کیا ہوا۔۔ لیں لیں۔۔ بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔" عالیہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں۔۔" عالیہان کی مسکراہٹ مریم کو کنفیوز کر دیتی تھی کیونکہ عالیہان شاہ کو مریم نے صرف دو دفعہ مسکراتے دیکھا تھا۔ ایک اپنے گھر پر رشتے کے دن اور ایک آج۔۔

"میں نے کہا۔۔ لیں لیں بہت خوبصورت لگ رہا ہے آپ پر۔۔" عالیہان نے ہار کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں۔۔" مریم کو عالیہان شاہ سے خوف آنے لگا تھا۔۔

"بھائی یہ پیک کرو۔۔" عالیہان نے شوپ پر کھڑے ایک ملازم سے کہا تھا۔۔

"اوکے سر۔۔" شوپ کیپر نے ہار اٹھا لیا تھا۔۔

"لیکن۔۔" ابھی مریم کچھ کہنے ہی والی تھی جب زید نے مریم کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"گڑیا کچھ پسند آیا۔۔" زید نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

"یہ لیں.. آپ کا اورڈر.." شوپ کیپر نے ایک لال کلر کا بوکس ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا..  
"گڑیا صرف ایک اور بھی لو.." زید کو اپنی بہن بہت عزیز تھی.. زید خان کو مریم سے بہت محبت تھی..

زید کی بات پر مریم نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

\*\*\*\*\*

حفصہ کو سائیڈ پر بیٹھے دیکھ براق اس کی جانب آیا تھا..  
"آپ کچھ نہیں لیں گی.." براق کا لہجہ موم تھا..

"نہیں مجھے شوق نہیں ہے ان سب کا.." حفصہ نے مسکرا کر کہا تھا..

"لیکن.. آپ پر اچھی لگی گی جیولری.." براق نے سامنے ایک خوبصورت سے ہار کو دیکھتے ہوئے کہا..

"نہیں.. میرا دل نہیں ہے.." حفصہ نے آخری دفعہ ہار اپنی شادی پر ہی پہنا تھا..

"ادھر آئیں میرے ساتھ.." براق نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا..

"لیکن.."

"پلیز.." براق نے التجا کی تھی.. اسی لیے حفصہ اس کے ساتھ آگئی تھی..

اب براق اور حفصہ شوپ کے اندر والے کمرے میں آئے تھے.. جہاں صرف وہی تھی.. سب لوگ باہر تھے..

"یہ کیسی ہے.. " براق نے ایک ہار کا سیٹ حفصہ کے سامنے رکھا تھا.. جو ڈائمنڈ کا تھا.. اس کا کام بہت خوبصورت تھا..

"بہت خوبصورت ہے.. " براق کی پسند بہت اچھی تھی..

"آپ کو پسند آیا تو آپ لے سکتی ہیں.. " براق کو حفصہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر سکون ملا تھا..

"نہیں.. یہ بہت مہنگا ہے.. " حفصہ نے بوکس بند کیا تھا..

براق مسکرایا تھا..

"کوئی بات نہیں.. " حفصہ خان اس بات سے انجان تھی کہ براق شاہ اپنی ساری دنیا حفصہ خان پر لٹا سکتا تھا..

"ہم باہر چلتے ہیں.. یہاں سب ڈائمنڈ ہے.. " حفصہ نے ایک نظر اس کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا.. جہاں سب ہار اور بریسٹ ڈائمنڈ کے تھے..

"ایک شرط پر آپ باہر سے کوئی ہار خریدیں گی.. " براق نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا..

"اوکے.. " حفصہ نے پرسکون لہجے میں کہا تھا..

\*\*\*\*\*

"آئینہ یہ کتنا خوبصورت ہے.. " عرشہ نے ایک بریسٹ کو دیکھتے ہوئے کہا.. جو بہت خوبصورت تھا..

"ہاں خوبصورت تو ہے.. آپ کو پسند ہے تو ہم لے لیتے ہیں.. " آئینہ نے مسکراتے ہوئے کہا..

"کیا یہ آپ کو پسند ہے.. "احان نے عرشہ کے قریب ہو کر جھک کر کہا.. احان کو اپنے اتنا پاس دیکھ کر عرشہ کے دل میں ایک الگ ہی شور مچ چکا تھا..

"ن. نہیں. وہ میں آئینہ کو بتا رہی تھی کہ وہ یہ لے لے اس کے ساتھ میچ کرے گا.. "عرشہ نے نظریں چرائی تھیں..

احان نے ایک نظر اس بریلٹ کو دیکھا تھا.. اس کچھ یاد آیا تھا.. احان شاہ کی موچھوں کے نیچے ایک عنابی مسکراہٹ آئی تھی.

\*\*\*\*\*

اب وہ سب مال میں موجود تھے..

"ویسے ابھی تک احسن نہیں آیا.. "اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا..

عمر اور مراد نے اسے گھورا تھا.. انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا. کہ اورحان کیوں بار بار احسن کو یاد کر رہا تھا..

"اسلام وعلیکم.. "ابھی عمر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ احسن کی. آواز پر سب اس کی جانب مڑے تھے..

"وعلیکم السلام.. "سب نے احسن کے سلام کا جواب دیا تھا..

"احسن تم نے یہ ٹوپی کیوں لگائی ہے. اب تو سردیاں بھی ختم ہو گئیں ہیں.. "اورحان نے اپنا ہاتھ

احسن کی جانب بڑھایا تھا جسے احسن نے تھام لیا تھا..

"وہ میری طبیعت خراب ہے اسی لیے لگائی ہے۔" احسن نے اپنی ٹوپی صحیح کرتے ہوئے کہا۔ احسن کی یہ حرکت سب کو بہت عجیب لگی تھی۔

"کیا ہوا ہے احسن۔" عمر نے فوراً احسن کی ٹوپی اتاری تھی۔

"اوو۔ مائی گوڈ۔" اورحان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہیں۔۔ یہ کوئی نیو فیشن ہے کیا۔" مراد کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔ وہاں سب لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

"احسن تمہارے بال کہاں گئے پرسو تمہارا نکاح ہے اور تم۔ آج گنجے ہو کر آگئے ہو۔" عمر نے احسن کو دوبارہ ٹوپی پہناتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل میں جب کل گھر جا رہا تھا۔ مجھے کچھ لوگوں نے اغواء کر لیا تھا۔ انہوں نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا بس میرے سارے بال کاٹ دیے۔ مجھے ان کا مقصد کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔" احسن نے اپنے ساتھ ہوا واقعہ سب لوگوں کو بتایا تھا۔

"اوو۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ افسوس ہوا سن کر۔" اورحان نے احسن کے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

عمر اور مراد اورحان کی چھپاتی ہنسی دیکھ چکے تھے۔

"تھینکس اورحان۔" احسن اب سب کے ساتھ شوپ کی جانب بڑھا تھا۔

"اورحان۔ یہ تو نے کیا ہے کیا۔" مراد نے اورحان سے کہا۔ جو بے فکری سے چل رہا تھا۔



سب لوگ آگے آگے چل رہے تھے جب کہ اورحان، عمر اور مراد پیچھے چل رہے تھے..

"یار.. تم مجھ پر شک کر رہے ہو.. " اورحان نے بیچاروں والی شکل بنائی تھی ..

"شک نہیں پورا یقین ہے تجھ پر..." عمر نے اورحان کے گلے میں ہاتھ ڈالا تھا..

"لگ رہا ہے نہ. عمر خان.. " اورحان کی بات پر تینوں نے قہقہہ لگایا تھا..

"اورحان اکبر کے دوست کو تکلیف دی ہے اس کی قیمت تو ادا کرنی ہوگی نہ.." اورحان نے اکڑ کر کہا تھا..

عمر اور مراد دونوں مسکرائے تھے .

\*\*\*\*\*

"ہنی میری بات سنو ہم وہاں چلیں.." جنت نے عمر کے قریب آکر کر ایک شوپ کی جانب اشارہ کیا تھا..

جنت کے اس لہجے پر جہاں عمر کو غصہ آیا تھا وہی سب لوگوں کو حیرانی ہوئی تھی ..

"تمھاری یہ جگہ خالی ہے کیا.." عمر نے انگلی اے جنت کے سر کی جانب اشارہ کیا ..

"دیکھیں مس جنت میرے ماں باپ نے میرا بہت خوبصورت نام رکھا ہے.. عمر خان اور اس بات میں

صرف تین حرف اتنی ہیں.. میرے خیال سے اتنا مشکل نام نہیں ہے کہ تم مجھے بکواس ناموں سے بلا

رہی ہو.. میرا نام عمر ہے ع. م. ر۔ عمر، اگر تم نے آئندہ مجھے ان غلیظ ناموں سے پکارا نہ تو بہت برا پیش آؤں گا.. " عمر غصے سے کہتا ہوا باہر آچکا تھا..

اور حان اور مراد بھی اس کے پیچھے گئے تھے..

وہاں بیٹھے سب لوگ عمر کو جاتا ہوا دیکھ رہے تھے کیونکہ انھوں نے پہلی دفعہ عمر کو اتنے غصے میں دیکھا تھا..

"عمر یار کیا ہو گیا.. وہ تیری کزن ہے.. " مراد نے اسے سمجھاتے ہوئے بولا..

"کزن ہے تو کزن بن کر ہی رہے.. وہ بہت فری ہو رہی ہے اب.. مراد میرا بس چلے جا میں اسے.. " عمر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا..

"یار عمر پرسکون ہو جا.. وہ لڑکی ہے.. " اور حان نے عمر کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

"اوکے.. " عمر پانچ منٹ سے خاموش تھا جو اور حان کو بالکل برداشت نہیں ہو رہا تھا..

"ہنی اب بھی سیڈ ہو تم.. " اور حان نے عمر کا بازو پکڑتے ہوئے کہا..

"دور ہو ٹھہر کی.. " عمر نہ چاہتے ہوئے بھی اور حان کی بات پر ہنسا تھا..

"راہول سمرن کی محبت کو تم ٹھہرک کا نام نہیں دے سکتے.. " اور حان نے منہ بناتے ہوئے کہا..

"اگر اور نوٹنکی کی نہ تو جنت کی شادی تجھ سے کروا دوں گا.. " مراد نے مسکراتے ہوئے اور حان کو وارننگ دی تھی..

"یار جانی مزاق کر رہا ہو.." اورحان نے جنت کے نام سے توبہ کی تھی.. جس پر مراد اور عمر دونوں کی ہنسی چھوٹی تھی..

\*\*\*\*\*

ناشتے کے بعد سب نوجوان لاؤنچ میں بیٹھے تھے..

"اسلام و علیکم.." احسن نے حویلی میں داخل ہوتے ہی جواب دیا.. سب نوجوانوں نے احسن کے سلام کا جواب دیا تھا..

اس وقت حویلی میں صرف وہی موجود تھے باقی حویلی کے سب بڑے شاپنگ کرنے گئے ہوئے تھے..

"فلزا.." احسن جو فلزا سے بات کرنے آیا تھا.. اورحان کو اپنی جانب دیکھتے اسے کچھ یاد آیا تھا..

"مس فلزا مجھے آپ سے بات کرنی ہے.. آپ باہر آئیں گی.." احسن حویلی کے باہر کے لاؤنچ میں

اس کا انتظار کر رہا تھا..

"جی بولیں.." فلزا نے بہت آدب سے کہا تھا..

"یہ لیں.. یہ آپ کا بیگ جو آپ کل میری کار میں ہی بھول گئیں تھیں.. اور یہ میری طرف سے..

"احسن نے گلاب کے پھولوں کا ایک خوبصورت سا گلدستہ فلزا کی جانب بڑھایا تھا..

"ویسے تمہیں تو یہ پسند ہے نہ.. لیکن اسے تو اتنا بھی نہیں پتا کہ تمہیں گلاب نہیں لیوینڈر کے پھول

پسند ہیں.." عمر نے ایک نظر فلزا کی جانب دیکھا تھا اور پھر حویلی کے اندر بڑھا تھا..

"اوو سوری مجھے نہیں پتہ تھا.." عمر کی بات پر احسن نے فلزا سے معذرت کی تھی ..

"اُس اوکے.." فلزا اپنا بیگ لے کر اندر کی جانب بڑھی تھی جب احسن نے فلزا کا ہاتھ پکڑا تھا ..

فلزا نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔ احسن کا ہاتھ پکڑنا فلزا کو بہت برا لگا تھا ..

"آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا.. میں بس اتنا پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ صحیح تو ہیں نہ.." احسن نے پریشانی سے کہا تھا ..

"جی میں ٹھیک ہو.." فلزا جواب دے کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی جب کہ احسن بھی اپنی کار کی جانب بڑھا تھا ..

\*\*\*\*\*

"ایک بات بتاؤ عرش کیا تم نے ابھی تک اپنی منہ دکھائی نہیں دیکھی کیا.." عرشہ جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی.. احان کے سوال پر اس کی جانب دیکھا تھا.. جو صوفے پر برجمان بہت پیار سے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا ..

عرشہ کا دل دھڑکا.. احان کی پیار بھری نظریں عرشہ کو کنفیوز کر دیتی تھیں ..

"ہاں۔ نہیں دیکھا میں نے کیونکہ مجھے تمہاری منہ دکھائی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے.." عرشہ نے معمول کے مطابق اکڑ کر کہا تھا ..

"منہ دکھائی میں نہ صحیح مجھ میں ہی انٹرسٹ لے لو.." احان دھیمی آواز میں بڑبڑایا تھا ..

"کیا کہاں.. تم نے.. "عرشہ احان کی جانب مڑی تھی.. عرشہ کو اتنا تو پتہ تھا کہ احان نے کچھ کہا ہے لیکن وہ یہ سن نہیں سکی تھی کہ اس نے کیا کہا تھا ...

"میں کہہ رہا تھا.. کہ اگر تم نے دیکھی ہوتی نہ میری منہ دکھائی تو تمہیں وہ بریسلٹ ہرگز پسند نہ آتا..." احان عرشہ کے پاس آیا تھا..

احان کو اپنی جانب آتا دیکھ عرشہ کی ڈھڑکنوں نے ایک شور سا مچایا تھا..

"وہ مجھے اماں بلا رہیں ہیں.. "عرشہ کمرے سے باہر بھاگی تھی..

عرشہ کی اس طرح بھاگنے پر احان مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

"چھپکلی بات سنو.." فلزا جو کسی گہری سوچ میں سیڑھیاں چڑھ رہی تھی.. عمر کی آواز نہیں سن سکی..

"فلزا.." اب عمر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا.. جس کی وجہ سے وہ حوش کی دنیا میں آئی تھی..

"کیا ہوا ہے.." عمر جو کچھ اور پوچھنے آیا تھا.. فلزا کو ایسے دیکھ کر پریشان سا ہو گیا تھا..

"وہ تم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے.." فلزا نے اپنے اور عمر کے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تھا..

"ہاں تو.." عمر نے حیرانی سے پوچھا..

"اس نے پکڑا تو اچھا نہیں لگا.." فلزا کی آنکھیں نم ہوئی تھی..

فلزا کہہ کر فوراً کمرے کی جانب بھاگی تھی..

کیونکہ اگر وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں رکتی تو رو دیتی.. اور فلزا نہیں چاہتی تھی کہ کوئی جانے کہ وہ کتنی کمزور ہو چکی تھی..

فلزا کا ایسا کرنا عمر کو اور بے چین کر گیا تھا.. کیونکہ اتنے دنوں میں عمر اتنا تو جان چکا تھا کہ وہ عمر سے دور جانے کے لیے احسن سے شادی کر رہی ہے لیکن وہ ایسا کیون کر رہی ہے اس کی وجہ عمر کو نہیں معلوم تھی..

\*\*\*\*\*

"اماں میں اندر آجاؤ.." شائستہ بیگم بی جان کے کمرے کے دروازے میں کھڑی اجازت مانگ رہیں تھیں..

"اجاؤ میری بچی.." بی جان نے بہت پیار سے کہا تھا..

شائستہ بیگم آکر ان کے قدموں میں بیٹھیں تھیں..

"کیا ہوا ہے بچے.." بی جان نے ان کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"اماں بہت بکھر گئی ہو میں.." شائستہ بیگم کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا..

ان کا وہ آنسو بی جان سے چھپا ہوا نہیں تھا.. وہ ان کی تکلیف سمجھ سکتی تھی.. شائستہ بیگم کی تکلیف پر

بی جان کا دل کٹ کر رہ گیا تھا.. آخر تھی تو وہ بھی ماں ہی..

"کیا ہوا ہے.. میری بہادر بیٹی کو.." بی جان نے لاڈ سے کہا تھا..

اماں آپ کو پتا ہے.. میں نے حفصہ اور عرشہ کو بہت پیار سے پالا تھا.. انھیں بہت مضبوط بنایا تھا۔ اتنا مضبوط کہ وہ ہر حالات کا مقابلہ کر سکیں.. میری دنیا ان سے شروع اور پر ہی ختم ہے.. جب میں انھیں مسکراتا دیکھتی تھی نہ مجھے ایک سکون سا محسوس ہوتا تھا..

میں نے کبھی اپنے لیے دعا نہیں مانگی میں ہمیشہ ان دونوں کے اچھے نصیب کی ان کی خوشیوں کی دعا مانگتی تھی.. میں نے ہر نماز کے بعد بس اپنی بچیوں کے اچھے نصیب کی دعا کرتی تھی کیونکہ مجھے ان کے بخت سے ایک خوف سا لگتا تھا.. کیونکہ میں جانتی تھی نصیب بہت بری چیز ہے۔ کبھی کبھی بادشاہ کی بیٹی بھی خوش نہیں رہ پاتی اور کبھی کبھی فقیر کی بیٹی بھی خوش رہ لیتی ہے.. یہ سب نصیب کی باتیں ہوتی ہیں لیکن اماں میری بچیوں پر یہ آزمائش کیوں.. میں نے صرف ایک ہی دعا مانگی تھی ہمیشہ.. تو کیوں میری بچیوں کو اتنی تکلیف مل رہی ہے.. "شائستہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..

شائستہ بیگم اپنے خاندان کی سب سے مضبوط عورت تھی.. انھوں نے فراز صاحب کے مشکل وقت میں انھیں سنبھالا تھا.. یا سمین خان کی وفات کے بعد حفصہ کو بہت پیار سے پالا تھا۔ انھوں نے اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی.. انھوں نے ہمیشہ خان فیملی کو ان کے مشکل وقت میں سنبھالا تھا لیکن آج وہ بکھر گئیں تھیں.. اور بکھرتی بھی کیوں نہ آخر وہ مضبوط عورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماں بھی تھیں.. اور ماں کا دل تو اولاد کے معاملے میں موم جیسا نرم اور کانچ جیسا نازک ہوتا ہے.. ماں تو بچے کی چھوٹی سی چوٹ پر تڑپ اٹھی ہے یہاں تو پھر ان کی دونوں بیٹیاں تکلیف میں تھیں..



"میرے بچے.. ایسے مت رو.. " اپنی جان سے عزیز بیٹی کو ایسے روتا دیکھ کر بی جان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی جسے وہ چھپا گئیں تھیں.. کیونکہ اس وقت ان کی بیٹی کو ان کی بہت ضرورت تھی اگر وہ بھی کمزور پڑھ جاتی تو کون سنبھالتا شائستہ بیگم کو..

"اماں.. جن کی آوازوں سے میرا گھر آباد تھا.. وہ آج بہت خاموش ہو چکی ہیں.. اماں ان کی خاموشی مجھے کھائے جا رہی ہے.. ان کی ہنسی سے مجھے سکون ملتا تھا آج وہ ہنسا ہی بھول گئی ہیں.. " شائستہ بیگم کی آواز سے ان کی تکلیف کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا..

"بچے صبر کرو.. " بی جان نے انھیں اپنے سینے سے لگایا تھا..

"اماں.. کیسے صبر کروں.. میری بچیاں اتنی تکلیف میں ہیں.. اور دوسری طرف میرے بھائی کی ایک لوتی نشانی جس سے میں بہت پیار کرتی ہو.. وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے.. مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے.. "

فلزا جو بی جان کے پاس آئی تھی.. شائستہ بیگم کی ایسی حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا..

فلزا خان ان سے نفرت تو نہیں کرتی تھی.. وہ ان سب غصہ تھی جسے وہ نفرت کا نام دیتی تھی.. وہ جیسے بھی تھی لیکن اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کی وجہ سے کوئی روئے.. شائستہ بیگم کو ایسے دیکھ کر فلزا کو تکلیف سی ہوئی تھی.. اس نے اپنی پھوپھو کو ایسے بکھرتا کبھی نہیں دیکھا تھا.. وہ تو بہت مضبوط تھیں.. مشکلوں میں بھی مسکرانے والی.. آج وہ رو رہی تھی.. یہ بات تو فلزا کو بہت اچھے سے

معلوم تھی کہ اس کی پھوپھو اس سے بہت پیار کرتی ہیں.. لیکن وہ تو بس انھیں یہ بتانا چاہتی کہ وہ اسے مشکل وقت میں چھوڑ گئی تھیں.. وہ انھیں تکلیف ہرگز نہیں دینا چاہتی تھی..

فلزا اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی..

"بچے فلزا تو بس وقتی غصہ ہے تم سب سے وہ زیادہ دیر تک تم لوگوں سے ناراض نہیں رہ سکی گی میں جانتی ہو اپنی گڑیا کو.." بی جان نے شائستہ بیگم کی ایک پریشانی حل کی تھی..

"اور بچے.. یہ سب نصیب کی باتیں ہوتی ہیں.. ہم صرف اپنے بچوں کو حوصلہ دے سکتے ہیں.. انھیں خوش رکھ سکتے ہیں.. ان کی تکلیفوں میں ان کے ہمدرد بن سکتے ہیں.. لیکن ہم ان کا نصیب نہیں بدل سکتے یہ تو خدا کے کام ہیں.. وہ جو کچھ اپنے نصیب میں لکھوا کر لائے ہیں وہ ان پر آئے گی.. ہم صرف دعا کر سکتے ہیں.. بی جان نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا..

"لیکن.. اماں حفصہ کو بہت پیار اور لاڈ سے پالا تھا ہم نے.. ہم نے اس کی ہر خواہش پوری کی تھی.. اس کی آنکھوں میں اکیس سالوں تک ایک بھی آنسو نہیں آنے دیا.. حمزہ سے اس کا نکاح کروا کر مجھے ایسے لگا تھا.. میں اپنی بیٹی کے لیے جو شہزادہ مانگتی تھی حمزہ وہی ہے.. حمزہ اسے کبھی رونے نہیں دیگا.. اس کا خیال بالکل ایسے ہی رکھے گا جیسے ہم رکھتے تھے لیکن میں غلط تھی.. وہ اس نے میری بچی کی مسکان چھین لی ان کا بچپنا چھین لیا.. حفصہ تین سال تک اذیت میں تھی اور ان نے مجھے خبر تک نہیں ہونے دی.."

"بچے ہم بہت تھوڑی زندگی اپنے لیے جی پاتے ہیں.. زیادہ تر تو رشتوں، عزتوں اور محبتوں کا بھرم رکھنے میں ہی بسر ہو جاتی ہے.. اور حفصہ نے بھی حمزہ کی اذیت برداشت کر کے کسی کو نہ بتا کر اپنے رشتے کا بھرم رکھا تھا.. "بی جان کو بھی حفصہ کی ایسی حالت سے تکلیف ہوتی تھی..

"اماں.. وہ شخص میری بچی کو برباد کر گیا.. وہ اب کسی پر بھروسہ نہیں کر سکے گی.. اس کی ساری زندگی اس کے سامنے پڑی ہے.. آپ کو پتا ہے عورت کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد ہی یہ طے کرتا ہے.. کہ وہ آگے کسی مرد پر بھروسہ کرے گی یا نہیں.. "شائستہ بیگم نے اپنی آنکھوں سے بہتا آنسو صاف کیا تھا..

"بچے کچھ لوگوں کا ہماری زندگی سے جانا ہی بہتر ہوتا ہے.. ان کا جانا ہمیں اذیت دیتا ہے لیکن ہمیں بعد میں سمجھ آتا کہ جسے ہم زحمت سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ ایک رحمت ہوتی ہے.. حمزہ کا جانا بھی کچھ ایسا ہی ہے.. میرے بچے خدا وہ گفتگو سن سکتا ہے جو ہم نہیں سن سکتے خدا وہ دیکھ سکتا ہے جو ہم نہیں دیکھ سکتے.. اور خدا کبھی بھی دو لوگوں کو تب تک جدا نہیں کرتا جب تک ان دونوں میں کوئی ایک دھوکے باز نہ ہو.. اور حمزہ حفصہ سے محبت نہیں کرتا تھا.. وہ اسے دھوکا اور اذیت دونوں دے رہا تھا.. اسی لیے خدا نے اسے حفصہ سے دور کر دیا تھا.. شائستہ میرا دل کہہ رہا ہے کہ بہت جلد ہی میری شہزادی کے لیے ایک شہزادہ آئے گا جو اس کی زندگی جنت جیسی بنا دے گا.. جس کے لیے حفصہ کا ایک ایک آنسو قیمتی ہو گا.. جو اسے کبھی تکلیف نہیں دے گا.. جو اس کا خیال خود سے زیادہ رکھے گا.. "بی جان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

"خدا کرے انشاء اللہ.. "شائستہ بیگم نے بی جان کی بات پر سر ہلایا تھا..

"اور جہاں تک عرشہ بچے کی بات ہے تو.. تم اسے خود بات کر لینا.. لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں.. احان شاہ نے اسے کوئی تکلیف نہیں دی ہوگی.. وہ بہت اچھا انسان ہے.. "بی جان نے شائستہ بیگم کو اس فکر سے آزاد کیا تھا..

بی جان کی بات پر شائستہ بیگم مسکرائے تھیں..

\*\*\*\*\*

"حفصہ یہاں کیا کر رہی ہو.. "عمر اور احان اسے اکیلے لاؤنچ میں بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس آئے تھے..

عمر نے نوٹ کیا تھا کہ حفصہ بہت خاموش سی رہنے لگی ہے.. اسی لیے عمر اور احان نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ حفصہ کو پہلے جیسی حفصہ بنانے کی پوری کوشش کریں گے.. کیونکہ عرشہ کا دیہان رکھنے کے لیے اس کے پاس مراد اور براق تھے لیکن حفصہ کے پاس کوئی نہیں تھا..

"کچھ نہیں بس ایسی ہی بیٹھی ہوں.. "حفصہ بامشکل مسکرائی تھی.. کیونکہ ہنسنا تو وہ تین سال پہلے ہی بھول چکی تھی..

"چلیں.. باہر چلتے ہیں.. "اور احان نے کار کی کیز نکال کر حفصہ کے سامنے رکھیں تھیں..

"نہیں اور احان.. تم دونوں جاؤ میرا دل نہیں ہے.. یہاں.. میرے پاس بیٹھ کر بور ہو جاؤ گے.. "حفصہ نے افسردگی سے کہا تھا..

"حفصہ یار اب تم بھی ایسے کرو گی.. "عمر نے منہ بنایا تھا..

"عمر پلیز سیڈ نہ ہو تم اور حان کے ساتھ جاؤ گھومو۔" حفصہ نے عمر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اور میرا کیا۔ میں جو سیڈ ہوں میری کسی کو فکر نہیں ہے۔" اور حان نے حفصہ کا دیہان اپنی جانب کھینچا تھا۔

اور حان کا منہ بنا دیکھ حفصہ مسکرائی تھی۔ کیونکہ اور حان بالکل کسی معصوم سے بچے کی طرح لگتا تھا۔

"کیا ہوا ہے آپ کو۔" حفصہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں اور اگر کچھ ہو بھی گیا تو کون سا کسی کو کوئی فرق پڑتا ہے۔" اور حان نے اپنا چہرہ دوسری جانب موڑ لیا تھا۔

"اور حان تمہیں پتا ہے اس وقت تم کس کی طرح لگ رہو ہو۔" حفصہ نے عمر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا رہا تھا۔

"کس کی طرح۔" اور حان کا چہرہ اب بھی اسی طرف تھا۔

"روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرح۔" حفصہ کی بات پر اور حان نے حفصہ کی جانب دیکھا تھا۔

جو کھل کر ہنسی تھی۔ حفصہ بہت وقت کے بعد ایسے کھل کر ہنسی تھی۔ حفصہ کو ایسے دیکھ کر عمر اور اور حان کو سکون سا ملا تھا۔

اور حان عمر کی فیملی کے بہت قریب تھا۔ اور حان کے ابو امی کا انتقال ہو چکا تھا۔ وہ اکیلا تھا۔ پہلے تو وہ بہت بگڑا ہوا تھا لیکن عمر اور مراد سے دوستی ہونے کے بعد۔ عمر اور مراد نے اسے بہت بدل دیا

تھا۔ اورحان عمر کی فیملی کو ہی اپنی فیملی مانتا تھا۔ اور عمر کے گھر والے بھی اورحان سے بہت پیار کرتے تھے۔ اسی لیے جب عمر نے اورحان کو گھر کی پریشانی اور حفصہ کی حالت کے بارے میں بتایا تھا۔ تو اورحان بھی پاکستان آگیا تھا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اورحان کو بہت پیار دیا تھا تو اورحان ان لوگوں کو ایسے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔

"اب بتائیں آپ چل رہیں ہیں نہ ہمارے ساتھ۔" اورحان نے آنکھیں چھوٹی کیں تھیں۔

"لیکن مجھے دو لوگوں کے ساتھ نہیں جانا۔ اب تم دونوں ڈیپارٹ کر لو کہ کون جائے گا میرے ساتھ۔" حفصہ نے کار کی کیسز اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے بھلا۔ چلیں ہم چلتے ہیں۔ خدا حافظ عمر۔" اورحان نے جگہ سے اٹھے ہوئے کہا۔

جب کہ عمر حیرانی سے ان نمونے کو دیکھ رہا تھا۔ جس نے فوراً پاڑتی بدل لی تھی۔

"صبر خدا حافظ کے بچے۔" عمر اورحان کی جانب بھاگا تھا۔

"مزاق کر رہا ہو۔" اپنے گلے میں عمر کا بازو محسوس کر کے اورحان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"چلو آجاؤ دونوں۔" حفصہ ہنستے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

وہ دونوں حفصہ کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھ گئے تھے۔

\*\*\*\*\*

مراد جو باہر جا رہا تھا.. کچن میں کسی کے وجود کو دیکھ کر مسکراتا ہوا کچن کی جانب بڑھا تھا..

"کیا کر رہی ہو.. "حوریہ جو کچن میں چائے بنا رہی تھی.. اپنے اتنے پاس سے مراد کی آواز محسوس کر کے فوراً پیچھے مڑی تھی.. لیکن مراد کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر اس کا سانس رک سا گیا تھا..

"کیا ہوا ہے.. "مراد نے حوریہ کے دونوں طرف بازو رکھتے ہوئے کہا..

"ک. کچھ. ن. نہیں.. "حوریہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی..

"کیا کر رہی ہو.. "مراد نے اس کے حسین چہرے پر نظریں ٹکائے سوال کیا..

"ج. چائے.. "حوریہ بامشکل بول پائی تھی..

"ویسے میں نے ایک بات سوچی ہے.. "مراد نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

"پوچھو گی نہیں کہ کیا سوچ رہا ہوں.. "حوریہ کو مسلسل خاموش پا کر مراد نے کہا تھا..

"ک. کیا.. "حوریہ کو مراد سے ایک خوف سا آتا تھا.. جسے مراد نے محسوس کیا تھا..

"رخصتی.. "مراد نے حوریہ اور اپنے درمیان موجود ایک قدم کے فاصلے کو ختم کیا تھا..

"ک. کس کی.. "حوریہ پیچھے کو ہوئی تھی.. لیکن پیچھے جگہ نہیں تھی.. مراد شاہ اس کے بہت قریب

تھا..

"ہماری.. جلد ہی تمہاری رخصتی لے لوں گا.. پھر صرف تم اور میں ہوں گے.. اپنا یہ ڈر ابھی سے ہی

ختم کر دو.. کیونکہ تمہارا یہ ڈر مجھے تمہارے قریب آنے سے نہیں روک سکتا.. "مراد نے حوریہ کے



کان کے قریب شرگوسی کی تھی.. پھر اپنے ہونٹوں سے اس کی کان لو چومتا ہوا وہ اس مسکراتا دیکھ کر جاچکا تھا..

جبکہ۔ حوریہ وہی کھڑی صدمے میں تھی.. وہ جو مراد کے نام سے بھی ڈرتی تھی وہ شخص اس کی رخصتی لینے والا تھا.. حوریہ کو اب بھی اپنے پاس سے مراد شاہ کی خوشبو آرہی تھی..

\*\*\*\*\*

"یہ۔ کس نے رکھے ہیں.. " آئینہ جو ابھی ابھی شاور لے کر نکلی تھی.. اپنی ڈریسنگ ٹیبل پر گلاب کے پھولوں کا گلدستہ دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی تھی..

"کہی۔ یہ جہان سکندر نے تو نہیں رکھے.. بدھو.. وہ اصل زندگی میں ہے ہی نہیں.. " آئینہ نے اپنے سر پر تھپڑ مارا تھا..

آئینہ کو ناول کا بہت شوق تھا.. وہ ہر وقت ناول پڑھتی رہتی تھی.. اسے ناولز سے عشق تھا.. اس کے پاس مختلف اور بہت سی ناولز کی بکس تھی.. جنہیں وہ ہر وقت پڑھتی رہتی تھی.. بس یہی وجہ تھی کہ جب بھی اس کی۔ امی اس کی شادی کی بات کرتی تھی۔ تو وہ احان اور مراد کی جانب دیکھتی تھی.. اور وہ دونوں ایک لمبی سی خوبیوں کی لسٹ ان کے سامنے رکھ دیتے تھے.. جس پر ان کی امی وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی تھی.. یہ کہہ کر کہ مت چڑھاؤ اسے سر پر جس پر وہ دونوں ایک ہی بات کہتے تھے کہ کیوں نہ چڑھائیں یہ ہمارا ایک لوتا بچا ہے..

"یہ۔ پھول کس نے رکھے ہیں۔" آئینہ نے گلدستہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ جس سے گلاب کی بہت خوبصورت مہک آرہی تھی۔ وہ۔ پھول فریش تھے۔ گلدستہ اٹھاتے ہی اسے گلدستہ کے نیچے ایک کارڈ ملا تھا۔

اس نے کارڈ کھولا تھا۔

To..

Kalbimin sahibi (the owner of my heart)

I am sorry Gülüm (my rose)

U are my sonsuz aşkim ( my endless love)

اس میں کافی الفاظ ترکی زبان کے لکھے ہوئے تھے۔ جس کا مطلب وہ جان چکی تھی۔ کیونکہ اسے ترکش زبان سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اور کافی حد تک وہ بھی سیکھ بھی چکی تھی۔ لیکن وہ کون تھا جو اسے اتنے پیار بھرے خط لکھ رہا تھا۔ وہ نہیں جان پائی تھی کیونکہ اس خط پر کسی کا نام نہیں لکھا ہوا تھا۔

آئینہ نے خط کو ایک نظر دیکھا تھا۔ پھر اسے الماری میں رکھ دیا تھا۔

وہ یہ تو جان چکی تھی کہ وہ شخص جو کوئی بھی تھا اس کی پسند بھی باخوبی واقف تھا وہ۔ اسی لیے اسے گلاب کے پھول بھیجے تھے۔ اور وہ خط ترکش زبان میں لکھا تھا۔

آئینہ اب وہ گلدستہ لے کر حویلی کے لاؤنچ میں آئی تھی۔

"بابا سائیں۔" آئینہ نے ایک بوڑھے شخص کو مخاطب کیا تھا جو پودوں کو پانی دے رہے تھے۔ بابا سائیں۔ اس حویلی کے بہت پرانے ملازم تھے۔ وہ ہی یہاں کے پودوں کا سارا دیہان رکھتے تھے۔

"جی گڑیا.. "آئینہ شاہ کو حویلی کے سب ملازم سے پیار سے گڑیا ہی کہتے تھے.. حویلی کے سب ملازم بھی آئینہ سے بہت پیار کرتے تھے. کیونکہ یہ حویلی ہر وقت آئینہ کی شرارتوں سے گونجتی رہتی تھی.. وہ بہت ہنس مک تھی.. جس کی وجہ سے سب ملازم بہت جلدی اس سے گھل مل جاتے تھے..

"یہ گلاب کے پھول ہیں.. یہ پتا نہیں کس کے ہیں.. لیکن یہ بہت خوبصورت ہیں اسی لیے آپ انہیں ایک پودے میں لگا دیں تاکہ یہ مرجھائیں نہیں.. "آئینہ نے گلاب کے پھول بابا سائیں کی جانب بڑھائے تھے..

جنہیں بابا سائیں نے تھام لیا تھا.. کیونکہ وہ جانتے تھے آئینہ کو گلاب بہت پسند تھے.. "شکریہ.. "آئینہ کہہ کر حویلی کے اندر کی جانب بھاگے تھی جبکہ بابا سائیں اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے جو کہنے کو تو بیس سال کی تھی لیکن اس میں اب بھی بچپنا تھا..

\*\*\*\*\*

"بی جان میں یہاں سو جاؤں.. "فلزا نے ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا.. "جی میری گڑیا آجاؤ.. "بی جان نے اسے اپنے پاس بلایا تھا کیونکہ وہ فلزا کی حالت سے بے خبر نہیں تھیں..

"بی جان مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا.. "فلزا نے بی جان کی گود میں سر رکھا تھا.. "کیا اچھا نہیں لگ رہا.. "بی جان نے پیار سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا تھا..

"بی جان احسن کا ساتھ مجھے اچھا نہیں لگ رہا.." فلزا ان سے اپنی ہر بات شیر کرتی تھی۔ اگر فلزا نہیں بھی بتاتی تھی تو بھی بی جان کو پتہ چل جاتا تھا.. کیونکہ انھوں نے ہی فلزا کو پالا تھا..

فلزا کی بات پر بی جان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..

"بچے جہاں دل نہیں لگ رہا ہوں نہ وہاں نہیں جانا چاہئے.. ویسے بھی دل کے ساتھ کسی کا زور نہیں چلتا.." بی جان سمجھ چکی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے..

"بی جان مجھے آج محسوس ہوا کہ عمر کے علاوہ کوئی مجھے نہیں سمجھ سکتا.. وہ سب جانتا ہے میرے بارے میں.. آپ کو پتا ہے آج احسن نے میرا ہاتھ پکڑا تھا مجھے بہت برا لگا تھا.. لیکن جب وہی ہاتھ عمر نے پکڑا تو برا نہیں لگا.. احسن جب پیار سے میرا نام لیتا ہے نہ مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا لیکن عمر جب مجھے چھپکلی کہتا ہے نہ.. دل میں بہت سے احساسات ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں اس کے لیے.. بی جان عمر سب سے الگ ہے بابا کے بعد اگر کوئی مرد مجھے سمجھ سکا ہے نہ تو وہ صرف عمر ہے.. میرے دل نے میری ساری محبت عمر کے لیے محفوظ کر لی ہے جو میں چاہ کر بھی کسی کو نہیں دی سکتی.. فلزا کی تکلیف وہ دیکھ سکتی تھی.. فلزا کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا.. جو بی جان نے صاف کیا تھا..

"بچے ہمیشہ اس کو چننا جس نے تمہیں تب مہکایا ہو جب تم مرجھائی ہوئی تھی نہ کہ اس کو جس نے تمہیں تمہاری چمک میں چنا ہے.. بچے اپنا تن اسے ہی سونپا جہاں من راضی ہو.. کیونکہ جس کے پاس

من راضی نہ ہوں نہ اسے تن نہیں سونپا کرتے.." بی جان نے بہت نرمی سے سمجھایا تھا.. کیونکہ

انھوں نے نوٹ کیا تھا جب سے عمر آیا تھا.. وہ بولنا شروع ہوئی تھی ہنسنے لگی تھی ورنہ عمر سے پہلے

فلزا خاموش رہتی تھی..

"بی جان وہ تیسرا شخص کتنا خوش نصیب ہوتا ہے نہ جسے ہمارا من پسند شخص مفت میں مل جاتا ہے.."

بی جان جان چکی تھی کہ وہ کس کی بات کر رہی ہے۔ لیکن انھوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی عمر خان فلزا خان سے عشق کرتا ہے اور جس سے عشق کیا جاتا ہے اسے کسی اور کو ہرگز نہیں سونپا جاتا۔ اور عمر نے بی جان سے کہا تھا کہ اسے اپنی دعاؤں اور محبت پر اتنا تو یقین ہے کہ وہ فلزا کو کسی اور کا نہیں ہونے دے گا۔

بی جان نے مسکرا کر فلزا کی جانب دیکھا جو روتے ہوئے سو چکی تھی ..

\*\*\*\*\*

اور آج وہ دن آچکا تھا۔ جس دن کا انتظار عالیہان شاہ بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

آج عالیہان شاہ کا نکاح تھا۔ آج وہ اپنی محبت کو اپنے نام کرنے جا رہا تھا۔ آج مریم خان پر وہ اپنی مہر لگانے والا تھا۔

"اسلام و علیکم.." عالیہان نے داجی کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے تھے۔

"وعلیکم السلام میرے شیر.." داجی نے بہت پیار سے کہا تھا۔

وہ عالیہان شاہ کے چہرے پر آئی خوشی دیکھ رہے تھے۔ انھیں ایک سکون سا ملا تھا۔ آج تک ان کے پوتوں نے جو کچھ بھی ان سے مانگا تھا۔ شاہنواز نے لا کر دیا تھا۔ اور پھر آج تو عالیہان شاہ اپنی محبت کو اپنی بیوی بنانے جا رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

عرشہ اپنے کمرے میں بیٹھی احان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی ..

احان شاہ صبح ہی گاؤں کے کام سے ڈیرے پر گیا تھا.. کیونکہ اس کے لیے جتنا اہم عالیہاں شاہ تھا اتنے ہی یہ گاؤں والے بھی تھے.. احان شاہ اس گاؤں کا سردار تھا.. اسی لیے ان گاؤں والوں کی پریشانی دور کرنا اس کی ذمہ داری تھی اور احان شاہ کو اپنی ذمہ داری نبھانا بہت اچھے سے آتی تھی ..

احان کمرے میں داخل ہوا تھا.. اس کی نظر عرشہ پر گئی تھی جو بلیک کلر کا پاؤں تک آتا فراک پہنے جس کے اوپر بہت خوبصورت کام ہوا تھا.. بال کھلے چھوڑے، دونوں کانوں میں جھمکے پہنے ہلکا سا میک اپ کیے وہ خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہی تھی ..

اسے دیکھ کر احان نے اپنے دل میں کئی دفعہ اس کی نظر اتاری تھی ..

احان فوراً واشروم میں چلا گیا تھا فریش ہونے کے لیے.. کیونکہ اگر احان شاہ وہاں ایک سیکنڈ بھی اور رکتا تو وہ وہاں سے ہل نہیں پاتا ..

"اسے کیا ہوا ہے.. "عرشہ کو احان کا اچانک نظریں پھیرنا عجیب لگا تھا ..

\*\*\*\*\*

مراد لاؤنچ میں بیٹھا ہوا تھا.. اس دن کے بعد حوریہ اسے ابھی تک نظر نہیں آئی تھی ..

مراد نے آئینہ سے پوچھا تھا.. جس پر اس نے اسے بتایا تھا کہ وہ کمرے میں ہی رہتی ہے.. پتہ نہیں اسے کیا ہوا ہے ..

حوریہ کو نہ دیکھے ہوئے ایک دن ہو چکا تھا.. اب مراد شاہ کی آنکھیں ترس رہیں تھی حوریہ کے دیدار کے لیے ..

کچھ سوچتے ہوئے مراد شاہ داجی کے کمرے کی جانب بڑھا تھا ..

"اسلام وعلیکم داجی میں اندر آجاؤ.." مراد نے مسکراتے ہوئے دروازے پر کھڑے ان سے اجازت مانگی تھی ..

"وعلیکم السلام.. میری جان آجاؤ تمہیں اجازت کی کیا ضرورت ہے.." داجی نے مسکراتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا ..

اب مراد شاہ بیڈ پر آکر بیٹھا تھا.. جب کے شاہنواز صاحب اپنی شاہی کرسی پر براجمان تھے ..  
"کیا ہوا ہے بچے.." داجی نے مراد کے اداس چہرے کو دیکھا تھا ..

"یار داجی آپ کی پوتی.." مراد نے بے بسی سے کہا تھا ..

شاہنواز صاحب کو سب داجی کہتے تھے.. کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ داجی کو یار کہہ سکے.. یہ صرف براق اور مراد ہی کہتے تھے ..

"کیا ہوا ہے میری پوتی کو.." داجی نے اپنی ہنسی چھپائی تھی ..

"اس سے تو کچھ نہیں ہوا لیکن مجھے ضرور ہونے والا ہے.." مراد نے لمبی سانس چارج کی تھی ...



"کیا ہوا ہے.. ہمیں اپنی پریشانی بتاؤ تمہارے داجی ہے نہ سب صحیح کر دیں گے.. "داجی نے مراد کی جانب دیکھا تھا..

"داجی مجھے حوریہ کی رخصتی چاہیے.. "مراد نے داجی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا..

مراد شاہ کے اس انداز پر داجی کو بالکل بھی حیرانی نہیں ہوئی تھی کیونکہ یہ بہادری یہ ضد سب انہیں شاہنواز صاحب سے ہی تو وراثت میں ملا تھا..

"اور اگر ہم نہ دیں تو.. "داجی نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"ایسا نہ ممکن ہے.. "مراد نے کندھے اچکائے تھے..

"کیوں نہ ممکن ہے.. اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے.. "داجی نے ہنسی دبائی تھی..

"کیوں کہ آپ میرے داجی ہیں.. میرے ہر خواہش پوری کرنے والے.. اور ایسا کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ کے پوتے کی محبت اسے نہ ملے.. "مراد نے داجی کے گرد بازو باندھے تھے.. جس پر داجی مسکرا دیے..

"ہمم تو ہم عالیہان کے ساتھ ہی رخصتی رکھتے ہیں تمہاری.. "داجی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"داجی آپ دنیا کے سب سے اچھے داجی ہیں.. آئی لو یو.. "مراد نے خوشی سے انہیں گلے لگایا تھا...

اب مراد شاہ جا چکا تھا..

داجی اپنے پوتوں کے بارے میں سوچ کر مسکرا رہے تھے.. وہ ہمیشہ سے یہی چاہتے تھے کہ ان کی زندگی میں کوئی لڑکی آئے جو ان کے پوتوں کا مشکل وقت میں ان کا سہارے بنے.. اور آج عالیہان اور مراد کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی تھی.. جبکہ ان کے ذہن میں براق شاہ کا خیال آیا تھا.. انہیں کچھ یاد آیا تھا جسے لے کر انہیں کچھ پریشانی سی ہوئی تھی..

"خدا میرے پوتوں کو دنیا کی ہر خوشی دینا.. " شاہنواز صاحب نے مسکراتے ہوئے دعا کی تھی..

\*\*\*\*\*

احان شاہ فریش ہو کر نکلا تھا.. اب وہ بالوں کو سکھاتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا تھا.. عرشہ بہت غور سے احان کو دیکھ رہی تھی جو سفید کمر کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا.. وہ بکھرے گیلے بالوں میں بہت دلکش لگ رہا تھا.. عرشہ چاہ کر بھی اس سے نظر نہیں ہٹا پا رہی تھی.. خوبصورتی تو احان شاہ پر ہی ختم ہوتی تھی..

"کیا ہوا ہے.. اتنے غور سے نہ دیکھو تمہارا ہی ہوں.. " احان نے شیشے میں عرشہ کو اپنے جانب دیکھتے ہوئے دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہا..

"ک.. کچھ نہیں.. تم کوئی شہزادے نہیں ہو جو میں تمہیں دیکھوں گی.. " عرشہ نے نظریں چرائی تھی..

"ہاں یہ بھی ہے.. لیکن تم مانو یا نہ مانو تمہارا شوہر ہے تو سب سے خوبصورت.. " احان نے ہاتھ میں واچ پہنتے ہوئے خود کو شیشے میں دیکھا تھا..

"ہاں.. نہیں بلکل نہیں.. "عرشہ نے بے ساختہ کہا تھا..

"چلیں.. "احان کے لہجے سے اس کی محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا..

"ہاں.. "عرشہ نے سر پر دوپٹہ لیا تھا.. اب اس نے بیڈ پر پڑی شال خود پر لپیٹی تھی.. جس پر احان شاہ مسکرایا تھا..

احان نے عرشہ کو آگے چلنے کا اشارہ کیا تھا.. عرشہ کو احان کا اس کو اتنی عزت اور اہمیت دینا اچھا لگا تھا..

\*\*\*\*\*

"یہ لو ہو گئیں ہماری پیاری سے دلہنیں تیار.. "فرتاشیہ نے فلزا اور مریم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا.. جو بہت پیاری لگ رہیں تھیں..

مریم خان نے سفید کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر گولڈن کلر کے موتیوں کا کام ہوا تھا.. ساتھ میں سفید کلر کا ہی غرارہ پہنے جس پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا.. دوپٹہ سر پر لیے.. ہاتھوں میں گجرے پہنے.. کانوں میں جھمکے پہنے.. گلے میں ایک خوبصورت سا ہار پہنے.. وہ ننھی سے گڑیا بہت خوبصورت لگ رہی تھی..

فلزا خان نے سلور کلر کا پاؤں تک آتا خوبصورت سا فرائک پہنے جس پر گولڈن کلر کا بہت خوبصورت کام ہوا تھا.. بالوں کو جوڑے میں قید کیے.. بالوں پر بندیا لگائے.. دوپٹہ سر پر کیے.. گلے میں شاندار ہار پہنے.. دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنے.. میک اپ کیے وہ خوبصورتی کا مجسمہ لگ رہی تھی..

"ارے ماشاء اللہ.. خدا میری شہزادیوں کو بری نظروں سے بچائے.." حفصہ نے دونوں کی نظر اتارتے ہوئے کہا..

"میری بھابی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں.." فرتاشیہ نے مریم کو دیکھتے ہوئے پیار سے فلزا کو چڑایا تھا..

"ہوگی تمھاری بھابی خوبصورت لیکن میری بہن بھی شہزادی لگ رہی ہے.." حفصہ نے فلزا کے گرد دونوں بازو ہائل کیے تھے..

فلزا نے مسکراتے ہوئے حفصہ کو دیکھا تھا.. کیسے وہ لڑکی اتنی تکلیف میں ہونے کے بعد بھی سب سے کتنے پیار سے بات کرتی تھی.. کیا صبر تھا اس لڑکی میں.. جو اتنا سب مسکرا کر سہہ گئی..

"ہاں یہ تو ہے.. فلزا بالکل شہزادی لگ رہی ہے.." مریم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

کیونکہ ان سب نے نوٹ کیا تھا.. فلزا بہت اداس سی تھی..

"کیا تم لوگوں کو برا نہیں لگا جب میں نے اتنی بد تمیزی سے تم لوگوں سے بات کی تھی.."

"نہیں.." مریم نے پیار سے کہا تھا..

"حفصہ آئی ایم سوری میں نے تمھارے مشکل وقت میں تمھارا ساتھ نہیں دیا تھا.." فلزا کی آنکھوں

سے ایک آنسو بہا تھا..

فلزا کو اب وہ سب بہت اچھے لگنے لگے تھے.. فلزا کو اب ان سب کی عادت ہونے لگی تھی..

"ارے میری شہزادی.. ایسے نہ بولو.. برا وقت تھا گزر گیا.." حفصہ نے فلزا کا آنسو صاف کیا تھا..

"یار فلزا ایسے مت رُو میں نے ناراض ہو جانا ہے کیونکہ تم رُو گی تو تمہارا میک اپ خراب ہو جائے گا اور میری ساری محنت ضائع ہو جائے گی.." فرتاشیہ نے منہ بسورا تھا جس پر وہ تینوں ہنسی تھی..

"ارے تم لوگ ابھی تک.." شائستہ بیگم نے کمرے میں آتے ہوئے کہا.. کیونکہ سب آچکے تھے اور مولوی صاحب انھیں بلا رہے تھے کیونکہ نکاح کا وقت ہو چکا تھا..

"ماشاء اللہ میری بچیاں کتنی پیاری لگ رہیں ہیں.." شائستہ بیگم نے ان کی نظر اتاری تھی..

"چلو بھی تم دونوں مریم کو لے کر جاؤ میں اور عرشہ فلزا کو لے کر آتی ہیں.." شائستہ بیگم نے پیار سے فرتاشیہ اور حفصہ کو کہا تھا..

"چلیں.. بھابی.." فرتاشیہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا.. فرتاشیہ نے اسے لال رنگ کا جالی کا دوپٹہ پہنایا تھا جس پر عالیہان شاہ کی دلہن لکھا ہوا تھا.. اب وہ دونوں مریم کو لے کر جا چکی تھی..

"چلو بچے تم بھی یہ دوپٹہ اوڑھ لو.." شائستہ بیگم نے لال رنگ کا دوپٹہ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا جس پر احسن کی دلہن لکھا ہوا تھا..

"مجھے معاف کر دیں پھوپھو.." فلزا کی آواز میں نمی آئی تھی..

فلزا کے منہ سے پھوپھو سن کر شائستہ بیگم نے اس کی جانب دیکھا تھا.. کیونکہ جب سے وہ آئے تھے فلزا نے پہلی دفعہ انھیں پھوپھو کہا تھا..

"کیا ہوا بچے.." شائستہ بیگم نے اس کا چہرہ پیار سے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا..

"میں نے آپ کی ساری باتیں سن لیں تھی اس دن.. میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا یا تکلیف دینا نہیں تھا.. پلیز مجھے معاف کریں.. " فلزا کی آنکھوں نم ہوئی تھی ..

"بچے کچھ نہیں ہوا.. سب صحیح ہے.. مجھے تم نے تکلیف نہیں دی تم تو میری پیاری سی بیٹی ہو.. ایسے رو نہیں.. " شائستہ بیگم نے فلزا کو خود سے لگایا تھا ..

"چلیں.. ماں بیٹی کا پیار ختم ہو گیا ہو تو.. " عرشہ نے دروازے پر کھڑے مسکراتے ہوئے کہا تھا.. جس پر فلزا نے اسے بھی گلے ملنے کے لیے ان کی جانب ہاتھ پھیلائے تھے.. اور عرشہ ہنستے ہوئے اس کے گلے لگی تھی ..

اب وہ دونوں فلزا کو لے کر نیچے کی جانب بڑھی تھی ..

\*\*\*\*\*

سب مرد اسٹیج پر بیٹھے تھے ..

"عالیہان شاہ کا نکاح ہو رہا ہے.. مجھے یقین نہیں آ رہا.. ابھی کل کی ہی تو بات ہے میرے سامنے کھیلتا تھا اب اس کا نکاح.. ہائے.. وقت کتنی جلدی بدل جاتا ہے نہ.. " مراد نے اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرنے کی ناکام کوشش کی تھی ..

"مراد دد.. "عالیہان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

جس پر سب ہنسنے لگے ..

"عمر اور اورحان کہاں ہیں.. " احان نے ان دونوں کی غیر موجودگی محسوس کی تھی ..

"وہ کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ بس آرہے ہیں دس منٹ میں۔ میری بات ہوئی ہے ان سے.." مراد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا.." احان نے جواب دیا تھا..

عالیہان کی نظر سامنے سے آتی مریم پر پڑی تھی جو کہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی.. عالیہان کی نظر جب اس پر اوڑھے لال دوپٹے پر پڑی تو اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی.. عالیہان شاہ کسی عورت کی جانب نہ دیکھنے والا مریم خان کو دیکھتے ہی پلٹنا بھول گیا تھا..

مریم کو اب عالیہان شاہ کے سامنے بیٹھایا گیا تھا..

فلزا کو بھی احسن کے سامنے بیٹھایا گیا تھا..

"نکاح شروع کریں.."؟" مولوی صاحب نے اجازت مانگی تھی.. جس پر شاہنواز صاحب نے مسکراتے ہوئے 'جی' کہا تھا..

"بسم اللہ الرحمن الرحیم..

مریم خان ولد شہباز خان آپ کا نکاح حق مہر ستر ہزار سکہ راجب وقت عالیہان شاہ ولد وارث شاہ سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.."

"جی قبول ہے.." مریم نے دھیمی آواز میں کہا تھا..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.."



"جی قبول ہے.. "مریم کو اپنے اندر کچھ بدلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے آخری دفعہ یہ سوال کیا تھا..

"جی قبول ہے.. "دو منٹ کی خاموشی کے بعد مریم کا جواب آیا تھا.. جس پر عالیہان شاہ کو اپنے اندر تک سکون محسوس ہوا تھا..

"عالیہان شاہ ولد وارث شاہ آپ کا نکاح مریم خان ولد شہباز خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے اب عالیہان سے سوال کیا..

"قبول ہے.. "

مریم شاہ تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو اور اس حصے کو عالیہان شاہ ہمیشہ محفوظ رکھے گا..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "

"قبول ہے.. "

مریم شاہ تمہیں عالیہان شاہ تمہارے ماضی حال اور مستقبل کے ساتھ قبول کرتا ہے..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے سوال کیا تھا..

"قبول ہے.. "

عالیہان شاہ کی زندگی میں خوش آمدید قلم..

"یہاں سائن کردو.." وارث شاہ نے ایک پیپر عالیہان شاہ کی. جانب بڑھایا تھا جس پر عالیہان نے سائن کر دیا تھا..

"گڑیا یہاں سائن کردو.." شہباز خان نے مریم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیپر اس کی جانب بڑھائے تھے..

مریم کے سائن کرتے ہوئے ہاتھ کانپ رہے تھے.. جب اسماعیل نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑا تھا..

اب وہ سائن کر چکی تھی..

مریم خان اب مریم شاہ بن چکی تھی.. وہ اپنا آپ کسی کو مکمل طور پر سوئپ چکی تھی.. جو نہیں جانتی تھی عالیہان شاہ کیسا ہے.. لیکن اتنا پتا تھا.. کہ اب جو بھی ہے عالیہان شاہ ہی ہے..

سب لوگ عالیہان شاہ کو مبارکباد دے رہے تھے..

"عالیہان شاہ مبارک ہو.." زید خان نے مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا..

"عالیہان زندگی کا نیا سفر مبارک ہو.." احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا.. جس پر عالیہان بھی مسکرایا تھا..

"چلیں.. اب ان کا نکاح شروع کرتے ہیں.." وارث شاہ نے مسکراتے ہوئے فلزا اور احسن کی جانب اشارہ کیا تھا..

"جی جی.." شاہنواز صاحب نے شروع کرنے کا اشارہ کیا تھا..

"فلزا خان ولد شہریار خان آپ کا نکاح حق مہر پچاس ہزار سکہ راجب وقت احسن شیخ ولد سید شیخ سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.." "مولوی صاحب نے فلزا کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا.. فلزا کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہیں تھیں.. اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا.. وہ شخص کہاں تھا.. اس نے صبح سے عمر کو نہیں دیکھا تھا..

فلزا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.. یہ زندگی تو وہ صرف عمر خان کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی.. کسی اور شخص کو وہ اپنے دل میں جگہ کیسے دے سکتی تھی.. آج اسے شدت سے عمر یاد آرہا تھا.. "فلزا بچے.." جب پانچ منٹ جواب نہ آیا تو شائستہ بیگم نے فلزا کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا.. جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آئی تھی..

"کہی سے آجاؤ عمر.. بس ایک دفعہ آجاؤ.." فلزا کے دل نے شدت سے عمر کو پکارا تھا..

فلزا کے منہ سے لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے.. ابھی فلزا بولنے والی ہی تھی کہ کسی کی آواز حویلی کے لاؤنچ میں گونجی تھی..

"یہ نکاح نہیں ہوگا.. اسے قبول نہیں ہے.." "عمر بلو کلر کی شرٹ پہنے جس کے ساتھ بلیک کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی.. بال بکھرے ہوئے تھے.. ماتھے پر بل پڑے تھے.. ہاتھ میں پیپر لیے وہ اسٹیج کی جانب بڑھا تھا..

عمر کی بات پر جہاں سب حیرانی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے وہی مراد نے سکون کی سانس لی تھی..

فلزا اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی.. اس کا دوپٹہ زمین پر گر گیا تھا.. عمر کو دیکھ کر اسے اپنی رگ رگ میں سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا..

"کیا ہوا ہے عمر.. " زید نے سوال کیا تھا..

عمر نے غصے سے احسن اور اس کی ماں کی جانب دیکھا تھا.. غصے سے اس کی رگیں واضح ہو رہیں تھیں..

"لالا.. پوچھیں اس سے کہ یہ کون ہے.. " عمر نے احسن کی جانب دیکھا تھا..

"کیا مطلب ہے اس بات کا.. " احان نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"لالا یہ وہ نہیں ہے جو اس نے ہمیں بتایا تھا.. " اورحان نے عمر کا ہاتھ پکڑا تھا..

"لالا میں بتاتا ہوں.. اس کا نام احسن نہیں ہے اس کا نام جیمس ہے.. اور یہ عورت اس کی ماں نہیں

ہے.. یہ اس کی گینگ کی عورت ہے.. " اورحان نے پرسکونی سے بتایا تھا..

"کیا مطلب کون سی گینگ.. " ولی خان نے احسن کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

احسن کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو..

"جی داجی یہ شخص پہلی دفعہ پاکستان نہیں آیا یہ پہلی بھی کئی دفعہ آچکا تھا.. یہ اس کی پہلی شادی نہیں

ہے اس سے پہلے بھی یہ کئی لڑکیوں سے نکاح کر چکا ہے.. اور نکاح کے بعد انھیں اپنے ساتھ دبئی

لے کر جاتا ہے اور وہاں انھیں شیخوں کو بیچ دیتا ہے.. یہ سارے پیپرز جالی ہیں " ..

"کیا.. "داجی کو جھٹکا سا لگا تھا..

"نہیں ایسا کچھ.. " ابھی احسن کچھ بول ہی رہا تھا کہ زید نے زوردار مکہ اس کے چہرے پر مارا تھا..

"ہمت کیسے ہوئی خانوں کی عزت کے ساتھ کھیلنے کی.. " زید نے اس کا منہ دبوچا تھا..

"چلو میرے ساتھ تمہارا وقت ختم ہوا.. " اورحان نے احسن کا بازو دبوچا تھا.. جس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوئی تھی..

"کہاں لے جا رہو مجھے کیا ثبوت ہے تمہارے پاس.. " احسن نے اپنا بازو چھڑوایا تھا..

"مسٹر جیمس ہم آپ کو آپ کے سسرال لے جا رہے ہیں.. اور جہاں تک ثبوت کی بات ہے تو ایک پولیس افسر پورے ثبوتوں کے ساتھ آتا ہے.. " عمر نے جیب سے ہتھکڑی نکالی تھی..

"دیکھو مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دو.. " جیمس نے عمر کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے..

"تم نے اگر عمر خان پر حملہ کیا ہوتا تو میں تمہیں خوشی خوشی معاف کر دیتا لیکن تمہیں خانوں کی عزت پر حملہ نہیں کرنا چاہیے تھا.. "

ابھی احسن کچھ کہتا.. اس سے پہلے ہی پانچ پولیس والے حویلی میں داخل ہوئے تھے.. عمر کے اشارے پر انہوں نے جیمس اور عورت دونوں کو گرفتار کر لیا تھا..

اب وہ انہیں لے کر جا چکے تھے..

عمر نے فلزہ کی جانب دیکھا تھا.. جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی..

"عمر کیا تم میری بہن فلزا سے نکاح کرو گے.. "زید نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

ولی خان اور آغا خان نے زید کی جانب دیکھا تھا جو عمر کو دیکھ رہا تھا..

"اس سے پہلے آپ کی کسی بات سے منع کیا ہے کیا.. "عمر نے مسکراتے ہوئے زید کا غرور برقرار رکھا تھا..

جس پر زید نے عمر کو گلے سے لگایا تھا کیونکہ زید خان جانتا تھا عمر خان اس کا غرور ہے ایسا غرور جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا..

"نکاح شروع کریں.. "احان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا.. احان کو عمر اور فلزا ہمیشہ سے ایک ساتھ اچھے لگتے تھے.. کہی نہ کہی اسے بھروسہ تھا کہ عمر اتنی آسانی سے فلزا کو کسی اور شخص کو نہیں سونپے گا.. اور پھر خان جب کسی سے محبت کرتے ہیں.. اسے ہر حال میں اپنا بناتے ہیں.. اور اسماعیل خان اس کی سب سے اچھی مثال تھا..

"فلزا خان ولد شہریار خان آپ کا نکاح ستر ہزار حق مہر سکہ رائج الوقت عمر خان ولد اعمر خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے سوال کیا

فلزا کے دل میں پہلے کی طرح بے سکونی نہیں تھی.. عمر کا نام اپنے نام کے ساتھ دیکھ کر اسے اپنے اندر ایک گہرا سکون محسوس ہوا تھا..

"قبول ہے.. "

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "

"قبول ہے.."

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے اپنا سوال دہرایا تھا..

"جی. قبول ہے.. "فلزا کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے جب کہ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی..

اب مولوی صاحب عمر کی جانب مڑے تھے..

"عمر خان ولد امر خان آپ کا نکاح فلزا خان ولد شہریار خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.."

"قبول ہے.."

فلزا خان تم عمر خان کی پہلی محبت اور آخری عشق ہو..

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے..

"قبول ہے.. "عمر مسکرایا تھا..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے آخری دفعہ سوال کیا..

"جی. قبول ہے.."

"یہاں. سائن کر دیں.. "مولوی صاحب نے ایک پیپر عمر کی جانب بڑھایا تھا.. جس پر عمر نے فوراً

سائن کر دیا تھا..



"گڑیا یہاں سائن کر دو.." زید نے فلزا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا..

فلزا نے سائن کرنے کے لیے پین پکڑا تھا جو اس کے ہاتھ گر گیا تھا..

زید نے پین اٹھایا تھا.. اب زید نے فلزا کا ہاتھ پکڑ کر سائن کروایا تھا..

فلزا نے سائن کرنے کے بعد زید کو نم آنکھوں سے دیکھا تھا.. زید خان کے صبر پر اسے حیرانی ہوئی تھی..

"دعائے خیر کریں.." مولوی صاحب کے کہنے پر سب نے دعا کر لیے ہاتھ اٹھائے تھے..

دعا کے بعد سب عمر کو مبارکباد دے رہے تھے..

"نکاح مبارک ہو.. عمر.." براق نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"شکریہ لیکن اتنی ہنسی کیوں آرہی ہے آپ کو.." عمر نے مسکراتے ہوئے سوال کیا تھا..

"مجھے پہلے سے معلوم تھا فلزا کا نکاح اس سے نہیں ہوگا.." براق نے آنکھ ماری تھی..

"مراد.." عمر کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. جس پر عمر مسکرایا تھا..

"میری جان نکاح مبارک.." مراد نے عمر کو سینے سے لگایا تھا..

"جان کے بچے.." عمر نے ایک مکہ مراد کے پیٹ میں مارا تھا..

"محبت کی سب سے بڑی جیت مبارک میرے یار.." اورحان نے عمر کو گلے لگایا تھا..

"شکریہ میری جان.."

"نکاح مبارک.. میری بہن کو ہمیشہ خوش رکھنا.. شکریہ میرا غرور قائم رکھنے کے لیے.." زید مسکرایا تھا..

"شکریہ لالا.. میں جانتا ہو میں آپ کا غرور ہو اور عمر خان آپ کا غرور کیسے ٹوٹنے دیتا.. اور ایک سیکنڈ آپ کو مجھ پر شک ہے کیا.. کہ میں اپنی بیوی کو خوش نہیں رکھ سکتا.." عمر نے آنکھیں چھوٹی کی تھیں..

"نہیں مجھے تم پر بالکل بھی شک نہیں ہے.. تم بچوں والی حرکتیں کرنا بند کرو نوٹنگی.." زید نے عمر کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا..

\*\*\*\*\*

عالیہان اور مریم کو اور عمر اور فلزا کو ایک ساتھ اسٹیج پر بیٹھایا گیا تھا..

مریم کے ہاتھ پاؤں مسلسل کانپ رہے تھے.. جو عالیہان دیکھ چکا تھا..

"کیا آپ صحیح ہیں.." عالیہان نے مریم کی جانب دیکھا تھا..

"ہاں.. میں صحیح ہوں.." مریم نے عالیہان کی جانب دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا.. مریم نے فوراً نظریں نیچے کر لیں تھیں..

عالیہان نے مریم کے ہاتھوں کو دیکھا تھا جو کانپ رہے تھے..

"اگر آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا تو نہ بولیں.." عالیہان نے مریم کے ہاتھوں کی جانب اشارہ کیا تھا جو مسلسل کانپ رہے تھے..

"نہیں.. وہ۔ یہ سردی کی وجہ سے.." مریم نے اپنے دونوں ہاتھوں کی جانب دیکھا تھا..  
"مارچ کے مہینے میں بھی سردی ہوتی ہے.. واؤ مسز عالیہان آپ تو بہت ہوشیار ہیں.." عالیہان مسکرایا تھا..

جس پر مریم نے شرمندگی سے نظریں جھکا لی تھیں..  
"اگر آپ مجھ سے گھبرا رہیں ہیں تو نہ گھبرائیں میں آپ کو کھاؤں گا نہیں.." عالیہان نے مریم کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا تھا..

عالیہان کی اس حرکت پر مریم نے اپنے ہاتھ پیچھے کرنے چاہے تھے لیکن نہیں کر سکی تھی کیونکہ عالیہان نے بہت مضبوطی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما ہوا تھا..

"یہ کیا کر رہیں ہیں.. سب لوگ.." مریم نے ادھر ادھر لوگوں کو دیکھا تھا..

"شش.. مجھے لوگوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ گاؤں بھی میرا ہے یہ نکاح بھی میرا ہے اور مریم شاہ بھی میری ہے.." عالیہان نے مریم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت پیار سے کہا تھا..

عالیہان کی اس حرکت پر مریم نے نظریں جھکا لی تھی.. جس پر عالیہان مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے چھپکلی.. مانا میں خوبصورت ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم بھری محفل میں مجھے ایسے گھورو مجھے شرم آرہی ہے.." عمر نے سامنے لوگوں کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا..

"تم نے مجھ سے نکاح کیوں کیا.. "فلزا نے بہت غور سے عمر کو دیکھتے ہوئے کہا..

"زید لالا کے کہنے پر.. "عمر نے معصومیت سے فلزا کی جانب دیکھا تھا..

"صرف زید لالا کے کہنے پر.. کوئی اور وجہ نہیں ہے کیا.. "

فلزا کی بات پر عمر نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"کیوں کوئی اور وجہ بھی تھی کیا.. "عمر نے لاپرواہی سے کہا..

"ہاں نہیں.. "فلزا نے اداسی سے لوگوں کی جانب دیکھا تھا.. جب کہ عمر گہرا مسکرایا تھا جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..

\*\*\*\*\*

"ارے دیکھو تو زرا کتنا خوبصورت ہے.. کاش یہ مجھے مل جائے.. " دو لڑکیاں کھڑی احان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی..

عرشہ نے ایک نظر احان کی جانب دیکھا جو ان سے بے خبر کال پر کسی سے بات کر رہا تھا.. اور پھر ان لڑکیوں کی جانب دیکھا جو ہنس ہنس کر احان کی جانب دیکھ رہا تھا..

"ایک سیکنڈ حفصہ آپ میں آتی ہوں.. " عرشہ ان لڑکیوں کی جانب بڑھی تھی..

"کہاں جا رہی ہو.. " حفصہ اس کے پیچھے آئی تھی..

"کیا مسئلہ ہے.. " عرشہ ان لڑکیوں کے مقابل کھڑی ہوئی تھی..

"ایکسیوز می.. "ان میں سے ایک لڑکی نے عرشہ کو دیکھتے ہوئے کہا..

"ایکسیوز گیا بھاڑ میں.. مجھے یہ بتاؤ میرے شوہر کو کیوں گھور رہی ہو.. " عرشہ نے سرد مہری سے کہا تھا..

"ایک سیکنڈ کون سا شوہر.. آپ کون ہیں.. " ان میں سے ایک لڑکی کو عرشہ کا یہ لہجہ عجیب لگا تھا.. "میں.. عرشہ احان شاہ ہوں.. احان شاہ کی اکلوتی اور آخری بیوی.. اور جن کو آپ دونوں جاہلوں کی طرح گھور رہی ہیں.. وہ میرے شوہر ہیں.. اسی لیے اپنی آنکھیں فوراً ان سے ہٹا لو.. ورنہ یہی آنکھیں نکال کر اس گاؤں کی چیلوں کو کھلا دوں گی.. " عرشہ کا لہجہ بہت سخت تھا آنکھوں میں ایک غصہ سا تھا..

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے.. ہمیں کوئی شوق نہیں ہے انھیں گھورنے کا.. " ان میں سے ایک لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا..

"بھابی کیا ہوا ہے.. " براق نے عرشہ کو لڑکیوں سے غصہ سے بات کرتا دیکھ لیا تھا.. اسی لیے فوراً عرشہ کے پاس آگیا تھا..

"براق دیکھو تو زرا ان بندریوں کو ایک تو کب سے میرے شوہر کو گھور رہی ہیں اور اب بول رہی ہیں کہ غلط فہمی ہے.. " عرشہ اب لڑکی کی جانب بڑھی تھی.. جب براق نے ان کا ہاتھ پکڑا تھا.. "میں.. بات کرتا ہوں بھابی.. " عرشہ کی جلن براق بہت غور سے دیکھ چکا تھا.. "کیا ہوا ہے عرش.. " احان عرشہ کے پاس آیا تھا..

"بات سنیں.. " اب وہ لڑکی احان کی جانب بڑھی تھی.. جب عرشہ احان کے سامنے آئی تھی..  
"بندریہ کہی کی مجھ سے بات کرو.. میرے شوہر کی جانب دیکھنا بھی مت.. " عرشہ نے انگلی سے لڑکی کو وارنگ دی تھی..

"عرش.. کیا ہوا ہے.. " احان نے براق اور حفصہ کی جانب دیکھا تھا جو مسکرا رہے تھے..  
"دیکھیں.. آپ کی مسز کو غلط فہمی ہوئی ہے.. اور یہ ہم پر فضول میں الزام لگا رہی ہیں.. " لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا تھا..

"مجھے غلط فہمی ہوئی ہے میں تم دونوں کی نظریں درست کرتی ہوں.. " عرشہ غصے میں ان کی جانب بڑھی تھی.. جب احان نے اسے کمر سے پکڑا تھا..

"احان میں ان کی جان لے لوں گی ایک تو میرے شوہر کو گھور رہی ہیں.. اور پھر کہہ رہی ہیں کہ غلط فہمی ہے.. " عرشہ نے خود کو چھوڑواتے ہوئے کہا تھا..

"آپ دونوں یہاں سے جائیں.. " حفصہ نے ان لڑکیوں کو جانے کا کہا تھا جو حفصہ کے کہنے پر فوراً وہاں سے بھاگ گئی تھیں..

"عرش میری بات سنو جانے دو انھیں.. " احان نے عرشہ کو مضبوطی سے تھاما تھا..

"لیکن میں سچ کہہ رہی ہوں.. وہ تمہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی.. " عرشہ نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا نہ میرے ساتھ چلو.. " احان نے عرشہ کو بازو سے پکڑا تھا..

"لیکن .."

"یہاں بیٹھو.." احان نے عرشہ کو ایک ٹیبل پر بیٹھایا تھا ..

"احان میں سچ کہہ رہی ہو۔ یہ غلط فہمی نہیں ہے.." عرشہ نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا ..

"میں نے کب کہا تم جھوٹ بول رہی ہو.." احان نے عرشہ کا ہاتھ پکڑا تھا ..

"لیکن وہ لڑکیاں تمہیں دیکھ .." عرشہ ابھی بول ہی رہی تھی جب احان نے اپنی فنگر عرشہ کے ہونٹوں پر رکھی تھی ..

"شش .. مجھے کون دیکھتا ہے اس سے فرق نہیں پڑتا میں کسے دیکھتا ہو یہ اہم ہے .. اور تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا شوہر تمہارا تھا، تمہارا ہے اور تمہارا ہی رہے گا.." احان نے مسکراتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا ..

"وہ۔ مجھے ابھی یاد آیا مجھے فلزا کے پاس جانا ہے اس نے بلایا تھا مجھے.." احان کی نظروں سے کنفیوز ہو کر عرشہ وہاں سے بھاگی تھی ..

جب کہ عرشہ کے اس جھوٹ پر احان شاہ کی مونچھوں کے نیچے عنابی مسکراہٹ آئی تھی ..

\*\*\*\*\*

حوریہ نے ادھر ادھر دیکھا تھا.. اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا.. حوریہ حویلی کے پیچھے والے گارڈن میں چلی گئی تھی.. حوریہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی.. کہ اچانک وہ کسی کے سینے سے ٹکرائی تھی ..



"آآآ.. کون.. " حوریہ نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے سامنے کھڑے انسان کو دیکھا تھا..

سامنے دیکھتے ہی وہ اچھل کر پیچھے ہوئی تھی..

"ت. تم.. " حوریہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی..

"جانان کیا تم مجھے ڈھونڈ رہی تھی.. " مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"ن. نہیں.. مجھے جانا ہے.. " حوریہ وہاں سے بھاگنے لگی تھی جب مراد نے اس کا بازو پکڑا تھا..

"ک. کیا. کر رہے ہو.. م. مجھے جانے دو.. ورنہ اچھا نہیں ہوگا.. " حوریہ کو اپنے ہاتھ پاؤں سن ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے..

"ورنہ کیا ہوگا.. اپنے شوہر کو دھمکی دینا تمہیں مہنگا پڑ سکتا ہے جانان.. " مراد نے حوریہ کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا.. اور اس کی کمر کے گرد بازو ہائل کیے تھے..

"د. دیکھو.. مجھے جانے دو.. میں تمہاری شکایت لگا دوں گی.. " حوریہ نے گھبراتے ہوئے خود کو مراد سے دور کرنے کی کوشش کی تھی.. لیکن مراد کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ حوریہ کی مزاحمت کام نہیں آئی..

"کسے لگاؤ گی میری شکایت.. " مراد نے حوریہ کو غور سے دیکھا تھا..

"لالا سے شکایت لگائے گے ہم.. " حوریہ نے مراد کو دھمکی دی تھی.. جس پر مراد کا قہقہہ گونجا تھا..

"ج. جانے دو مجھے.." حوریہ نے مراد کے بازو پر دانت گاڑے تھے.. جس کی وجہ سے اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی لیکن حوریہ پھر بھی بھاگ نہیں سکی تھی..

مراد نے حوریہ کی اس حرکت پر اسے گھورا تھا..

مراد کی نظروں سے حوریہ کانپ رہی تھی..

"میں یہاں تمہیں کچھ بتانے آیا تھا اور تم نے مجھے.." مراد نے حوریہ کی کمر سے بازو ہٹائے تھے..

"ک. کیا بتانے آئے تھے.." حوریہ کے دل میں ایک خوف آیا تھا..

"مریم بھابی کے ساتھ ہی تمہاری رخصتی ہو گی.." مراد ایک پل میں حوریہ کی دنیا ہلا گیا تھا..

"لیکن. ایسا کیسے ہو سکتا ہے.." حوریہ نے مراد کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..

"ایسا ہو سکتا ہے.. ایسا میرے کہنے پر ہوا ہے. اور یہ ادھار چکانے کے لیے تیار رہنا.." مراد نے اپنے

بازو کی جانب اشارہ کیا تھا..

حوریہ فوراً وہاں سے بھاگی تھی..

\*\*\*\*\*

سب مہمان جا چکے تھے.. صرف شاہ حویلی والے باقی تھے..

"خدا حافظ.." احان نے زید سے گلے ملتے ہوئے سب کو الوداع کہا تھا..

"خدا حافظ.. جگر اپنا خیال رکھنا.. اور بھابی کا بھی.." مراد نے مسکراتے ہوئے عمر کو الوداع کہا تھا..

اب وہ۔ اورحان سے ملا تھا۔ اورحان نے خوشی خوشی اسے گلے لگایا تھا۔

"ابھی ہم چلتے ہیں لیکن جلد ہی آئیں گے اپنی بھابی کو لینے تب تک اپنا خیال رکھیے گا۔" براق نے مسکراتے ہوئے مریم سے کہا تھا۔ جس پر مریم مسکرائی تھی۔

"خدا حافظ قلم۔" عالیہان نے مریم کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ عالیہان کی اس حرکت پر مریم گھبرائی تھی۔

اب وہ سب جا چکے تھے۔

\*\*\*\*\*

حوریہ پریشانی سے اپنے کمرے میں گھوم رہی تھی۔ اب وہ براق کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"لالا۔ کیا ہم اندر آجائیں۔" براق جو فریش ہو کر نکلا تھا۔ حوریہ کی آواز پر کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔

"گڑیا آجاؤ۔ تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔" براق نے حوریہ کو بیڈ پر بیٹھایا تھا۔

"کیا ہوا ہے پریشان کیوں ہو۔" براق نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو اداس لگ رہی تھی۔

"لالا ایک بات پوچھو سچ بتائیں گے نہ۔" حوریہ نے براق کی جانب دیکھا تھا۔

"بچے تم ہزار باتیں پوچھو۔ کیا ہوا ہے۔" براق نے حوریہ کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔

"لالا کیا آپ لوگ مریم بھابی کے ساتھ میری بھی رخصتی کر رہیں ہیں۔"

"جی.. براق مسکرایا تھا.."

"لیکن کیوں لالا مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں ہے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا.. میرے بہت سارے گولز ہیں.. آپ لوگ ایسا کیوں کر رہے ہیں.."

"بچے کسی نے کوئی زبردستی نہیں کی اور مراد بہت اچھا ہے وہ تمہارے سب خواب پورے کرے گا.. براق نے حوریہ کا ہاتھ تھاما تھا.."

"لالا وہ اچھا نہیں ہے.. آپ سب نے نہ نکاح کے وقت میری مرضی پوچھی تھی اور نہ ابھی پوچھی ہے.. لالا آپ نے تو کہا تھا نہ کہ ایک سال سے پہلے آپ میری رخصتی نہیں کریں گے.. حوریہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی.."

"بچے اس میں رونے والی کون سی بات ہے.. کون سا ہم تمہیں دوسرے ملک بھیج رہے ہیں.. یہی رہو گی تو رخصتی کے بعد بھی.. اور بچے داجی چاہتے ہیں کہ ایسا ہو.. اور مراد ہے نہ وہ تمہارے سب خواب پورے کرے گا نہ.. براق نے اسے خود سے لگایا تھا.."

"اور اگر اس نے میرے خواب پورے نہ کیے تو.. حوریہ نے نم آنکھوں سے پوچھا تھا.."

"بچے ایک دفعہ اس پر بھروسہ کر کے تو دیکھو.. تمہارا لالا مراد کی گیر نیٹی لیتا ہے.. براق نے حوریہ کا ماتھا چوما تھا.."

حوریہ بچپن سے ہی براق شاہ کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھی.. کیونکہ بچپن سے ہی وہ اپنی ساری پریشانیاں براق کو ہی بتاتی تھی.. اقراء شاہ سے حوریہ اتنا اٹیچ نہیں تھی جتنی براق شاہ سے تھی..

\*\*\*\*\*

عرشہ ابھی چہنچ کر کے باہر آئی تھی۔ عرشہ نے ایک نظر احان کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عرشہ نے فوراً نظریں پھیر لیں تھیں۔ بیڈ پر لیٹ کر عرشہ نے بلینکٹ منہ تک لے لیا تھا۔ کیونکہ آج جو اس نے کیا تھا۔ اس کے بعد وہ احان شاہ سے نظر نہیں ملا پا رہی تھی۔

عرشہ کی اس حرکت پر احان مسکرایا تھا۔

\*\*\*\*\*

فلزا ابھی چہنچ کر کے باہر آئی تھی۔ سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اسی لیے وہ کچن کی جانب بڑھی تھی۔

فلزا نے کچن میں دیکھا ملازمہ کہی نہیں تھی۔ فلزا لاؤنچ میں آئی تھی جہاں عمر کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔

عمر کو کال پر بات کرتا دیکھ فلزا واپس مڑی تھی۔ لیکن عمر اسے دیکھ چکا تھا۔

"کیا ہوا ہے فلزا سب ٹھیک ہے نہ۔" عمر فلزا کے پاس آیا تھا۔ ویسے تو جب بھی عمر فلزا کے قریب آتا تھا اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی لیکن آج کچھ الگ سا شور دل میں مچا تھا۔

"وہ کچھ نہیں تم کال پر بات کرو۔" فلزا اندر کی جانب بڑھی تھی جب عمر نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"یہ کال اتنی ضروری نہیں ہے۔" عمر نے فلزا کے سامنے کال کٹ کر دی تھی۔

"کیا ہوا ہے کچھ بات ہے کیا.." عمر نے فلزا کے چہرے کی جانب دیکھا تھا..

"وہ چائے.." فلزا نے نظریں جھکائی تھی..

فلزا کی بات پر عمر مسکرایا تھا..

"ہمم آجاؤ.." عمر فلزا کا ہاتھ تھامے کچن کی جانب آیا تھا..

اب عمر چائے بنا رہا تھا.. جبکہ فلزا کھڑی اسے دیکھ رہی تھی..

فلزا کی نظریں خود پر محسوس کر کے عمر نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"کیا ہوا یہی سوچ رہی ہو کہ اتنا ہینڈ سم شوہر مجھے کیسے مل گیا.." عمر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا..

"تم چوبیس گھنٹے ایسے اچھے نہیں رہ سکتے کیا.." عمر کی بات پر فلزا مسکرائی تھی..

"اس کے لیے آپ کو چوبیس گھنٹے میرے پاس رہنا ہوگا.." عمر نے فلزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا..

فلزا کا دل زور سے دھڑکا تھا..

"ج. چائے بن گئی.." فلزا نے نظریں چرائی تھی..

عمر نے کپ میں چائے ڈالی تھی..

\*\*\*\*\*

مریم اپنے جھمکے اتار رہی تھی.. اس کے موبائل پر بار بار کسی ان نون نمبر سے کال آرہی تھی.. پہلے تو مریم نے اگنور کر دیا تھا لیکن بار بار کال آنے کی وجہ سے مریم نے کال اٹھالی تھی.. "ہیلو.. کون.. " مریم کا لہجہ سخت تھا..

"ہیلو.. سوئیٹ ہارت کیسی ہو.. " دوسری جانب سے آتی آواز سن کر مریم کے ہاتھ پاؤں سن پڑ گئے تھے..

"کیسی ہو پہچانا.. میں جانتا ہو میں نے دو سال بعد کال کی ہے لیکن میری جان میں جانتا ہو تم میری آواز پہچان گئی ہو گی.. "

"کیوں کال کی ہے.. " مریم کی آنکھوں میں نمی آئی تھی

"اچھا سوال ہے سنا ہے تمہارا نکاح ہو گیا ہے.. تم نے تو بلایا بھی نہیں ہے.. کتنی غلط بات ہے.. " "کیا چاہتے ہو تم.. " مریم چلائی تھی..

"میں تمہاری زندگی برباد کرنا چاہتا ہو.. کل تمہاری مہندی ہے.. سنا ہے تمہاری شادی گاؤں کے سردار سے ہو رہی ہے.. اور گاؤں کے سردار اپنی عزت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے اگر میں عالیہان کو ہمارے ماضی کے بارے میں بتا دوں تو.. " کال کی دوسری جانب قہقہہ گونجا تھا..

"تمہیں جو کرنا ہے کرو.. میں تم سے ڈرتی نہیں ہو.. مجھے دوبارہ کال کرنے کی ہمت مت کرنا.. " مریم نے کال کٹ کر کے موبائل فون بیڈ پر پھینکا تھا..



مریم دیوار سے لگتی ہوئی زمین پر بیٹھی چلی گئی ..

گھٹنوں میں سر دیے وہ رو رہی تھی ..

"اللہ میاں پلیز میرا ماضی کیوں میرے سامنے آگیا ہے .. کیوں وہ شخص دو سال بعد میری زندگی برباد کرنے آیا ہے .."

یہ ماضی بھی کتنی بری چیز ہے .. قبر تک ساتھ جاتا ہے .. انسان جتنا اپنا ماضی بھولنا چاہتا ہے .. یہ ماضی اتنا ہی ہمارے سامنے آتا ہے .. زندگی کے ہر موڑ پر ہمارا ماضی ہمارے سامنے آکھڑا ہوتا ہے .. ہمارا ماضی کبھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا ..

**ماضی:**

"یار شہویز کب آئی گی وہ مریم اب اور انتظار نہیں ہو رہا .." یہ مناظر ایک ہوٹل روم کے ہیں .. جہاں چار لڑکے بیٹھے تھے ..

"یار زرا سا انتظار کر لے آتی ہی ہوگی .. کر لینا اپنی پیاس پوری .." شہویز کی بات پر چاروں کا قہقہہ گونجا تھا ..

"مجھے تو لگا تھا کہ وہ تیرے جال میں نہیں پھنسے گی .." ایک لڑکے نے ہنستے ہوئے شہویز کو دیکھا تھا ..

مریم جو کمرے کی جانب آرہی تھی ایک لڑکی سے ٹکرانے کی وجہ سے وہ وہی رک گئی تھی ..

لیکن کمرے سے آتی ہوئی ان چار لوگوں کی آواز سن کر وہ کمرے کے باہر رکی تھی ..

"ہاہاہا.. وہ لڑکی بہت بیوقوف ہے.. میں نے اسے دو چار پیار کی باتیں کیا کر لیں اسے لگا میں اس سے سیریس ہوں.. لیکن وہ نہیں جانتی مجھے بس اپنے فائدے سے مطلب ہے مطلب ختم تعلق ختم.. وہ آتی ہی ہو گی.. وہ اتنی معصوم ہے کہ میرے کہنے پر ہوٹل آرہی ہے لیکن وہ نہیں جانتی کہ اس کے ساتھ ہونے والا ہے.. "شہویز کی بات پر چاروں ہنستے تھے..

مریم کے قدم لڑکھڑائے تھے.. مریم فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی..

\*\*\*\*\*

ابھی وہ دونوں حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے..

"عمر مجھے معاف کر دو میں جانتی ہوں تمہیں مجھ سے شادی کرنی پڑی لیکن میں نے تمہیں جنت کی تصویر دیکھتے دیکھا تھا.. تم جنت کو پسند کرتے ہو تمہاری شادی بھی اس سے ہونے والی تھی.. میں نے تم سے تمہاری خوشیاں چھین لیں اس کے لیے مجھے معاف کر دو.. " فلزا نے نظریں جھکائے کہا تھا..

"کیا؟ سیکنڈ؟ تمہیں کس نے کہا ہے کہ مجھے جنت پسند ہے اور میری شادی اس سے ہونی والی ہے.. " عمر نے فلزا کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا تھا..

"وہ مجھے جنت نے بتایا تھا کہ وہ تمہاری شادی کے لیے یہاں آئے ہیں.. "

"واؤ اس نے کہا اور تم مان بھی لیا.. اس ماما کی پری نے کبھی کوئی سیدھی بات بھی کی ہے کیا بھلا.. " عمر نے اپنی والٹ سے ایک تصویر نکالی تھی..

"اور وہ تصویر یہ ہے.. " عمر نے تصویر فلزا کی جانب بڑھائی تھی..

فلزا نے مسکرا کر تصویر کو تھاما تھا ..

"یہ تصاویر.. یہ تو میری سب سے فیورٹ تصویر ہے نہ.. یہ تمہارے پاس کیسے.. " فلزا نے خوشی سے کہا تھا ..

وہ تصاویر فلزا کے چار سال کی تھیں.. جس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ..

"تم سے متعلق ہر چیز میں نے اپنی پاس محفوظ رکھی ہوئی ہے.. یہ تصاویر میرے پاس نو سال کی عمر سے ہے.. میں نے آج تک کبھی بھی اس تصویر کو خود سے دور نہیں کیا.. کیونکہ یہ تصویر اور اس تصویر میں موجود شخص میرے دل کے بہت قریب ہے.. " عمر نے پیار سے فلزا کے خوشی سے کھلے چہرے کو دیکھا تھا ...

"تو.. کیا تمہیں جنت پسند نہیں ہے کیا.. " فلزا نے امید سے عمر کی جانب دیکھا تھا ..

عمر نے مسکرا کر نہیں میں سر ہلایا تھا ..

"تمہیں اتنے سالوں میں کوئی بھی لڑکی پسند نہیں آئی کیا.. " فلزا نے حیرانی سے کہا تھا ..

"نہیں کیوں کہ فلزا خان ہی میری پہلی محبت اور آخری عشق ہے.. میری دنیا فلزا خان پر ہی ختم ہوتی ہے.. " عمر نے فلزا کے چہرے کی جانب دیکھا تھا ..

"پہلے کیوں نہیں بتایا اگر میری اس چشمش سے شادی ہو جاتی تو کیا کرتے تم.. " فلزا نے منہ بنایا تھا.. جس پر عمر کا قہقہہ گونجا تھا ..

"پہلی بات تو یہ عمر خان کے ہوتے ہوئے ایسا ناممکن ہے کیونکہ تم میری محبت نہیں ہو جو میں اتنی آسانی سے تمہیں قربان کردوں گا.. تم میرا عشق ہو ایسا عشق جس کو عمر خان کسی بھی حالت میں پا لیتا.. "عمر کے الفاظوں سے اس کی محبت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا..

"ویسے تم اٹلی میں اگر چاہتے تو کسی بھی لڑکی کو اپنی گرل فرینڈ بنا سکتے تھے مجھے کون سا پتہ چل جانا تھا.. "فلزا نے ٹیڑھے میڑھے منہ بنائے تھے..

"مس فلزا، عمر خان آپ سے بہت وفادار ہے.. اور وفاداری یہ نہیں ہے کہ آپ کو بے وفائی کرنے کا موقع نہ ملے بلکہ وفاداری تو یہ ہے کہ آپ کو بے وفائی کرنے کے 101 موقع ملے جنہیں آپ نظر انداز کر دیں.."

"لیکن تمہیں مجھ سے محبت کیوں ہوئی اور بھی لوگ ہیں دنیا میں جو بہت خوبصورت ہیں.. "فلزا نہیں جانتی تھی وہ شخص اس سے اتنی محبت کرتا ہے..

"عمر خان کی نظر میں سب سے حسین ہو تم.. "عمر کی بات پر فلزا کی آنکھیں نم ہوئی تھی..

"اس میں رونے والی کون سی بات ہے.. "عمر نے فلزا کو خود سے لگایا تھا..

"اب اتنی محبت کرو گے رونا تو آئے گا نہ.. "فلزا نے عمر کے سینے میں منہ چھپایا تھا.. جس پر عمر کا قہقہہ گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

"اماں چائے دے دیں سر بہت درد کر رہا ہے.. "حوریہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھی..

"کہاں جا رہی ہو حوریہ.. " اقرار شاہ نے حوریہ کے پاس بیگ دیکھا تو سوال کیا..

"کیا مطلب ہے۔ امی آفس جا رہی ہو.. " حوریہ نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا تھا..

"کوئی ضرورت نہیں ہے.. تمہاری کل مہندی ہے اور تم ان سب کاموں میں مصروف ہو.. لڑکی ہمیں بہت کام کرنے ہیں۔۔"

"لیکن امی.."

"میں نے کہا نہ نہیں جاؤ گی مطلب نہیں جاؤ گی.. " اقرار شاہ نے سختی سے کہا تھا..

"سب کا بس مجھ پر ہی چلتا ہے.. جسے دیکھو مجھ پر ہی رُوب جھاڑتا ہے.. آپ سب بہت برے ہیں.."

حوریہ کہہ کر کچن سے باہر نکلی تھی.. جب اسے راستے میں مراد دیکھا تھا..

"سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے.. تم بہت برے ہو.. " حوریہ کہہ کر فوراً بھاگ گئی تھی..

"لڑکی تمہیں تو میں بتاتی ہو.. " اقرار شاہ کو حوریہ کی یہ حرکت بری لگی تھی..

"جانے دے نہ چھوٹی امی.. وہ غصہ ہے.. " مراد نے پیار سے کہا تھا..

"کیا مطلب مراد شوہر سے ایسے بات کون کرتا ہے.."

"میری بیوی اور آپ کی بیٹی کرتی ہے.. ویسے مجھے اس کی باتوں کا بالکل بھی برا نہیں لگتا.. " مراد ناشتے کی میز پر بیٹھا تھا..

"مراد.. پہلے ہی براق نے اسے بہت سر پر چڑھایا ہوا ہے خبردار جو تم نے اس کی کوئی الٹی حرکت میں اس کا ساتھ دیا.." اقرء شاہ نے مراد کے لیے ناشتہ لگایا تھا..

"آئی ایم سوری لیکن میں اپنی بیوی کے ساتھ سختی نہیں کر سکتا.." مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"اگر تم نے ایسے ہی اس کو ڈھیل دی نہ تو وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ ایسے ہی بد تمیزی کرے گی.." اقرء شاہ اب اس کے سامنے بیٹھی تھیں..

"کوئی بات نہیں مراد شاہ اس کی ساری بد تمیزیاں برداشت کر لے گا.. اور ہاں آپ بھی پلیس میری بیوی پر سختی نہ کیا کریں.. چھوٹی سی تو ہے وہ بچی.."

"کیا ہی کہوں میں.. ایک وہ ہے جو تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی اور ایک تم ہو اس پر اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار ہو.." مراد کی حوریہ کی ایسے سائڈ لینے پر اقرء شاہ نے سر جھٹکا تھا..

"ہاں کیوں کے مراد شاہ کا سب کچھ حوریہ شاہ کا ہی تو ہے.." مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ جس پر اقرء شاہ بھی مسکرائی تھیں..

\*\*\*\*\*

"اسلام وعلیکم داجی.. کیسے ہیں آپ.." احان نے داجی کے کمرے میں آتے ہوئے سلام کیا تھا..

"وعلیکم السلام.. میں ٹھیک.." داجی نے احان کا مامے چوما تھا..

"آپ نے بلایا.." احان داجی کے سامنے بیٹھا تھا..

"ہاں مجھے تم سے کچھ پوچھنا تھا.." داجی کے ذہن میں براق کا خیال آیا تھا..

"براق صحیح ہے نہ.. میرا مطلب رحمان صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ مسجد جاتا ہے.. مجھے لگتا ہے اسے کوئی پریشانی ہے.. میرا دل بہت گھبرا رہا ہے براق کو لے کر.." شاہنواز صاحب اپنے سب پوتوں سے بہت محبت کرتے تھے لیکن براق کے لیے ان کی محبت کچھ الگ سی تھی..

"داجی ٹینشن نہ لیں سب ٹھیک ہے.. وہ بس اسے ہدایت مل گئی ہے.." احان نے داجی کا ہاتھ تھاما تھا کیونکہ وہ جانتا تھا شاہنواز صاحب براق شاہ کے معاملے میں بہت کمزور ہیں..

"لیکن احان مجھے اس کا رویہ بدلا سا لگتا ہے وہ بہت بدل سا گیا ہے.. میرا بچہ اب پہلے جیسا بولتا نہیں ہے.." شاہنواز صاحب نے براق شاہ کا رویہ نوٹ کیا تھا..

"داجی محبت ہر انسان کو بدل دیتی ہے.." احان نے شاہنواز صاحب کا ہاتھ چوما تھا..

"محبت کیا براق کو کوئی پسند ہے کیا.." داجی کو یہ سن کر حیرانی ہوئی تھی.. کیونکہ محبت اور براق شاہ دو الگ چیزیں تھیں.. براق شاہ کے دل میں صرف ایک لڑکی بستی تھی اور وہ تھی حوریہ شاہ..

"جی داجی اسے حفصہ خان سے بہت محبت ہے.. اسے وہ تب سے پسند ہے جب وہ حمزہ کی بیوی تھی.." احان نے سارا معاملہ داجی کو بتایا تھا..

"احان براق اتنی تکلیف میں تھا تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں.. وہ رویا تھا.. احان ہمیں براق کی محبت سے خوف آرہا ہے.." داجی کے دل میں ایک خوف سا آیا تھا..



"داجی ایسا کچھ نہیں ہو گا ہم نے ہمیشہ اس کی ساری خواہشات پوری کیں ہیں.. براق شاہ نے اپنی زندگی میں صرف ایک لڑکی سے محبت کی ہے اور وہ ہے حفصہ خان اور احان شاہ ہر حال میں براق کی یہ خواہش پوری کرے گا.."

"احان تم جانتے ہو نہ براق نے پہلے بھی کسی عورت سے محبت کی تھی اور اس نے اسے بہت تکلیف دی تھی.. "داجی کو ماضی یاد آیا تھا.."

"داجی چھوٹی امی سے غلطی ہوئی تھی جس کی سزا آج تک براق انھیں دے رہا ہے.. ستر سال ہو گئے ہیں اس بات کو براق نے انھیں ابھی تک معاف نہیں کیا.."

"بس احان ہم نہیں چاہتے کہ ماضی ایک دفعہ پھر خود کو دہرائے.. اس دفعہ ہم سے برداشت نہیں ہو گا اس کا رونا.. ہم نہیں چاہتے کہ اس دفعہ بھی وہ روئے اس کا دل ٹوٹے اور اس دفعہ بھی وجہ ایک عورت ہی ہو.. "داجی کی آنکھوں کے سامنے سات سال کے بچے کا روتا چہرا لہرایا تھا.."

"مجھے نہیں معلوم کہ آگے کیا ہو گا لیکن احان شاہ نے ہمیشہ براق شاہ کی سب خواہشات پوری کی ہیں.. اور یہ تو پھر براق شاہ کی محبت ہے... میں ہر حال میں براق کو اس کی محبت دلا کر رہوں گا.. آپ فکر نہ کریں عالیہان کی شادی کے بعد ہم براق سے بات کرتے ہیں.. "احان نے داجی کو حوصلہ دیا تھا.. جس پر داجی نے ہاں میں سر ہلایا تھا کیونکہ احان شاہ اپنی زبان کا بہت پکا تھا.."

"داجی ایک بات بتائیں یہ حوریہ کی مہندی اتنی جلدی کیوں ہو رہی ہے.."

"دراصل مراد چاہتا تھا.. اور ہم اپنے پوتے کو منع نہیں کر سکتے.. "داجی مسکرائے تھے.."

"اچھھا... "احان ہنسا تھا..

"احان ایک سوال پوچھیں.. "داجی کے زہن میں ایک سوال آیا تھا..

"جی داجی آپ جتنے چاہیں سوال پوچھیں.. "احان کے لہجے میں بہت احترام تھا..

"عرشہ کے ساتھ زندگی کیسی گزر رہی ہے.. "

"بہت خوبصورت.. "داجی کے سوال پر احان کو عرشہ کی کل رات والی حرکت یاد آئی تھی..

"تمہیں اس سے کتنی محبت ہے.. "داجی نے احان کے لہجے میں پہلی دفعہ کسی عورت کے لیے اتنی محبت محسوس کی تھی..

"داجی عرشہ خان دنیا کی وہ واحد عورت ہے جو احان شاہ کو تخت سے اٹھا کر اپنے قدموں میں جھکانے کی ہمت رکھتی ہے..

کل کائنات ہے وہ میری.. مجھے نہیں پتا کہ کب مجھے اسے اتنی محبت ہو گئی لیکن وہ لڑکی ایسی ہی ہے.. اس کی لاکھ نفرت کے باوجود بھی یہ دل بس اسی کے لیے ہی دھڑکتا ہے اس دل میں اس کے لیے بس ایک ہی احساس ہے اور وہ ہے محبت.. اگر وہ ساری زندگی بھی مجھ سے نفرت کرے گی نہ تو میں برداشت کر لوں گا.. لیکن اگر وہ مجھ سے دور ہو گئی نہ تو احان شاہ کی زندگی ختم ہو جائے گی.. وہ میری زندگی کی چمک ہے.. میری زندگی کا کل اثاثہ ہے وہ.. "احان کے الفاظ میں اس کی محبت واضح تھی..

احان کی بات پر داجی مسکرائے تھے وہ اس کے الفاظوں سے اس کی محبت کا اندازہ لگا چکے تھے..

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ۔۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چونکہ ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔۔ نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے ”ناولز کی دنیا“ [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری [پوسٹ کروانا چاہتے ہیں](#) تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

[Youtube Channel: Novels Ki Dunya \(NKD\) Official](#)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے شکریہ۔۔۔۔

"جلدی کرو لڑکی بیوٹیشن آگئی ہے۔۔" حوریہ کمرے میں بیٹھی لیپٹوپ میں لگی ہوئی تھی جب اقراء شاہ نے اس کا لیپٹوپ بند کیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے امی۔۔" حوریہ کو خوشی نہیں تھی۔۔

"آئینہ جاؤ اسے تیار کرواؤ۔۔ ہمیں جانا ہے۔۔" اقراء شاہ نے آئینہ کو حکم دیا تھا۔۔

"جی چھوٹی امی۔۔"

"ضرورت نہیں ہے میں خود کر لوں گی۔۔" حوریہ اپنا بھاری ڈریس اٹھا کر چینجنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔

"اسے کیا ہوا ہے۔۔" آئینہ کو حوریہ کا رویہ عجیب لگا تھا۔۔

"کچھ نہیں بچے جاؤ تم بھی تیار ہو جاؤ۔۔" اقراء شاہ نے پیار سے کہا تھا۔۔

"آئینہ اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔"

\*\*\*\*\*

"یہاں سے صبح سے لگاؤ پھول۔۔" مہندی کا فنکشن شاہ حویلی میں رکھا گیا تھا۔ اسی لیے براق صبح سے کام کروا رہا تھا۔۔

"براق تو جاتیار ہو جا۔۔ میں دیکھ لیتا ہو۔۔" احان نے براق کو کہا تھا۔۔

"شکریہ احان.. "براق نے احان کے گالوں پر پیار کیا تھا.. جس کی وجہ سے احان مسکرایا تھا..  
براق حویلی کے اندر کی جانب بھاگا تھا..

\*\*\*\*\*

"عمر یار اٹھ جا تیار ہو جا.. " اور احان کب سے عمر کو اٹھا رہا تھا.. لیکن عمر تھا جو اپنی نیند کے آغوش  
میں بری طرح کھویا ہوا تھا..

"کیا ہوا ہے.. " اسماعیل نے عمر کے کمرے میں آتے ہوئے اور احان سے پوچھا تھا..  
"یہ اٹھ نہیں رہا.. " اور احان نے منہ بنایا تھا..

"اور احان اسے اسپیشل طریقے سے اٹھایا جاتا ہے.. " اسماعیل نے سنجیدگی سے کہا تھا..  
"کیا مطلب.. " اور احان نے عمر کی جانب دیکھا تھا..

"میں.. بتاتا ہوں.. " اسماعیل کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی..  
اگلے ہی لمحے اسماعیل نے عمر کو کھینچ کر بیڈ سے نیچے گرایا تھا..

"آآآ.. میری ہڈیاں.. " عمر نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا تھا..

"صبح بخیر.. دولہے صاحب.. " اور احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"تم لوگ ابھی تک تیار نہیں ہوئے.. " زید نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا..

"ان لوگوں کو میری ہڈیاں توڑنے سے فرصت ملے تو تیار ہو نہ.." عمر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا تھا..

"کیا ہوا ہے.." زید نے عمر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"یار لالا ان لوگوں نے مجھے بیڈ سے نیچے گرایا ہے.. مجھے لگتا ہے میری کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے.. ہائے میں برباد ہو گیا.." عمر نے زید کا بازو پکڑتے ہوئے ڈھار لگائی تھی..

جس پر زید اور حان اور اسماعیل کا قہقہہ گونجا تھا..

"نوٹنکی اگر تمہاری ہڈی ٹوٹی ہوئی ہوتی تو تم کھڑے نہیں لیتے ہوئے ہوتے.." زید نے عمر کے سر پر پیار سے تھپڑ مارا تھا..

"اوو ہاں.. کو من سینس.." عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا چلو.. تیار ہو جاؤ ہمیں جانا ہے شاہ حویلی سب تیار ہو چکے ہیں سوائے تم تینوں کے.." زید نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا..

\*\*\*\*\*

ابھی وہ سب اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے.. اسٹیج پر تین صوفے لگائے گئے تھے..

ان کی نظر سامنے پڑی تھی.. فلزا خان پیلے کلر کی شارٹ شرٹ پہنے جس کے نیچے پیلے کلر کا ہی ٹراؤزر پہنا ہوا تھا.. کانوں میں جھمکے پہنے بال کھلے چھوڑے وہ قیامت ڈھا رہی تھی.. عمر کو فلزا میں اپنی دنیا مکمل لگتی تھی..

مریم خان پنک کلر کا فراک پہنے جس میں پیلے کلر کے پھولوں کا کام ہوا تھا۔ کانوں میں جھمکے پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ عالیہان شاہ نے سر سے پاؤں تک بہت غور سے دیکھا تھا۔

حوریہ شاہ ہرے کلر کی شارٹ شرٹ پہنے جس کے ساتھ اورنج دوپٹہ تھا۔ ہلکا سا میک اپ کیے۔ کانوں میں جھمکے پہنے وہ نہایت دلکش رہی تھی۔ مراد کو وہ جنت سے اتری ایک حور معلوم ہو رہی تھی۔

اب حوریہ کو مراد کے ساتھ فلزا کو عمر کے ساتھ اور مریم کو عالیہان کے ساتھ بیٹھایا گیا تھا۔ آئینہ کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ لیکن اسے وہ کہی نظر نہیں آرہا تھا۔

\*\*\*\*\*

"احان زید لالا کہاں ہیں۔" عرشہ کی آواز پر احان اس کی جانب مڑا تھا۔

عرشہ پنک کلر کی شارٹ شرٹ پہنے جس کے ساتھ پنک کلر کا ہی ٹراؤزر پہنے۔ ہلکا سا میک اپ کیے۔ بالوں کو جوڑے میں قید کیے۔ جھمکے پہنے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے وہ کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کر سکتی تھی۔

احان نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔ جس کا حسن آج الگ سے واضح ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔" احان کو خود کو ایسے دیکھتے دیکھ عرشہ کنفیوز ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں کیا کہا تھا تم نے۔" احان نے بات بدلی تھی۔



"وہ زید لالا نظر نہیں آرہے.. میں نے ہر جگہ دیکھا.. وہ نہیں ہے.. تمہیں پتا ہے وہ کہاں ہیں..  
"عرشہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی..

احان کی نظر اس کے حسین چہرے پر لگی ہوئی تھی..

"ہاں وہ کہی گیا ہوا ہے.. بس آرہا ہے.. "احان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا صحیح.. "عرشہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی.. جب کے احان کی نظروں نے دور  
تک اس کا پیچھا کیا تھا..

\*\*\*\*\*

"بچے ادھر آؤ.. "وہاں بیٹھی ایک بوڑھی خاتون نے حفصہ کو اپنی جانب بولایا تھا..

"جی.. اماں.. "حفصہ نے بہت احترام سے کہا تھا..

"پانی لا دو مجھے.."

"یہ لیں.. "حفصہ نے پانی کا گلاس بوڑھی خاتون کو پکڑایا تھا..

"شکریہ خدا تمہیں اور تمہارے شوہر کو سلامت رکھے.. "بوڑھی خاتون حفصہ کے پیچھے دیکھتے ہوئے  
مسکرائی تھیں..

حفصہ نے بوڑھی عورت کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا جہاں وہ دیکھ رہی تھیں.. وہاں براق شاہ  
کھڑا کال پر کسی سے بات کر رہا تھا..

"نہیں نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.. یہ میرے کزن ہے.. میرا کوئی شوہر نہیں ہے.. " حفصہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اچھا مجھے لگا وہ تمہارا شوہر ہے.. ویسے بہت نصیب والی ہوگی وہ عورت جسے ہمارا بچہ براق ملے گا.. " بوڑھی نے پیار سے براق کی جانب دیکھا تھا..

"خدا تمہارے نصیب اچھے کرے.. " عورت نے حفصہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دی تھی.. جس پر حفصہ مسکرائی تھی..

حفصہ نے ایک نظر براق کی جانب دیکھا تھا.. اس کے چہرے پر بہت نور تھا.. اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی.. اس کی مسکراہٹ اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی تھی..

"خدا کرے اس کی مسکراہٹ کو کسی کی نظر نہ لگے.. " حفصہ نے بے ساختہ دعا دی تھی براق کو.. کیونکہ وہ جانتی تھی.. جھوٹا مسکرانا کتنا اذیت ناک ہوتا ہے..

لیکن وہ نہیں جانتی تھی.. قسمت نے اسے اسی کے ہاتھوں رلانا تھا..

\*\*\*\*\*

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی.. سب لوگ بہت خوش تھے..

آئینہ اداسی سے بیٹھی ہوئی تھی.. لیکن اس کی نظر جب حویلی کے دروازے کی جانب پڑی جہاں سے زید خان کی گاڑی اندر آئی تھی.. اس کے چہرے پر ایک چمک سی آئی تھی..

زید نے سب کو سلام کیا تھا.. اب وہ صوفے پر احان کے ساتھ بیٹھا تھا..

سب مہمان جا چکے تھے.. اب صرف وہی سب کزنس باقی تھے.. وہ سب اب حویلی کے اندر والے لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے..

"خدا حافظ مجھے جانا ہوگا.. "براق نے اٹھتے ہوئے کہا تھا..

"کہاں جا رہے ہو.. "براق.. زید نے سوال کیا تھا..

"لالا ہسپتال میں ایمر جنسی آگئی ہے اسی لیے مجھے جانا ہوگا.. آپ لوگ انجوائے کریں.. خدا حافظ.. "براق فوراً حویلی کے باہر کی جانب بھاگا تھا..

حفصہ جو باہر کسی سے کال پر بات کر رہی تھی اچانک پیچھے مڑی تھی..

وہ براق شاہ سے ٹکرائی تھی.. اس کے ہاتھ میں جو جو س تھا وہ براق کے کپڑوں پر گرا تھا..

"آ. آئی ایم سوری.. میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا.. "حفصہ نے گھبراتے ہوئے کہا تھا..

"کوئی بات نہیں ریلکس ہو جائیں.. "براق نے حفصہ کو پرسکون کیا تھا.. جو شاید رو دیتی..

"لیکن. آپ کے کپڑے.. "حفصہ نے شرمندگی سے براق کے وائٹ کاٹن کے جورے کو دیکھا تھا..

جس پر جو س گرنے کی وجہ سے وہ خراب ہو چکا تھا..

"پرسکون ہو جائیں.. حفصہ اس میں گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں..

اور ہاں یہ کپڑے آپ سے زیادہ اہم نہیں ہیں.. "براق پیار سے کہتے ہوئے کار کی جانب بڑھا تھا..

ماضی:

## حال:

حفضہ کو وہ سب یاد کر کے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی.. ان نے گہری سانس لی تھی..

\*\*\*\*\*

"عمر جو س لاؤں تمہارے لیے.." جنت کی اس حرکت پر سب لوگوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"مس جنت.. یہ کام فلزا بھابی کا ہے.. اب آپ کو عمر کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.."

اور حان نے جنت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اسے ایک چڑسی تھی جنت سے ..

"آپ سے کسی نے پوچھا.." جنت کو آگ لگی تھی ..

"لیکن میں نے بتانا ضروری سمجھا.. آپ کو برا لگے گا لیکن سچ تو یہی ہے نہ.." اور حان نے مسکراتے

ہوئے جنت کو جلایا تھا ..

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو.." جنت کا صبر ختم ہو چکا تھا ..

"میں خود کو ایک طرف سے شاروخ خان اور دوسری طرف سے سلمان خان سمجھتا ہوں.." اور حان نے

لاپرواہی سے جواب دیا ..

اور حان کی بات پر سب کی ہنسی چھوٹی تھی ..

"تمہیں تمیز نہیں ہے کسی خوبصورت لڑکی سے بات کرنی کی.." عائشہ جو خاموش بیٹھی تھی.. اب بول

پڑی تھی ..

"کہاں ہے خوبصورت لڑکی.." اور حان نے ادھر ادھر دیکھا تھا ..

"مومم.." جنت کمرے کی جانب بڑھی تھی.. عائشہ نے اور حان کو آنکھیں دکھائی تھی اور اندر بڑھ گئی

تھی ..

"اسے لگتا ہے میں اس کی بڑی بڑی آنکھوں سے ڈر جاؤں گا.." اورحان نے بے زاریت سے کہا تھا..

"اورحان.. زید نے اورحان کو دیکھا تھا..

"جی اورحان کی جان.. "اورحان نے معصومیت سے زید کو دیکھا تھا.. جس پر سب مسکرائے تھے..

\*\*\*\*\*

سب جاچکے تھے حوریہ ابھی اپنے کمرے میں آئی تھی.. سب جیولری اس نے پہلے ہی اتار دی تھا..  
"یار یہ کیا پہنا دیا ہے.." حوریہ اپنے دوپٹے میں ابھی ہوئی تھی.. اب پنس اتار کر سائڈ پر رکھ رہی  
تھی..

"اسلام و علیکم.." حوریہ جس نے اپنا دوپٹہ اتار کر ابھی ہی سائڈ پر رکھا تھا.. مراد کی آواز پر  
فوراً مڑی تھی..

مراد نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا.. مراد دروازہ سے ٹیک لگائے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا..  
جب کے مراد کو اپنے کمرے میں دیکھ کر حوریہ کی سانس سوکھ رہی تھی..  
"ک. کیا کر رہے ہو.." حوریہ نے فوراً دوپٹا اٹھا کر پہنا تھا.. حوریہ کی اس حرکت پر مراد گہرا مسکرایا  
تھا..

"کیا. مطلب کیا کرنے آیا ہوں.. میری بیوی کا کمرہ ہے میں جب چاہوں یہاں آسکتا ہوں.." مراد  
اب بیڈ پر بیٹھا تھا..

"دیکھو یہاں سے جاؤ ورنہ.." حوریہ نے اسے دھمکی دی تھی ..

"ورنہ.." مراد اب اپنے قدم حوریہ کی جانب بڑھا رہا تھا..

"م. مراد.." حوریہ کا بدن ڈر سے کانپ رہا تھا..

"جی. جاناں.." مراد اور حوریہ کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ تھا..

"ج. جاؤ.." حوریہ با مشکل بول پائی تھی ..

"اوکے جا رہا لیکن اتنا ڈر کس بات کا ہے۔۔" مراد لا پرواہی سے کہتا کمرے کے دروازے کی جانب بڑھا تھا.. اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی ..

مراد کے جانے کے بعد حوریہ نے سکھ کی سائنس لی تھی ..

\*\*\*\*\*

فلزا ابھی منہ دھو کر آئی تھی ..

"یار یہ کیا ہے.. یہ کھل کیوں نہیں رہی۔۔" فلزا کے فرائیڈ کی زپ کھل ہی نہیں تھی.. وہ لگاتار کوشش کر رہی تھی ..

"میں مدد کروں.." عمر کی آواز پر فلزا اچھلی تھی ..

عمر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا ..



"یہ کیا بد تمیزی ہے.. " فلزا نے بیڈ پر پڑی شال اپنے ارد گرد لپیٹی تھی.. پتہ نہیں کیوں لیکن آج اسے عمر خان سے کچھ الگ سا محسوس ہو رہا تھا.. یا شاید ان کا رشتہ بدل چکا تھا اسی لیے ..

"روح من ابھی میں نے بد تمیزی کی ہی کہاں ہے.. " عمر نے شوخی انداز میں کہا تھا ..

"سوچنا بھی مت ایسا، دیکھو اس وقت تم میرے کمرے میں ہو اگر کسی نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے سب لوگ.. " ابھی فلزا بول ہی رہی تھی جب عمر نے اسے کمرے سے پکڑا تھا ..

"لوگ کیا سوچتے ہیں.. مجھے فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی میں کسی سے ڈرتا ہوں اور ڈروں بھی کیوں تم میری اکلوتی افیشل وائف ہو.. " عمر کے چہرے پر ایک چمک سی تھی ..

"مجھے نیند آرہی ہے.. " فلزا عمر کے ارادے جان چکی تھی ..

"مجھے بھی نیند آرہی ہے آؤ سوتے ہیں.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

"عمررر.. " فلزا نے اپنی ہنسی چھپائی تھی ..

"جی عمر کی جان.. چلو معاف کیا، آج میں جا رہا ہو لیکن کب تک بچو گی آخر ایک دن بعد تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے.. " عمر نے فلزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے دل کے جذبات بتائے تھے ..

"گڈ نائٹ روح من.. ہیو آ سویٹ ڈریمس.. ویسے میرے بغیر تمہیں سویٹ ڈریمز تو آئے گے نہیں لیکن پھر بھی.. " عمر نے فلزا کا گال چوما تھا ..

فلزا عمر کی اس حرکت پر ساکت سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی .

عمر اس کے چہرے کا رنگ دیکھ کر مسکرایا تھا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

فلزائے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔۔ عمر کا چھونا اس کے چہرے پر ایک چمک سی بکھیر گیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

عرشہ کی آنکھ رات کے پہر کھلی تھی۔۔ عرشہ نے ٹائم دیکھا تو چار بج رہے تھے۔۔ فجر کا وقت ہو چکا تھا۔۔

عرشہ آذان کی آواز سننے کے لیے بالکنی میں آئی تھی۔۔ اسے آذان کی آواز ایک سکون سی دیتی تھی۔۔

عرشہ کی نظر صوفے پر لیٹے احان شاہ پر پڑی جو سویا ہوا بالکل کسی پانچ سال کے معصوم بچے کی طرح لگ رہا تھا۔۔

عرشہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔ وہ بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔ جہاں ایک الگ ہی قسم کا نور تھا۔۔

عرشہ نے اس کے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے تھے۔۔

"ماشاء اللہ۔۔" عرشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔

"بیوقوف سردار تم بہت خوبصورت ہو۔۔ بہت زیادہ خوبصورت۔۔ بالکل چاند کی طرح۔۔ تمہیں دیکھ کر کوئی بھی لڑکی تم پر مر مٹ سکتی ہے۔۔ خدا تمہیں ہر بری نظر سے بچائے میرے خوبصورت سردار۔۔"

عرشہ اس کے چہرے کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی.. ناجانے کیوں یہ شخص اسے دن بہ دن اپنے دل کے قریب محسوس ہو رہا تھا..

"یہ کیا کر رہی ہے عرشہ.. " عرشہ فوراً صوفے سے ڈور ہوئی تھی..

"یہ میں اس کے پاس.. نہیں نہیں.. میں اس کے قریب نہیں آسکتی.. یہ مجھے کیسے اچھا لگ سکتا ہے.. بھول گئی عرشہ یہ وہی انسان ہے جس نے تیرے خواب توڑے تھے..

لیکن اس نے میرے خواب پورے بھی تو کیے نہ.. " عرشہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی.. اسے احان شاہ خود پر حاوی ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا..

"عرشہ بہت فضول سوچنے لگ گئی ہے تو.. " عرشہ وضو کرنے کے لیے واشروم کی جانب بڑھی تھی..

\*\*\*\*\*

آج مراد، عالیہان اور عمر کی بارات تھی.. دونوں حویلیوں میں خوشی کا ماحول تھا.. ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں.

سب مہمان آنا شروع ہو چکے تھے.. سب لوگ تیاریوں میں مگن تھے..

"عالیہان کہاں جا رہے ہو.. " احان نے عالیہان کو باہر جاتے دیکھ لیا تھا..

"وہ احان یار گاؤں میں بہت ضروری کام آگیا ہے میں آدھے گھنٹے میں آجاؤں گا میرا جانا بہت ضروری ہے.. " عالیہان نے احان کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا..

"جلدی آنا اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر دینا.." احان کو عالیہان کا باہر جانا صحیح نہیں لگ رہا تھا..  
"اوکے سردار جیسا آپ کا حکم.." عالیہان ہنسا تھا.. آج اس کے چہرے پر ایک الگ سی چمک تھی..  
احان بھی مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

"اماں ناشتہ دیں دیں.. بہت بھوک لگ رہی ہے.." عمر نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کہا تھا..  
"یہ لونچے.."

"آج تمہاری بارات ہے آج تو جلدی اٹھ جاتے.." اسماعیل نے اس کے پاس بیٹھے ہوئے کہا تھا..  
"اچھا زرا مجھے وہ کتاب تو لا کر دکھاؤ جس میں لکھا ہے کہ بارات کے دن جلدی اٹھا جاتا ہے.." عمر  
کے جواب پر کسی کو حیرانی نہیں ہوئی تھی.. سب اس سے ایسے ہی جواب کی امید رکھتے تھے..  
"اچھا اب تم جلدی کرو.. فلزا اور مریم کو پارلر بھی چھوڑ کر آنا ہے.." فرتاشیہ نے مسکراتے ہوئے کہا  
تھا..

"نہیں بھابی میری بیوی پارلر میں سے تیار ہرگز نہیں ہوگی.." عمر نے فوراً فرتاشیہ کو دیکھا تھا..  
"کیوں بھی اس کی آج بارات ہے اور آج وہ تیار نہیں ہوگی تو کیا کرے گی.." فرتاشیہ نے اپنی ہنسی  
چھپائی تھی..

"قسم سے بھابی پارلر والی لڑکیاں اچھے خاصے انسان کو خراب کر دیتی ہیں.. ماشاء اللہ سے میری بیوی بہت خوبصورت ہے اسے پارلر کی ضرورت نہیں ہے.. " عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا عمر کی اس حرکت پر سب کھل کر ہنسنے لگے..

\*\*\*\*\*

شام کے چار بج رہے تھے.. سب لوگ تیار ہو چکے تھے..  
"مریم بچے کیا ہوا ہے.. " حفصہ نے مریم کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا تھا..  
"حفصہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے.. " مریم نے حفصہ کا ہاتھ پکڑا تھا..  
"بچے کس بات کا ڈر.. " حفصہ نے اس کا چہرہ پیار سے تھاما تھا..  
"مجھے ایسا لگ رہا ہے کچھ بہت برا ہونے والا ہے حفصہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے..  
"بچے کچھ نہیں ہو گا.. سب اچھا ہو گا انشاء اللہ ایسا نہ سوچو یہ بس تمہاری سوچ ہے.. " حفصہ نے اسے حوصلہ دیا تھا..  
لیکن مریم کا دل مسلسل گھبرا رہا تھا..

\*\*\*\*\*

عالیہان اپنے سارے کام مکمل کر چکا تھا.. اب وہ ڈیرے سے گھر جانے کے لیے نکلا تھا..  
"اسلام و علیکم عالیہان شاہ.. " اس سے پہلے وہ کار میں بیٹھا کسی کی آواز پر وہ رکا تھا..

"وعلیکم اسلام.. "عالیہان نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا..

"پہچانا مجھے.."

"نہیں کون ہو تم.. "عالیہان کو وہ شخص پہلی دفعہ دکھا تھا..

"لیکن میں آپ کو جانتا ہو.. آپ اس گاؤں کے سردار ہیں اور آپ کی شادی بھی ہونے والی ہے مریم خان سے.. "شہویز کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی..

"کون ہو تم.. اور کیا کہنا چاہو ہو صاف صاف بولو.. "عالیہان کا لہجہ نارمل تھا..

"اوو تو سیدھا بات پر آتے ہیں.. جاننا چاہو گے کہ میں مریم کو کیسے جانتا ہو.. "شہویز نے جلا دینے والی مسکراہٹ دی تھی..

"میں مریم شاہ کی پہلی محبت ہوں.. جس کے ساتھ تمھاری بیوی نے بہت اچھا وقت گزرا ہے.. " شہویز نے عالیہان کی جانب دیکھا تھا..

"اوو اچھا.. دراصل میری بیوی کو کتے پالنے کا بہت شوق ہے.. لیکن افسوس اس بات کا ہے.. اس دفعہ جو اس نے کتا پالا وہ نسلی نہیں تھا.. "عالیہان نے شہویز کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا اور مسکرایا تھا.. عالیہان شاہ کی مسکراہٹ نے شہویز کے سینے میں آگ لگا دی تھی..

"شادی میں ضرور آنا میری بیوی کو اچھا لگے گا کیونکہ ماضی میں بہت اچھا وقت گزارا ہے نہ تم نے میری بیوی کے ساتھ.. "عالیہان شاہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو کسی عورت کو اس کے ماضی کے طعنے دیں..

اب وہ مسکراتا ہوا کار کی جانب بڑھا تھا۔ کار اسٹارٹ کر کے شہویز کی جانب دیکھا تھا چشمے لگائے تھے۔ اور کار کو اڑاتا ہوا لے گیا تھا۔

"آآآ... شہویز غصے کی شدت سے چیخا تھا۔

"کیسے کوئی انسان اپنی بیوی کا ماضی کسی اور لڑکے ساتھ سننے کے بعد شادی میں آنے کی دعوت دے سکتا ہے۔"

شہویز پورے ارادے سے آیا تھا مریم کی زندگی برباد کرنے کے لیے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے کھڑا شخص کوئی عام شخص نہیں ہے وہ عالیہان شاہ تھا۔ مریم خان اس کی پہلی محبت تھی۔ جس سے اسے بے پناہ عشق تھا۔

\*\*\*\*\*

سب مہمان آچکے تھے۔ خان حویلی میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔ سب لوگ دلہنوں کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

عالیہان شاہ بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے بال جیل سے سیٹ کیے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ سجائے بیٹھا وہ شہزادہ آج قیامت ڈھا رہا تھا۔ وہ صوفے پر بیٹھا مریم شاہ کا انتظار کر رہا تھا۔

عمر خان تھری پیس سوٹ پہنے بال جیل سے کیے۔ ہمیشہ افغانستان کی طرح چہرے پر مسکراہٹ سجائے۔ اور حان سے باتوں میں مصروف تھا۔



مراد شاہ تھری پیس سوٹ پہنے.. چہرے پر ایک پرسکون سی خوشی تھی.. مراد شاہ براق سے باتوں میں مصروف تھا..

عالیہان شاہ کی نظر سامنے سے آتی لال جوڑا پہنے مریم شاہ پر پڑی جو لال کلر کا لہنگا پہنے دوپٹہ سر پر کیے.. جیولری پہنے.. میک اپ کیے آج وہ جنت سے اتری حور لگ رہی تھی..

عالیہان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا.. عالیہان شاہ کسی عورت کی جانب نہ دیکھنے والا آج مریم شاہ کو دیکھتے ہی پلٹنا بھول گیا تھا.. عالیہان نے اپنا سیدھا ہاتھ مریم کی جانب بڑھایا تھا.. مریم نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا.. اسے شہویز کی باتیں یاد آئیں تھیں..

"مس عالیہان ہاتھ مانگا ہے سانسیں نہیں جو آپ اتنا سوچ رہی ہیں.. " عالیہان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..

عالیہان کی بات پر مریم ہوش میں آئی تھی اور فوراً عالیہان کا ہاتھ تھاما تھا..

اب وہ دونوں اسٹیج پر موجود صوفے پر بیٹھے تھے..

\*\*\*\*\*

مراد اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

سامنے سے آتی لال جوڑے میں موجود حوریہ شاہ.. میک اپ کیے.. بالوں کا اسٹائل بنائے.. دوپٹہ سر پر کیے.. وہ نازک سی لڑکی بلکل ایک نازک گڑیا کی طرح لگ رہی تھی..

حوریہ شاہ کو اپنے لیے دلہن بنے دیکھ.. مراد کی رگ رگ میں سکون آیا تھا.. کیونکہ مراد شاہ ہمیشہ سے یہی تو چاہتا تھا کہ حوریہ شاہ اس کی بنے.. اور پھر اس نے اپنی محبت کو بچپن میں ہی پالیا تھا.. بچپن میں ہی اس پر اپنے نام کی مہر لگا دی تھی لیکن آج وہ مکمل طور پر مراد شاہ کی ہونے جا رہی تھی..

مراد نے اپنا ہاتھ حوریہ کی جانب بڑھایا تھا.. حوریہ نے ایک نظر مراد کو دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لیا تھا.. مراد نے اسے پہلے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا.. حوریہ کے بیٹھنے کے بعد مراد شاہ بیٹھا تھا..

\*\*\*\*\*

فلز لال جوڑے میں ملبوس میک اپ کیے.. جیولری پہنے.. بالوں کا جوڑا کیے سر پر دوپٹہ کیے.. وہ کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کر سکتی تھی..

عمر نے اسے دیکھتے ہی ماشاء اللہ کہا تھا..

عمر نے اپنا ہاتھ فلز کی جانب بڑھایا تھا.. فلز نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. اب وہ بیٹھ چکے تھے..

"ویسے چھپکلی تم بھی خوبصورت ہو.. " عمر نے فلز کے قریب ہو کر دھیمی آواز میں کہا تھا..

"آئی نو.. " فلز اسیدھی ہو کر بیٹھی تھی..

"آج پیاری لگ رہی ہو.. " عمر نے سامنے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"میں تو روز ہی پیاری لگتی ہو.. تم نے ہی آج غور کیا ہے.. "فلزا نے منہ بنایا تھا..

"روح من میں نے ہمیشہ تمہیں بہت غور سے دیکھا تھا.. عمر خان کی توجہ کی اکلوتی مالک ہو کر ایسی باتیں نہیں کرتے.. "عمر نے فلزا کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی..

عمر کی بات پر فلزا نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"جزاک اللہ تعریف کے لیے.. "فلزا کے چہرے پر ایک پرسکون مسکراہٹ تھی..

"مائے فرض.. "عمر نے دل کے مقام ہر ہاتھ رکھا تھا.. جس پر فلزا ہنسی تھی..

\*\*\*\*\*

"کہاں گیا.. "آئینہ مسلسل کچھ ڈھونڈ رہی تھی..

"کیا ہوا ہے آئینہ.. "حفصہ کی آواز پر آئینہ اس کی جانب مڑی تھی..

"یار حفصہ میرا موبائل میز پر رکھ تھا.. اب مل نہیں رہا.. "آئینہ نے پریشانی سے کہا تھا..

"یہی ہو گا تم فکر نہ کرو.. تم یہاں دیکھو میں وہاں دیکھتی ہوں.. "حفصہ نے اسے حوصلہ دیا تھا..

آئینہ کی نظر سامنے کھڑے شخص کے ہاتھ پر پڑی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں..

"مسٹر زید.. آپ کو یہ حرکت زیب نہیں دیتی.. "زید جو کال پر بات کر رہا تھا آئینہ کی آواز پر اس

کی جانب متوجہ ہوا تھا..

زید نے اسے ہاتھ سے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا..

"واؤ ایسی حرکتیں ہی نہ کریں نہ مسٹر زید جس کے بعد آپ کو لوگوں کو اشاروں سے خاموش کروانا پڑے .."

زید نے کال کٹ کر دی تھی ..

"ایکس کیوز می .." زید خان کو وہ حیران کر گئی تھی .

"ایکس کیوز کو سائنڈ پر رکھیں .. آپ دنیا کے ٹاپ بزنس مین ہیں آپ کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے تو پھر آپ نے کیا سوچ کر یہ حرکت کی تھی .." آئینہ نے افسوس کرتے ہوئے کہا تھا ..

"کیا بول رہیں ہیں آپ .. دماغ سیٹ ہے نہ .. اوو میں تو بھول گیا تھا .. دماغ اور آئینہ شاہ تو دو الگ الگ چیزیں ہیں نہ .." زید خان نے اسے جلاتے ہوئے کہا تھا ..

وہ زید خان تھا جسے کسی بھی انسان سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کوئی اسے کیا کہتا تھا اس کے بارے میں کیا سوچتا تھا .. لیکن آئینہ شاہ کی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی زید خان بہت غور سے سنتا تھا .. اس کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی زید خان پر بہت اثر کرتی تھیں ..

"دیکھیں مسٹر زید آپ کو یہ حرکتیں زیب نہیں دیتیں .." آئینہ نے اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا ..

"ایک سیکنڈ کون سی حرکتیں اور کیا بول رہیں ہیں آپ .." زید نے نا سمجھی سے کہا تھا ..

"تو آسان لفظوں میں پوچھتی ہوں، میرا موبائل چوری کیوں کیا .."

"واٹ چوری .." زید خان کا دل کیا کہ وہ اسے بتائے کہ وہ دنیا کا ٹوپ بزنس مین ہے اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہے ..

"یس چوری.. آئینہ پر سکون تھی..

"میں نے کیا چوری کیا ہے زرا آپ مجھے بتائیں گی.. "زید آئینہ کے قریب آیا تھا..

"میرا موبائل جو میں اس میز پر بھول کر گئی تھی اور آپ نے چھپا لیا.. " آئینہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی..

"اور یہ آپ سے کس نے کہا ہے کہ میں نے آپ کا موبائل چوری کیا ہے.. یقیناً آپ نے اپنا چھوٹا سا دماغ چلایا ہو گا تو آپ کی اطلاع کے لیے میں آپ کو بتا دوں کہ میرے اتنے برے دن نہیں آئے کہ میں آپ کا موبائل چوری کروں، دوسری بات یہ موبائل میز پر نہیں نیچے زمین پر گرا ہوا تھا.. برائے مہربانی موبائل کا خیال رکھا کریں کیونکہ اس میں بہت سے چیزیں موجود ہوتی ہیں اپنے دماغ کی طرح اسے جگہ جگہ نہ پھینکا کریں.. "زید خان نے اسے صفائی دینا لازمی سمجھا تھا..

آئینہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو بہت پیار سے اس کی بے عزتی کر گیا تھا..

زید اندر کی جانب بڑھ گیا تھا.. جبکہ آئینہ وہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی..

"زید خان تم نے میرے دماغ کا مزاق اڑایا نہ اللہ کرے تم کنگال ہو جاؤ.. " آئینہ نے اپنے موبائل کی جانب دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا تھا..

آئینہ کی بات پر زید خان مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

براق کی نظر ایک جگہ پر ٹکی ہوئی تھی جہاں حفصہ خان آئینہ سے باتیں کر رہی تھی..

"براق.. " احان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا ..

"ہاں.. " براق نے احان کی جانب دیکھا تھا ..

"کتنی محبت ہے تجھے اس سے... " احان جواب جانتا تھا ..

"پتہ نہیں مجھے تو بس اس کے بارے میں سوچنا اچھا لگتا ہے.. اس سے بات کرنا اچھا لگتا ہے.. اس کے لیے دعا کرنا اچھا لگتا ہے.. مجھے اس کا مسکراتے رہنا اچھا لگتا ہے.. میرے بس میں ہو تو میں قوس و قزح کے سارے رنگ اس کے مقدر میں ڈال دوں.. اس پر آنے والی ساری مصیبتیں خود پر لے لوں.. اس کے دکھوں کو خود سے لگا لوں.. اپنے حصے کی ساری خوشیاں بھی اس کے حصے میں ڈال دوں.. " براق کے جذبات بالکل واضح تھے ..

"اگر وہ تجھے نہ ملی تو.. "

احان کی بات پر براق نے اس کی جانب دیکھا تھا اور مسکرایا تھا ..

"اکثر محبتیں ادھوری بھی رہ جاتی ہیں.. اور اگر وہ مجھے نہیں ملی تو کوئی بات نہیں مجھ میں جتنی محبت تھی میں اس کے نام کر چکا ہوں.. اس کے بعد مجھ میں کچھ نہیں بچتا یہاں تک کہ میں خود بھی نہیں.. میں نے اپنا دل اور آنکھیں اس کے تابع کر دیں ہیں اس کے بعد میرا زمانے کی کسی لڑکی سے کوئی واسطہ نہیں ہے.. " براق نے حفصہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا ..

براق کا بولا ایک ایک الفاظ احان نے محسوس کیا تھا.. اور احان یہ بھی جانتا تھا کہ وہ براق شاہ کی زندگی کی پہلی اور آخری عورت ہے.. اس سے پہلے تو براق کو محبت کا م بھی نہیں پتا تھا.. احان کو اتنا تو یقین تھا کہ براق شاہ اس کے بعد کسی کا نہیں ہو سکتا..

براق نے احان کی جانب دیکھا تھا.. جس پر احان مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے خوشی نہیں ہے کیا تمہیں.. " مراد نے حوریہ کو گہری سوچ میں مبتلا دیکھا تو سوال کیا..

"نہیں.. کیونکہ مجھے تم سے محبت نہیں ہے.. " حوریہ نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا تھا..

"جانان تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ میری محبت کافی ہے ہم دونوں کے لیے.. " مراد کے لہجے سے اس کی محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا..

مراد کی بات پر حوریہ نے اس کی جانب دیکھا تھا.. حوریہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا.. مراد شاہ کا نور جیسا چہرہ.. اس کی دلکش مسکراہٹ.. چمکتی آنکھیں.. مسکرانے کے باعث گالوں پر ڈمپل نمایاں ہوئے تھے.. ایک سیکنڈ کے لیے حوریہ کو اپنی قسمت پر رشک ہوا تھا..

"تمہارے ڈمپل.. " حوریہ نے اس کے ڈمپل پہلی دفعہ دیکھے تھے.. کیونکہ وہ بہت کم ایسے ہنستا تھا..

"تو.. تمہیں نہیں پسند ہے کیا.. ہم پلاسٹک سرجری کروالیں گے.. " مراد کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ حوریہ اس سے بات کر رہی تھی..

"نہیں.. " حوریہ فوراً بولی تھی..



"اسکا مطلب تمہیں ڈمپل پسند ہیں.. " مراد نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ڈمپل تو بہت اچھے لگتے ہیں.. کوئی پاگل ہی ہوگا جو سرجری کروائے گا.. ڈمپل سے تو سب محبت کرتے ہیں.. " حوریہ ٹھہر ٹھہر کر ساری بات بول گئی تھی..

"اور ڈمپل والے سے.. " مراد نے پیار بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا..

"یہ تو آپ کو ہی پتا ہو گا نہ کہ کون آپ سے سے محبت کرتا ہے.. " حوریہ نے نا سمجھی سے کہا تھا..

"صحیح کہا تم نے.. ویسے تو سب محبت کرتے ہیں مجھ سے.. بس وہ ایک ظالم شخص مجھ سے محبت نہیں کرتا.. جس کی محبت مجھے چاہیے.. " مراد نے معصومیت سے کہا تھا..

حوریہ نے اس کی جانب دیکھا تھا جو آنکھوں میں ہزاروں خواہشیں لیے اس کی جانب دیکھ رہا تھا..

"زیادہ بولنا بری بات ہے.. " حوریہ کو اس کا اظہار محبت اچھا لگا تھا..

"تو جانان آپ بول لیں.. میں سن لوں گا آپ کو.. " مراد کے جذبات ابھر ابھر کر باہر آرہے تھے..

"میں کچھ بولتی ہوں تو.. آپ کی ساس آجاتی ہیں تلوار لے کر.. " حوریہ نے منہ بنایا تھا..

"اتنی پیاری حرکتیں نہ کرو.. میرا صبر آزما رہی ہو تم.. " مراد کا دل کیا تھا.. اسے خود سے لگا لے..

\*\*\*\*\*

رختی کا وقت ہو چکا تھا.. مریم خان اپنے بھائی کے سینے سے لگی رو رہی تھی.. مریم کو روتا دیکھ کر عالیہان کو تکلیف ہوئی تھی..

مریم فلزا اور حوریہ تینوں کی رخصتی ہو چکی تھی ..

\*\*\*\*\*

مریم شاہ عالیہان شاہ کے کمرے کو دیکھ رہی تھی .. عالیہان شاہ کا کمرہ بہت خوبصورت تھا .. اور آج اسے گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا جو اس کی خوبصورتی میں بہت اضافہ کر رہے تھے ..

"کہاں .." عالیہان اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا جب عرشہ اور آئینہ نے اسے روکا تھا ..

"اپنی بیوی کے پاس .." عالیہان شاہ مسکرایا تھا ..

"نہیں جاسکتے آپ .. پہلے نیگ دیں .." آئینہ اور عرشہ نے ہاتھ آگے کیے تھے ..

"کتنا صدقہ دوں میں اپنی خوبصورت بیوی کا .." عالیہان شاہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا ..

"بس پچاس ہزار .." آئینہ نے بے فکری سے کہا تھا ..

عالیہان شاہ نے اپنے جیب سے کریڈٹ کارڈ نکال کر ان دونوں کی جانب بڑھایا تھا ..

"ایک ہفتے کے لیے یہ آپ دونوں کا .. آپ جو چاہیے لے سکتی ہیں .."

"سچی .." آئینہ کی تو جیسے لوٹری نکلی تھی ..

"ہاں جی .. اب میں جاؤں سردارنی صاحبہ .." عالیہان نے عرشہ کی جانب دیکھتے ہوئے اجازت مانگی تھی ..

"جی .." عرشہ نے مسکراتے ہوئے اسے جانے کا راستہ دیا تھا ..

\*\*\*\*\*

مریم جو شہویز کی باتیں سوچ رہی تھی.. دروازے کھولنے کی آواز پر ڈری تھی..

عالیہان شاہ ایک ایک قدم بڑھاتا اس کے پاس آیا تھا..

عالیہان نے مریم کا گھونگھٹ اٹھایا تھا.. مریم نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا.. اسے عالیہان شاہ الگ لگا تھا..

"آپ کی منہ دکھائی.. "عالیہان نے ایک لال کلر کی ڈبی اس کی جانب بڑھائی تھی جو مریم نے تھام کی تھی..

عالیہان نے مریم کو ڈبی کھولنے کا کہا تھا..

مریم نے کانپتے ہاتھوں سے ڈبی کھولی تھی.. اس میں ایک خوبصورت سا پینڈنٹ تھا.. جس میں ڈائمنڈ لگا ہوا تھا..

مریم نے ڈائمنڈ کو غور سے دیکھا تھا.. جس پر قلم لکھا ہوا تھا..

"کیسا لگا.. "عالیہان کا لہجہ نرم تھا..

"بہت خوبصورت ہے.. قلم کیا ہوتا ہے.. "مریم نے. نظریں جھکائے کہا تھا..

"قلم مطلب تم.. مطلب میرا دل.. "عالیہان نے مریم کا ہاتھ بہت پیار سے تھاما تھا..

"مجھے کچھ بتانا ہے.. "مریم نے پہلے ہی ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اپنا ماضی اس سے نہیں چھوپائے گے..

"جی میں سن رہا ہو.." عالیہان نے مریم کے چہرے کی جانب دیکھا تھا..

"لیکن وعدہ کریں یہ بات آپ کسی کو نہیں بتائیں گے.. آئی ایم سوری لیکن میرا یہ بتانا لازمی ہے کیونکہ جھوٹ کی بنیاد کر رشتے نہیں بنتے.. اس لیے آپ کو سب پتا ہونا چاہیے.." وعدہ رہا.." عالیہان جانتا تھا وہ کیا کہنے والی ہے..

"ماضی میں میری زندگی میں ایک مرد تھا.." مریم نے اپنا ہاتھ عالیہان کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا تھا.. لیکن عالیہان نے اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا.. "آگے.." عالیہان چاہتا تھا کہ وہ اسے سب بتائے.. وہ اسے اپنا محافظ سمجھے..

"مجھے محبت ہوئی تھی.. اور پھر نامحرم سے محبت کہاں سکون دیتی ہے.. اس نے برباد کر دیا مجھے.. لیکن میرے اللہ نے میری عزت بچالی.." مریم نے ہوٹل والا سارا قصہ عالیہان کو بتایا تھا..

"آئی ایم سوری مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا لیکن.." مریم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.. عالیہان نے فوراً اسے خود سے لگایا تھا..

"مجھے معاف کر دیں.." مریم اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی..

"بچے کس بات کی معافی.. کوئی غلطی نہیں کی آپ نے.. یہ معنی نہیں رکھتا کہ ابھی بتایا ہے یا پہلے.. آپ نے بتایا ہے یہ کافی ہے میرے لیے.. اب آپ ایسی ہی روتی رہیں گی تو مجھے بہت تکلیف ہوگی.." عالیہان نے پیار سے اس کے بال سہلائے تھے..

مریم اس سے دور ہوئی تھی.. عالیہان نے اس کے آنسو بہت نرمی سے صاف کیے تھے..

"آپ کو برا نہیں لگا.." مریم نے عالیہان کی جانب دیکھا تھا جہاں پہلے جیسا ہی پیار موجود تھی..

مریم جو سوچ رہی تھی وہ اس پر چلائے گا.. اس پر غصہ کرے گا یہ جاننے کے بعد.. لیکن ایسا تو کچھ نہیں ہوا عالیہان نے تو اسے رونے کے لیے کندھا دیا تھا..

"بچے مجھے آپ.. آپ کا ماضی آپ کا حال آپ کا مستقبل سب قبول ہے.. مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ ماضی میں میرے بچے نے کتنے دکھ سہے ہیں لیکن آپ کا شوہر آپ کے حال اور مستقبل کی گیرائی لیتا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہمیشہ خوش رہیں گی.."

عالیہان نے مریم کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا..

\*\*\*\*\*

عمر کمرے میں داخل ہوا تھا.. فلزا بیڈ پر بیٹھی عمر کا انتظار کر رہی تھی..

عمر نے کوٹ اتار کر دور پھینکا تھا.. اور گرنے والے انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا..

عمر نے فلزا کا گھونگھٹ اٹھایا تھا.. پہلا الفاظ جو عمر منہ سے نکلا تھا وہ تھا 'ماشاء اللہ'..

"واؤ یار تم بہت خوبصورت ہو.." عمر نے نظر اتارنے والے انداز میں کہا تھا..

"شکریہ.." فلزا مسکرائی تھی..

"یار میں بہت تھک گیا.." عمر بیڈ پر لیٹا تھا..

"میری منہ دکھائی.. فلزا نے حیرانی سے کہا تھا..

"کون سی منہ دکھائی.. اس چہرے کو تو میں نے اتنی دفعہ دیکھا ہے.. اور ویسے بھی منہ دکھائی تو اس چہرے کی دی جاتی ہے جو آپ پہلی یا دوسری دفعہ دیکھ رہے ہو اور تمہارا چہرہ تو ایک دن میں مجھے چالیس دفعہ نظر آجاتا ہے.. "عمر نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"عمر ایک بات بتاؤ تمہاری گن کہاں ہے.. " فلزا نے عمر کو گھورا تھا..

"کبرڈ میں کیوں.. "عمر مسکرایا تھا..

"کیونکہ آج اس آفیسر کا اس کی بیوی اسی کی گن سے مرڈر کرے گی.. " فلزا کبرڈ کی جانب بڑھی تھی..

"بیوہ ہو جاؤ گی لڑکی.. "عمر نے معصومیت سے کہا تھا..

"کوئی بات نہیں دنیا بہت بڑی ہے.. " فلزا نے کبرڈ کھولی تھی..

فلزا کی نظر سامنے پڑے ایک خوبصورت سے بوکس پر پڑی تھی.. فلزا نے وہ بوکس اٹھایا تھا..

فلزا نے بوکس کھولا تھا.. جس میں بہت خوبصورت ہیروں کا بنا بریسلٹ تھا.. اس بریسلٹ کو دیکھ کر یہ اندازہ تو آسانی سے لگایا جاسکتا تھا کہ وہ پاکستان کا تو نہیں تھا..

"یہ.. " فلزا نے عمر کی جانب دیکھا تھا..

"تمہارا ہی ہے کیسا لگا.. "عمر نے فلزا کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھایا تھا..

"بہت خوبصورت ہے یہ تو بہت قیمتی لگ رہا ہے .."

"ہاں ہوگا قیمتی لیکن تم سے کم .." عمر نے فلزا کی کمر کے گرد بازو باندھے تھے ..

"یہ یہاں کا تو نہیں ہے .." فلزا ابھی بھی اسی بریسلٹ میں ابھی ہوئی تھی .. اس لیے اسے عمر کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس نہیں ہوئے تھے ..

"ہاں تو میں نے کب کہا یہ یہاں کا ہے .." عمر نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا تھا ..

"تو کہاں کا ہے .." فلزا نے عمر کی جانب دیکھا تھا ..

"اٹلی کا .."

"اٹلی. تو کیا تم .." فلزا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں ..

"ہاں میری جان میرا ارادہ شروع سے ہی نیک تھا .. وہ دراصل میں یہاں کچھ لوگوں کا بھلا کرنے آیا

تھا تو سوچا اپنا بھی کچھ بھلا کر لوں .." عمر نے آنکھ ماری تھی ..

"تو بتایا کیوں نہیں .." فلزا نے اس کے دل کے مقام پر مکہ مارا تھا ..

"پولیس والے کو مارنے کے جرم میں آپ پر کیس ہو سکتا ہے مسز عمر .." عمر نے دھمکی دی تھی ..

"آپ بھول رہے ہیں تو میں آپ کو یاد دلا دوں میں بریسلٹ فلزا خان ہو اپنا کیس لڑ سکتی ہو .. مسٹر

عمر .."

فلزا کی بات پر کمرے میں عمر اور فلزا کی ہنسی گونجی تھی ..



\*\*\*\*\*

مراد حوریہ کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا..

حوریہ زرا سی پیچھے ہوئی تھی ..

مراد نے حوریہ کا گھونگٹ اٹھایا تھا.. مراد نے ایک پیپرز اس کی جانب بڑھائے تھے ..

"یہ کیا ہے.. "حوریہ نے گھبراتے ہوئے کہا..

"خود دیکھ لو.. "مراد نے اس کے ہاتھ میں پیپرز پکڑائے تھے ..

حوریہ نے پیپرز کھول کر دیکھے تھے ..

"یہ تمہاری زمین ہے تم نے میرے نام کیوں کی ہے.. "حوریہ الجھی ہوئی تھی ..

"مجھے معلوم ہے غریب بچوں کے لیے این جیو بنانا تمہارا خواب ہے اسی لیے تم کام شروع کر سکتی

ہو.. "مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

"کیا.. کیا واقعی.. "حوریہ کو خوشی سی ہوئی تھی ..

"ہاں جی واقعی.. اور تم کل سے اپنے آفس جا سکتی ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تمہیں تمہارے خواب

پورے کرنے کی پوری اجازت ہے.. "مراد نے پیار سے کہا تھا..

"شکریہ.. لیکن اگر تم مجھے روکنے کی کوشش بھی کرتے تو بھی میں نہیں رکتی.. کیونکہ تم مجھے میرے

خواب پورے کرنے سے نہیں روک سکتے.. "حوریہ کو آج اس سے ڈر نہیں لگ رہا تھا ..

"ہاں میں جانتا ہوں تم براق شاہ کی بہن ہو اسی کی طرح بلا کی ضدی.." مراد شاہ کو کچھ یاد آیا تھا..

\*\*\*\*\*

احان صوفے پر لیپ ٹوپ پر کام کر رہا تھا.. جب عرشہ اس کے پاس آئی تھی..

"مجھے ایک بات پوچھنی تھی.." عرشہ کھڑی تھی..

"حکم.." احان نے لیپ ٹوپ بند کر کے سائیڈ پر رکھا تھا.. اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا..

"دیکھو مجھے نہیں پتا لیکن میں نے تمہاری اور براق کی باتیں سن لیں تھی.." عرشہ اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھ رہی تھی..

"اچھا.." احان سیدھا ہو کر بیٹھا تھا..

"کیا براق واقعی آپ سے اتنی محبت کرتا ہے.." عرشہ احان کے پاس ہوئی تھی..

"جی نہیں.. براق کو جو آپ کی آپ سے ہے وہ محبت نہیں عشق ہے.." احان مسکرایا تھا..

"براق کو کب سے پسند ہے آپی.."

"اکتوبر سے.." احان مسکرایا تھا..

"کیا.. لیکن.."

"جی ہاں.. براق نے حفصہ کو اکتوبر میں ہی دیکھا تھا پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ اس نے حفصہ کو شادی

پر دیکھا تھا.."

"مطلب براق کو چار مہینوں سے آپی پسند ہیں.. بتایا کیوں نہیں انھوں نے .."

"جی.. بس جلد ہی بتائے گا.. داجی جلد ہی اس کا رشتہ لے کر جائیں گے ."

"اچھا.. براق ویسے بہت اچھا ہے.. "عرشیہ مسکرائی تھی .."

\*\*\*\*\*

اورحان لاؤنچ میں موجود تھا ..

"اورحان.. عمر نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ.. "جنت کی آواز پر اورحان اس کی جانب مڑا تھا ..

"کچھ برا بھی نہیں کیا.. " اورحان نے لا پرواہی سے کہا تھا ..

"دراصل اگر تم چاہتے تو تم اسے روک سکتے تھے لیکن سارے فساد کی جڑ ہی تم ہو.. " جنت چلائی تھی ..

"اور تم فساد کا پورا پودا ہو.. " اورحان بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا ..

"تم.. " اورحان ہر دفعہ کی طرح جنت کو جلا گیا تھا ..

"مس جنت یہاں حویلی کے چاروں طرف کیمرے لگے ہوئے ہیں.. آپ پلیز آئندہ سے رات کے اس

پہر مجھ سے ملنے مت آئیے گا کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا.. " اورحان نے معصومیت سے کہا تھا ..

اورحان اندر کی جانب بڑھ گیا تھا.. جب کہ جنت وہی کھڑی اسے گھور رہی تھی ..

\*\*\*\*\*

احان لیپ ٹوپ پر کام کر رہا تھا..

عرشہ بے سکون ہو رہی تھی.. عرشہ نے احان کی جانب دیکھا جہاں وہ پر سکون سا بیٹھا کام کر رہا تھا..  
احان کو دیکھ کر عرشہ کو اپنے آپ میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا..

عرشہ اٹھ کر بیٹھی تھی.. اب وہ ایک ایک قدم اٹھاتی اس کی جانب بڑھی تھی..

احان نے بنا اس کی جانب دیکھے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا..

"تمہیں کیسے پتا چلا میں ہو.. "عرشہ صوفے پر اس کے برابر بیٹھی تھی..

"من پسند انسان کی موجودگی کا احساس خود بہ خود ہو جاتا ہے.. "عرشہ لیپ ٹوپ کی اسکرین کو دیکھ کر  
مسکرایا تھا..

احان کی بات پر عرشہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی..

یہ بات سچ ہے وہ اس شخص کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی لیکن اب اسے احان کی عادت ہونے لگی  
تھی.. وہ اتنی کمزور تو نہ تھی کہ کوئی بھی مرد اس کی تعریف کرتا تو وہ مسکرا دیتی.. لیکن احان کے  
منہ سے اپنی تعریف سن کر اسے سکون آتا تھا.. ایک عجیب الگ سی خوشی ہوتی تھی..

"کیا ہوا ہے تمہیں نیند نہیں آرہی کیا.. "عرشہ کی نظریں وہ خود پر محسوس کر چکا تھا..

"نہیں وہ دراصل مجھے چائے پینی ہے.. "عرشہ ہڑبڑاہٹ میں بولی تھی..

"یہ تو اچھی بات ہے.. جاؤ بنا کر لاؤ میرے لیے بھی بنا لانا پلیز.. " احان نے پیار سے کہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا عرشہ کو کچھ بھی نہیں آتا تھا..

"مجھے کام کرنا نہیں آتا.. " عرشہ نے نظریں جھکائی تھیں..

"کوئی بات نہیں میں ہو نہ آجاؤ ساتھ بناتے ہیں.. " احان کو عرشہ کا جھکا سر برا لگا تھا..

"لیکن تم کیسے.. " عرشہ نے احان کو اٹھتا دیکھ کر فوراً کہا تھا..

"کیا کیسے ہاتھوں سے بناؤں گا اور اگر تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ میں سردار ہو تو مسز احان میں آپ کو بتا دوں میں اس حویلی کے باہر سردار ہو اس حویلی کے اندر صرف عرشہ شاہ کا شوہر ہوں.. " احان نے اپنا ہاتھ عرشہ کی جانب بڑھایا تھا..

عرشہ نے احان کا ہاتھ تھام لیا تھا..

\*\*\*\*\*

"ویسے وہ زرا سا کھڑوس ہے لیکن ہے تو میری پہلی محبت ہی نہ.. " آئینہ بیڈ پر لیٹی خود سے باتیں کر رہی تھی..

"مجھے بتا دینا چاہیے اسے.. ہاں تو پھر میں کل جا کر اسے بتا دوں گی کہ آئینہ شاہ کو زید خان سے بے پناہ محبت ہے.. " آئینہ نے مسکراتے ہوئے اپنا ٹیڈی بیر اپنے سینے سے لگایا تھا..

کب وہ نیند کے آغوش میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا..

\*\*\*\*\*

"دیکھو پہلے پانی ڈالتے ہیں پتیلے میں.. " احان عرشہ کو چائے بنانا سکھا رہا تھا.. اور عرشہ بہت غور سے اسے سن رہی تھی ..

"یہ دیکھو بن گئی.. سمجھ آیا کیسے بناتے ہیں.. " احان نے چائے کا ایک کپ عرشہ کو تھامایا تھا ..

"ہاں.. " عرشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

"تو بتاؤ کیسے بنتی ہے چائے.. " احان نے عرشہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا ..

"پہلے چینی ڈلتی ہے اس کے بعد.. " ابھی عرشہ بول ہی رہی تھی کہ احان کا قبضہ کچن میں گونجا تھا ..

"ت. تم ہنس کیوں رہے ہو.. ایک سیکنڈ.. " عرشہ نے احان کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا ..

"کیا ہوا.. " عرشہ کو اپنے جانب غور سے دیکھتے احان نے ابرو اچکائے تھے ..

"دوبارہ ہنسو.. " عرشہ نے احان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ..

عرشہ کے کہنے پر احان ہنسا تھا ..

"دیکھو زرا تمہارے تو ڈمپل پرتے ہیں.. " عرشہ کسی پانچ سال کے بچے کی طرح خوش ہوئی تھی ..

"ہیں.. کیا کہہ رہی ہو.. سچی کھاؤ قسم.. " احان نے بھی اسے کے انداز میں حیرانی سے کہا تھا ..

"کیا تم میرا مزاق اڑا رہے ہو.. " عرشہ نے منہ بنایا تھا ..

"نہیں بچے میں مزاق کر رہا تھا.. " احان مسکرایا تھا ..

"مہمم.. مزاق اڑانے کا سوچنا بھی مت ورنہ تم تو اچھے سے جانتے ہو میں کون ہوں.. "عرشیہ نے اپنی سرداری کی دھمکی دی تھی..

"جی جی.. میری کہاں اتنی مجال کہ میں عرشیہ احان شاہ کو دھمکی دوں.. "احان نے سر جھکاتے ہوئے کہا تھا.. جس پر عرشیہ مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے تین بج رہے تھے جب براق کی آنکھ کھلی تھی.. براق نے کپڑے چینج کر کے وضو کیا تھا.. اپنی بلیک کلر کی شال اپنے ارد گرد لپیٹی تھی.. اور حویلی سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا..۔۔۔ براق نے مسجد میں قدم رکھا تھا.. دو نفل تہجد پڑھنے کے بعد اب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے..

"اے میرے خالق تو ہر چیز پر قادر ہے.. مجھے میرے گناہوں کے لیے معاف کر دے.. میرے دل کے بوجھ کو ہلکا کر دے.. میں بہت تھک گیا ہو.. اے میرے مالک مجھے تیرے ایک ایسے شخص سے محبت ہو گئی ہے جس کا ملنا ناممکن سا لگتا ہے.. اے اللہ تجھے تیرے محبوب کا واسطہ مجھے میرا محبوب دے دے.. وہ لڑکی مجھ میں بس چکی ہے.. میں چاہ کر بھی اسے بھول نہیں پا رہا.. مجھ سے وہ بھلائی نہیں جائے گی.. اللہ میاں میں نے زندگی میں صرف دو عورتوں کو شدت سے چاہا ہے پہلی میری ماں اور دوسری حفصہ خان.. میری ماں نے میرا بہت دل دکھایا ہے.. جس کے لیے میں انھیں چاہ کر بھی معاف نہیں کر پا رہا.. اب دوبارہ میری من پسند عورت کے ہاتھوں میرا دل نہ ٹورنا.. مجھے وہ دے



دے.. میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا.. براق شاہ کی روح میں بس چکی ہے وہ.. "براق شاہ سجدے میں گرا رہا تھا..

"بابا یہ براق شاہ روز یہاں آکر تہجد پڑھتا ہے.. اور دعا مانگتے وقت روتا ہے.. ایسا کیوں.. کیا اسے کوئی پریشانی ہے کیا.. "رحمان صاحب کے بیٹے نے رحمان صاحب سے سوال کیا تھا..

"بچے ہدایت.. ہدایت سننے میں لفظ بہت چھوٹا ہے لیکن اس کے معنی بہت بڑے ہیں.. یہ اسی انسان کو ملتی ہے جو اسے ڈھونڈتا ہے اسے پانے کی کوشش کرتا ہے.. اور جو پالیتا ہے وہ غنی ہو جاتا ہے.. یہ بھی صرف انھی کو حاصل ہوتی ہے جنہیں رب العالمین اپنا قرب دینا چاہتا ہے.. اسے بھی ہدایت مل گئی ہے.. اسے خدا نے اپنے قریب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے.. "رحمان صاحب براق کی جانب دیکھ رہے تھے جو سجدے میں گرا رہا تھا..

"اور خدا اپنے قریب کیسے کرتا ہے.. "رحمان صاحب کے بیٹے نے رحمان صاحب کو دیکھا تھا..

"آزمائشیں دے کر.. اور آزمائش ہمیشہ من پسند شخص سے ہوتی ہے.. اور یقیناً خدا اسے اس کے من پسند شخص سے آزما رہا ہے.. "

"کیا.. خدا اسے اس کے من پسند شخص سے نوازے گا.. "

رحمان صاحب اپنے بیٹے کی بات پر مسکرائے تھے..

"پہلا سجدہ اگر تم اس کی چاہت میں کرو گے تو دوسرے سجدے میں وہ تمہیں تمہاری چاہت سے نوازے گا.. "

"اور اگر اس کی دعا قبول نہ ہوئی تو.."

"دعا کی قبولیت میں دیری ہو سکتی ہے لیکن بچے دعا کبھی رد نہیں ہوگی.. اور جب وہ آزماتا ہے تو نوازتا بھی ہے.. "رحمان صاحب نے براق کی جانب دیکھا تھا جو اب بھی سجدے میں ہی جھکا ہوا تھا..

\*\*\*\*\*

"آج میں اسے اپنے دل کی بات کہہ کر رہو گی.. باقی وہ کھڑوس جو کہے گا دیکھا جائے گا.. "آئینہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی شال صحیح کر رہی تھی...

"چلیں مظفر لالا.. "آئینہ نے حویلی کے باہر آتے ہوئے کار کے پاس کھڑے مظفر کو مسکراتے ہوئے کہا..

"کہاں چلنا ہے آئینہ بیبی.. "مظفر جتنا احترام احان کا کرتا تھا اتنا ہی احترام وہ آئینہ شاہ کا کرتا تھا... "خان حویلی.. "آئینہ نے خوشی سے کہا تھا.. جس پر مظفر نے کار کا دروازہ کھولا تھا.. اب وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا..

تیس منٹ کے بعد وہ کار خان حویلی کے باہر جا کر رکی تھی..

آئینہ خوشی سے کار سے اتری تھی اور خان حویلی کے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی.. مظفر وہی کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا..

آئینہ جو بہت خوش تھی یہ سوچ کر کہ وہ زید خان سے آج اپنے دل کی بات کہے گی.. حویلی کے لاؤنچ کے مناظر دیکھ کر اس کے دل پر ایک گہری چوٹ لگی تھی..

حویلی کے لاؤنچ میں موجود عائشہ خان جو زید خان کی باہوں میں گری ہوئی تھی.. یہ دیکھ کر آئینہ نے اپنے قدم حویلی کے باہر کی باہر بڑھائے تھے وہ بھاگتے ہوئے کار میں آکر بیٹھی تھی..

"چلین مظفر لالا.. " آئینہ نے اپنے رخصت سے بہتا ہوا ایک آنسو صاف کیا تھا.. آج اسکا دل بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا..

"عائشہ سنبھل کر چلا کرو.. " زید خان نے اسے خود سے دور کیا تھا..

"زید میں گرنے والی تھی اگر تم نے مجھے گرنے سے بچا ہی لیا ہے تو احسان تو مت جتاؤ.. " عائشہ نے ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کیے تھے..

"مس عائشہ یہ آخری دفعہ تھا اس کے بعد اگر تمہارے ہڈی بھی ٹوٹ گئی نہ تب بھی نہیں بچاؤں گا.. " زید خان نے غصیلے انداز میں کہا تھا اور اوپر اپنے روم کی جانب بڑھا تھا...

جب کہ عائشہ منہ بناتی رہ گئی تھی..

\*\*\*\*\*

آئینہ جب سے آئی تھی اپنے کمرے میں ہی بند تھی.. کھانے کے لیے بھی وہ نیچے نہیں آئی تھی.. احان اور مراد نے دروازے پر نوک کیا تھا..

"آجائیں.. " آئینہ نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے تھے..

"نچے تمھارے طبعیت تو صحیح ہے نہ تم کھانے کے لیے بھی نیچے نہیں آئی.. "مراد نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بہت پیار سے سوال کیا تھا..

"ہاں... لالا میں ٹھیک ہوں.. " آئینہ بامشکل مسکرائی تھی..

"کیا تم روئی تھی.. " احان نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا تھا کیونکہ آئینہ کی آنکھیں سوچی ہوئی تھیں..

"نہیں لالا آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.. " آئینہ نے اپنے آنسو اندر دھکیلے تھے.. وہ تینوں ایک دوسرے بھی بہت اٹیچ تھے.. ایک دوسرے کی پریشانی بن بولے سمجھ جاتے تھے..

"نہیں یہ غلط فہمی نہیں ہے تم روئی تھی.. " احان یہ تو اندازہ لگا چکا تھا کہ اسے کوئی پریشانی ہے.. آئینہ فوراً احان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی..

"گڑیا.. " احان نے اس کے بال سہلائے تھے..

"کیا ہوا ہے بچے.. " مراد نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"وہ میرا سر بہت درد کر رہا ہے.. تکلیف ہو رہی ہے.. " آئینہ نے نظریں جھکائے کہا تھا.. اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے بھائیوں کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بول سکے کیونکہ وہ فوراً اس کا جھوٹ پکر لیتے تھے..

"تم نے میڈیسن لی ہے.. " احان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے..

"ہاں.. "آئینہ نے ایک لفظی جواب دیا تھا..

"بچے اس میں رونے والی کون سی بات ہے.. ہم تو کبھی نہیں روئے جب تم ہمارے سر میں درد کر دیتی ہو.. " مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

آئینہ بھی مسکرائی تھی..

"آئسکریم کھانے چلیں وہ بھی چاکلیٹ والی.. " مراد نے خوفناک انداز میں کہا تھا..

"ہاں.. "آئینہ نے خوشی سے سر ہلایا تھا.. جس پر احان اور مراد دونوں ہنسنے لگے.. وہ دونوں آئینہ شاہ کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے..

"ویسے آپ دونوں یہاں کیا کرنے آئے تھے.. "آئینہ نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا..

"ہاں وہ صبح سے سردرد دکھا نہیں نہ تو پریشانی سی ہو رہی تھی.. " مراد نے آئینہ کا گال کھینچا تھا.. جس پر آئینہ نے اس کے بازو پر ایک مکا مارا تھا..

"وہ کچھ ضروری بات کرنی تھی.. " احان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا..

"جی بولیں.. لالا.. "آئینہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی..

"دیکھو گڑیا یہ تمہاری زندگی کا بہت اہم فیصلہ ہے کوئی تمہیں فورس نہیں کرے گا تمہارا جو فیصلہ ہوگا وہی شاہ حویلی کا فیصلہ ہوگا.. " احان نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"اچھا.. بات کیا ہے لالا.. "آئینہ نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا..

"دیکھو بچے.. داجی کے دور کے ایک رشتہ دار ہیں جو عالیہان لالا کی شادی میں آئے تھے.. انھوں نے تمھیں وہی دیکھا تھا انہیں تم ان کے بیٹے کے لیے بہت پسند آئی تھی اسی لیے انھوں نے تمھارا ہاتھ مانگا ہے.. لڑکا بہت اچھا ہے.. ہم اس سے مل چکے ہیں.. اس کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے اپنے ماں باپ کا اکلوتا ہے.. اگر تم راضی ہو تم ہم ہاں کریں گے ورنہ ہم ہاں نہیں کریں گے.. "مراد نے سارا معاملہ اسے بتایا تھا..

"کیا... آپ دونوں کو وہ لڑکا پسند ہے.. " آئینہ نے ان دونوں کو دیکھا تھا..

"ہمیں تو اچھا ہی لگا تم اپنا بتاؤ دیکھو تم ٹائم لے لو آرام سے سوچ کر بتاؤ.. ہم نہ کر دیں گے اس رشتے کے لیے.. " احان نے مسکرا کر کہا تھا..

"جب میرے بھائیوں کو پسند ہے وہ راضی ہیں.. تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے.. " آئینہ نے ان دونوں کو گلے لگایا تھا جس پر وہ مسکرائے تھے..

"اچھا ہم.. داجی کو بتا دیتے ہیں تمھارا فیصلہ تم آرام کرو.. " احان نے اس کا ہاتھ چوما تھا..

"اوکے.. " آئینہ نے ادب سے کہا تھا..

"چلو بندریا آرام کرو.. " مراد نے بھی اس کا ہاتھ چوما تھا..

"احان لالا مراد لالا تنگ کر رہیں ہیں.. " آئینہ نے ہمیشہ کی طرح اپنا مضبوط ہتھیار اپنایا تھا..

"اوو.. مراد تمھیں میں صحیح کروں.. " احان نے مراد کو پکڑا تھا.. اور کمرے کے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا..

جس پر آئینہ مسکرائی تھی.. مسکراتے مسکراتے اس کی آنکھ سے آنسو بہا تھا.. کب وہ ہنسی رونے میں بدل گئی پتا ہی نہیں چلا..

وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے رو رہی تھی.. اس کے دل میں تکلیف سی تھی.. زید خان نے اس کا دل توڑا تھا...

جب کوئی شخص منہ کو دونوں ہاتھوں میں چھوپائے رو رہا ہو تو وہ بے بسی کی انتہا پر ہوتا ہے..

\*\*\*\*\*

سب لوگ ناشتے کی میز پر موجود احان کا انتظار کر رہے تھے..

مریم عالیہان شاہ کے برابر میں بیٹھی تھی جب کہ حوریہ مراد شاہ کے برابر میں اور عرشہ کی برابر والی کرسی خالی تھی.. جو احان شاہ کی تھی..

"اسلام وعلیکم.." احان نے آتے ہیں سلام کر کے حاجی کے ہاتھوں کو چوما تھا..

سب لوگوں نے سلام کا جواب دیا تھا.. سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے..

عرشہ نے احان کی جانب دیکھا تھا.. جہاں ایک قسم کا نور تھا.. احان کی چمکتی نیلی آنکھیں.. وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہا تھا لیکن سفید سوٹ پہنے کے باعث اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو چکا تھا..

عرشہ کا دل آج صبح سے گھبرا رہا تھا.. ایسے جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو.. احان کو لے کر عرشہ کے دل میں خوف سا آرہا تھا.. نا جانے کیا ہونے والا تھا..



"چلیں.. میں جا رہا ہوں حاجی خدا حافظ.. " احان نے اٹھتے ہوئے کہا تھا..

احان باہر کی جانب بڑھ گیا تھا.. عرشہ بھی اس کے پیچھے گئی تھی..

"احان.. " احان جو حویلی سے باہر نکل کر اپنی کار کی جانب بڑھا تھا عرشہ کی آواز پر رکا تھا..

"جی.. " احان نے عرشہ کی جانب حیرانی سے دیکھا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی احان کا نام نہیں لیتی تھی..

اور جب سے ان کی شادی ہوئی تھی ایک دفعہ بھی اس نے احان کو خدا حافظ نہیں کہا تھا..

"تم کہاں جا رہے ہو.. "

"پہلے پنچائیت پر جاؤں گا اس کے بعد ڈیرے پر جاؤں گا کیونکہ بہت کام ہے کیوں کچھ کام ہے کیا

تمہیں اگر تمہیں کام ہے تو میں رُک جاتا ہوں.. " عرشہ احان کو پریشان سی لگی تھی..

"نہیں کام تو نہیں تھا.. لیکن تم مت جاؤ.. " ناجانے کیوں آج احان کا خود سے دور جانا عرشہ کو خوف

میں مبتلا کر رہا تھا..

"کیا ہوا ہے عرش.. کوئی پریشانی ہے کیا.. تمہاری طبیعت تو صحیح ہے نہ.. " احان نے عرشہ کے ماتھے

کو ہاتھ لگایا تھا..

"ہاں.. سب ٹھیک ہے.. چلو تم جاؤ لیکن اپنا خیال رکھنا.. خدا حافظ.. " عرشہ بامشکل مسکرائی تھی..

"جیسا آپ کہیں.. اپنا خیال رکھنا عرش.. " احان نے پیار سے کہا تھا.. اور کار اسٹارٹ کر کے چلا گیا

تھا..

احان کو خود سے دور جاتا دیکھ عرشہ کے من میں بہت عجیب عجیب سے خیال آرہے تھے۔ ایسے جیسے کہ اب وہ کبھی نہیں مل پائیں گے ...

"اللہ میاں میرے سردار کو اپنی حفظ وامان میں رکھنا جو مصیبت اس پر آنی ہو مجھ پر آجائے اسے ہر بلا سے محفوظ رکھنا۔" عرشہ نے من ہی من میں احان کی سلامتی کی دعا کی تھی ..

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے پھوپھو۔" فلزا نے شائستہ بیگم کو پریشان دیکھا تو سوال کیا ..

"کچھ نہیں بچے۔" شائستہ بیگم مسکرائی تھیں ..

"کچھ تو ہوا ہے بتائیں کیا ہوا ہے۔" زید بھی صوفے پر ان کے پاس بیٹھا تھا ..

"میرا دل گھبرا رہا ہے۔" شائستہ بیگم پریشانی سے بولی تھی ..

"کیوں کیا ہوا ہے۔ طبیعت تو صحیح ہے نہ آپ کی۔" فرتاشیہ نے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا ..

"ہاں بچے طبیعت صحیح ہے لیکن عرشہ اور احان کو لے کر دل میں بہت برے برے خیالات آرہے

ہیں۔ جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔" شائستہ بیگم پریشان تھیں ..

"سب ٹھیک ہے۔ یہ بس وہم ہے آپ کا میری سویٹ چاچی۔" عمر نے پیار سے ان کے گالوں کو

ہاتھ لگایا تھا ..

"خدا کرے وہم ہی ہو۔" شائستہ بیگم نے گہری سانس لی تھی ..

"چاچی ایک بات بتاؤں اس حویلی پر کوئی مصیبت نہیں آسکتی.. " عمر نے پرسکوئی سے کہا تھا..

"اور وہ کیوں.. " حفصہ نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"کیونکہ کبھی بھی دو مصیبتیں ایک ساتھ ایک حویلی میں نہیں آسکتیں.. " عمر نے فلزا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا..

عمر کی اس بات پر جہاں سب کا قبہ گونجا تھا وہی فلزا نے کشن اٹھا کر عمر کو ماڑا تھا..  
"بی جان دیکھ رہی ہیں نہ آپ اپنی پوتی کی حرکتیں.. " عمر نے بی جان کی جانب معصومیت سے دیکھا تھا..

"وہ اپنے پوتے کی بھی حرکتیں دیکھ رہی ہیں.. " فلزا نے آنکھیں دکھائی تھیں..

"لڑکی کچھ آسرا کرو میرا تمہارا مجازی خدا ہو میں.. " عمر نے اکڑ کر کہا تھا..

"اچھا.. ایسی بات ہے پھر.. " فلزا نے حیرانی سے کہا تھا..

"جی ایسی ہی بات ہے.. " عمر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا..

"تو یہ لو پھر.. " فلزا نے ایک کشن اٹھا کر اسے مارا تھا.. جس پر سب کا قبہ گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم ڈاکٹر براق کیا میں اندر آسکتی ہوں.. " عرشہ دروازے پر کھڑی مسکرا رہی تھی..

براق جو پیشنٹ کی فائل پڑھ رہا تھا.. عرشہ کی آواز پر دروازے کی جانب متوجہ ہوا تھا..

"ارے بھابی آپ.. آجائیں.. " براق فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

"یہ تمہارے لیے ہے.. " عرشہ نے ایک ٹفن براق کی جانب بڑھایا تھا..

"یہ کیا ہے.. " براق نے عرشہ کے ہاتھ سے ٹفن تھاما تھا..

"کھیر.. گیس کرو یہ کس نے بنائی ہے.. " عرشہ کے چہرے پر ایکسائمنڈ تھی..

"ظاہر سی بات ہے.. بڑی امی نے بنائی ہو گی آپ کو تو آتی نہیں ہے بنانی.. " براق نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی..

"کیا... یہ میں نے بنائی ہے اپنے ان دو ہاتھوں سے اور کیا کہا تم نے مجھے کچھ بنانے نہیں آتا میں احان سے شکایت کرو گی.. " عرشہ نے احان کی دھمکی دی تھی جس پر براق کا قہقہہ گونجا تھا..

"گڑیا مزاق کر رہا ہوں.. ویسے کہاں سے دیکھ کر بنائی ہے.. " براق نے کھیڑ کی ایک چیچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا..

"وہ مراد سے ریپسی پوچھی تھی.. کیسی بنی ہے.. " عرشہ نے خوشی سے کہا تھا..

"بہت اچھی بنی ہے.. احان نے کھائی ہے کیا.. " براق نے عرشہ کے چہرے کو دیکھا تھا.. جو احان شاہ کے نام پر چمکنے لگتا تھا..

"نہیں.. مجھے لگا اچھی نہیں بنی اسی لیے میں یہاں آئی ہوتا کہ تم چکھ کر بتا سکو کہ کیسی بنی ہے اگر میں اس سردار کو جا کر دیتی اور اچھی نہ بنی ہوتی تو وہ میرا بہت مزاق اڑاتا.. " عرشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا..

"ارے اتنا بھی برا نہیں ہے میرا بھائی.. " براق عرشہ کی بات سمجھ چکا تھا..

"ہاں احان برا نہیں ہے.. " عرشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا..

"ہاں.. " براق نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا تھا کیونکہ عرشہ ہمیشہ احان کو عجیب و غریب باتیں بولتی تھی.. لیکن آج اس کا رویہ الگ تھا..

"کیا آپ کو احان پسند ہے.. " براق نے مسکراتے ہوئے کہا..

"ہاں بہت.. " عرشہ جو اپنی دُھن میں مگن تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کیا بول گئی ہے..

"یہ بات احان کو پتہ ہے.. " براق شاہ کے سوال پر عرشہ ہوش میں آئی تھی..

"کون سی بات.. " عرشہ نے براق کی جانب دیکھتے ہوئے کہا..

"یہی کہ احان شاہ آپ کو بہت پسند ہے جو آپ نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے.. " براق نے اسے اس کی بات یاد دلاتے ہوئے کہا..

"کیا.. یہ میں نے کہا.. نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس منہ سے نکل گیا ہو گا.. میں چلتی ہو.. حویلی میں بہت کام ہے.. "

عرشہ ہڑبڑائی تھی..

"اوکے جیسی آپ کی مرضی لیکن اگر پسند ہے تو مجھے بتا سکتی ہیں.. میں کسی کو بتاؤں گا نہیں.. " براق نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"پکا.. "عرشہ بھی براق کی بات پر ہنسی تھی..

"جی مسز احان شاہ.. " براق عرشہ کا مطلب سمجھ چکا تھا.

"چلیں.. خدا حافظ.. " عرشہ نے براق کو الوداع کہا تھا..

"میں. چھوڑ دیتا ہو آپ کو گھر.. " براق بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

"ارے نہیں.. میں کار میں آئی ہو.. " عرشہ نے براق کو کار کی کیزس اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فوراً کہا..

"اچھا.. تو پھر خیریت سے جایئے گا.. مسز احان.. " براق نے مسز پر زور دیا تھا..

براق کی بات پر عرشہ کھل پر ہنسی تھی...

\*\*\*\*\*

"ہاں مظفر لالا یہ فائل سنبھال کر رکھنی ہے.. یہ بہت ضروری فائل ہے.."

"جی احان بابا جیسا آپ کا حکم.. " مظفر نے احان شاہ کے حکم پر سر جھکایا تھا..

احان شاہ اپنی کار کی جانب بڑھ گیا تھا.. ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا کہ اسے ان نون نمبر سے کال آئی تھی.. جو اس نے اٹھالی تھی..

"ہیلو.. احان شاہ.. گاؤں کے سردار.. " دوسری جانب سے شہزیب ملک کی آواز گونجی تھی..

"کیوں کال کی ہے.. جلدی بتاؤ میرے پاس تمھاری طرح فالتو وقت نہیں ہے.. " احان نے بے زاریت سے کہا تھا..

"احان شاہ تمھاری سب سے قیمتی چیز آج میں تم سے چھیننے والا ہوں.. ایسی چیز جس کے جانے کے بعد تم پل پل مرو گے.." شہزیب کا قہقہہ گونجا تھا شہزیب کال کٹ کر چکا تھا..

"عرش.." احان کے لبوں سے پہلا نام عرشہ کا نکلا تھا.. اس کے ذہن میں پہلا خیال ہی عرشہ کا آیا تھا.. کیونکہ وہ عرشہ ہی تھی۔ جس کی جدائی احان شاہ برداشت نہیں کر سکتا تھا..

احان نے اپنی کار ہسپتال کی جانب ڈورائی تھی کیونکہ مراد نے اسے بتایا تھا کہ عرشہ براق سے ملنے گئی ہے..

پندرہ منٹ کے بعد احان شاہ کی کار ہسپتال کے باہر رُکی تھی.. براق کا ہسپتال احان شاہ کے ڈیرے سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا..

براق جو ہسپتال سے باہر آ رہا تھا.. احان شاہ کو پریشان دیکھ کر اس کے پاس آیا تھا..

"براق عرش کہاں ہے.." احان کی آنکھوں میں ڈر تھا جو براق دیکھ چکا تھا..

"وہ تو ابھی ابھی گئی ہے کیوں کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نہ.." براق نے احان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

"نہیں.. اس کی جان خطرے میں ہے.." احان نے سارا ماجرا براق کو بتایا تھا..

"چل میں تیرے ساتھ چلتا ہوں.. وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی.." براق اور احان کار کی جانب بڑھے تھے..

\*\*\*\*\*



عرشہ جو کار چلا رہی تھی.. اچانک رکی تھی..

عرشہ نے پانچ منٹ ہارن بجایا تھا.. لیکن سامنے کھڑا شخص ہٹ ہی نہیں رہا تھا..

عرشہ اپنی کار سے نیچے اُتری تھی..

"کیا مسئلہ ہے.. کار کیوں نہیں ہٹا رہے تم.. " عرشہ کا لہجہ سخت تھا..

"اسلام و علیکم.. عرشہ احان شاہ.. مجھے پہچانا.. " شہزیب ملک نے مسکراتے ہوئے کہا..

"نہیں.. اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کو پہچاننے میں.. " عرشہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا تھا...

"یہ تو غلط بات ہے.. احان شاہ مجھے اتنے اچھے سے جانتا ہے اور آپ مجھے جانتی نہیں ہیں.. چلیں میں

بتاتا ہوں احان شاہ کا جانی دشمن شہزیب ملک.. " شہزیب ملک نے اپنے جیب سے پسٹول نکالی تھی..

یہ سوچ کر کہ عرشہ ڈر گئی تھی لیکن وہ نہیں جانتا تھا.. وہ اتنی کمزور نہیں ہے..

"اوو شہزیب ملک.. ہاں میرے شوہر نے مجھے بتایا تھا کہ اس گاؤں میں ایک انسان کی شکل نما بھیڑیا

بھی رہتا ہے جو آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا.. " عرشہ نے اسے ناگوار نظروں سے سر

سے پاؤں تک دیکھا تھا..

ملک جو اپنی پسٹول پر انگلی پھیڑتے ہوئے مسکرا رہا تھا عرشہ کی بات پر غصے سے اس کی جانب دیکھا

تھا..

"بھولو مت تم یہاں اکیلی ہو.. میں جو چاہے کر سکتا ہوں اور تم کچھ کر بھی نہیں پاؤں گی.. " ملک نے

اپنا ہاتھ عرشہ کے چہرے کے قریب کیا تھا..

اس سے پہلے وہ عرشہ کو چھوتا.. ایک زوردار تھپڑ اس کی دائیں گال پر پڑا تھا..

"اور تم مت بھولو ملک.. میں احان شاہ کی بیوی ہو اور تمہارے لیے میں اکیلی ہی کافی ہو.." عرشہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے دھڑک کہا تھا..

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی.." ملک عرشہ کی جانب بڑھا تھا.. جب عرشہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کی بائیں گال پر مارا تھا..

"ایسے.. اور مجھ میں بہت ہمت ہے اتنی ہمت کہ تم جیسے گلی کے کتوں کو انسان بنانا عرشہ شاہ کو بہت اچھے سے آتا ہے.." عرشہ ملک کی جانب دیکھ کر طنزیہ مسکرائی تھی..

ملک جو یہ سوچ رہا تھا کہ وہ پسٹول نکالے گا تو عرشہ ڈر جائی گی لیکن وہ یہ بات بھول چکا تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی.. وہ عرشہ شاہ تھی احان شاہ کی بیوی.. جسے موت کے علاوہ کسی سے ڈر نہیں لگتا تھا.. کس کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے وہ بہت اچھے سے جانتی تھی..

"عرشہ شاہ..." عرشہ ابھی پلٹی ہی تھی.. کہ ملک کی آواز پر پلٹی تھی..

ایک زوردار گولی کی آواز گونجی تھی.. ملک کی پسٹول سے نکلی وہ گولی عرشہ کے دل کے مقام پر لگی تھی..

احان جو ابھی ابھی عرشہ کے پاس پہنچا تھا.. اس نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا..

اب مناظر ایسے تھے کہ ایک جانب احان شاہ اور براق شاہ موجود تھے جب کے دوسری جانب ملک اور عرشہ اور درمیان میں ایک پتلی سی گلی تھی جو کہ تقریباً پانچ منٹ کا راستہ تھا...

"عرش.. "احان فوراً عرشہ کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

احان کو یہاں آتے دیکھ ملک فوراً کار میں بیٹھ کر فرار ہو چکا تھا۔۔۔

"آہہہہہ.. "عرشہ درد سے کراہی تھی.. درد کی شدت سے وہ زمین پر گری تھی..

"عرش.. "احان نے فوراً عرشہ کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور اپنے قدم کار کی جانب بڑھائے تھے..

براق نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا تھا.. جہاں احان نے عرشہ کو بٹھایا تھا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا.. براق نے خود فرنٹ سیٹ سنبھالی تھی..

"احان.. "عرشہ نے درد کی شدت سے اس کا ہاتھ تھاما تھا.. احان نے عرشہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا..

"کچھ نہیں ہوگا.. عرش بس اپنی آنکھیں بند مت کرنا.. ہم بس پہنچنے والے ہیں.. "احان نے عرشہ کا ماتھا چوما تھا..

اتنا درد تو احان شاہ تو تب بھی نہیں ہوا تھا جب اس کے سینے پر گولی لگی تھی جتنا درد اسے عرشہ کو ایسی حالت میں دیکھ کر ہو رہا تھا..

"م. مجھے ک. کچھ کہنا ہے.. "عرشہ مشکل سے بول پا رہی تھی..

"ششش.. بعد میں بول لینا.. ابھی کچھ مت بولو.. تمہیں تکلیف ہوگی.. "احان نے اسے زور سے خود سے لگایا تھا..

احان کے گلے لگے عرشہ نے اس کی تیز ہوتی ڈھرنکیں بہت قریب سے سنی تھیں.. عرشہ کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے..

"ہیلو.. "براق شاہ نے ہسپتال میں کال ملائی تھی.. جو پانچ منٹ میں اٹھالی گئی تھی..

"یس سر.. "ہسپتال کی ریسپشنسٹ نے ادب سے کہا تھا..

"ابھی ابھی آپریشن روم تیار کرو... ہارٹ سرجری کرنی ہے اس ایمرجنسی.. ساری فی میلز ڈاکٹرز کو بولو کہ وہ تیار رہیں.. "براق نے آڈر دیا تھا..

"یس سر.. "ریسپشنسٹ کال کٹ کر کے اندر کی جانب بھاگی تھی..

"احان اس سے بات کر اس کی آنکھیں بند نہیں ہونی چاہیے.. "براق کے لہجے میں بہت فکر تھی..

"ہاں.. تو پلیرز جلدی چلا.. "احان کا دل پہلی دفعہ خوف میں مبتلا ہوا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیا.. "خان حویلی کے سب لوگ حویلی کے لاؤنچ میں موجود تھے.. جب فراز صاحب کو براق کی کال

آئی تھی.. ان کے ہاتھ سے موبائل زمین پر گرا تھا..

"کیا ہوا ہے.. "شائستہ بیگم ان کے پاس آئی تھیں..

"کیا ہوا ہے بابا.. "حفصہ نے فراز صاحب کا ہاتھ تھاما تھا..

"وہ عرشہ کو دل کے مقام پر گولی لگی ہے.. وہ ہسپتال میں ہے.. "فراز صاحب نے بے بسی سے شائستہ بیگم کو دیکھا تھا..

شائستہ بیگم لڑکھرائی تھی اس سے پہلے وہ گرتی فلزا اور فرتاشیہ نے انھیں تھام لیا تھا..

"مجھے اپنی بچی کے پاس جانا ہے.. فراز مجھے اپنی بچی کے پاس جانا ہے.. "شائستہ بیگم نے فراز صاحب کا تھامتے ہوئے کہا تھا...

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے احان.. "شاہنواز صاحب احان شاہ کے پاس آئے تھے.. جہاں براق بھی موجود تھا.

وہ دونوں اس وقت آپریشن روم کے باہر موجود تھے...

احان نے داجی کی جانب دیکھا تھا.. اور آج وہ پہلی دفعہ تھا جب احان شاہ کے پاس کچھ جواب نہیں تھا...

"براق کیسی ہے میری بچی.. "شاہنواز صاحب نے براق کی جانب دیکھا تھا.. کیونکہ احان شاہ کی آنکھوں سے وہ اندازہ لگا چکی تھے کہ وہ کتنا ٹوٹ چکا ہے..

"ڈاکٹرز نے ابھی کچھ نہیں کہا.. "براق نے شاہنواز صاحب کا ہاتھ تھاما تھا..

"کیا ہوا ہے کیسے لگی ہے میری بچی کو گولی.. "ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے کہ فراز صاحب بھی بھاگتے ہوئے وہاں آئے تھے..

"وہ ابھی آپریشن روم میں ہے.. دل پر گولی لگی ہے.. سرجری چل رہی.. " براق نے سب کچھ بتایا تھا..

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے.. کہ ڈاکٹر آپریشن روم سے باہر آئی تھیں..  
"ڈاکٹر میری بیوی.. " احان نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا تھا..

"دیکھیں.. ہم پوری کوشش کر رہے ہیں.. حالت بہت زیادہ نازک ہے.. یہ ان کی چیزیں.. " ڈاکٹر نے ایک بریسلٹ احان کی جانب بڑھایا تھا.. جو احان نے تھام لیا تھا.. وہ وہی بریسلٹ تھا جو اس نے عرشہ کو منہ دکھائی میں دیا تھا.. احان نے اس بریسلٹ کو بہت غور سے دیکھا تھا یہ بریسلٹ عرشہ نے آج پہلی دفعہ پہنا تھا مطلب وہ احان شاہ کو قبول کر چکی تھی..

احان ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ عرشہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا.. اسے پتہ چلا بھی تو ایسے وقت پر جب وہ نہ تو کھل کر خوش ہو پا رہا تھا اور نہ ہی رو سکتا تھا.. اس کے دل میں جیسے کسی نے تیر گھونپ دیا تھا جو نہ تو اندر جا پا رہا تھا اور نہ ہی نکل پا رہا تھا.. احان گھٹنوں کے بل زمین پر گر رہا تھا.. احان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کی روح اس کے جسم سے الگ کر کے اسے زندہ رہنے کے لیے کہہ رہا تھا..

"احان.. " براق اور زید اس کی جانب بڑھے تھے..

شاہنواز نے آج اپنے سب سے مضبوط پوتے کو بکھرتے دیکھا تھا.. وہ اتنا تو کمزور نہ تھا.. کہ ایسے بکھر جاتا لیکن وہ یہ بات بھی جانتے تھے کہ احان شاہ عرشہ سے کتنی محبت کرتا تھا..

فراز صاحب نے ایک نظر احان کی جانب دیکھا تھا۔ اور انھیں آج محسوس ہوا تھا کہ عرشہ کو انھوں نے صحیح ہاتھوں میں سونپا تھا۔۔۔

"احان۔۔ زید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"عرش۔۔" احان نے زید کی جانب دیکھتے ہوئے بس ایک ہی نام پکارا تھا۔۔

"سب صحیح ہو جائے گا۔۔ سب صحیح ہو جائے۔۔" براق نے احان کو خود سے لگایا تھا۔۔

احان شاہ شاہنواز صاحب کا سب سے بڑا پوتا۔۔ اس گاؤں کی تاریخ کا سب سے مضبوط سردار جسے آج تک کوئی توڑ نہیں سکا تھا۔۔ جو آج تک کبھی بکھرا نہ تھا۔۔ وہ آج ہسپتال میں گھٹنوں کے بل بیٹھا اس بریسلٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہاں کھڑے ہر شخص نے احان شاہ کو ایسے بکھرتے دیکھا تھا۔۔

"داجی آپ ایسی کمزور پڑ جائیں گے تو احان کو کون ہمت دے گا۔۔" عالیہان نے شاہنواز صاحب کی آنکھوں کی نمی دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"میری بچی۔۔" فراز صاحب کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔ جب عمر نے انھیں گلے لگا کر سہارا دیا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ ہماری گڑیا بہت بہادر ہے۔۔ سب سہ لے گی۔۔ سب صحیح ہو جائے گا۔۔" اور احان نے فراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

احان اٹھ کر فوراً ہسپتال کے اندر دائیں جانب بھاگا تھا۔۔ جہاں ایک چھوٹی سی مسجد بنائی گئی تھی۔۔

"احان۔۔" زید ابھی اس کے پیچھے جا ہی رہا تھا۔۔ جب براق شاہ نے زید کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔



"فکر نہ کریں.. اتنا کمزور نہیں ہے وہ.. وہاں مسجد ہے جہاں وہ گیا ہے.. "براق نے اس جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا.. جہاں سے احان شاہ ابھی گیا تھا...

\*\*\*\*\*

احان نے ابھی اس پاک جگہ پر قدم رکھا تھا.. جہاں پر کئی لوگ بیٹھے اپنے عزیزوں کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہے تھے..

احان شاہ وضو خانے کی جانب بڑھا تھا.. وضو کرتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے.. وضو کرنے کے بعد اب وہ نفل ادا کرنے کی نیت کر رہا تھا.. پوری نماز کے دوران اس کے آنسو بہہ رہے تھے.. جو وہ مسلسل صاف کر رہا تھا.. سلام پھیرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ نہیں اٹھائے تھے وہ سیدھا سجدے میں گرا تھا.. کیونکہ تکلیف بہت زیادہ تھی.. اور جب تکلیف زیادہ ہو تو سجدہ ہی سکون دے سکتا ہے..

"اے اللہ.. دیکھ میں تیرے پاس آیا ہو.. میرا اتنا مشکل امتحان مت لے میں اس امتحان میں ہار جاؤں گا.. میں ہر انسان کی جدائی برداشت کر سکتا ہو لیکن اس کی جدائی مجھے میری روح کو چھلی کر دے گی.. مجھے لوٹا دے میری محبت.. وہ سب سے عزیز ہے مجھے یا اللہ... اسے مجھ سے الگ مت کریں.. میں نے آج تک تجھ سے کچھ نہیں مانگا مجھے بس وہ ایک انسان دے دے وہ میرے پہلی اور آخری خواہش ہے... اے اللہ تو گواہ ہے تو جانتا ہے مجھے اس سے کتنی محبت ہے.. میں اس کے بغیر مر

جاؤں گا.. تو مجھے سے سب چھین لے سب کچھ بس عرش کو مجھے لوٹا دے میں مر رہا ہو اس کے بغیر.. " احان شاہ سجدے کی حالت میں رو رہا تھا ..

اَلْاَفِرَاقُ اَشَدُّ مِّنَ اَلْمَوْتِ

اور جدائی موت سے زیادہ سخت ہے ..

پاس بیٹھے سب لوگ اسے بہت غور سے دیکھ رہے تھے.. احان شاہ کو کسی کی فکر نہ تھی.. اگر اسے کسی کی پرواہ تھی تو وہ تھی عرشہ شاہ جسے وہ رو کر اپنے خدا سے مانگ رہا تھا ..  
لوگ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے.. وہاں بیٹھے ہر شخص کو اس کی محبت پر رشک ہوا تھا.. مانگ تو وہ بھی رہے تھے اپنے عزیزوں کو لیکن احان شاہ کے مانگے کا طریقہ سب سے خوبصورت تھا اور وہ تھا سجدہ ..

\*\*\*\*\*

پانچ گھنٹے کی سرجری کے بعد ایک ڈاکٹر باہر آئی تھیں ..

"کیا ہوا ہے.. " براق ان کی جانب بڑھا تھا ..

"انہیں بلڈ کی نیڈ ہے .."

"بلڈ گروپ کیا ہے.. " عالیہان نے فوراً سوال کیا تھا ..

"بی پوزیٹو.. جلد سے جلد انتظام کریں وقت بہت کم ہے.. " ڈاکٹر نے مراد کی جانب دیکھا تھا ..

"کہاں دینا ہے بلڈ.. میرا بلڈ گروپ سیم ہے.. "مراد نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"لیکن آپ کا خون بہت کم ہے اس سے آپ کی جان کو نقصان ہو سکتا ہے.. "ڈاکٹر مراد شاہ کی حالت کے بارے میں جانتی تھی کیونکہ جب مراد کے بازو پر گولی لگی تھی اور حان مراد کو اسی ہسپتال میں لایا تھا..

"مجھے فرق نہیں پڑتا کچھ نہیں ہوگا مجھے آپ کو بس خون سے مطلب ہونا چاہئے.. "مراد شاہ نے سخت لہجے میں کہا تھا..

"اوکے لیکن ان کا خون زیادہ بہہ چکا ہے.. اسی لیے.... "ابھی وہ بول ہی رہیں تھیں جب براق شاہ فوراً بولا تھا..

"میرا گروپ بھی سیم ہے آپ میرا خون بھی لے لیں.. "

"اوکے آئیں میرے ساتھ.. "مراد اور براق دونوں ڈاکٹر کے ساتھ چلے گئے تھے..

فراز صاحب نے ان سب کو دیکھا تھا.. ان سب کے لیے عرشہ اتنی ہی اہم تھی جتنی وہ فراز صاحب کے لیے تھی.. ایک احان تھا جو پچھلے تین گھنٹے سے مسجد میں بیٹھا خدا سے عرشہ کی جان کی بھیک مانگ رہا تھا.. دوسرا عالیہان تھا جو انھیں سہارا دے رہا تھا.. اور پھر تھے براق اور مراد جو اپنا سارا خون عرشہ کو دینے کو تیار تھے بنا اپنی جان کی پرواہ کیے.. فراز صاحب کی آنکھوں میں نمی آئی تھی.. انھوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ شاہ حویلی کے لوگ ان کی بیٹی سے اتنی محبت کریں گے..

\*\*\*\*\*

پانچ گھنٹے گزرنے کے بعد.. ڈاکٹر آپریشن روم سے باہر آئے تھے..

"ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی.. " فراز صاحب ان کی جانب بڑھے تھے..

"دیکھیں ان کی سر جڑی ہو چکی ہے لیکن ابھی ابھی ان کی حالت بہت خراب ہے انھیں آئی سی یو میں شفٹ کر رہے ہیں اگلے دو گھنٹے بہت مشکل ہیں آپ کے لیے، اگر انھیں دو گھنٹے میں ہوش نہیں آتا تو ہم کچھ نہیں کر سکتے.. "ڈاکٹر نے ہر بات واضح طریقے سے بتا دی تھی..

ڈاکٹر کی کہی گئی ایک ایک بات فراز صاحب کا دل کاٹ رہی تھی..

"بیٹیوں کا باپ ہونا اتنی آسان بات تو نہیں ہے.. خدا بیٹیاں بھی انھی ظرف والے انسانوں کو دیتا ہے جو ان کی تکلیف برداشت کر سکیں.. مشکل وقت میں ان کا ساتھ دے سکیں.. اور پھر والدین کی آزمائش اولاد کے ذریعے ہی ہوتی ہے.. "

ڈاکٹر کہہ کر جا چکی تھی.. جب کہ فراز صاحب ڈاکٹر کی بات سن کر لڑکھڑائے تھے اس سے پہلے وہ گرتے احان شاہ نے انھیں تھام لیا تھا..

"احان تم نے سنا ڈاکٹر نے کیا کہا.. انھوں نے کہا کہ میری بچی.. " فراز صاحب ایک ہارے ہوئے شخص کی طرح احان شاہ کو دیکھ رہے تھے..

احان شاہ نے انھیں گلے لگایا تھا..

"کچھ نہیں ہو گا.. سب صحیح ہو جائے گا میری بیوی بہت بہادر ہے ان حالات کا سامنا کر لے گی اور انشاء اللہ وہ جلد ہی صحیح ہو جائے گی.. " احان نے انھیں ایک بیٹے کی طرح اسرا دیا تھا..

"اگر وہ واپس نہ آئی تو.. اور ڈاکٹر.. "فراز صاحب کی ساری امیدیں ٹوٹ چکی تھیں..

"ڈاکٹر کیا کہتے ہیں کیا نہیں اس سے فرق نہیں پڑتا زندگی خدا کے ہاتھوں میں ہے.. اور میں نے اپنی بیوی کی زندگی خدا سے مانگی ہے اور میرا خدا مجھے کبھی مایوس نہیں کرتا.. اور یقیناً اس دفعہ تو بالکل بھی نہیں کرے گا.. "احان شاہ نے سنجیدگی مگر بہت پیار سے کہا تھا..

فراز صاحب نے اس کی جانب دیکھا تو انھیں احساس ہوا احان شاہ نے صرف بیٹا بننے کا کہا نہیں تھا بلکہ آج اس نے بیٹا بن کر دکھایا بھی تھا.. احان شاہ خود اتنی تکلیف میں ہو کر بھی انھیں سہارا دے رہا تھا آج انھیں پتا چلا تھا کہ گاؤں کے لوگ اسے مضبوط سردار اور اپنا مسیحا کیوں کہتے تھے.. فراز صاحب کو آج بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی..

احان نے فراز صاحب کو پیچ پر بیٹھایا تھا.. اس نے انھیں پانی کی بوتل دی تھی جو انھوں نے تھام لی تھی..

"احان بچے بیٹھ جاؤ.. "احان شاہ مسلسل ایک گھنٹے سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا.. احان شاہ کی ایسی حالت داجی سے برداشت نہیں ہو رہی تھی..

"نہیں... یہ وقت گزر کیوں نہیں رہا.. "احان نے اپنا ماتھا مسلا تھا..

وہاں بیٹھے سب مرد احان کی تکلیف دیکھ سکتے تھے.. احان کی بے چینی سب واضح کر رہی تھی..

"ایکیسوز می.. "ڈاکٹر نے روم سے باہر آتے ہوئے ان سب کو مخاطب کیا تھا..

"جی.. میری بیوی.. "احان کے دل میں ایک خوف سا آیا تھا..

"جی آپ کی بیوی خطرے سے باہر ہے آپ ان سے مل سکتے ہیں انھیں روم میں سٹ کر دیا جائے گا..." ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کئی امیدوں کو زندہ کر دیا تھا..

"شکر الحمد للہ.." داجی مسکرائے تھے..

ڈاکٹر کی بات پر احان نے ایک گہرا سانس لیا تھا.. جیسے کسی نے اس کی سانسیں اسے واپس کر دی ہوں..

احان کو کچھ یاد آنے پر احان مسجد کی جانب بڑھا تھا..

\*\*\*\*\*

مسجد میں داخل ہوتے ہی اس نے وضو کیا تھا.. وضو کرنے کے بعد اب وہ شکرانے کے نفل ادا کرنے آیا تھا..

نماز پڑھنے کے بعد احان شاہ سجدے میں جھکا تھا..

"شکر الحمد للہ.. اے اللہ تیرا لاکھ شکر ہے تو نے مجھے میری سانسیں واپس کر دیں.. میں تیرا جتنا شکر ادا کرو کم ہے.. میں جانتا تھا تو مجھے مایوس نہیں کرے گا.. اے اللہ میرا دل بہت آزمائش سے گزرا ہے.. میرے دل میں پہلی دفعہ کسی کو لے کر خوف آیا تھا.. اے اللہ میری بیوی کی حفاظت کرنا.. اس پر کبھی کوئی مصیبت مت آنے دینا.. وہ مجھے بہت عزیز ہے بہت عزیز اس کی حفاظت فرمانا.." احان شاہ سجدے میں جھکا اپنی بیوی کی سلامتی کی دعائیں کر رہا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیسی ہے میری بچی.. " وہ سب عرشہ کے روم میں موجود تھے ..

"بہتر ہوں.. " عرشہ نے فراز صاحب کا ہاتھ چوما تھا ..

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا.. عرشہ کی نظریں بار بار ایک ہی انسان کو تلاش کر رہی تھیں جو اس کمرے میں موجود نہیں تھا ..

"داجی آئیں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہو آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی.. " عالیہان اپنی جگہ سے اٹھا تھا ..

"نہیں ہم بالکل ٹھیک ہیں.. ہم یہی ہیں اپنی بچی کے پاس.. " داجی نے عرشہ کی جانب دیکھا تھا.. جس پر عرشہ مسکرائی تھی ..

"بھابی اب آپ ہی بولیں انھیں.. " براق نے عرشہ کی جانب دیکھا تھا ..

"داجی چلیں جائیں ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی.. " عرشہ نے مسکراتے ہوئے بہت نرمی سے کہا تھا ..

"اچھا اچھا جا رہے ہیں ہم.. اگر یہاں احان شاہ ہوتا نہ تو تم میں سے کوئی ایک شخص بھی مجھے جانے کا نہ کہتا کیونکہ میرے پوتے کے آگے تم میں سے کسی زبان نہیں چلتی.. " داجی نے مسکراتے ہوئے احان کی دھمکی تھی ..

"اور آپ کے پوتے کی زبان میری بھابی کے سامنے نہیں چلتی.. " مراد نے معصومیت سے کہا تھا ..



مراد کی بات پر جہاں عرشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا.. وہی سب لوگوں نے اپنی ہنسی چھپائی تھی..

"چلو ہم چلتے ہیں اپنا خیال رکھنا.." داجی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا.. فراز صاحب کا بھی جانے کا دل تو نہیں تھا لیکن مراد اور براق نے بہت اسرار کیا تھا کہ وہ چلیں جائیں وہ یہاں ہیں.. جس کی وجہ سے وہ بھی جا چکے تھے..

اب کمرے میں صرف عرشہ براق مراد عمر اور اورحان موجود تھے..

"تو لوگ بلا کر لا رہے ہو اسے یا میں بلا کر لاؤں.." اورحان کو خاموشی کہاں برداشت تھی.

"کسے.." عمر نے اس کی جانب دیکھا تھا.

"یار احان لا لا کو.. تم لوگوں کو نظر نہیں آرہا تھا کہ میری سوئیٹ سسٹر کتنی بے چین ہے اپنے سردار کو دیکھنے کے لیے.." اورحان نے معصومیت سے کہا تھا..

"اورحان کریکشن کرو.. سردار نہیں بیوقوف سردار.." مراد نے کچھ یاد آنے پر مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"بیوقوف ہو گے تم مراد شاہ.." عرشہ نے مسکراتے ہوئے وارن کیا تھا..

"اوو ہو.. میں نے سوچا نہیں تھا یہ دن بھی دیکھنا پڑے گا.. اگر آپ کو یاد ہو تو میں ہی ہوں وہ مہان انسان جس نے آپ کو کھیر کی ریسپی بتائی تھی.." احان نے عرشہ کی جانب دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا..

"ہاں تو.. اگر تم مجھے نہ بھی بتاتے تو مجھے ویسے بھی بنانے آتی تھی کیوں براق.. " عرشہ نے براق کی جانب دیکھا تھا جو انھیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا..

"جی یہی بات ہے.. انھوں نے مجھے تمھاری ریسپی سے بنی کھیر کھلائی تھی.. میرا تو ہاضمہ خراب ہو گیا تھا.. " براق نے اپنی ہنسی چھپائی تھی..

"کیا.. تم نے کھیر بنائی تھی اور مجھے نہیں دی.. " اورحان کو تو جھٹکا سا لگا تھا..

"وہ اورحان.. " عرشہ ابھی بول ہی رہی تھی.. کہ احان شاہ کمرے میں داخل ہوا تھا.. اس کی نظریں نیچے ہی تھیں..

"چلو لڑکوں آؤ تم لوگوں کو لولی پوپ دلاؤں.. چلو.. " اورحان نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے آنکھ ماری تھی جس پر احان شاہ مسکرایا تھا..

اب وہ سب جا چکے تھے..

"کیسی ہو عرش.. " احان کی نظر اس کے ہاتھوں پر تھی جہاں دونوں ہاتھوں پر ڈرپس لگی تھیں..

"بہتر ہوں.. تم کیسے ہو.. " عرشہ کو آج اس کا رویہ الگ سا لگا تھا..

"میں.. بھی بہتر ہو.. " احان کی نظر اس کے ہاتھوں پر ہی تھی..

"تم میری جانب دیکھ کر بات کیوں نہیں کر رہے.. " عرشہ کو احان کا نظریں جھکانا اچھا نہیں لگ رہا تھا..

احان نے اس کی جانب دیکھا تھا..

احان کے بکھرے بال.. اس کی خوبصورت آنکھیں جو رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں.. تھکان چہرے سے واضح تھی.. وہ شخص کالے کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس کسی کو بھی اپنی جانب کھینچ سکتا تھا..

"کیا تم روئے تھے.. " احان کی آنکھیں دیکھ کر عرشہ کو ایک سیکنڈ لگا تھا سارا معاملہ سمجھنے میں ..  
"ہاں.. نہیں.. " احان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا..  
"سچ بتاؤ احان.. " عرشہ کے لہجے میں بہت فکر تھی ..

"کیا تم صحیح ہو.. " احان کو عرشہ کی ایسی حالت دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی..

"نہیں تکلیف ہو رہی ہے.. " عرشہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا ..

"ہمم.. " احان نے ایک لفظی جواب دیا تھا ..

"تم ٹھیک ہو نا.. " عرشہ کو احان پہلی دفعہ اتنا بکھرا ہوا لگ رہا تھا ..

"نہیں تکلیف ہو رہی ہے.. " احان نے عرشہ کے ڈریپ والے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ..

"مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا.. " عرشہ کے ذہن میں ایک بات تھی جو وہ کب سے بتانا چاہ رہی تھی ..

"ہاں بولو نہ میں تمہاری آواز سننے کے لیے ترس گیا ہو.. " احان نے بہت پیار سے کہا تھا ..

"اگر تم مجھے کھو دیتے تو.. " عرشہ جواب جانتی تھی ..

"اگر میں تمہیں کھو دیتا تو یہ دنیا مجھے کھو دیتی تم میری روح میں بسی ہوئی ہو تمہیں کیا لگتا ہے تم سے دستبردار ہو جاتا تو جی پاتا.. تمہارے بغیر میری حالت اس ماں جیسی ہے جس کی ایک ہی اولاد ہو اور اسے بھی پردیس میں موت آجائے.." احان کی آواز سے اس کی افیت ظاہر ہو رہی تھی..

"تم میرے بغیر اتنی دیر رہے ہو.. پوری زندگی تو رہ ہی لیتے.." عرشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا.. "یہ پانچ سات گھنٹے میرے زندگی کے سب سے زیادہ ازیت ناک اور مشکل تھے.. یہ سات گھنٹے ان میں گزرا ایک ایک سیکنڈ ایک صدی کے برابر تھا.. تم مجھے نظر نہیں آئی مجھے ایسے لگا میں انڈھا ہو جاؤں گا.. مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے.." احان نے عرشہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بات کہی تھی..

"اوو کیا تم مجھ سے اظہار محبت کر رہے ہو..." عرشہ نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا... "ہاں کیوں کہ مجھے تم سے محبت ہے.." احان نے پیار سے کہا تھا..

"اچھھا اگر میں نہ بول دوں تو.." عرشہ نے ابرو اچکائے تھے.. "میں پوری زندگی انتظار کر سکتا ہو.. مجھے انتظار قبول ہے.."

"اوکے سردار صاحب.. مجھے ایک بات کہنی ہے غور سے سننا.." عرشہ مسکرائی تھی..

"یہ سردار صرف تمہاری ہی بات غور سے سنتا ہے بولو.." احان نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"جہاں تک میرا تعلق ہے میں سب چیزوں کو ان کے نام سے پکارتی ہوں جیسے کہ رات رات ہے.. شاعری شاعری ہے.. محبت محبت ہوتی ہے.. اور تم.." عرشہ کی آنکھوں میں ایک چمک سی آئی تھی..

"اور میں.. "احان کی آنکھیں اس کے خوبصورت چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں..

"آہ.. تم میرا دل.. "عرشہ نے کہتے ہوئے اپنے بازو پھیلانے تھے..

"کیا.. دوبارہ. بولنا.. "احان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا..

"ہاں تم نے صحیح سنا ہے.. مجھے اپنے خوبصورت شوہر سے بے پناہ محبت ہے.. میرا اس گاؤں کے سردار پر دل آچکا ہے.. "عرشہ نے اپنے بازو پھلاتے ہوئے گھل کر ہنسی تھی..

احان نے اسے گلے لگایا تھا.. احان کو اپنے سینے میں سکون محسوس ہو رہا تھا.. وہ اس کے گلے لگا اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا..

"تم کب تک میرے ساتھ رہو گے.. "عرشہ کے دل میں صرف دو مردوں کے لیے محبت تھی.. جنہیں وہ کھونے سے ڈرتی تھی اور وہ تھے فراز صاحب اور احان شاہ..

"میں تمہارے ساتھ ہو بیس اور تیس کی خوبصورتی میں چالیس کی ہنسی اور پچاس کی بیماری میں ساٹھ کی تنہائی میں. ستر کی مایوسی میں.. "احان نے ایک بات اس کی ہیزل آنکھوں میں دیکھ کر کہی تھی..

"تمہارا اظہار محبت بہت اچھا ہے.. تمہیں پتا ہے ابو کے بعد میں نے ایک ہی مرد سے محبت کی ہے.. "عرشہ نے پیار سے کہا تھا..

"اچھا کس سے.. "احان نے انجان ہوتے ہوئے کہا..

"میرے ہینڈ سم سردار پلس شوہر سے.. "عرشہ نے ہنستے ہوئے اس کا گال کھینچا تھا..

عرشہ کی اس کی حرکت پر احان کا قہقہہ گونجا تھا جس کی وجہ سے اس کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا..

"ارے احان تمہارے تو ڈمپل پرتے ہیں.. " عرشہ کے چہرے پر خوشی سی بکھری تھی..

"ہاں تو.. " احان نے اس کے چہرے کی خوشی دیکھی تھی..

"تمہیں پتا ہے۔ میرا ہمیشہ سے خواب تھا کہ میرا شوہر ڈمپل والا ہو اور دیکھو تو زرا تمہارے تو ڈمپل

پرتے ہیں دونوں گالوں پر.. مطلب میرے بچوں کے گالوں پر بھی ڈمپل ہو.. " ابھی عرشہ جلدی

جلدی بول ہی رہی تھی اچانک اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا..

"ہاں ہمارے بچوں کے بھی ڈمپل ہونگے.. " عرشہ کی حالت دیکھ کر احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

عرشہ جو اپنی بات پر شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھے تھی احان کی بات پر اس کی جانب دیکھ کر

مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

آج پورے ایک ہفتے کے بعد عرشہ کو ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا تھا..

"احان کہاں ہے وہ لینے نہیں آیا.. " عرشہ اور مراد کار میں موجود تھے..

"جی۔ وہ لالا جرگے میں گئے ہوئے ہیں.. " مراد نے ادب سے کہا تھا..

"ایک بات تو بتاؤ جرگے میں کوئی لڑکی تو نہیں ہوتی نہ مجھے تو لگتا ہے مراد اس کا کسی سے چکر چل رہا

ہے.. " عرشہ مراد کی جانب دیکھ رہی تھی..

عرشہ کی بات پر مراد مسکرایا تھا..

"ویسے چکر چل سکتا تھا۔ اگر لالا ان کی جانب دیکھتے تو تب.. لالا کسی کی طرف دیکھتے ہی نہیں کیوں کہ وہ اپنی زوجہ سے عشق کرتے ہیں.. " مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

مراد کی بات پر عرشہ کھل کر ہنسی تھی..

"ویسے تمہارا بھائی کتنا نصیب والا ہے نہ.. " عرشہ کی نظریں مراد پر ہی تھیں..

"ہاں ہاں وہ بہت نصیب والے ہیں کیوں کہ انہیں آپ جیسی سردارنی ملی ہے نہ.. " مراد نے عرشہ کی بات سمجھتے ہوئے کہا تھا.. جس پر عرشہ ہنسی تھی...

"حوریہ کیسی ہے.. " عرشہ نے مراد کو چھیڑتے ہوئے کہا تھا..

"بہت خوبصورت.. " مراد بھی کہاں کسی سے کم تھا..

"اوکے.. محبت کا چکر.. " عرشہ نے اس کے بازو پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا..

"نہیں عشق کا چکر.. " مراد کا قہقہہ کاریں گونجا تھا.. جس پر عرشہ بھی مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے بارہ بج رہے تھے.. جب عمر حویلی واپس آیا تھا آج وہ دو دن بعد واپس آیا تھا..

فلزہ جو بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی.. عمر کو دیکھ کر اسے خوشی سی ہوئی تھی..



عمر چینجنگ روم کی جانب بڑھا تھا.. چینج کرنے کے بعد اب وہ بیڈ پر لیٹا تھا.. آنکھوں پر بازو رکھے وہ سونے کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ وہ بہت تھک چکا تھا ...

فلزا کو اپنا ایسے نظر انداز ہونا بہت برا لگا تھا ..

فلزا نے دس منٹ تک اسے گھورا تھا لیکن عمر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا ..

"عمر.. عمر فلزا کو کبھی ایسے اگنور نہیں کرتا تھا وہ اسے بہت اہمیت دیتا تھا اسی لیے اسے کسی کی توجہ کی پروا نہ تھی.. لیکن عمر کی توجہ حاصل کرنا اسے اچھا لگتا تھا ..

"یار فلزا سونے دو بہت نیند آرہی ہے.. "عمر نے کروٹ لی تھی.. فلزا کی جانب اس کی پیٹ تھی ..

"کھڑوس مان.. "فلزا نے اس کی کمر پر لات ماری تھی جس کی وجہ سے وہ بیڈ سے نیچے گرا تھا ..

"اہہہ.. فلزا کی بچی.. "عمر نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا تھا ...

"کھڑوس مان فلزا کی بچی نہیں ہوں میں اپنی خالہ کا نام بھی بھول گئے ہو.. "فلزا اب بیڈ سے اتر کر اس کے پاس آئی تھی ..

"یار دو دن تک میں جاگ رہا تھا میری کمر اکڑ گئی تھی درد ہو رہا تھا اب تم نے لات مار دی ... "عمر اب بھی زمین پر ہی بیٹھا ہوا تھا ..

"یار آئی ایم سوری مجھے نہیں پتا تھا.. "فلزا اب اس کے پاس زمین پر بیٹھی تھی ..

"اگر پتا ہوتا تو لات نہ مارتی کیا.. "عمر نے اس کی جانب دیکھا تھا ..

"ہاں لات نہیں مارتی مُکا مارتی.." فلزا نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"کاش دنیا والوں کو پتا چل جائے کہ جس آفیسر سے سب ڈرتے ہیں اس کی بیوی اس پر کتنا ظلم کرتی ہے.." عمر نے آہ بھری تھی..

"ہائے یہ میرا حق ہے.." فلزا نے عمر کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا.. جس پر عمر ہنسا تھا..

"ویسے تمہیں پتا ہے عمر یہ دو دن میں نے کتنی مشکل سے گزارے ہیں.. یار مطلب کوئی تھا ہی نہیں جس سے میں لڑائی کر سکوں.." فلزا نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا...

"اچھٹھا.. مجھ سے لڑائی کرنے میں کیا مزہ آتا ہے..." عمر نے اس کے نورانی چہرے کی جانب دیکھا تھا..

"بس مزہ آتا ہے.." فلزا نے بے فکری سے کہا تھا..

"ہاں یہ بھی ہے اگر تم مجھ سے لڑائی نہیں کرو گی تو تم غلطی سے میچور کہلاؤ گی نہ.." عمر نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا..

عمر کی بات پر فلزا کھل کر ہنسی تھی.. عمر نے اسے دیکھ کر دل میں ماشاء اللہ کہا تھا..

"ویسے تمہیں پتا ہے فلزا کچھ لوگوں کی ہنسنے کی آوازیں دل کو بہت سکون دیتی ہیں اور میرے لیے وہ آواز تمہاری ہے.." عمر نے اس کے گال پر ہاتھ رکھا تھا..

"اور تمہیں پتا ہے کچھ لوگوں کی موجودگی آپ کے لیے سکون کا باعث کا ہوتی ہے اور میرے لیے وہ موجودگی تمہاری ہے.." فلزائے بھی اسی کے انداز میں اظہار محبت کیا تھا.. جس پر عمر نے مسکرا کر اسے گلے لگایا تھا..

\*\*\*\*\*

ابھی وہ سب نیچے ہی موجود تھے عالیہان کے روم میں مراد حوریہ مریم براق عالیہان اور عرشہ جب احان شاہ روم میں داخل ہوا تھا..

"اب کیوں آئے ہو تم.." عرشہ نے منہ بتاتے ہوئے احان کی جانب دیکھا تھا جو اسی کی جانب بڑھ رہا تھا..

"لڑکی تمہیں سکون نہیں ہے ایک طرف کہتی ہو مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا دوسری طرف مجھ سے دور بھی نہیں رہنا.." احان بیڈ پر اس کے پاس بیٹھا تھا..

احان کی اس بات پر عرشہ نے احان کو گھورا تھا جبکہ باقی سب لوگوں نے اپنی مسکراہٹ چھوپائی تھی..

"عرش کیا ہوا ہے.. یہ آنکھیں کیوں دکھا رہی ہو.." احان نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا..

"سردار تم میرے ہاتھ لگو بس.." عرشہ نے دھمکی دی تھی جس پر وہاں بیٹھے سب لوگ ہنسے تھے..

"دیکھو اس نے مجھے تم سب کے سامنے دھمکی دی ہے تم سب گواہ رہنا.." احان نے معصومیت سے کہا تھا..

"ہم نے کچھ نہیں سنا.." سب نے ایک ساتھ کہا تھا سوائے براق کے ..

"براق.. کیا تم بھی.." احان نے براق کو ایک آمید سے دیکھا تھا ..

"ارے احان.." براق نے احان کو سائنڈ کیا تھا اور عرشہ کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھا تھا ..

"بھابی کیا آپ نے کچھ کہا تھا کیا.." براق نے احان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر عرشہ کھل کر ہنسی تھی ..

"آہ کتنے افسوس کی بات ہے یہ سننے سے پہلے میں بہرا کیوں نہیں ہو گیا.." احان نے ان سب کے بدلتے رنگ دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا تھا ..

"تو اب ہو جاؤ.." عالیہان نے سنجیدگی سے کہا تھا ..

"عالیہان شاہ تم بدل گئے ہو تم سب بدل گئے ہو.." احان نے ان سب کی جانب دیکھا تھا جو عرشہ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے ..

"خیر میں سردار ہو مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے.. سوائے اپنی بیوی کی.." احان نے ان سب کو دیکھا تھا ..

"اوووو.." ان سب نے احان کی جانب دیکھتے ہوئے ایک ساتھ کہا تھا ..

"دیکھو میں مانتا ہو میری بیوی شہد جیسی ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے تم سب مکھیوں کی طرح اس سے لپٹ جاؤ.. چلو شاباس میری بیوی کو جانے دو.." احان عرشہ کی جانب بڑھا تھا ..

"ہاں ہاں جاؤ عرشہ ورنہ تمہارے بغیر لالا کی سانسیں بند ہو جائیں گیں.. "حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"ظاہر سی بات ہے حوریہ یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے کیا.. "احان نے اپنا ہاتھ عرشہ کی جانب بڑھایا تھا جسے عرشہ نے تھام لیا تھا..

احان کی اس بات پر سب ہنسے تھے..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم داجی کیا میں اندر آسکتا ہوں.. "زید نے دروازے پر کھڑے ہو کر بہت ادب سے کہا تھا..

"ارے شیر آجاؤ.. "ولی خان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا...

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے.. "زید کے چہرے پر ایک چمک سی تھی ایک الگ سی خوشی..

"مجھے بھی تمہیں کچھ بتانا ہے.. "ولی خان بھی اسے کچھ بتانا چاہتے تھے..

"پہلے آپ بتائیں کیا کہنا ہے آپ نے.. "زید نے ہمیشہ کی طرح ان کا مان رکھا تھا..

"وہ دراصل شاہنواز صاحب کی پوتی کی بات پکی ہو گئی ہے.. "ولی خان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"کیا.. کون سی پوتی.. "زید کو جھٹکا سا لگا تھا..

"ارے بچے.. آئینہ شاہ کی بات پکی ہو گئی ہے.. وہ شادی میں شاہنواز صاحب کے دور کے رشتہ دار آئے تھے نہ انھیں آئینہ بہت پسند آئی تھی اب انھوں نے رشتہ مانگا تھا تو شاہ حویلی والوں نے ہاں کر دی.. ایک ہفتے بعد شادی ہے اس کی.. " ولی خان مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے..

ولی خان کا ایک ایک الفاظ زید خان کے دل پر بار بار خنجر گھونپ رہا تھا..

زید خان جو اپنی محبت کا اظہار کرنے آیا تھا.. انھیں یہ بتانے آیا تھا کہ وہ آئینہ شاہ سے محبت کرتا ہے.. اس کے اور رشتے کی بات کرنے آیا تھا.. آئینہ شاہ کا نام کسی اور کے ساتھ سن کر اسے کسی اور کا ہوتے سن کر اس کے قدم لڑکھڑائے تھے..

"زید تم ٹھیک ہو نہ.. " ولی خان کو زید کا لڑکھڑانا عجیب لگا تھا..

"ہاں.. مجھے کچھ کام یاد آگیا.. " زید نظریں چراتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا..

"اسے کیا ہوا ہے.. " ولی خان زید کو لے کر پریشان ہو گئے تھے.. کیونکہ جب وہ آیا تھا اس کے چہرے پر ایک چمک سی تھی اور انھوں نے نوٹ کیا تھا کہ آئینہ کی رشتے کی بات سننے کے بات اس کی حالت بہت عجیب سی ہو گئی تھی.. زید خان بہت مضبوط تھا.. مشکل سے مشکل وقت میں بھی جو نہیں لڑکھڑایا وہ آج لڑکھڑایا تھا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا آج نظریں چرا رہا تھا..

\*\*\*\*\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ---

السلام علیکم احباب----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے۔۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔۔

احان شاہ ایک کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں صرف ایک کرسی تھی۔

"احان مجھے جانے دو تمہیں خدا کا واسطہ.." شہزیب ملک نے احان کے پاؤں پکڑے تھے۔



"اتنی آسانی سے تو میں تمہیں معاف نہیں کروں گا.. تم نے جب جب مجھے نقصان پہنچایا ہے میں نے تمہیں ہر دفعہ معاف کیا ہے لیکن اس دفعہ تم نے میری بیوی کو نقصان پہنچا کر اپنی موت کو خود دعوت دی ہے۔"

"احان مجھ سے غلطی ہوگئی میں میں یہ گاؤں یہ ملک سب چھوڑ دوں گا.. میں تمہیں کبھی نظر نہیں آؤں گا مجھے جانے دو.." شہزیب ملک احان کے پاؤں پکڑے اس سے اپنی جان کی بھیک مانگ رہا تھا۔

شہزیب ملک ایک ہفتے سے اس کمرے میں بند تھا.. ہر روز احان شاہ کا گاڑد اس کے ہاتھوں کے دو ناخن نکالتا تھا.. اس کے دو ہاتھوں کے ناخن نکلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ تکلیف سے رو رہا تھا.. "مظفر لالا..." احان نے ایک گرجدار آواز سے اپنے سب سے وفادار ملازم کو بلایا تھا.. "جی احان بابا.." مظفر ہاتھوں میں وڈکٹر مشین اور ایک انجیکشن لیے اندر داخل ہوا تھا.. اس کے ہاتھوں میں وڈکٹر مشین دیکھ کر شہزیب کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے.. "نہیں مجھے معاف کر دو.." شہزیب احان کے قدموں میں گرا تھا.. مظفر نے انجیکشن اس کے اٹے بازو میں لگایا تھا۔

"میری بیوی کو تکلیف دینے کی کوئی معافی نہیں ہے بلکہ موت ہے بھیانک موت.. لیکن تم فکر نہ کرو میں تمہیں ایک دفعہ کی موت نہیں دوں گا.. میں تمہارا وہ حال کروں گا جس کی وجہ سے تم روز پل پل مروں گے۔"

"آہ.. شہزیب کے بازو میں درد کی ایک لہر دوری تھی..

"دیکھو ملک یہ ایک بہت زیادہ زہریلا انجیکشن ہے لیکن یہ جلدی نہیں پھیلے گا تمہارے جسم میں یہ پہلے تمہارے اٹھے ہاتھ سے اٹے پاؤں میں جائے گا اس کے بعد سیدھے پاؤں سے پھیلتا ہوا سیدھے ہاتھ میں آئے گا.." احان شاہ مسکراتے ہوئے اسے اس کی موت کے بارے میں بتا رہا تھا..

"مجھے جانے دو مجھ سے غلطی ہو گئی.." ملک نے اپنا سر احان شاہ کے پاؤں میں جھوکا یا تھا..

"یہ دنیا کی واحد غلطی ہے جس کی کوئی معافی نہیں ہے.."

"تمہارے پاس دس منٹ ہے اگر تم اپنا الٹا ہاتھ کاٹ دیتے ہو تو تمہارا زہر نہیں پھیلے گا اور تم مرنے سے بچ جاؤ گے.. اور یہ کام تم خود کرو گے کیونکہ میں احان شاہ ہو اس گاؤں کا سردار اور تم تو جانتے ہو سردار کسی کو تکلیف نہیں دے سکتا.." احان نے بہت اطمینان سے کہتے ہوئے مظفر کو اشارہ کیا تھا.. جس پر مظفر نے وڈکٹر مشین اس کے سامنے رکھی تھی..

"مرضی تمہارے اپنی ہے میں نے تمہیں زندہ رہنے کا موقع دیا ہے.."

احان کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا جب اسے پیچھے سے وڈکٹر مشین کے چلنے اور ملک کی زور دار چیخ سنائی دی تھی.. جسے سن کر اسے سکون سا آیا تھا.. اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آئی تھی..

وہ احان شاہ تھا.. اسے اپنی دشمنوں کو مات دینا اچھے سے آتا تھا.. وہ اپنے دشمنوں کو انھی کے ہاتھوں سے تکلیف دیتا تھا..

"مظفر لالا یہ مرنا نہیں چاہیے کافی پرانا دشمن ہے میرا بہت اچھی جان پہچان ہے اس سے مدد کریے گا اس کی ہسپتال لے جائیے گا.." احان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم سرپرانز..." دانیہ نے حویلی میں آتے ہوئے خوشی سے کہا تھا ..

دانیہ.. شاہنواز صاحب کے دوست کی بیٹی.. احان شاہ کی دور کی کزن.. جو امریکہ میں رہتی تھی آج پندرہ سال بعد واپس آئی تھی ..

حویلی کے سب لوگوں کو اسے دیکھ کر خوشی ہوئی تھی ..

"ارے بچے تم.." شاہنواز صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ..

وہ ایک ایک کر کے سب سے مل رہی تھی ..

"مراد کون ہے یہ.." مراد عرشہ اور براق ایک ساتھ کھڑے تھے ..

"یہ ڈائن ہے.. میرا مطلب دانیہ.." مراد نے اسے دیکھ کر عجیب سا منہ بنایا تھا ..

"احان شاہ بہت پسند ہے اسے.." براق نے جیسے ایک خوفناک انفارمیشن دی تھی اسے ..

"کیا.." عرشہ نے منہ کھولے براق کی جانب دیکھا تھا ..

"جی ہاں وہ تو شکر ہے یہ امریکہ میں تھی ورنہ.." مراد نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ..

"مراد میں تمہیں مار ڈالوں گی اگر تم نے میرے سردار کو کسی اور کے ساتھ جوڑا تو.." عرشہ نے مراد کو دھمکی دی تھی ..

"ارے میں تو بس ایسے ہی.." مراد ابھی بول ہی رہا تھا جب دانیہ عرشہ کے پاس آئی تھی ..

"مراد اور براق کیسے ہو دونوں.." دانیہ نے خوشی سے کہا تھا ..

"ابھی تک تو ٹھیک ہی تھے.. آگے کا پتہ نہیں تم جو آگئی ہو.." براق نے بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا .

"کیا مطلب ہے.." دانیہ جیسے اس کی بات ہلکی سی سمجھ گئی تھی ..

"کچھ نہیں.." براق نے مراد کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ مسکرا رہا تھا ..

"ویسے یہ کون ہے.." دانیہ نے عرشہ کی جانب اشارہ کیا تھا ..

"میں شاہ حوہلی کی سب سے بڑی بہو اور احان شاہ کی اکلوتی پہلی اور آخری بیوی.." عرشہ ایک ہی جملے میں بہت سی باتیں بتا چکی تھی ..

"اوو ہمارا احان.." دانیہ نے مراد کی جانب دیکھتے ہوئے تصدیق کرنی چاہی تھی ..

"ہمارا نہیں میرا احان شاہ.." عرشہ نے پورے حق سے کہا تھا۔ جس پر مراد اور براق نے اپنی ہنسی چھپائی تھی ..

"دانیہ تم.." احان جو ابھی ابھی آیا تھا لاؤنچ میں اسے دیکھ کر یہاں آیا تھا ..

"آن کیسے ہو تم..." دانیہ احان کی جانب خوشی سے بڑھی تھی جب عرشہ بھاگ کر احان شاہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی..

"آن نہیں احان.. میری ساس نے اتنا خوبصورت نام رکھا ہے۔ میرے شوہر کا آپ احان ہی کہیں تو اچھا ہو گا.."

عرشہ نے شوہر الفاظ پر زور دیا تھا..

عرشہ کی جلن دیکھ کر احان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی..

"اچھا.. لیکن مجھے ملنے تو دو نہ احان سے.." دانیہ کو عرشہ کا ایسا کرنا عجیب لگا تھا..

"تو ملیں نہ کس نے منع کیا ہے.. پوچھیں حال ان کا لیکن منہ سے ہاتھ مت لگائیے گا.. کیونکہ یہ میرے شوہر ہیں نہ اور مجھے بالکل اچھا لگتا کہ ان کو کوئی ہاتھ لگائے.." عرشہ نے نظروں نظروں میں ہی اسے وارننگ دی تھی.. جس پر دانیہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. کیونکہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی..

"اچھا میں جا رہی ہو.. تم مل ہو احان سے مجھے کچن میں بہت کام ہے کیونکہ اس گھر کی بڑی بہو ہوں نہ تو سارا گھر مجھے ہی دیکھنا ہوتا ہے نہ.." عرشہ اس پر ہر بات واضح کر رہی تھی.. جب کہ احان شاہ اپنی اس پانچ فٹ کی جان سے عزیز بیوی کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا..

"مراد اور براق.. خیال رکھنا احان کی بہن کو کوئی تکلیف نہ ہو.. ان کا خیال رکھنا.." عرشہ نے جاتے ہوئے مراد اور براق کی جانب دیکھ کر آنکھ دبائی تھی جب پر ان دونوں نے ہنستے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا..

دانیہ کو عرشہ کی اس بات پر آگ سی لگی تھی ..

"چلیں بہنا کھڑی کیوں ہیں بیٹھ جائیں .. ہم نہیں چاہتے کہ آپ کو تکلیف ہو .." مراد نے براق کی جانب دیکھا تھا .. جس پر اگلا جملہ براق نے مکمل کیا تھا ..

"کیونکہ احان شاہ کی بیوی کو اچھا نہیں لگے گا نہ .." براق نے قسم کھا رکھی تھی اسے جلانے کی .. مجھے پتہ چل چکا ہے کہ وہ احان کی بیوی ہے .." دانیہ نے اپنا غصہ کنٹرول کیا تھا ..

"جی ہاں کیونکہ وہ ہیں اکلوتی بیوی .. احان شاہ کی ایک واحد حقدار .." مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

جب کہ احان شاہ ان دو نمونوں کو دیکھ رہا تھا .. جو اپنی بھابی کا حکم مان رہے تھے .. "مراد .." احان نے مراد کی جانب دیکھا تھا ..

"جا رہا ہو میں تو بس اپنی بہن پلس آپکی بہن سے لگا ہوا تھا .." مراد اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا .. "عرشہ احان شاہ کتنا پرفیکٹ نیم ہے نہ .." براق نے دانیہ کی جانب دیکھ کر پوچھا تھا .. جبکہ مراد نے اپنا قہقہہ کنٹرول کیا تھا ..

"جی بہت پرفیکٹ ہے .." دانیہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی تھی ..

"اس کا مطلب ہے میری بہن کو اس کی بھابی پسند آئی .." مراد نے ایک اور بار اس کا دل جلایا تھا .. "ہاں .." دانیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ مراد اور براق کا قتل کر دے ..

"او کے اب ہم چلتے ہیں۔ خدا حافظ.." مراد اور براق ہنستے ہوئے حویلی کے بار نکلے تھے..

جب کہ دانیہ ابھی بھی اس دکھ میں تھی کہ احان شاہ کی شادی کسی اور سے ہو گئی ہے.. دانیہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ فرتاشیہ احان شاہ کی مانگ تھی لیکن اسے یقین تھا کہ ایک دن اس کی دعا قبول ہوگی اور احان شاہ اسے مل جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا.. احان شاہ عرشہ کے نصیب میں لکھا ہوا تھا اور اسی کو ملا..

\*\*\*\*\*

"زید لالا آپ کہی جا رہے ہیں کیا.." فلزا جو کوئی دینے آئی تھی زید کو سامان پیک کرتے دیکھ اس کے پاس آئی تھی..

"ہاں گڑیا وہ کچھ کام ہے اسی لیے میں پرسوں جا رہا ہوں لاہور.." زید نے اپنے کپڑے پیک کرتے ہوئے کہا..

"لالا کیا ہوا ہے آپ صحیح ہیں نہ.." فلزا نے زید کا بازو پکڑا تھا..

"ہاں میں صحیح ہوں.." زید فلزا کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا..

"لیکن مجھے آپ صحیح نہیں لگ رہے کیا کچھ ہوا ہے کیا آپ کی آنکھیں لال کیوں ہوئی ہیں.." فلزا نے زید کی آنکھوں کی جانب دیکھا تھا جہاں بہت نیند تھی.. لال سوجی ہوئی آنکھیں..

"نہیں وہ بس نیند پوری نہیں ہوئی اسی لیے ورنہ سب صحیح ہے تم فکر مت کرو.." زید مسکرایا تھا..



"لانا نہ جائیں نہ.. بس دو دن بعد آئینہ کا نکاح ہے اس میں شریک ہو جائیں پھر چلے جائے گا.." فلزا کی بات پر زید نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"نہیں میں نکاح میں نہیں آسکتا.." زید نے فوراً کہا تھا.. یہ بات صرف زید ہی جانتا تھا کہ اس کے سینے میں کیا طوفان مچا ہوا ہے..

"جیسی آپ کی مرضی لیکن آپ اپنا کام جلدی ختم کرنے کی کوشش کریے گا.. تاکہ آپ آئینہ کے نکاح میں آسکیں.." فلزا کی بات پر زید نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

کیونکہ وہ فلزا کو کیا بتاتا کہ وہ یہاں سے کیوں جا رہا ہے..

\*\*\*\*\*

"آئینہ تمہاری طبیعت تو صحیح ہے نہ تم آج کل میں دیکھ رہی ہو کچھ الگ ہی بیہوش کر رہی ہو.." عرشہ نے اس کا بدلا انداز نوٹ کیا تھا..

"ہاں ہم بھی یہی دیکھ رہے ہیں.." مریم اور حوریہ نے بھی عرشہ کی بات میں ہاں ملائی تھی..

"تم خوش تو ہو نہ.." مریم نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا..

"ارے آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں خوش ہوں.." آئینہ نے بہت مضبوطی سے اپنے دل کو سنبھالا تھا۔

وہ ایسے بکھر نہیں سکتی تھی.. وہ ایک مضبوط لڑکی تھی.. اس کے بھائیوں نے اسے دنیا کی ہر چیز لا کر دی تھی۔ اس کی ہر خواہش پوری کی تھی لیکن آج جو اس کی خواہش تھی وہ پوری نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ آئینہ شاہ کے مطابق زید خان عائشہ سے محبت کرتا تھا..

"اچھا چلو باہر چلو.. دو دن میں تمہارا نکاح ہے اور تم یہاں ہو.. "عرشہ نے اسے بازو سے اٹھاتے ہوئے کہا..

"اچھا اچھا چل رہی ہو..." آئینہ مسکراتے ہوئے اٹھی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے بارہ بج رہے تھے.. جب حوریہ کمرے میں داخل ہوئی تھی..

مراد بیڈ سے تیک لگائے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا..

حوریہ جو بیڈ پر بیٹھی تھی۔ مراد کو اتنی رات کو لیپ ٹاپ میں لگا دیکھ آنکھیں گھومائی تھی.. جبکہ اس کی یہ حرکت مراد شاہ نے دیکھی تھی..

"ویسے تمہیں ایسے چھپ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے.. " مراد نے حوریہ کی نظریں اپنی لیپ ٹاپ پر محسوس کر لی تھیں..

"نہیں وہ تو بس میں دیکھ رہی تھی کہ لیپ ٹاپ کتنا پیارا ہے.. " حوریہ ہڑبڑائی تھی..

"اور لیپ ٹاپ یوس کرنے والے کے بارے میں کیا خیال ہے.. " مراد نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا تھا..

"ک۔ کچھ نہیں۔۔" حوریہ فوراً کمرے میں گھوسی تھی۔۔ جس پر مراد کا ہتھکڑہ گونجا تھا۔۔

مراد نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا تھا۔۔ اب وہ بیڈ پر لیٹا تھا اس نے حوریہ کو کھینچ کر ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔

حوریہ نے اس سے دور ہونا چاہا تھا لیکن مراد کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اس سے دور نہ ہو سکی۔۔ مراد نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے تھے۔۔

"جانان مجھ پر اتنا شک مت کیا کرو۔۔ تمہارا شوہر بہت وفادار ہے تم سے۔۔" مراد نے اس کا سر چوما تھا۔۔

حوریہ شاہ کو مراد شاہ سے محبت نہیں تھی لیکن نفرت بھی نہیں تھی۔۔ لیکن ان کی شادی کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔۔ مراد شاہ حوریہ کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔ اس کی ہر خواہش پوری کرتا تھا۔۔ اسی لیے حوریہ شاہ مراد شاہ کو اپنے دل میں کہی نہ کہی کچھ مقام دی چکی تھی جو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

عالیہان شاہ ابھی ابھی واپس آیا تھا۔۔ مریم اس کا روز انتظار کرتی تھی۔۔

"کھانا لگا دوں۔۔" مریم فوراً اس کی جانب بڑھی تھی۔۔

"نہیں بھوک نہیں ہے۔۔" عالیہان شاہ نے اپنی شال سائیڈ پر رکھی تھی۔۔

"اچھھا۔۔" مریم صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

مریم کی اس حرکت پر عالیہان نے اس کی جانب دیکھا تھا..

وہ اس کے پاس آیا تھا..

"آپ نے کھانا نہیں کھایا کیا.." عالیہان نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا..

"ہنسہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے لوگ تو باہر سے کھا کر آجاتے ہیں.. یہ بھی نہیں سوچتے کہ کوئی ان کا انتظار کر رہا ہے.." مریم نے نظریں گھوماتے ہوئے کہا..

"اگر آپ لوگ کی جگہ عالیہان لگا دیتی تو مجھے زیادہ اچھا لگتا.." عالیہان نے مریم کا رخ اپنی جانب کیا تھا..

مریم نے ایک نظر عالیہان کی جانب دیکھا تھا پھر نظریں پھیر لیں تھیں..

اگر مریم کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ ایسی حرکت کبھی نہ کرتی.. لیکن وہ مریم شاہ تھی عالیہان شاہ کی توجہ کی ایک لوتی مالک وہ ایسا کر سکتی کیونکہ عالیہان شاہ اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا..

"ویسے ایک بتاؤ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہیں.. قلم کھانے کو کچھ دیں دیں.." عالیہان نے مریم کے چہرے کو دیکھتے ہوئے فریاد کی تھی...

"کیا واقعی مطلب آپ نے کھانا نہیں کھایا.." مریم کے چہرے پر ایک خوشی سی آئی تھی..

"نہیں کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ بیوی میرا انتظار کر رہی ہیں.." عالیہان نے اسی کے انداز میں کہا تھا..

"اچھا میں لاتی ہو آپ فریش ہو جائیں.." مریم کمرے سے باہر کی جانب بھاگی تھی.. جبکہ عالیہان اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا..

\*\*\*\*\*

احان شاہ لیپ ٹاپ میں اپنا کام کرنے میں مصروف تھا جب کہ عرشہ اسے گھور رہی تھی..

"کیا ہوا ہے.. نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا.." احان نے اپنا لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا تھا..

"نہیں پھانسی پر چڑھانے کا.." عرشہ نے غصے سے کہا تھا..

"کیوں سردارنی صاحبہ.. ایسا کیوں؟ آپ بیوہ کیوں ہونا چاہتی ہیں.." احان بیڈ پر اس کے پاس بیٹھا تھا..

"ادھر آؤ زرا تم۔ میں نے دیکھا تم بہت فری ہو رہے تھے اس ڈائن سے.. کیوں ہاں؟ بہت ہنس ہنس کر ہاں چال پوچھ رہے تھے.. کیا لگتی ہے وہ تمہاری.. تمہیں کیا لگتا ہے میری سرجری ہوئی ہے تو میں تمہیں کچھ بول نہیں سکتی کیا.." عرشہ نے احان کا کالر پکڑا تھا..

احان نے عرشہ کے ہاتھ کو دیکھا تھا جس سے اس نے احان کا کالر پکڑا ہوا تھا.. احان مسکرایا تھا.. کیونکہ آج تک اتنی ہمت کسی میں نہیں ہوئی تھی کہ وہ احان شاہ کو انگلی بھی دکھا سکے لیکن عرشہ نے تو اس کا کالر پکڑا ہوا تھا..

"کیا مسس احان کو جلن ہو رہی.." احان نے اس کا گال کھینچا تھا..

"ہاں ہو رہی ہے.. بہت زیادہ ہو رہی ہے.. کیا کر لو گے تم.. میری ایک بات کان کھول کے سنو تم میرے شوہر ہو تم پر صرف میرا حق ہے.. سمجھے تم احان شاہ پر صرف عرشہ شاہ کا حق ہے اسی لیے اگر تم نے کسی اور کے بارے میں سوچا نہ تو.."

"تو.. احان کو عرشہ کو ایسے دیکھ کر مزا آرہا تھا.."

"تو پورے گاؤں کے سامنے چیل سے ماروں گی.. سمجھے.. عرشہ نے احان شاہ کی آنکھوں میں آنکھیں گھارتے ہوئے کہا تھا.."

"سمجھ گیا.. احان مسکرایا تھا.."

عرشہ نے اس کا کولر چھوڑا تھا..

"ویسے اچھی لگتی ہو تم حق جتاتے ہوئے جتایا کرو.. احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا.. جب کے احان کی بات پر عرشہ بھی مسکرائی تھی.."

"فکر نہ کرو لڑکی.. میری معاملے میں تم ٹینشن فری ہو جاؤ.. سو جاؤ.. بہت کام ہو گا کل تمہیں.."

"احان نے عرشہ کا ہاتھ چوما تھا.. جس پر عرشہ مسکرائی تھی.."

احان صوفے کی جانب بڑھا تھا.. جب کہ عرشہ اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے قبول کر چکی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ بیڈ پر سوئے لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے کیسے کہے..

"احان سنو.. احان جو صوفے پر لیٹ رہا تھا عرشہ کی آواز پر اس کی جانب مڑا تھا.."

"جی.."

"تمہیں نیند میں لات مارنے کی عادت تو نہیں ہے نہ.." "عرشہ کو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا بولے اسی لیے جو منہ میں آیا بول دیا.."

"کیا.." "احان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا.."

"کیا ہوا ہے ایک سوال ہی تو پوچھا ہے اس میں کیا والی کون سی بات ہے.." "عرشہ نے منہ بنایا تھا.. نہیں.." "احان نے الجھن سے جواب دیا تھا.."

"اچھا تو تم بیڈ پر سو سکتے ہو.. مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.." "عرشہ جو کہنا چاہتی تھی وہ بول چکی تھی.. کیا واقعی.." "احان کو حیرت ہوئی تھی.."

"ہاں واقعی تم سو سکتے ہو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.." "عرشہ نے لیٹ کر کمبل منہ تک لے لیا تھا.. جبکہ احان بیڈ کی جانب بڑھا تھا.."

احان اب بیڈ پر لیٹ چکا تھا..

\*\*\*\*\*

آج دو دن گزر چکے تھے.. سب لوگ تیاریوں میں لگے ہوئے تھے.. آئینہ شاہ کے نکاح میں ایک دن رہ گیا تھا..

"اسلام و علیکم عرش.. رات کے ایک بج رہے تھے.." "جب فلزا کے عرشہ کو کال کی تھی.."



"وعلیکم السلام.. فلزا خیریت ہے نہ اتنی رات کو کال کی ہے.. سب صحیح ہے نہ.. "عرشہ کو فکر ہوئی تھی..

"ہاں. ہاں سب صحیح ہے.. وہ زید لالا کب سے گھر نہیں آئے مجھے ٹینشن ہو رہی ہے وہ اتنی دیر تک باہر نہیں رہتے اور کال بھی نہیں اٹھا رہے.. "فلزا نے تفصیل سے بتایا تھا..

"اچھا تم فکر مت کرو.. میں احان کو بولتی ہو وہ کال کرتا ہے.. "عرشہ نے اسے تسلی دی تھی..

"اچھا.. خدا حافظ.. "عرشہ نے کال کٹ کر دی تھی..

\*\*\*\*\*

وہ اس وقت جھیل کے کنارے موجود تھے.. زید خان جھیل کے قریب بیٹھا ہوا تھا.. جب کہ آصف کار کے پاس کھڑا ہوا تھا..

"سر آپکے موبائل پر بار بار کال آرہی ہے.. "آصف نے زید کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا.. کیونکہ پچھلے دس منٹ سے لگاتار زید کے موبائل پر کال آرہی تھی.. لیکن زید نے کوئی جواب نہیں دیا تھا.. کیونکہ وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا..

آصف کے دو دفعہ بولنے پر بھی جب زید نے کوئی جواب نہیں دیا تو آصف نے کال اٹھالی تھی..

"اسلام وعلیکم کون ... "آصف نے کال اٹھاتے ہی احترام سے کہا تھا..

"وعلیکم السلام اپنے سر سے میری بات کرواؤ.. "احان نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"سوری سر بزی ہیں آپ بعد میں کال کرے گا.." آصف نہیں جانتا تھا کہ کال پر کون ہے ..

"کیوں تمہارا سر پر اتم منسٹر لگا ہوا ہے اسے ابھی کے ابھی فون دو.." احان نے آرڈر دیا تھا ..

"سر یہ کسی کی کال ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں.." آصف نے موبائل زید کی جانب بڑھایا تھا.. جب زید نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے موبائل تھام لیا تھا ..

"کون.." زید نے بنا نمبر دیکھے موبائل کان سے لگایا تھا ..

"تمہارا باپ اس گاؤں کا سردار بات کر رہا ہوں.." احان نے جل کر کہا تھا ..

"کیا ہوا میری بہن نے پھر صوفے پر سلا دیا کیا.." زید نے مسکراتے ہوئے کہا ..

"تم میرا چھوڑو تم یہ بتاؤ تم کہا ہو کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے.." احان نے پریشانی سے کہا تھا ..

"وہ میں جھیل گھومنے آیا تھا.." زید نے اس جھیل کو دیکھتے ہوئے کہا جو بہت خوبصورت تھی ..

"زید خان تمہارا دماغ صحیح ہے رات کا یہ وقت تمہیں ملا تھا جھیل گھومنے کے لیے.." احان کو حیرانی سی ہوئی تھی ..

"ہاں جو تم سمجھو.." زید کے لہجے میں عجیب سی تھکن تھی ...

"تو صحیح ہے نہ کچھ پریشانی ہے کیا.." اتنے دنوں میں احان شاہ زید خان کو بہت اچھے سے سمجھ چکا تھا ..

"ہاں.." زید نے ایک لفظی جواب دیا تھا ..

"تو وہی رہ میں آرہا ہوں.." احان کو اب زید کی بہت فکر ہونے لگی تھی ..

"اوکے.." زید نے کال کٹ کر دی تھی ..

احان اپنی کار کی کیز لے کر باہر کی جانب بڑھا تھا ..

\*\*\*\*\*

"کیا کر رہے ہو یہاں.." احان شاہ آدھے گھنٹے بعد زید کے پاس تھا ..

"کچھ نہیں.." زید نے جھیل کے پانی پر نظریں جمائے کہا ..

"کہی تم اور آصف ڈیٹ تو نہیں.." احان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ..

"تمہارا دماغ تو صحیح ہے نہ احان.." زید نے حیرانی سے احان کی جانب دیکھا تھا ..

"اب تم جواب نہیں دو گے تو میں یہی سوچوں گا نہ اور دیکھو تمہارے اور آصف کے علاوہ یہاں کوئی

ہے بھی نہیں..." احان نے مزید تنگ کرتے ہوئے کہا ..

"کہنے کو تم سردار ہو لیکن حرکتیں تمہاری.." زید نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا ..

"اچھا یہ بتا، کیا ہوا ہے.." احان نے زید کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا تھا ..

"کچھ نہیں.." زید کی نظریں جھیل پر ہی تھی ..

"دیکھ زید سچ سچ بتا کیا ہوا ہے اب تو مجھ سے بھی چھپائے گا کیا.." احان شاہ سے زیادہ زید خان کو

کوئی نہیں سمجھ پایا تھا ..

زید خان نے آج تک دوست نہیں بنائے تھے.. احان شاہ اس کی زندگی کا پہلا دوست تھا.. اور شاید عزیز بھی ..

"محبت ہوئی ہے مجھے تو نے سنا مجھے محبت ہوئی ہے عاشق بن گیا ہو میں.. " زید خان چلایا تھا.. جب کے اس کی آنکھوں میں درد واضح تھا..

"کس سے ہوئی ہے.. کیا ہوا ہے.. " احان نے دعا کی تھی جو وہ سوچ رہا ہو وہ نہ ہو ..

"ہاں مجھے محبت ہوئی ہے احان زندگی میں پہلی بار مجھے کسی سے محبت ہوئی ہے اور میری بد نصیبی دیکھو اس لڑکی کو مجھ سے محبت نہیں ہے.. " زید خان مسکرایا تھا..

"کون ہے وہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے.. " احان شاہ کو حیرت ہوئی تھی کوئی لڑکی زید خان کو کیسے نہ پسند کر سکتی تھی.. دنیا کی ہر لڑکی مرتی تھی اس خوبصورت نوجوان پر ..

"ایک لڑکی ہے.. جس نے اس پتھر دل کو موم کیا تھا.. وہ ایسا کر سکتی ہے اسے حق ہے.. " زید نے احان کی جانب دیکھا تھا..

"نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی تو مجھے اس کا نام بتا.. " احان نہیں چاہتا تھا زید کا دل ٹوٹے ..

"میں نام نہیں بتا سکتا کیونکہ اپنے محبوب کا نام بتا دینا ایسا ہے جیسے آپ نے اس کے جسم کا آدھا حصہ کسی کو دے دیا ہو.. " زید خان بامشکل مسکرایا تھا..

"لیکن میرے یار وہ تجھے نہ پسند کیوں کرے گی.. " احان نے زید کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا..

"وہ تیرے یار سے محبت نہیں کرتی.. اس کا کل نکاح ہے کسی اور سے کل وہ کسی اور کی دسترس میں ہو جائے گی ہمیشہ کے لیے.." زید خان کی آنکھوں میں نمی آئی تھی..

اور وہ پہلی بار تھی جب زید خان اپنی زندگی میں کسی کو لے کر رو رہا تھا.. اس مضبوط دل والے مرد نے محبت کی تھی اور محبت مضبوط سے مضبوط انسان کو بھی رولانے کا ہنر رکھتی ہے..

"ہم بات کر لیتے ہیں نہ ابھی بھی وقت ہے زید تو چل میں بات کروں گا اسے میں سمجھاؤں گا اسے.." احان نے زید کو حوصلہ دیا تھا..

"نہیں میں لاہور جا رہا ہوں.. کچھ دن وہاں رہو گا تو صحیح ہو جاؤں گا.." زید نے اٹھے ہوئے کہا تھا کیونکہ زید خان احان کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ جس لڑکی سے وہ محبت کرتا ہے وہ اسی کی بہن ہے.. کیونکہ وہ جانتا تھا احان شاہ صرف کہہ نہیں رہا تھا بلکہ وہ زید کے لیے آئینہ کو منا سکتا تھا.. زید خان احان کو اتنا عزیز تھا..

"لیکن زید کل آئینہ کا نکاح ہے اور تو جا رہا ہے.." احان کو زید کا جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا.. "آئی ایم سوری سردار میں تیری بہن کے نکاح میں نہیں آسکوں گا.." زید نے معذرت کی تھی.. "کوئی بات نہیں اپنا خیال رکھنا.. جلدی لوٹ آنا.. پہنچ کر کال کر دینا.." احان نے زید کو گلے لگایا تھا..

"اوکے سردار جیسا تیرا حکم.." زید مسکرایا تھا..

"ہم خیریت سے جانا.." احان نے زید کو الوداع کہا تھا..

زید اور آصف کار میں بیٹھ کر جا چکے تھے.. جبکہ احان کو ایک طرف براق اور دوسری جانب زید کے لیے پریشانی ہو رہی تھی..

\*\*\*\*\*

آج آئینہ کی مہندی تھی.. مہندی اور نکاح ساتھ ہی رکھا گیا تھا.. شام کے چار بج رہے تھے.. سب مہمان آنا شروع ہو گئے تھے..

"مظفر لالا آپ پارلر سے آئینہ کو لیں آئیں سب لوگ بزی ہیں تو کوئی فارغ نہیں ہے.. " آئینہ صبح ہی بیوٹی پار چلی گئی تھی..

"جی عرشہ بیبی.. " مظفر لالا نے ہمیشہ کی طرح احترام سے کہا تھا..

مظفر لالا کار کی جانب بڑھ گئے تھے.. سب نوجوان مہمانوں کو سنبھال رہے تھے..

\*\*\*\*\*

زید اس وقت اپنے لاہور والے فلیٹ میں موجود تھا.. سفید کلر کی پینٹ پہنے جس پر بلو کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی.. بکھرے بال.. سرخ آنکھیں.. اس کی بکھری حالت اس کے بارے میں سب بتا رہی تھی..

ابھی وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں لیٹا ہوا ہی تھا.. جب اسے عمر کی کال آئی تھی..

"ہم.. " زید نے کال اٹھالی تھی کیونکہ عمر خان وہ واحد ہستی تھی جس کی کال زید خان کبھی نہیں کاٹتا تھا..

"کیا ہوا ہے آپ کو آپ بنا بتائے کیسے جاسکتے ہیں.. "عمر نے ایک سانس میں ہی سب کچھ بول دیا تھا کیونکہ اسے صبح ہی احان نے بتایا تھا کہ زید لاہور جا چکا ہے..

"کچھ نہیں.. کیوں تمہیں بھی ساتھ آنا تھا کیا.. "زید مسکرایا تھا..

"لالا بات نہ بدلیں.. کیوں گئے ہیں آپ یہاں سے.. "عمر کہی نہ کہی اس کے دل کی حالت سے واقف تھا..

"وہ پشاور میں سردی تھی اور میری طبیعت خراب ہو رہی تھی اسی لیے.. "زید جانتا تھا عمر اس کا جھوٹ اچھے سے پکڑ سکتا تھا لیکن وہ پھر بھی جھوٹ بول رہا تھا..

"میں اچھے سے جانتا ہوں آپ کو یہ موسم کیوں اچھا نہیں لگ رہا.. اگر آپ کو آئینہ پسند تھی تو آپ مجھے بتا دیتے ہم مل کر بات کرتے اسے لیکن ایسے بھاگنا اچھی بات نہیں ہے.. "عمر کو زید کا ایسے بنا کچھ کہے چلے جانا برا لگ رہا تھا..

"میں بھاگا نہیں ہوں.. زید خان بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے اور یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو.. اس کی خوشی کسی اور میں تھی اور میں نے تو بس اسے خوش کیا ہے.. "زید نے بہت آرام سے کہا تھا..

"اور آپ کی خوشی کا کیا.."



"عمر خان کیا تم نے سنا نہیں محبوب کی خوشی کے لیے سب کچھ قربان کر دینا چاہیے اسی لیے میں نے آئینہ شاہ کی خوشی کے لیے اپنی محبت قربان کر دی.. "زید کی آنکھوں کے سامنے آئینہ کا چہرہ لہرایا تھا..

"لیکن لالا.. میں ایسا بالکل نہیں ہونے دوں گا میں جانتا ہو آئینہ راضی نہیں ہے.. "عمر نے آئینہ کو ہمیشہ سے نوٹ کیا تھا کیسے وہ زید کو دیکھتی تھی..

"اگر وہ یہ بات مجھ سے خود کہتی نہ تو میں خود کو دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان مانتا لیکن ایسا نہیں ہے اس کی مرضی کسی اور میں ہے اسی لیے تو اس نے اس رشتے کے لیے ہاں کی ہے.. " اور یہ بات زید ہی جانتا تھا آئینہ کا نام کسی اور کے ساتھ لگا کر اسے کتنی تکلیف ہو رہی تھی..

"میں یہ بات اچھے سے جانتا ہو وہ اسے پسند نہیں کرتی آپ کو جو کرنا ہے کریں.. بھابی تو آئینہ شاہ میری ہی بنے گی.. "عمر نے ضدی انداز میں کہا تھا جس پر زید مسکرایا تھا..

"ہیلو.. "زید نے ایک نمبر پر کال کی تھی..

"یس سر.. "دوسری جانب سے آصف کی آواز گونجی تھی..

"کیا خبر ہے.. "زید نے آنکھیں موندے صوفے سے ٹیک لگائے سوال کیا تھا..

"سر لڑکا کوئی اتنا اچھا نہیں ہے اس کا نام یوسف ہے ماں کا نام شگفتہ ہے باپ کا نام علی ہے.. باہر ملک میں رہنے کی وجہ سے بہت خراب ہے.. بیٹا دیر دیر تک کلب میں رہتا ہے بہت عجیب و غریب

لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے اس کا.. ماں اور بیٹا تو بالکل راضی نہیں تھے اس رشتے کے لیے لیکن باپ چاہتا تھا کہ آئینہ شاہ ان کے گھر کی بہو بنے.. "آصف نے بنا رکے سب کچھ فوراً کہا تھا..

"اچھا.. نائس.. زید نے کال کٹ کر دی تھی..

"آئینہ شاہ تم بہت انمول ہو اور انمول چیزیں غلط ہاتھوں میں اچھی نہیں لگتیں.. " زید نے اپنی کار کی کیز اٹھائی تھی اور باہر کی جانب بڑھا تھا..

\*\*\*\*\*

"براق بابا.. " براق جو اپنی کار کے پاس کھڑا کسی سے کال پر بات کر رہا تھا مظفر لالا کی آواز پر پلٹا تھا..

"مظفر لالا.. " براق نے انھیں تھاما تھا.. کیونکہ ان کی حالت بہت خراب تھی ان کے سر میں سے بہت خون بہہ رہا تھا..

اور حان مراد اور عمر جو کسی ضروری کام سے باہر کی جانب جا رہے تھے براق کی جانب بڑھے تھے..

"کیا ہوا ہے لالا.. " اور حان نے ان کے سر پر اپنا رومال رکھا تھا.. کیونکہ ان کا خون روکنا بہت ضروری تھی..

"وہ لوگ.. آئینہ بیبی... " مظفر کہتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا..

"براق تم ان کو ہسپتال لے کر جاؤ ہم دیکھتے ہیں.. " اور حان نے کہتے ہی کار کا دروازہ کھولا تھا..

"آئینہ.. " مراد کے لبوں پر آئینہ کا نام آیا تھا..

"پارلر چلو جلدی.. " مراد عمر اور اورحان کار کی جانب بھاگے تھے..

ایک گھنٹے کے بعد وہ پارلر کے باہر موجود تھے..

"بات سنو.. تم نے اس لڑکی کو دیکھا ہے کیا.. " مراد نے آئینہ کی تصویر گارڈ کو دیکھاتے ہوئے کہا تھا..

"جی.. یہ تو ابھی ابھی گئیں ہیں ایک انکل کے ساتھ.. " گاڈ نے آئینہ کو پہچان لیا تھا..

"کیا.. یہ وہ شخص تھا.. " مراد نے مظفر لالا کی تصویر اسے دکھائی تھی.. جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

"چلو.. " مراد اورحان اور عمر کار کی جانب بڑھ گئے تھے..

"مجھے نمبر بتا آئینہ کا میں اس کا موبائل ٹریس کرتا ہوں.. " اورحان نے مراد سے آئینہ کا نمبر لیا تھا..

\*\*\*\*\*

"کیا.. کیا بول رہے ہو تم.. " احان ہسپتال میں موجود تھا براق نے اسے سب بتا دیا تھا..

"جی.. انھیں ہوش میں آنے میں وقت لگے گا ایک یا دو دن یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی.. " ابھی

وہ ڈاکٹر بول ہی رہا تھا جب احان نے اس کا کالر پکڑا تھا..

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی تم جانتے بھی ہو تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو.. وہ اندر لیٹا انسان مجھے کتنا عزیز ہے تمہیں اس بات کا اندازہ بھی ہے.. اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے.. " احان نے اسے دور دھکیلا تھا..

"احان سنبھال خود کو.. " براق نے اسے سنبھالا تھا..

احان شاہ جب پانچ سال کا تھا تب سے وہ مظفر لالا کو جانتا تھا.. وہ بچپن سے ہی ان کے ملازم تھے اور انھوں نے ہمیشہ شاہ حویلی والوں کی حفاظت کی تھی.. ہمیشہ کی طرح آج بھی انھوں نے اپنا فرض نبھایا تھا.. وہ احان شاہ کو بالکل اپنے باپ جیسے عزیز تھے..

\*\*\*\*\*

"ہر ایرپورٹ.. ہوائی اڈا.. بس اسٹیشن.. ترین اسٹیشن سب جگہ دیکھو.. اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے آصف.. ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.. " زید خان چلایا تھا اسے ابھی ابھی اس بات کی خبر ہوئی تھی..

"ہیلو.. ابھی کے ابھی ایک ہیلی کوپٹر منگواؤ.. پشاور جانا ہے مجھے اور میں دیر نہیں کر سکتا.. اگلے بیس منٹ میں تیار ہونا چاہیے میں آرہا ہوں.. " زید خان نے اپنی کار کا رخ ایرپورٹ سے دوسری جانب گھومایا تھا..

"یس سر.. " دوسری جانب سے ایک شخص نے زوردار آواز میں کہا تھا..

زید کال کٹ کر چکا تھا..

\*\*\*\*\*

"میری بچی عرشہ.. " زرینہ بیگم کا رو کر برا حال تھا.. آخر کو وہ ایک ماں تھیں..

"امی.. کچھ نہیں ہو گا.. احان لوگ گئے ہوئے ہیں نہ سب صحیح ہو جائے گا.. " عرشہ انھیں خود سے لگائے حوصلہ دے رہی تھی .

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا دیکھو بھاگ گئی وہ اپنے عاشق کے ساتھ.. " مراد جو زرینہ بیگم کے پاس بیٹھا انھیں دلا سے دے رہا تھا.. شگفتہ بیگم کے منہ سے اپنی بہن کے بارے میں ایسے الفاظ سن کر وہ کھڑا ہوا تھا.. لیکن اسے سے پہلے وہ کچھ بولتا حوریہ شاہ ان پر برس پڑی تھی ..

"آنٹی پلیز اگر آپ کسی کا دکھ کم نہیں کر سکتیں تو زیادہ بھی نہ کریں.. اور جہاں تک بات ہے آئینہ کے کردار کی تو یہاں کھڑا ہر انسان اسے بہت اچھے سے واقف ہے.. افسوس اس بات کا ہے کہ جتنی چھوٹی آپ ہیں اتنی ہی چھوٹی آپ کی سوچ بھی ہے.. " حوریہ کا بس چلتا تو وہ انھیں مار ڈالتی ..

"اف دیکھو تو زرا کتنی لمبی زبانیں ہیں ان کی.. " شگفتہ بیگم نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا ..

"آنٹی آپ ہماری مہمان ہیں اسی لیے ہم آپ کو ابھی تک جھیل رہے ہیں ورنہ اگر کوئی اور میری بہن کے بارے میں یہ بکواس کرتی تو میں انھیں وہ سزا دیتی کہ ان کی سات نسلیں یاد رکھتیں.. " عرشہ نے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انھیں وارن کیا تھا ..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم آئینہ شاہ کیسی ہو.. " زبیر ملک نے آئینہ شاہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا...

"بیغیرت انسان میرے ہاتھ کھولو تمہیں میں بتاتی ہوں میں کیسی ہوں.." آئینہ نے اس کے پاؤں پر اپنی ہیل ماری تھی ..

"آہہہ.." ملک کو درد ہوا تھا ..

"چٹاخ.." ملک نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا جس کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا ..

"تمہاری اتنی ہمت .. وہ بھی ایک لڑکی ہو کر.." ملک نے اس کے بال دبوچے تھے ..

"مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں تمہاری سات نسلیں برباد کر سکتی ہو زبیر ملک.." آئینہ نے اس کے منہ پر تھوکا تھا ..

"اوو.. میں تو بھول گیا تھا کہ تم اتنی آسانی سے کیسے جھک سکتی ہو تم تو شاہ حویلی کا خون.. سردار کی بہن ہونا.." ملک مسکرایا تھا ..

"لڑکی اپنی آنکھیں نیچے کر ورنہ" ..

"ورنہ کیا.." آئینہ بے خوف سے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ..

وہ آئینہ شاہ تھی.. ایک مضبوط اور بہادر لڑکی.. بیشک اس کے بھائیوں نے اسے شہزادی کی طرح پالا تھا لیکن اسے اتنا مضبوط تو بنایا تھا کہ وقت آنے پر خود کے لیے لڑ سکے.. بہادری ضدی پن اسے اپنے خاندان سے وراثت میں ملا تھا۔

"ورنہ.." ملک نے جلتا سگریٹ اس کی کلائی پر لگایا تھا ..

آئینہ کو تکلیف ہوئی تھی لیکن اس نے آنکھیں ابھی بھی نیچے نہیں کی تھیں..

"بہت ہی کوئی ڈھیٹ ہو تم سب شاہ.. "ملک کو اس لڑکی کی بہادری ہی حیرت ہوئی تھی..

"اسے ڈھیٹ نہیں بہادری بولتے ہیں ملک لیکن تم یہ بات کیسے جانو تم تو ایک بزدل انسان ہو جی تو

چار گارڈز ہونے کے باوجود ایک لڑکی کا اتنا خوف ہے کہ اس کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں.. "آئینہ

مسکرائی تھی اس کے ہونٹوں سے خون بہہ رہا تھا..

ایک سیکنڈ کے لیے ملک ہڑبڑایا تھا.. وہ لڑکی صحیح تو کہہ رہی تھی.. وہ شاہ حویلی کی لڑکی تھی وہ کچھ

بھی کر سکتی تھی اسی لیے ملک نے اسے باندھا ہوا تھا..

"تمہیں تو میں.. "ملک نے اس کی دوسری کلائی پر جلتا ہوا سگریٹ لگایا تھا..

"لالا کا تھپڑ یاد ہے.. اوو تمہیں کیسے یاد ہو گا تم نے تو اتنے تھپڑ کھائے ہیں کہ تم بھول جاتے ہو گے..

"آئینہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی.. اسے بہت تکلیف ہو رہی.. تھا.. لیکن ہار ماننا تو اس نے بھی نہیں

سیکھا تھا..

"تمہاری آج شادی ہے نہ.. سب مہمان آچکے ہیں.. تمہارے نکاح کا وقت جا چکا ہے.. سب لوگ

ابھی تک بہت سی باتیں بنا چکے ہونگے.. سردار کی عزت.. "ابھی ملک مسکرا ہی رہا تھا جب آئینہ کی

آواز نے ایک دفعہ پھر اسے اندر تک جلایا تھا..



"ملک میرے لالا کی عزت کی فکر تم نہ کرو.. سردار نے ان دو سالوں میں اتنی عزت کمائی ہے نہ اگر تم اپنی پوری زندگی بھی لگا دو نہ تم اس کے زرا برابر بھی نہیں کما پاؤ گے.. تم جیسے ہزار بھی آجائیں نہ تو سردار کا کچھ اکھاڑ نہیں سکتے.. " آئینہ نے اس پر حقیقت واضح کی تھی ..

"سنو لڑکے اس کا وہ حال کرو کہ اس کی روح کانپ جائے.. " ملک نے ایک ڈنڈے کو دیکھتے ہوئے اپنے گارڈ سے کہا تھا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا ..

\*\*\*\*\*

"یہ دوپٹہ آئینہ کا ہے.. " احان اور براق روڈ پر موجود تھے جب احان کو آئینہ کا دوپٹہ زمین سے ملا تھا.. احان وہ دوپٹہ اچھے سے پہچانتا تھا کیونکہ یہ دوپٹہ اسی نے ہی دیا تھا آئینہ کو ..

"ہاں یہ اسی کا ہے.. " براق بھی اس دوپٹے کو پہچان چکا تھا ..

"بابا.. بات سنیں.. " براق نے کھیت میں کام کرتے ایک بوڑھے شخص کو مخاطب کیا تھا ..

"جی براق بابا.. " وہاں کے سب لوگ شاہ حویلی کے لوگوں کو جانتے بھی تھے اور ان کی عزت بھی کرتے تھے ..

"یہ دوپٹہ آپ جانتے ہیں یہاں کیسے آیا کس کا ہے.. " احان نے بہت احترام سے پوچھا تھا ..

"جی سردار وہ ابھی یہاں سے ایک کار گزری تھی اسی میں سے گرا تھا.. " بوڑھے شخص نے جو دیکھا تھا وہ بتا دیا تھا..

"ملک.. " احان کو ایک سیکنڈ لگا تھا سمجھنے میں کیونکہ اس گاؤں میں صرف تین حویلیاں تھیں.. شاہ, خان اور ملک حویلی.. اس گاؤں کے لوگوں کے پاس گاڑیاں نہیں تھیں.. کار صرف ان تین حویلی والوں کے پاس تھیں..

\*\*\*\*\*

"دیکھو لڑکے.. " ابھی ملک اپنی حویلی میں ایک شخص سے بات کر ہی رہا تھا.. جب احان اور براق کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

"سردار تم.. " ملک بہت عزت کرتا تھا احان کی..

"ملک اپنے نکے بیٹے کو بلاؤ.. " احان کا انداز غصیلا تھا..

"شہزیب.. " ملک نے زوردار آواز میں شہزیب کو پکارا تھا.. جب وہ اپنے کمرے سے باہر آیا تھا..

"جی.. " شہزیب کا الٹا ہاتھ کٹا ہوا تھا.. اپنے سامنے احان شاہ کو دیکھ کر شہزیب کانپا تھا..

"کیا کیا تم نے اب.. " ملک چلایا تھا..

"ابا خدا کی قسم میں نے اب کچھ نہیں کیا.. " شہزیب اپنے باپ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا..

"ملک تم بھول رہے ہو تمھاری دو ننھی اولادیں ہیں ایک نہیں.. " براق نے اسے زبیر کے بارے میں یاد دلایا تھا..

"زبیر.. " ملک نے اب اسے بلایا تھا..

"مالک وہ تو گئے ہوئے ہیں.. " ایک ملازم نے سر جھکائے جواب دیا تھا..

"ملک اپنے کندھے مضبوط کر لو کفن تیار رکھنا اپنے چھوٹے بیٹے کا.. " احان نے ایک ایک الفاظ چبا کر کہا تھا..

"لیکن سردار کیا کیا ہے اس نے.. " ملک کو ابھی تک کچھ پتا نہیں تھا..

"اس نے شاہوں کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے اور اس کی سزا صرف موت ہے.. اب تم ایک ہی دعا کرو کہ وہ مجھے نہ ملے کیونکہ اگر وہ مجھے مل گیا نہ تو اس کا میں وہ حال کرو گا جو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا.. " احان غصیلے انداز میں کہتے ہوئے چلا گیا تھا..

"زیر یہ تم نے کیا کیا.. " ملک صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا.. کیونکہ وہ احان شاہ سے بہت اچھے سے واقف تھا آج تک اتنی جرت کسی نے نہیں کی تھی.. ان کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی غلطی آج تک کسی نے کی تھی..

\*\*\*\*\*

رات کے ایک بجنے کو تھے آئینہ کا کچھ پتا نہیں چلا تھا..

زیرینہ بیگم کا برا حال تھا رو رو کر.. خان حویلی کے سب لوگ بھی شاہ حویلی میں ہی تھے.. سب مہمان جا چکے تھے.. لڑکے والے بھی وہی تھیں..

سب نوجوان لگے ہوئے تھے آئینہ کی تلاش میں لیکن کچھ پتا نہیں چل رہا تھا.. عمر نے اپنے آفیسرز سے کہہ کر پورے ملک کی ٹرانسپورٹ بند کروادی تھی.. مراد نے ہر وہ جگہ تلاش کی تھی جہاں پر

اسے رکھا جاسکتا تھا۔ احان نے پورا گاؤں تلاش کیا تھا۔ زید کے سارے گارڈز ہر ایئرپورٹ، بس اسٹیشن، ترین اسٹیشن پر پھیلے ہوئے تھے۔

"ہو گئی۔۔ ملک کی لوکیشن ٹریس۔۔" اور احان نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ جو کب سے فون پر کئی لوگوں کو کال کر کے بہت کچھ کروا چکے تھے۔

"کون سی جگہ ہے۔۔" عالیہان نے اس کے ہاتھ سے ٹیپ لیا تھا۔

"اس گاؤں سے دو گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔۔" عالیہان کے کہتے ہی وہ سب جلدی سے اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھے تھے۔

اب عمر، مراد، اور احان، براق، احان، عالیہان سب اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر اس جگہ کی جانب روانہ ہوئے تھے۔

\*\*\*\*\*

"دیکھو میرے پاس مت آنا۔۔" آئینہ اس کی حوس والی نگاہیں دیکھ چکی تھی۔

"ارے ایسے کیسے اتنے دنوں بعد اتنی خوبصورت لڑکی ملی ہے۔۔" ملک اس کے پاس آیا تھا۔

"دور ہٹو بیغیرت میرے بھائی تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔" آئینہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی کیونکہ وہ شخص اس کو چھو رہا تھا اور آئینہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی کیونکہ اس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔

"کوئی ہے بچاؤ مجھے۔۔" آئینہ چلائی تھی۔



ابھی وہ سب اپنی گاڑیوں سے اترے ہی تھے جب ان کے سامنے ایک کار آکر رکی تھی.. جس میں سے زید خان اترتا تھا.. احان اور زید نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا تھا.. اور پھر اندر کی جانب بھاگے تھے..

"آئینہ.. "مراد اور حان عمر اور عالیہان اسے آوازیں دے کر ہر جانب تلاش کر رہے تھے ...

احان اور زید ایک کمرے کی جانب بڑھے تھے جو الگ سے بنایا گیا تھا.. سیڑھیوں سے نیچے.. وہ دونوں اس کمرے کے باہر کے تھے..

وہ دونوں پستول نکال کر اندر کی جانب بڑھے تھے..

اندر والے منظر کو دیکھ کر ان دونوں کے دل میں ایک گہری چوٹ لگی تھی.. آئینہ شاہ زمین پر گری ہوئی تھی اس کا منہ.. ہاتھ اور پاؤں خون سے بھرے ہوئے تھے.. آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..

"احان.. "احان آگے کی جانب بڑھا تھا جب ملک نے اس پر چاکو سے وار کیا تھا لیکن زید احان کے سامنے آگیا تھا جس کی وجہ سے زید کے سینے پر چاکو سے گہرا کٹ لگا تھا..

"زید.. "احان نے زید کا ہاتھ پکڑا تھا..

"سردار میں ٹھیک ہوں اسے ہسپتال لے کر چل.. "زید کے سینے سے خون بہہ رہا تھا لیکن خود کی فکر کسے تھی اسے تو آئینہ کی فکر تھی..

احان نے آئینہ کے ارد گرد اپنے شال لپیٹی تھی اور اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی جانب بڑھا تھا..

احان کے جانے کے بعد زید زبیر کی جانب بڑھا تھا.. زبیر پیچھے کو ہوا تھا.. جب مراد عمر اور اورحان بھی وہاں پہنچے تھے ..

"زید تم ہمارے ساتھ چلو اسے یہ تینوں دیکھ لیں گے.. "عالیہان نے زید کا بازو تھاما تھا ..

"آپ جائیں ہم لوگ ملک کی اچھے سے مہمان نوازی کریں گیں.. " براق نے زید کو جانے کا کہا تھا جس کی وجہ سے زید عالیہان کی ساتھ چلا گیا تھا ..

\*\*\*\*\*

"کیسی ہے میری بہن.. " وہ اس وقت احان کے ڈیرے پر موجود تھے کیونکہ آئینہ کی حالت اتنی خراب تھی کہ وہ اسے ڈیرے پر لے کر آیا تھا.. فلزا اور فرتاشیہ بھی یہی موجود تھیں.. انھوں نے ہی آئینہ کے کپڑے چینج کیے تھے ..

"فکر نہ کریں اسے پندرہ منٹ میں ہوش آجائے گا.. لیکن اس کے ہاتھ پر فریکچر ہو چکا ہے اور اس کے پاؤں اور ہاتھ کی پٹی کر دی ہے میں نے لیکن تم لوگوں کو اس کا بہت خیال رکھنا ہوگا.. بہت ازیت سے گزری ہے وہ.. "ڈاکٹر جو مصطفیٰ کی بیوی تھی.. اس نے احان کو سب تفصیل سے بتایا تھا.. احان کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اس نے اپنے دوست مصطفیٰ کی بیوی کو بلایا تھا ..

زید بھی اپنی پٹی کروا کر آچکا تھا.. وہ اور عالیہان ابھی ابھی یہاں آئے تھے ..

"شکریہ مصطفیٰ.. " احان نے مصطفیٰ اور اس کی بیوی کا شکریہ ادا کیا تھا ..

"ارے سردار شرمندہ کرو گے کیا.. " مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا تھا ..



"زید کیسا ہے زخم اب.. کیا ضرورت تھی تجھے سامنے آنے کی.. " احان نے زید کے زخم پر بندھی پٹی دیکھتے ہوئے کہا..

"زخم صحیح ہے.. اور مجھے ضرورت تھی کیونکہ وہ تجھے مارنے والا تھا.. " وہ دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے..

عالیہان، احان، زید، فرتاشیہ اور فلزا آئینہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے.. وہ تینوں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جب کہ فرتاشیہ اور فلزا آئینہ کے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئیں تھیں.. "ہاں تو مجھے مارتا نہ تیرا کیا جاتا.. " احان مسکرایا تھا..

"بہت کچھ جاتا میرا.. اور اگر وہ تجھے مارتا تو اس کی گردن جاتی.. " زید نے سنجیدگی سے کہا تھا.. "ویسے درد ہو گا تجھے.. " احان نے معصومیت سے کہا تھا..

"کوئی بات نہیں.. سردار زید خان اپنے سینے پر تیرے لیے ایسے کئی چاکو کھا سکتا ہے.. " زید مسکرایا تھا..

"خان رولائے گا کیا.. " احان کی بات پر دونوں کا قہقہہ گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

براق اور مراد نے اپنی قمیض کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے تھے..

"ک. کیا کرنے والے ہو تم لوگ.. "ملک کو عمر نے کرسی پر بیٹھایا تھا.. جس کے بعد اس نے اٹھنے کی ہمت نہیں کی تھی..

"پیار کرنے والے ہیں ہم.. "اورحان نے ہمیشہ کی طرح اپنی دھن میں کہا تھا..

اورحان کی بات پر براق مراد اور عمر مسکرائے تھے ان کی مسکراہٹ دیکھ کر ملک کے جسم میں خوف کی ایک لہر دوری تھی..

"چلو میں زرا لائیو چلا جاؤ انسٹاگرام پر کیونکہ میرے فینز کو بھی ایسی دلچسپ واقعات دیکھنے کا موقع ملنا چاہیے نہ.. "اورحان نے اپنے موبائل کا کیمرہ سامنے ٹیبل پر سیٹ کیا تھا.. جہاں سے ملک کو باآسانی سے دیکھا جاسکتا تھا..

اب مناظر ایسے تھے کہ موبائل ٹیبل پر رکھا ہوا تھا.. موبائل کے سامنے ملک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا.. ساتھ میں ایک کرسی پر عمر بیٹھا ہوا تھا جب کہ مراد اور براق پاس پڑے لوہوں میں کچھ تلاش کر رہے تھے..

"ک. کیا کر رہے ہو تم.. "مراد اور براق کو کچھ تلاش کرتے دیکھ ملک نے سوال کیا تھا..

"وہ لوہے ڈھونڈ رہے ہیں.. مضبوط لوہے جس سے وہ تمھاری ڈھیٹ چمری سیٹ کریں گے.. "عمر نے بہت پرسکون ہو کر کہا تھا..

"م. مجھے جانے دو.. "ملک اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

"نیچے بیٹھو.. "عمر نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا.. ملک فوراً اپنی جگہ پر بیٹھا تھا..

"جانے من اتنی جلدی کس بات کی ہے زرا صبر تو کرو.." اورحان اپنے موبائل کے کیمرے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا..

"اسلام وعلیکم.. میرے پیارے فیئز میں ہوں اورحان اکبر آپ کا خوبصورت سا آئیڈیل.. آپ کی آنکھوں کا تارا.. آج میرے پاس آپ لوگوں کو دکھانے کے لیے ایک دلچسپ چیز ہے.. تو چلیں آپ کو ان ملواتے ہیں.. یہ ہیں زیر ملک.. ملک صاحب کی نکمی اولاد جنہیں اپنی زندگی کا سکون برداشت نہیں تھا.. اسی لیے ان میں دو منہ والا سانپ ناچ رہا تھا.. جس کی وجہ سے انہوں نے ہمارے عزیز کو تکلیف پہنچائی ہے.. چلیں تو اب ہم ان کا انجام دیکھتے ہیں.." اورحان انسٹاگرام پر لائف بہت مزے سے بات کر رہا تھا.. جب کہ ادھر اس کی باتیں ملک کو خوفزدہ کر رہیں تھیں..

"سولیٹس اسٹارٹ.."

"کرسی کے ساتھ مار کھاؤ یا کرسی کے بغیر کوئی فرق تو ویسے بھی نہیں پڑتا اسی لیے یہ مجھے دے دو.." اورحان نے ملک کو نیچے گرایا تھا اور اس کی کرسی پر بیٹھا تھا.. اورحان کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا..

عمر براق اور مراد نے ایک نظر اس نوٹسکی کو دیکھا تھا..

"کیا ہوا جلدی شروع کرو میرے فیئز انتظار کر رہے ہیں.." اورحان نے ٹیبل پر پڑے موبائل کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں لائیو چل رہی تھی..

"جیسا اکبر صاحب آپ کا حکم.." مراد نے کہتے ہی ایک لوہا ملک کے سیدھے پاؤں پر مارا تھا..

"آہہہہ.. ملک کی زوردار چیخ نکلی تھی..

"نہیں نہیں مزا نہیں آیا اور زور سے مارو.." اورحان نے اب براق کی جانب دیکھا تھا..

براق نے لوہا اس کی دوسری ٹانگ پر مارا تھا..

"آہہہہ.. مت کرو.." ملک چیختا ہوا پیچھے کی جانب ہوا تھا..

"صبر ادھر آؤ تم.. میرے فینز کو صحیح سے نظر نہیں آئے گا.." اورحان اسے کھینچ کر بیچ میں لایا تھا..

"ہاں. تو ہم کہاں تھے.. عمر جان اب تمہاری باری.." اورحان مسکرایا تھا..

عمر نے ایک ڈنڈا اس کی کمر میں مارا تھا.. جس کی وجہ سے ملک زمین سے ہل نہیں پارہا تھا..

"اب مجھے دیکھو تم تینوں.." اورحان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..

اورحان نے ملک کے سیڈھے ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھ کر دبایا تھا.. جس کی وجہ سے ملک چلایا تھا..

"یہ لو.." اورحان نے ایک زوردار ڈنڈا اس کے سیدھے ہاتھ پر مارا تھا.. جس کی وجہ سے ملک کی چیخیں پورے کارخانے میں گونجی تھیں..

اب اورحان ملک کے دوسرے ہاتھ کی جانب بڑھا تھا.. اب اس نے ملک کے دوسرے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر دبایا تھا اور پھر زوردار ڈنڈا اس کے ہاتھ پر مارا تھا..

ملک اپنی جگہ سے ہلا تھا.. درد سے ملک کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے..

"دیکھو ایسے مارتے ہیں.. "اورحان نے ان تینوں کی جانب دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے..

"بہت اچھے اورحان.. "عمر نے تالی بجاتے ہوئے کہا تھا..

"براق اس کے دونوں ہاتھوں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو گی کیا.. "مراد نے ملک کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جو بے جان تھا..

"ہاں.. "اورحان مسکرایا تھا..

"تمہیں اتنا یقین کیسے ہے.. "مراد نے اورحان کی جانب حیرانگی سے دیکھا تھا..

"صحیح کہہ رہا ہے وہ ٹوٹ گئی ہے.. "براق نے ملک کے دونوں ہاتھوں کو چیک کرتے ہوئے کہا تھا.. جس پر مراد اور عمر نے اورحان کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ مسکرایا تھا..

"ایسے نہ دیکھو.. اورحان اکبر نام ہے میرا کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتا میں.. "اورحان نے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا تھا..

"اب تم لوگ دیکھ لو اس کا کیا کرنا ہے میں زرا اپنے فینز سے بات کر لوں.. "اورحان نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے آنکھ دبائی تھی..

"تو جیسا کہ میرے پیارے فینز آپ نے دیکھا کہ ملک صاحب کا کیا حال ہوا ہے.. تو آج کے واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ بے فضول میں کسی سے پنگے نہ لیں خود بھی سکون سے رہیں اور

دوسروں کو بھی سکون سے رہنے دیں.. اسی کے ساتھ میں آپ کو خدا حافظ کہتا ہوں پھر ملتے ہیں.. " اورحان نے کہتے ہوئے اپنا موبائل بند کر دیا تھا..

"چلیں.. اگر آپ کی لائیو ختم ہو گئی ہو.." عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"وائی نوٹ میری جان.." اورحان نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا.. جس پر وہ تینوں مسکرائے تھے..

"دیکھو واسع.. اس کا پورا خیال رکھنا ہے تم نے.. اسے ایک سیکنڈ بھی اکیلا نہیں چھوڑنا اور بہت ضروری بات اسے ڈنڈوں کی کمی بلکل محسوس نہیں ہونی چاہیے.. "عمر نے اپنے سامنے کھڑے ایک پولیس آفیسر کو کہا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

"واسع کیسے ہو تم بیوی بچے کیسے ہیں.." اورحان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا.. جس پر عمر نے اسے گھورا تھا..

"ایسے مت گھورو عمر تمہارے بھی بیوی بچوں کا حال پوچھ لوں گا.." اورحان نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا جس پر عمر نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرایا تھا..

\*\*\*\*\*

"میری بچی.." زرمینہ بیگم نے آئینہ کو اندر آتے دیکھا تو فوراً ان کی جانب بڑھی تھیں..

زرمینہ بیگم نے اسے سینے سے لگایا تھا.. احان نے آئینہ کو بہت دیہان سے صوفے پر بیٹھایا تھا کیونکہ پاؤں پر لگنے کی وجہ سے وہ صحیح سے کھڑی بھی نہیں ہو پارہی تھی...

"احان تم صحیح ہونا.." عرشہ نے احان کا بازو پکڑا تھا.. جس پر احان نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا..

"لالا.." حفصہ زید کی جانب بڑھی تھی..

"گڑیا کچھ نہیں ہے.. "زید نے بہت پیار سے کہا تھا..

"یہ اتنی کیسے لگی ہے.. "زید کی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے اس کی پٹی نظر آرہی تھی..

"بعد میں سب بتاتا ہوں.. "زید نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا جس پر حفصہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

"دیکھو تو زرا منہ کالا کر آئی ہے اور گھر والے کیسے اس کی خدمت کر رہیں ہیں.. "شگفتہ بیگم دوبارہ بولیں تھیں..

"کیا آپ کو منہ کی زبان سمجھ نہیں آتی.. مجھے بتادیں میں دوسری طرح سے سمجھا دیتی ہو.. "مریم ان کی جانب بڑھی تھی جب عالیہان نے اسے کمر سے تھاما تھا..

"صحیح تو کہہ رہی ہوں.. بدکردار خاندان کی بدکردار بیوی.. "اب کی بار شگفتہ بیگم اپنی حد سے زیادہ بڑھ گئیں تھیں..

یہ سن کر آئینہ کی آنکھیں بھیگی تھیں...

عرشیہ نے ایک زوردار تھپڑ ان کے منہ پر مارا تھا..

"تمہاری اتنی ہمت.. "ابھی یوسف عرشیہ کی جانب بڑھا ہی تھا جس براق نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا..



"تمیز سے.. شاہ حویلی کی بڑی بہو سے بات کر رہے ہو تم بھولو مت.. " براق نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"زبان سنبھال کر بات کریں آپ میری بہن کے بارے میں بات کر رہی ہیں.. ہمیں کسی جاہل کو اس کے کردار کی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے.. ہم جانتے ہیں کہ وہ کتنی پارسا ہے اور یہ کافی ہے.. میں کب سے آپ کو برداشت کر رہی تھی لیکن اب اور نہیں اگر آپ نے اس خاندان پر انگلی اٹھائی تو ہاتھ کاٹ دوں گی اور اب کی بار زبان سنبھال کر بات کرے گا ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گی.. " عرشہ نے بہت صفائی سے کہا تھا.. جس پر ایک سیکنڈ کے لیے شگفتہ بیگم بھی ڈر سی گئیں تھیں..

"ہم یہ.. " ابھی شگفتہ بیگم کچھ کہنے ہی والی تھیں جب مریم نے ان کی بات کاٹی تھی..

"ہم یہ رشتہ ختم کرتے ہیں.. کیونکہ آپ کا یہ جاہل بیٹا ہماری شہزادی کو ڈیزرف نہیں کرتا.. " مریم نے اونچی آواز میں کہا تھا..

"تم.. " شگفتہ بیگم بول ہی رہیں تھیں جب حوریہ نے ان کی بات کاٹی تھی..

"انگلی نیچے ورنہ آپ آئیں تو دس انگلیوں کے ساتھ تھیں لیکن جائیں گی نو انگلیوں کے ساتھ.. " حوریہ کی بات پر شگفتہ بیگم نے اپنی انگلی فوراً نیچے کی تھی..

جس پر وہاں کھڑے سب نوجوانوں نے اپنی ہنسی چھپائی تھی..

"دروازہ یہاں ہے.." عرشہ نے حویلی کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر انہیں باہر کی جانب جانے کا اشارے کرتے ہوئے کہا تھا..

آج شاہنواز صاحب کو اپنے پوتوں کی پسند پر فخر ہوا تھا..

شگفتہ بیگم نے ایک ہاتھ سے اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اپنے شوہر کا اور باہر کی جانب بڑھ گئیں تھیں..

وہاں کھڑے ایک شخص نے بھی انہیں نہیں روکا تھا کیونکہ بھیک مانگنا تو شاہوں کے خون میں نہیں تھا..

\*\*\*\*\*

"چلیں اب ہمیں اجازت دیں ہم چلتے ہیں.. صبح کے چار بج رہے تھے.." خان حویلی کے سب لوگ جا رہے تھے۔

"زید اپنا خیال رکھنا.." احان نے زید کے گلے ملتے ہوئے اسے الوداع کہا تھا..

"چلو خدا حافظ سب کو.. آئینہ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم سب گھومنے چلیں گے.. سب سے پہلے ہم چاکلیٹ آئسکریم کھائیں گے.." اور احان نے مسکراتے ہوئے آئینہ کو تالی ماری تھی جس پر آئینہ مسکرائی تھی۔

آئینہ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر ان سب کو سکون پہنچا تھا..

"اپنا خیال رکھیے گا ٹینشن مت لیجیے گا ہم سب آپ کے ساتھ ہیں.." زید نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

زید کی مسکراہٹ دیکھ کر کئی لوگوں کو حیرت ہوئی تھی.. جب کہ مراد عمر اور اورحان کو بالکل حیرانی نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے زید خان آئینہ کو پسند کرتا ہے.. عمر نے ہی بتایا تھا مراد اور اورحان کو جسے سن کر ان دونوں کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ مراد کو زید ہمیشہ سے پسند تھا اپنی بہن کے لیے..

آئینہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا.. آئینہ کو زید کی مسکراہٹ دیکھ کر سکون سا ملا تھا.. کیونکہ آئینہ نے آج اسے پورے دس دنوں بعد دیکھا تھا..

"چلو خدا حافظ.. چپکلی چلو.. اسے سکون سے رہنے دو.. "عمر نے فلزا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو آئینہ سے بات کر رہی تھی..

"بندر تم میرے ہاتھ لگو.. "فلزا عمر کی پیچھے بھاگی تھی.. آئینہ ان دونوں کو دیکھ کر کھل کر ہنسی تھی.. "حفصہ تم میرے پاس رُک جاؤ.. "وہ سب ابھی جا ہی رہے تھے جب آئینہ کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے..

"میں.. "حفصہ نے عرشہ کی جانب دیکھا تھا..

"ہاں.. "عرشہ مسکرائی تھی..

"کیوں کیا تم نہیں رُک سکتی.. "آئینہ نے حفصہ کی طرف دیکھا تھا..

"ارے نہیں بچے ایسی بات نہیں ہے میں سب سے پوچھ رہی تھی.. "حفصہ آئینہ کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی..

"مطلب تم رُک رہی ہو.." آئینہ کے چہرے پر ایک خوشی سی آئی تھی..

"ایسا ہو سکتا ہے آئینہ بلائے اور حفصہ نہ آئے.." حفصہ مسکرائی تھی.. جس پر وہاں کھڑے ایک شخص نے ماشاء اللہ کہا تھا..

آئینہ نے خوشی سے اسے گلے لگایا تھا..

"چپکلی تم یہاں کیوں کھڑی ہو تم تو چلو.." عمر نے معصومیت سے کہا تھا جس پر فلزا نے کشن اٹھا کر اسے مارا تھا..

خان حویلی کے سب لوگ جا چکے تھے..

\*\*\*\*\*

"لالا آپ سب جائیں تھک گئے ہونگے جا کر سو جائیں.." آئینہ نے عالیہان، مراد اور احان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"ارے نہیں بچے.." احان نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"ویسے ایک بات بتاؤں تمہاری بھابی کا تھپڑ کیسا لگا تمہیں.." مراد نے مسکراتے ہوئے آئینہ سے پوچھا تھا..

"زبردست.." آئینہ مسکرائی تھی..

"ویسے کوئی اسپیشل ٹریننگ لے رکھی ہے کیا.." براق نے عرشہ کی جانب دیکھا تھا..

"جی میں نے وہی ٹریننگ لے رکھی ہے جو تم نے لی ہے.." عرشہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"وہ تو بس وہ براق شاہ کی بھابی سے بد تمیزی کر رہا تھا جس کا صلہ اسے ملا ہے.." براق نے معصومیت سے کہا تھا جس پر عرشہ ہنسی تھی..

عرشہ کو ان سب میں خوش دیکھ کر حفصہ کو سکون سا ملا تھا.. خدا نے عرشہ کے نصیب میں خوشیاں لکھیں تھیں.. بیشک احان شاہ اس کے لیے بہترین انسان ثابت ہوا تھا.. احان نے جو وعدہ کیا تھا اس نے وہ نبھایا بھی..

صبح کے چھ بج رہے تھے.. آئینہ سوچکی تھی.. حفصہ اس کے پاس ہی سوئی تھی.. باقی سب بھی اب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے..

\*\*\*\*\*

صبح کے بارہ بج رہے تھے جب وہ سب اٹھے تھے.. آئینہ حفصہ اور براق کے ساتھ ناشتے کے ٹیبل پر آئی تھی..

وہ سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے جب تانیہ نے بولنا شروع کیا تھا..

"مجھے آپ سب کو ایک بات بتانی تھی.." تانیہ کی بات پر عرشہ نے اس کی جانب دیکھا تھا..

"بولو بچے.." شاہنواز صاحب نے بہت پیار سے کہا تھا..

"میں نے واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے.. کیونکہ میرا یہاں دل نہیں لگ رہا.. اور مجھے ضروری کام بھی

آگیا ہے..."

"ارے بچے ابھی تو تم آئی ہو.." شاہنواز صاحب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے ..

"داجی مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو بتایا نہیں لیکن میری آج کی فلائٹ ہے.. میرا جانا ضروری ہے.. "تانیہ نے معذرت کی تھی ..

"اب ہم کیا کر سکتے ہیں.. کوئی بات نہیں.. "مراد نے سنجیدگی سے کہا تھا.. جب کے مراد کی اس حرکت پر وہاں کے سب نوجوانوں نے اپنی ہنسی چھپائی تھی ..

"چلو بچے جیسی تمہاری مرضی.. کب جانا ہے براق چھوڑ آئے گا کیونکہ مظفر تو صحیح نہیں ہے.. " شاہنواز صاحب کو دکھ ہوا تھا ..

"داجی آپ تکلف نہ کریں.. میری دوست آچکی ہے مجھے لینے میں اس کے ساتھ جا رہی ہوں.. " تانیہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی ..

سب سے ملنے کے بعد اب وہ عرشہ کے پاس آئی تھی ..

"خیریت سے جانا.. " عرشہ اسے گلے ملی تھی.. جس پر تانیہ مسکرائی تھی ..

سب کو الوداع کہنے کے بعد اب وہ جا چکی تھی ..

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم.. کیسی ہو لڑکی.. " اورحان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے آئینہ کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا..

خان حویلی کے سب نوجوان دوبارہ آچکے تھے..

"وعلیکم السلام بہتر ہوں.. " آئینہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"یہ آپ کے لیے کسی خاص نے بھیجا ہے.. " فرتاشیہ نے ایک چاکلیٹ کا ڈبہ اسے پکڑاتے ہوئے کہا..

"شکریہ.. " آئینہ نے مسکراتے ہوئے اسے تھام لیا تھا.. چاکلیٹ کی خوشی میں وہ یہ پوچھنا تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ خاص کون تھا..

"احان بابا آپ مردوں کو داجی بلا رہے ہیں.. " صائمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا..

"صحیح.. " احان کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا سب مرد اس کے پیچھے گئے تھے..

\*\*\*\*\*

وہ سب مردان خانے میں داخل ہوئے تھے.. جہاں پہلے سے ہی خان اور شاہ حویلی کے سب مرد موجود تھے سامنے کے صوفے پر شاہنواز، ولی خان اور آغا صاحب موجود تھے.. احان سب کو سلام کرنے کے بعد زید کے ساتھ بیٹھا تھا..

"کیسے ہو زید.. " عالیہان نے اس کے زخم کی جانب اشارہ کیا تھا..

"اب ٹھیک ہے فکر نہ کرو.. " زید نے دھیمی آواز میں کہا تھا..

"داجی آپ نے بلایا خیریت.. " احان نے شاہنواز کو دیکھا تھا..

"بچے ہم نے بلایا ہے تمہیں.. " ولی خان نے نرم لہجے میں کہا تھا..



"جی بولیں.. "احان کے لہجے میں احترام برقرار تھا..

"دراصل زید کو ایک لڑکی پسند ہے.. " ولی خان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"یہ تو مجھے پہلے سے ہی پتہ ہے.. " احان نے زید کے قریب ہو کر دھیمی آواز میں کہا تھا.. جس پر زید مسکرایا تھا..

"اچھا پھر.. "احان نے انجان بنے ہوئے کہا..

"تو ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس کا رشتہ کر دیں.. اسی لیے ہم تم سے آئینہ شاہ کا رشتہ ہمارے سب سے بڑے پوتے زید خان کے لیے مانگتے ہیں.. تمہارے داجی اور ابو کو کوئی اعتراض نہیں ہے بس تم اپنی مرضی بتا دو.."

ولی خان کی بات پر عالیہان اور احان نے حیرانی سے زید کی جانب دیکھا تھا..

"خان کیا واقعی.. " احان کو حیرت کا جھٹکا سا لگا تھا.. جب زید نے اسے نکاح کا بتایا تھا تو اس کے ذہن میں آئینہ دور دور تک نہیں آئی تھی..

"ہاں سردار.. " زید گہرا مسکرایا تھا..

"کیا ہوا ہے احان.. اپنا فیصلہ بتاؤ.. " شاہنواز صاحب نے اسے زید سے بات کرتے دیکھا تو فوراً بولے..

"خان میری بہن کا خیال رکھو گے.. " احان نے سب کے سامنے اس سے پوچھا تھا.. احان جانتا تھا زید اس کا بہت خیال رکھے گا لیکن پھر بھی وہ زید کا جواب سننا چاہتا تھا..

"سردار تم سے زیادہ رکھوں گا.." زید نے سب کے سامنے اپنے محبت کا اقرار کیا تھا..

"تم جانتے ہو اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اس کے بعد بھی.." احان نے زید کی آنکھوں میں دیکھا تھا..

"ہاں اس کے بعد بھی.." زید نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پر احان مسکرایا تھا..

"مبارک ہو جگر.." احان نے زید کو گلے لگایا تھا.. جس پر وہاں بیٹھے سب لوگ مسکرائے تھے..

"ہم چاہتے ہیں.. نکاح آج شام کو ہی ہو.." ولی خان نے ایک اور فرمائش کی تھی جس پر شاہنواز صاحب نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا..

\*\*\*\*\*

اب وہ سب نوجوان آئینہ کے کمرے میں آئے تھے..

زید دیوار سے ٹیک لگائے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا..

"گڑیا ایک بات کرنی تھی تم سے.." احان نے آئینہ کا ہاتھ پکڑا تھا..

"کیا ہوا ہے لالا.." آئینہ ان سب کے چہروں پر ایک خوشی سی دیکھ چکی تھی.. لیکن وہ یہ نہیں جان سکی تھی کہ وہ خوشی کس بات کی تھی..

"تمہیں زید کیسا لگتا ہے.." احان کے سوال پر آئینہ نے احان کو دیکھا تھا..

"ہاں.." آئینہ کو حیرت ہوئی تھی..

"میرا مطلب ہے کہ اگر ہم اسے تمہارے ہمسفر کے طور پر تمہارے لیے چنے تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نہ کیونکہ آج شام کو تمہارا نکاح ہے لیکن اگر تم نہ کرو گی تو ہم یہ ہرگز نہیں کریں گے.." احان نے ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا..

"جیسی آپ کی مرضی.." آئینہ نے احان کا ہاتھ چوما تھا..

"شکریہ.." احان نے مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوما تھا.. وہاں کھڑے سب لوگ اس فیصلے سے بہت خوش تھے..

آئینہ کا فیصلہ سن کر احان نے زید کی جانب دیکھا تھا جہاں اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی.. "چلو پھر نکاح کی تیاریاں کرتے ہیں.." عرشہ نے خوشی سے کہا تھا.. احان نے دل ہی دل میں اپنی جان سے عزیز بیوی کی نظر اتاری تھی..

"شام کو ملتے ہیں.." زید نے الوداع کہتے ہوئے کہا..

\*\*\*\*\*

شام کا وقت ہو چکا تھا.. زید اور آئینہ کا نکاح شاہ حویلی میں ہی رکھا گیا تھا.. سب مہمان آچکے تھے..

"ماشاء اللہ بالکل شہزادی لگ رہی ہے میری بہن.." عرشہ نے اسے شیشا دکھاتے ہوئے کہا.. "للا تو گئے.." فلزانے اسے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا..

"چلو ہٹو تم سب میری بھابی کو پریشان مت کرو.." مریم نے آئینہ کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا تھا جس پر آئینہ مسکرائی تھی لیکن اس کے دل میں ایک بات تھی جو وہ زید خان سے پوچھنا چاہتی تھی..

"چلو بھی مولوی صاحب اور آئینہ کے ہونے والے وہ بھی آگئے ہیں چلو نیچے چلو.." حوریہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا تھا.. جس پر آئینہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا..

"آئینہ پاؤں آگے کرو.." حفصہ اسے ہیل پہنا رہی تھی کیونکہ وہ خود نہیں پہن سکتی تھی اس کے پاؤں پر لگی ہوئی تھی..

"چلو ہو گیا.. "حفصہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی..

"آجاؤ.." عرشہ نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا کیونکہ آئینہ کے پاؤں کی چوٹ اتنی صحیح نہیں ہوئی تھی کہ وہ خود چل سکے اسی لیے عرشہ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

تب جا کے سہارے وہ کھڑی ہوئی تھی.. اب وہ سب لڑکیاں نیچے کی جانب بڑھی تھیں..

\*\*\*\*\*

"ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا آئینہ میرا کرش تھی.." اورحان نے معصومیت سے احان اور زید کی جانب دیکھا تھا..

اورحان کی بات پر سب نے اپنی ہنسی چھپائی تھی.. اگر کوئی اور یہ بات کرتا تو احان اس کی جان لے لیتا.. لیکن اورحان کئی مہینوں میں انھیں بہت عزیز ہو گیا تھا.. اورحان کے بغیر انھیں مزا نہیں آتا تھا.. اورحان کی باتیں انھیں بہت پسند تھیں..

"آؤ. اورحان تمہیں ایک بات بتاؤں.. " زید اورحان کی جانب بڑھا تھا.. جس پر اورحان پیچھے ہوا تھا..

"نہیں لالا رہنے دیں مجھے وہ بات پتا ہے جو آپ بتانے والے ہیں.. " اورحان ہنستے ہوئے پیچھے ہوا تھا ...

"ویسے بھی محبت قربانی کا نام ہے.. چلو بھی اب رومال ہی دے دو آنسو صاف کرنے کے لیے آخر کو میرے محبوب کا نکاح ہو رہا ہے.. " اورحان نے اپنے وہ آنسو صاف کیے تھے جو بہہ نہیں رہے تھے..

"اورحان اکبر.. " زید نے اس کے گلے میں بازو ڈالا تھا..

"ارے لالا مزاق کر رہا ہو.. " اورحان نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

اورحان کی حالت پر سب لڑکوں کا قہقہہ گونجا تھا..

\*\*\*\*\*

آئینہ نے حویلی کے باہر کے لاؤنچ میں قدم رکھا تھا جہاں پر صرف گلاب کے پھولوں کی سجاوٹ تھی.. گلاب کے تازہ پھولوں کی خوشبو ہر طرف مہک رہی تھی..

اب مناظر ایسے تھے کہ آئینہ کو ایک صوفے پر جب کہ زید کو دوسرے صوفے پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھایا گیا تھا۔ جب کہ بیچ میں گلاب کی لڑیاں لگائیں گئیں تھیں جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔

"اجازت ہے۔۔" مولوی صاحب نے شاہنواز صاحب سے اجازت مانگی تھی جس پر انھوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔ آئینہ خان ولد آرم شاہ آپ کا نکاح زید خان ولد شہباز خان سے ایک لاکھ سکہ راجب الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی صاحب نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"جی قبول ہے۔۔" آئینہ نے دھیمی آواز میں کہا تھا لیکن اس کے دل میں کہی سوالات تھے۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی نے دوبارہ وہی سوال کیا تھا۔۔

"جی قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

"جی قبول ہے۔۔"

"یہاں سائن کر دو۔۔" رحمان صاحب نے پیپر اس کے سامنے رکھے تھے جس پر آئینہ نے سائن کر دیا تھا۔۔ اور آج آئینہ شاہ آئینہ خان بن گئی تھی۔۔ آج وہ خود کو زید خان کے نام کر چکی تھی۔۔

"زید خان ولد شہباز خان آپ کا نکاح آئینہ شاہ ولد آرم شاہ اے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "مولوی صاحب نے اب زید کی جانب دیکھا تھا..

"قبول ہے.. "زید نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "

"قبول ہے.. "

مولوی صاحب نے تیسری دفعہ وہی سوال دہرایا تھا.. "کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے.. "

"دل سے قبول ہے.. "زید کی اس بات پر سب مسکرائے تھے.. مولوی صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی..

"یہاں سائن کر دو بچے.. "مولوی صاحب نے وہی پیپر اس کی جانب بڑھایا تھا جس پر زید نے سائن کر دیا تھا..

"دعائے خیر کریں.. "اب وہ سب دعا کر چکے تھے..

"مبارک ہو.. "مولوی صاحب نے دونوں کو مبارک باد دی تھی سب لوگوں ایک ایک کر کے ان دونوں کو مبارکباد دی تھی..

اب ان دونوں کو ایک ہی صوفے پر بیٹھایا گیا تھا.. زید نے آئینہ کو سوچوں میں گم دیکھا تو فوراً سوال کیا تھا..



"آپ کی طبیعت کیسی ہے اب.. " زید نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

"ہاں بہتر ہے.. " آئینہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ..

"پاؤں اور بازو کیسا ہے.. " زید نے آئینہ کا ہاتھ تھاما تھا جس پر لگی تھی اب وہ اس ہاتھ کو دیکھ رہا تھا .

"ہاں صحیح ہوں میں.. " آئینہ کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر زید مسکرایا تھا..

"سجاوٹ پسند آئی آپکو آپکی پسند کی کی ہے.. ؟" زید نے گلاب کے پھولوں کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا ..

"آپ کو کیسے پتا کہ مجھے گلاب پسند ہیں.. " آئینہ کو حیرت ہوئی تھی ..

"راز کی بات ہے پھر کبھی بتاؤں گا.. " زید کے زہن میں بہت سی باتیں آئیں تھیں ..

\*\*\*\*\*

سب لوگ جا چکے تھے.. وہ سب نوجوان اسٹیج پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے ..

"میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے.. " عرشہ نے آئینہ کا ماتھا چوما تھا ..

"تم تو ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے تمہارا نکاح ہوا ہو.. " احان نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا ..

"سردار تم بس کمرے میں چلو.. " عرشہ نے اسے دھمکی دی تھی ..

"ویسے میرے کمرے میں ایک بندے کی جگہ ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو میرے ساتھ چل سکتے ہیں

کیونکہ آج کی رات آپ کے لیے بہت مشکل ہونے والی ہے.. " اورحان نے بے فکری سے کہا تھا ..

"نہیں مجھے اس کی عادت ہے.. " احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا ..

"مطلب آپ روز مار کھاتے ہیں.. " اورحان نے دلچسپی سے ہو چھا تھا جب کہ اس کے اس سوال پر سب ہنسنے لگے ..

"اورحان کیا تم کبھی خاموش نہیں رہ سکتے کیا.. " احان نے آنکھیں چھوٹی کیں تھیں ..

"نہیں کیونکہ خاموشی اور اورحان دو الگ الگ چیزیں ہیں.. اسی لیے جہاں خاموشی ہوتی ہے وہاں اورحان نہیں ہوتا اور جہاں اورحان اکبر ہوتا ہے وہاں خاموشی نہیں ہوتی.. " اورحان نے فخریہ انداز میں کہا تھا ..

"اوکے سمجھ گیا اورحان اکبر.. " احان نے ہنستے ہوئے کہا تھا جس پر اورحان بھی مسکرایا تھا ..

\*\*\*\*\*

"عرش کہاں ہے دکھ نہیں رہی.. " احان نے حفصہ سے سوال کیا تھا ..

"کیوں بھی کیا کرنا ہے آپکو.. " حفصہ نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا ..

"وہ دراصل پورے تین گھنٹے ہو گئے ہیں نہ اسے بنا دیکھے.. " احان کے چہرے پر معصومیت تھی ..

"وہاں ہے مہمانوں کو سنبھال رہی ہے.. " حفصہ نے ہنستے ہوئے کہا ..

"ایک تو یہ ظالم لوگ میری پانچ فٹ کی بیوی سے کتنا کام کرواتے ہیں.. " احان عرشہ کی جانب بڑھا تھا ..

"عرش کیا کر رہی ہو.." احان عرشہ کے پاس کھڑا تھا..

عرشہ کھانے کی میز پر کھڑی ملازموں کو کھانے کے بارے میں بتا رہی تھی..

"کچھ نہیں بس یہ انھیں سمجھا رہی ہوں.." عرشہ کے چہرے پر تھکان تھی..

"ادھر آؤ لڑکی تم.. تم لوگ کو جیسا میری بیوی نے بولا ہے سب ویسا ہی کرنا.." احان عرشہ کا ہاتھ

تھامے اسے میز کے پاس لے گیا تھا..

"احان.."

"پانچ منٹ دو مجھے.." احان عرشہ کو میز پر بیٹھا کر کھانے کی ٹیبل کے پاس گیا تھا.. جہاں مختلف قسم کی ڈشس تھیں..

"یہ لو.." احان نے کھانے کی پلیٹ عرشہ کے سامنے رکھی تھی..

"احان وہاں بہت مہمان ہیں میرے پاس بالکل وقت نہیں ہے.." عرشہ نے اٹھے ہوئے کہا جب احان نے اسے واپس بٹھایا تھا..

"لڑکی ادھر بیٹھو.. وہاں ہیں سب سنبھال لیں گے.. تم یہ کھاؤ سکون سے کب سے کام کر رہی ہو.."

احان نے اسے ایک چمچ کھلاتے ہوئے کہا..

احان کی فکر پر عرشہ مسکرائی تھی..

"ظالم لوگ میری پانچ فٹ کی بیوی سے کتنا کام کرواتے ہیں.." احان نے بالکل سیریس انداز میں کہا تھا..

احان کی بات پر عرشہ نے اسے گھورا تھا جس پر احان نے اس کا گال کھینچا تھا..

\*\*\*\*\*

مریم ہاتھوں میں گفٹس لیے اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی جب عالیہان شاہ کی نظر اس پر پڑی تھی..

"عالیہان کدھر.." عالیہان مریم کی جانب بڑھا تھا جب عمر نے اسے روکا تھا..

"صبر میری بیوی کا دوپٹہ زمین پر لگ کر گندا ہوا رہا ہے.." عالیہان مریم کی جانب بڑھا تھا..

مریم جو سیدھا سیدھا چل رہی تھی مسلسل اپنے پیچھے کسی کو محسوس کر کے پیچھے مڑی تھی..

عالیہان شاہ کو اپنا دوپٹہ اٹھائے دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی..

"عالیہان کیا ہوا ہے یہ دوپٹہ کیوں پکڑا ہوا ہے.." مریم نے نا سمجھی سے سوال کیا..

"وہ یہ زمین پر لگ رہا تھا گندا ہوا رہا تھا.." عالیہان کی بات پر مریم نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا..

"اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے وہ دوپٹہ ہے صرف اسے اتنی اہمیت نہ دو.."

"تم سے جڑی ہر بات اہمیت کی حامل ہے میرے لیے اور عالیہان شاہ کے ہوتے ہوئے مریم شاہ کا

دوپٹہ گندا ہو یہ تو نہایت ڈوب مرنے کا مقام ہے.." عالیہان مسکرایا تھا..

مریم نے عالیہان شاہ کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا.. اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا کہ اس نے مریم کو عالیہان جیسے ہمسفر سے نوازا تھا..

بیشک مریم کو خدا نے بہت اہمیت دینے والا ہمسفر دیا تھا جو اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خیال رکھتا تھا..

\*\*\*\*\*

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا..

آئینہ شاہ احان کے گلے لگی رو رہی تھی.. جب مراد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے بلایا تھا..

"ایکس یوز می اگر آپ بھول گئی ہے تو آپکو یاد دلا دو آپ کے دو بھائی ہیں.. " مراد نے لاچاری سے کہا تھا..

"نہیں میرا سگھا بھائی ایک ہی ہے تمہیں کچرے سے اٹھا کر لائے تھے.. " آئینہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا..

"زید لالا کیا اب بھی لے کر جانی ہے.. " مراد نے آئینہ کی اس حرکت پر زید کے قریب ہو کر اس سے کہا تھا..

"جی ہر حال میں لے کر جانی ہے.. " زید نے بھی اس کے قریب ہو کر ہلکی آواز میں کہا تھا جس پر وہ مسکرایا تھا..

"سوتیلا ہی سہی بھائی تو ہوں نہ ادھر آؤ.. " مراد نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا..

سب سے گلے ملنے کے بعد اب وہ اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی جب احان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے...

"آئینہ یار کتنا روتی ہو تم سارا میک اپ خراب ہو جائے گا اپنے اصلی روپ میں آجاؤ گی.." "براق نے سنجیدگی سے کہا تھا جب پر آئینہ نے اسے گھورا تھا..

"خدا حافظ.. خان میری بہن کا خیال رکھنا.." احان نے آئینہ کا ہاتھ زید کے ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا..

"فکر نہ کرو سردار کبھی رونے نہیں دوں گا.." زید نے مضبوطی سے آئینہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا..

زید کی اس حرکت پر آئینہ نے اسے بہت غور سے دیکھا تھا.. وہ شخص تو عائشہ کو پسند کرتا تھا تو وہ ایسا کیوں کر رہا تھا..

"زید لالا...." مراد نے زید کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا..

"جی اب آپ نے کیا کہنا ہے.." زید کو معلوم تھا کہ مراد شاہ کچھ سیدھا بول ہی نہیں سکتا..

"وہ کہنا یہ تھا نہ کہ خیال رکھیے گا.." مراد نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا..

آئینہ جو مراد کی اس بات پر ابھی مسکرائی ہی تھی کہ اگلے ہی لمحے اس کا دل کیا کہ وہ اس کا سر پھاڑ دے..

"ارے لالا اس کا نہیں اپنا.." مراد نے زید کو وارن کیا تھا..

مراد کی اس بات پر وہاں سب کا قبہ گونجا تھا..

آئینہ کو کار میں بیٹھانے کے بعد زید نے فرنٹ سیٹ سنبھالی تھی..

جنت ایک کونے میں کھڑی ان سب کو دیکھ رہی تھی کتنی خوش نصیب تھیں وہ سب ان کے پاس پیار کرنے والی فیملی تھی.. پیار کرنے والا شوہر تھا.. ان کے پاس سب رشتے تھے.. اور آج جنت کو پہلی دفعہ فیملی کی کمی محسوس ہوئی تھی..

اور یہ بات صرف جنت کی جانتی تھی کہ اس کے دل میں کیا ہے..

"چوڑیل یہاں کیا کر رہی ہو جانا نہیں ہے کیا.. " اور حان اس کے پاس آیا تھا..

جنت جو گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی اس نے اور حان کی جانب دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا..

"ہاں.."

"جانا نہیں ہے کیا.. " اور حان کو وہ کھوئی سی لگی تھی..

"نہیں جانا ہے لیکن تمہارے ساتھ نہیں تم جاؤ.. " جنت نے چڑ کر کہا تھا..

"مس جنت سب جا چکے ہیں آپ میرے ساتھ ہی جائیں گی.. " اور حان نے تفصیل سے بتایا تھا..

"بکواس مت کرو.. " جنت نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے لڑ رہی تھی..

نہیں مجھ میں تمہاری جیسی عادتیں نہیں ہے چلو.. " اور حان نے کار کا دروازہ کھولا تھا.. وہ اور حان اکبر

تھا.. بن ماں کے پلا ہوا بچہ لیکن وہ جانتا تھا کہ عورت کی عزت کس طرح کی جاتی ہے..



جنت بھی کار میں بیٹھ گئی تھی..

\*\*\*\*\*

آئینہ کی ہتھیلیوں میں بار بار پسینہ آرہا تھا.. اس کا دل زور زور سے ڈھرک رہا تھا.. دل میں بہت سے خیال تھے.. دماغ میں بہت سے سوال تھے..

کمرے کا دروازہ کھلا تھا.. زید خان اندر داخل ہوا تھا.. دروازہ بند کرنے کے بعد اب وہ بیڈ کی جانب بڑھا تھا..

زید خان کا زمین پر اٹھتا ایک ایک قدم آئینہ کو اپنے دل پر رکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.. بیڈ پر بیٹھنے کے بعد زید نے آئینہ کا گھونگٹ اٹھایا تھا..

آئینہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جو پہلا الفاظ زید خان کے منہ سے نکلا تھا وہ تھا 'ماشاء اللہ'..

آئینہ نے زید کی جانب دیکھا تھا جہاں زید خان اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جہاں زید کے نام کی مہندی لگی ہوئی تھی..

"دیکھیں.. م. مجھے پتہ ہے کہ آپ نے زبردستی مجھ سے شادی کی ہے.. آپ کو یہ شادی نہیں کرنی تھی.. " ابھی آئینہ بول ہی رہی تھی جب زید خان فوراً بولا تھا..

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ یہ زبردستی کی شادی ہے پسند کی بھی تو ہو سکتی ہے.. " زید نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا..

"کیونکہ مجھے پتہ ہے آپ عائشہ کو پسند کرتے ہیں.." آئینہ کی بات پر زید کو حیرت ہوئی تھی..

"اور یہ بات آپ سے کس نے کہی ہے.."

"میں نے ایک دفعہ آپ دونوں کو ساتھ دیکھا تھا.." آئینہ کی نظریں زید کے ہاتھوں پر تھیں..

زید خان کے ہاتھ بہت خوبصورت تھے.. زید کے ہاتھ آئینہ کو بہت پسند تھے..

"اچھا مطلب اگر کوئی لڑکی میرے ساتھ ہے تو مجھے وہ پسند ہوگی.." زید نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا..

"جی.." آئینہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے..

"اوو، اگر ایسا ہے تو عائشہ سے پہلے میں نے آپ سے بھی بات کی تھی تو اپنے بارے میں کیا خیال ہے.." زید خان کے چہرے پر ایک چمک سی آئی تھی..

"ہاں.." آئینہ کی سانسیں رکنے والی تھیں..

"جی.. مسس زید خان.." زید نے اپنی مسکراہٹ چھوپائی تھی..

"کیا مطلب ہے.." آئینہ کا دل زور سے ڈھرکا تھا..

"مطلب یہ کہ شروع سے ہی زید خان کے دل پر صرف آئینہ شاہ نے حکومت کی ہے.." زید نے آئینہ کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھا تھا..

"کیا.. لیکن ایسا تھا تو کبھی بتایا کیوں نہیں.. " آئینہ کو دکھ ہوا تھا وہ شخص اتنی آسانی سے اسے کسی اور کے لیے چھوڑ گیا تھا..

"جس دن بتایا تھا اس دن آپ کا رشتہ فکس ہو چکا تھا.. " زید نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیا تم مجھے قربان کر دیتے.. کیا تم میرا نکاح اس سے ہونے دیتے.. " آئینہ کے دل میں بہت سے سوالات تھے..

"کیا آپ کو واقعی لگتا ہے کہ میں ایسا ہونے دیتا.. "

"اگر ایسی بات تھی تو لاہور کیوں گئے.. " آئینہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی..

"کسی کی کیڈنپنگ کروانے اب اگر یہی رہ کر کرواتا تو شک ہو جاتا نہ.. " زید نے آنکھ دبائی تھی..

"کیا تم اسے مار دیتے صرف اس وجہ سے کہ وہ مجھ سے نکاح کر رہا تھا.. "

"ہاں.. کیونکہ وہ بھی تو آپ سے نکاح کر کے مجھے پل پل مار رہا تھا اس کا بدلا تو لینا تھا نہ اور ویسے بھی زید خان اپنی پسندیدہ چیزیں اتنی آسانی سے کسی کو نہیں دیتا.. "

"اگر وہ ملک میرے ساتھ کچھ کر دیتا تو تب بھی تم مجھ سے شادی کرتے.. " آئینہ کو زید خان پر حیرت ہوئی تھی..

"ہاں.. " زید کو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا ہاں بولنے میں..

"تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی.. تمہارا فیصلہ غلط تھا.. تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں نے مجھے بدکردار کہا تھا.." آئینہ کے دل میں تکلیف تھی..

"ہششش.. زید نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"آپ زید خان کی زندگی کا سب سے خوبصورت فیصلہ ہیں.. اور جہاں تک میری بیوی کے کردار کی بات ہے تو میری دعا ہے کہ میرے بیٹے کو بھی آپ جیسی لڑکی ملے.." زید نے اس کے دونوں ہاتھ چومے تھے..

آئینہ کی آنکھیں بھیگی تھی..

"خبردار جو آپ روئیں.. سردار سے وعدہ کیا ہے.. اسی لیے پلیز مت روئیے گا.." اور آج زید خان نے پہلی دفعہ کسی شخص کو پلیز کہا تھا..

آئینہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی..

"پہلے بتانا تھا نہ پتا ہے مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی عائشہ کو تمہارے ساتھ سوچ کر.." آئینہ نے منہ بنایا تھا..

"I am sorry gülüm (my rose)"

زید کی بات پر آئینہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں..

"Kalbimin sahibi (the owner of my heart) "

"کیا وہ پھول وہ لیٹڑ.." آئینہ نے زید کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں وہ مسکرا رہا تھا..

## “Sonsuz aşkim (my endless love)”

زید نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

"اوو مجھے کیسے پتہ نہیں چلا.. "آئینہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا جس پر زید خان کا قہقہہ گونجا تھا..

"لیکن تم میرے کمرے میں آئے کیسے.. " آئینہ نے تجسس سے پوچھا تھا..

"بالکنی سے.. " زید نے اسی انداز میں جواب دیا تھا..

"دنیا کا ٹوپ بزنس ٹائیکون چوروں کی طرح میرے گھر میں گھسا تھا.. " آئینہ نے ہنستے ہوئے کہا تھا..

"ہاں جی زید خان اپنی بیوی کے لیے چور کیا کچھ بھی بن سکتا ہے.. " زید نے اس کے ہنستے چہرے کو دیکھا تھا..

زید نے کبرڈ میں سے ایک بوکس نکالا تھا اس کے سیدھے ہاتھ میں ایک بڑا سا بوکس تھا اور دوسرے ہاتھ میں بھی کچھ تھا جو اس نے مٹھی میں چھپا رکھا تھا..

"یہ آپ کی منہ دکھائی.. " زید نے وہ بوکس آئینہ کے سامنے رکھا تھا...

"یہ کہی بومب تو نہیں ہے نہ.. " آئینہ نے بوکس کا سائز دیکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا..

"نہیں.. کھولیں.. " زید سینے پر دونوں ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا..

آئینہ نے بوکس اوپن کیا تھا.. بوکس اوپن کرنے کے بعد اس نے زید کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ کھڑا مسکرا رہا تھا..

"زید دد.." آئینہ فوراً بیڈ سے اٹھی تھی اور زید کے گلے لگی تھی..

زید نے بھی اسے تھام لیا تھا..

"پسند آیا.." زید نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جہاں بہت زیادہ خوشی تھی..

"ہاں بہت.. تمہیں کیسے پتہ مجھے ناولز پسند ہیں.." اور پھر زید خان دنیا کا وہ واحد شخص تھا جس نے اپنی بیوی کو منہ دکھائی میں ایک بوکس دیا تھا جس میں بہت سی ناولز کی کتابیں تھیں..

"مجھے تم سے متعلق ہر چیز پتہ ہے.." زید اس کے قریب آیا تھا..

"یار تم بہت بہت بہت اچھے ہو.." آئینہ نے دوبارہ اسے ہگ کیا تھا..

"ماشاء اللہ مجھے آج پتا چلا ہے کہ میں اچھا ہوں.." زید ہنسا تھا..

"تم ہاتھ میں کیا چھپا رہے ہو.." آئینہ نے زید کے دوسرے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں کچھ تھا..

زید نے اپنا دوسرا ہاتھ کھول کر آئینہ کی آنکھوں سے سامنے کیا تھا جہاں اس کا جھمکا تھا..

"یہ تمہارے پاس.." آئینہ نے اسے دیکھا تھا یہ جھمکا اس نے تب پہنا تھا جب وہ پہلی دفعہ ملے تھے..

"تم.. شروع سے ہی میری چیزیں چوری کرتے ہو.." آئینہ نے اس کا گال کھینچا تھا.. آئینہ شاہ پہلی لڑکی تھی جس نے زید خان کو ٹچ کیا تھا..

"ہاں کیونکہ میری بیوی مجھے اسی دن سے پسند ہے.." زید نے بھی اس کا گال کھینچا تھا.. اور پھر یوں ایک حسین رات کا اختتام ہوا تھا..

\*\*\*\*\*

"حور میری شرٹ نکال دو.." مراد فریش ہونے کے لیے جا رہا تھا..  
"خود نکال لو.." حوریہ ہمیشہ کی طرح ہی بولی تھی..

"کس قدر ظالم لڑکی ہو جس دن میں نہ ہوا نہ تب قدر آئے گی میری.."  
مراد کی اس بات پر حوریہ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا پھر نظریں گھوما لیں تھیں.. لیکن ناجانے کیوں مراد کی اس بات سے حوریہ کا دل ایک سیکنڈ کے لیے کانپا تھا..  
حوریہ نے کمبل منہ پر اوڑھ لیا تھا.. جبکہ مراد فریش ہونے کے لیے چلا گیا تھا..

\*\*\*\*\*

جنت ابھی چہنچ کر کے باہر آئی تھی.. وہ باہر کے لاؤنچ میں تھی جب عائشہ اور سبینہ بیگم بھی وہاں آئیں تھیں..

"جنت..." عائشہ کی آواز پر جنت نے اسے دیکھا تھا..



"جی.. "جنت کا دل پہلے ہی بہت عجیب خیالات میں ڈوبا ہوا تھا..

"جنت دیکھو میری بات سنو یہاں بیٹھو.. "سبینہ بیگم نے اسے کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا..

"بولیں.. "جنت نے بہت پیار سے کہا تھا..

"جیسا کہ تم جانتی ہو زید کا بھی نکاح ہو گیا ہے.. "سبینہ بیگم نے عائشہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا..

جس پر عائشہ نے آنکھیں گھوما لیں تھیں..

"ہاں جانتی ہوں اللہ خوش رکھے ان دونوں کو.. "جنت عائشہ سے بہت مختلف تھی..

"اور عمر کی بھی شادی ہو چکی ہے تو تم ایک کام کرو تم اور حان کو اپنے جال میں پھنسا لو.."

"کیا بول رہی ہیں آپ.. "جنت کچھ حد تک بات سمجھ چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کی ماں کتنی لالچی عورت تھی..

"رُک.. "اور حان اور عمر جو وہاں سے گزر رہے تھے اور حان کا نام سن کر رُکے تھے...

"ہاں میری بچی.. دیکھو نہ اور حان بھی کتنا پیسے والا ہے اور تو اور سب نے دیکھا ہے کہ وہ تم سے کتنی

لڑائیاں کرتا ہے.. اگر تم اس پر بدکرداری کا الزام لگاؤ گی تو کوئی شک نہیں کرے گا.. تم کل صبح

داجی کے پاس جانا اور انہیں کہنا کہ اور حان نے کار میں تم سے زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے اس

کے بعد داجی کے کہنے پر وہ تم سے نکاح کر لے گا.. پھر تم اس کے پیسوں کی ایک لوتی وارث ہو جاؤ

گی.. اور ویسے بھی تم کچھ آنسو بہانا سب یقین کر لیں گے تمہارا اور ویسے بھی جب ایک لڑکی رو رہی

ہو تم سب اسے ہی صحیح مانتے ہیں.. "سبینہ بیگم شیطانی مسکرائی تھیں..

"میں ایسا ہرگز کچھ نہیں کروں گی.. "جنت نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا.. وہ سبینہ بیگم سے دو قدم کے فاصلے پر ہوئی تھی..

"کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا.. " سبینہ بیگم کو غصہ آیا تھا..

"آپ جانتی ہیں بدکرداری کا الزام کتنا بڑا الزام ہوتا ہے لوگوں کو پوری عمر لگ جاتی ہے خود کو بے گناہ ثابت کرنے میں.. میں ایسا ہرگز نہیں کروں گی.. "جنت جیسی بھی تھی لیکن اس کے پاس عائشہ اور سبینہ بیگم جیسا دل نہ تھا کہ وہ کسی معصوم پر بدکردار کا الزام لگاتی..

"تم یہ کرو گی ورنہ تم جانتی ہو نہ مجھے.. "سبینہ بیگم نے جنت کا بازو دبوچتے ہوئے اسے آنکھیں دکھائی تھیں..

"میں ایسا نہیں کروں گی.. یہ غلط ہے.. آپ کو جو کرنا ہے کر لیں لیکن میں اس دفعہ آپ کی بات نہیں مانوں گی.. "

درد کی وجہ سے جنت کی آنکھوں میں سے ایک آنسو بہا تھا..

"نہیں کرو گی تم.. مجھے منع کرو گی تمہاری اتنی ہمت.. " سبینہ بیگم نے جنت کا منہ دبوچا تھا..

"موم.. " عائشہ نے انہیں منع کرنا چاہا تھا جب انہوں نے عائشہ کو بھی غصے سے دیکھا تھا جس پر عائشہ خاموش ہو گئی تھی..

"ہاں میں منع کروں گی جو غلط ہے وہ غلط ہے آپ ایک خود غرض عورت ہے ایک ایسی عورت جو پیسوں کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہیں میں نے ہمیشہ آپ کی ساری باتیں مانیں جو آپ نے کہا سب

کیا.. بیوقوف تھی میں.. آپ جیسی ماں اللہ کسی دشمن کو بھی نہ دے.. میرے بابا کو کھا گئیں آپ..

سب چھین لیا مجھ سے میرے بابا میرا خاندان سب.. میرے خاندان سے مجھے دور کر دیا.. بابا وہ واحد انسان تھے جو مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن آپ کی حرکتوں کی وجہ سے انھیں ہارٹ اٹیک آیا اور وہ چلے گئے.. بابا کے بعد آج تک کبھی بھی آپ نے ہمیں پیار سے نہیں دیکھا.. صرف مطلب کے لیے استعمال کرتی رہی آپ مجھے.. آپ ہمیشہ اپنے بارے میں سوچتی ہیں.. کبھی آپ نے مجھ سے پوچھا مجھے کیا چاہیے کیا نہیں.. کبھی نہیں پوچھا آپ نے میں بیس سالوں سے پیار کے لیے ترس رہی ہو.. میں سوچتی تھی کہ آج نہیں تو کل میری ماں کو میرا خیال آجائے گا لیکن میں غلط تھی آپ ایک کم ظرف اور تنگ دل عورت ہیں جو صرف پیسوں سے پیار کرتی.. "ابھی جنت بول ہی رہی تھی کہ ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر لگا تھا..

"اتنی لمبی زبان کہاں سے آگئی.. "سینہ بیگم نے اپنے ناخن جنت کی کلائی میں چبھائے تھے..

"ہاں آگئی ہے میری منہ میں زبان.. میں نے آج تک سب آپ کی مرضی سے کہا.. مجھے پینٹ شرٹ پہننا پسند نہیں تھا لیکن آپ کی وجہ سے میں نے پہنی مجھے لڑکوں سے دوستی کرنا پسند نہیں تھا لیکن آپ زبردستی لڑکوں سے میری دوستی کرواتی تھی لیکن اب اور نہیں.. یہ میری زندگی ہے.. میں خود طے کرو گی مجھے کیسے جینی ہے میں اب اپنی زندگی کے فیصلے ایک ایسی عورت کو کبھی نہیں کرنے دوں گی جس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا.. "جنت کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے جو اس کے دل میں تھا اس نے آج سب بول دیا تھا..

جنت سبینہ بیگم کا ہاتھ جھٹک کر حویلی کی باہر کی جانب بھاگی تھی.. عائشہ جنت کی جانب بڑھی تھی جب بیگم نے اسے روکا تھا..

"خبردار.. جو تم اس کے پیچھے گئی.. مرنے دو اسے.. "سبینہ بیگم عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ حویلی کے اندر لے گئی تھیں..

اور حان اور عمر حویلی کے باہر کی جانب بھاگے تھے جہاں کچھ دیر پہلے جنت گئی تھی..

\*\*\*\*\*

"احان.. "عرشہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی.. جب کہ احان بیڈ پر بیٹھالیپ ٹوپ میں کام کر رہا تھا ...

"جی انت الحیات.. "احان نے اپنا لیپ ٹوپ سائیڈ پر رکھا تھا.. وہ احان شاہ تھا کسی کی نہ سننے والا عرشہ کی ہر بات بہت غور سے سنتا تھا..

"تم نے آج نوٹ کیا جنت کو.. جب ہم سب ایک ساتھ تھے وہ بہت غور سے ہمیں دیکھ رہی تھی.. میں نے کئی دفعہ نوٹ کیا ہے مجھے لگتا ہے اسے اپنوں کی ضرورت ہے.. "عرشہ نے الجھن سے کہا تھا..

"ہاں میں نے آج دیکھا.. مجھے لگا اس کے دل میں کچھ ہے جو وہ چھپا رہی ہے.. میرے خیال سے تمہیں اس سے بات کرنی چاہیے کیا پتہ وہ تمہیں بتا دے.. "احان کی بات پر عرشہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا..

\*\*\*\*\*

"کہاں چلی اتنی رات کو آؤ ہم چھوڑ دیتے ہیں.. "جنت ننگے پاؤں بھاگی جا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں جا رہی تھی جب اس کے سامنے دو لڑکے آئے تھے.. ان دونوں نے اسے سر سے پاؤں تک حوس کی نظر سے دیکھا تھا..

جنت دو قدم پیچھے ہوئی تھی.. وہ ان کے ارادے جان چکی تھی.. ابھی وہ بھاگنے ہی والی تھی جب ان میں سے ایک شخص نے جنت کی کلائی پکڑی تھی..

"کیا کر رہے ہو کون ہو تم.. مجھے جانے دو.. "جنت نے اس شخص کو دکھا دینا چاہا تھا.. لیکن وہ شخص صحت مند تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے بھی نہیں ہلا تھا..

"چل لڑکی ہمارے ساتھ.. " اس شخص نے جنت کو کھینچتے ہوئے کہا..

"کوئی ہے میری مدد کرو.. "جنت رو رہی تھی.. تکلیف کے باعث اس کے حلق سے آواز نہیں نکل پا رہی تھی.. قسمت نے بھی اسے ساری تکلیفیں ایک ساتھ ہی دینی تھیں..

"ویسے میرے تھیوری کے مطابق جب لڑکی راضی نہ ہو تو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے.. "

جنت اس آواز کو بہت اچھے سے جانتی تھی.. جنت نے مڑ کر دیکھا تھا جہاں اورحان اور عمر تھے..

ان دونوں کو دیکھ کر جنت کو نہ جانے کیوں کچھ حوصلہ سا ملا تھا..

"لڑکی کا ہاتھ چھوڑ.. " عمر نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیوں.. اور کون ہو تم دونوں.. اپنے کام سے کام رکھو زیادہ ہیرو نہ بنو.." سامنے کھڑے شخص نے اورحان کی جانب دیکھا تھا..

"میں اس کا جانی دشمن ہو.. جب میں نے آج تک اسے تکلیف دینے کا نہیں سوچا تو تمہاری ہمت کیسے ہوئی.."

اورحان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا..

"ایک کام کرو پھر تم بھی آجاؤ ہمارے ساتھ.. ہاتھ ملا لو ہم سے.." ان میں سے دوسرے شخص نے آنکھ دباتے ہوئے کہا..

اور یہ اورحان اکبر کے صبر کی آخری حد تھی..

اورحان نے زور دار مکا اس کے ناک پر مارا تھا جس کی وجہ سے وہ آدمی زمین پر گھرا تھا..

"ہمت کیسے ہوئی تیری.. اس لڑکی پر ایک بات بھی برداشت نہیں کروں گا میں.." اورحان نے لات اس کے پیٹ میں ماری تھی..

اورحان نے دوسرے شخص کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ جنت کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا.. اورحان کی نظروں سے ڈر کر اس نے فوراً جنت کا ہاتھ چھوڑا تھا..

"اورحان تو اسے لے کر جا میں زرا ان دونوں کو ان کے سسرال چھوڑ دوں.." عمر نے دونوں شخص کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا..

"چلو بھی اب ایسے نہ دیکھو مجھے معلوم ہے آئی ایم گوڈ لوکنگ.." اورحان مسکرایا تھا..

جنت جو اورحان کو غور سے دیکھ رہی تھی فوراً آگے کی جانب بڑھی تھی ..

"ت. تم جاؤ یہاں سے .." جنت اپنے قدم جلدی جلدی بڑھائی رہی تھی .. اورحان کی نظر اس کے پاؤں پر پڑی تھی جہاں بہت سی جگہ پر چوٹ لگ چکی تھی ..

"رکو .. چوڑیل .." اورحان نے اسے بازو سے پکڑا تھا ..

"یہ پہنو .." اورحان نے اپنے شوز اتار کر اس کی جانب بڑھائے تھے ...

"مجھے نہیں پہنے .." جنت نے ایک نظر اورحان کو دیکھا تھا ..

"پہن رہی ہو یا میں پہناؤں .." اورحان نے لاپرواہی سے کہا تھا .. وہ اورحان اکبر تھا اپنی زد اپنی باتوں کا پکا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا ..

جنت نے شوز پہن لیے تھے .. "اب تم جاؤ تم میرے پاس مت آؤ .." جنت کی آواز رونے کی وجہ سے الگ سی ہو گئی تھی ..

"میں کب پاس آیا .." اورحان نے معصومیت سے کہا تھا ..

"میری مدد مت کرو .. میں اچھی انسان نہیں ہوں .. تم مجھے نہیں جانتے .." جنت کے ذہن میں اس کی ماں کی بات گھوم رہی تھی ..

"میں جانتا ہو تم اچھی انسان نہیں ہو لیکن اتنی بری بھی نہیں ہو .." اورحان عادت سے مجبور تھا ..

"مجھے اکیلا چھوڑ دو .." جنت کے ہلکے میں آنسوؤں کا ایک گولا اٹکا ہوا تھا ..



"ہرگز نہیں.. تم میری وہ واحد دشمن ہو جو لاکھوں میں ایک ہے اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو.. ہرگز نہیں میں یہ نقصان افورڈ نہیں کر سکتا.." اورحان اکبر وہ پہلا شخص تھا جو اپنے دشمن سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اسے لاکھوں میں ایک بول رہا تھا..

جنت وہاں موجود ایک اونچی جگہ پر بیٹھ گئی تھی جہاں نیچے ایک گہری کھائی تھی..

"لڑکی مرنے کا ارادہ ہے کیا.." اورحان وہی کھڑا تھا..

"ہاں.. تم جاؤ مجھے اکیلا رہنا ہے.." جنت نے گہری سانس لی تھی..

جنت کی بات پر اورحان جا چکا تھا.. جنت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں اورحان کار کی جانب بڑھ رہا تھا.. جنت کی نظر اب اس گہری کھائی پر تھی.. وہ رونا چاہتی تھی وہ چیخنا چاہتی تھی.. وہ جانتی تھی کہ اسے سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے.. اور یہی امید وہ اورحان سے بھی رکھتی تھی بھلا وہ اس کے لیے کیوں رکتا..

"یہ لو لڑکی.." اورحان اس کے برابر بیٹھا تھا...

جنت جو گہری کھائی کو دیکھنے میں مصروف تھی.. اورحان کی آواز اپنے پاس سے محسوس کر کے اس نے اپنے برابر میں دیکھا تھا.. جہاں اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی..

"تم دوبارہ آگئے.." جنت نے سامنے دیکھتے ہوئے سوال کیا..

"ہاں کیونکہ تم روتی ہوئی اچھی نہیں لگ رہی تھی مجھے اور ویسے بھی جب اپنے تکلیف میں ہوں تو انہیں سہارا دیتے ہیں درد برداشت کرنے کے اکیلا چھوڑ نہیں دیتے.." اورحان کی بات پر جنت نے

اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا.. اسے حیرانی ہوئی تھی ایک طرف اس کی ماں تھی دنیا کا سب سے عزیز رشتہ جسے اس کی زرا پرواہ نہیں تھی اور ایک طرف تھا اورحان اکبر جو کہنے کو تو اس کا دشمن تھا لیکن آج اس کے مشکل وقت میں وہ واحد انسان تھا جو اس کے ساتھ تھا..

"گلی فیل مت کرو.. اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے.. میں نے تمھاری اور آنٹی کی ساری باتیں سن لیں تھیں.."

جنت کی آنکھ سے ایک آنسو بہا تھا..

"اس میں رونے والی کون سی ہے جنت.. اورحان اکبر کو آج پہلی دفعہ کسی کے آنسو بے چین کر گئے تھے.."

جنت نے بے دردی سے اپنی آنکھیں صاف کیں تھیں..

"یہ لو لڑکی.. رحم کرو خود پر اور دوسروں پر بھی.. اورحان نے رومال جنت کی جانب بڑھایا تھا جسے جنت نے تھام لیا تھا.."

"پانی پی لو.. اورحان نے بوتل کھول کر جنت کی جانب بڑھائی تھی.. جسے جنت نے تھام لیا تھا.. پانی پینے کے بعد اس نے گہری سانس لی تھی.."

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے میں نے دیکھا تھا تم صبح سے پریشان سی ہو.. اورحان بہت غور سے جنت کو دیکھ رہا تھا.."

"میں بہت کمزور ہوں لوگوں کو اپنی تکلیفیں نہیں بتا سکتی کیونکہ جب میں بتانے کی کوشش کرتی ہوں تو میں بکھر جاتی ہوں.." جنت نے اپنے آنسو اندر دھکیلے تھے ..

"مجھے سنبھالنا آتا ہے.. تم مجھے اپنی تکلیف بتاؤ میں سمیٹ لوں گا.." اورحان کا لہجہ پہلی دفعہ کسی عورت کے لیے نرم ہوا تھا ..

"آج میرے بابا کی برسی ہے.. اور میری ماں.." جنت کے ہاتھ کانپ رہے تھے ..

اورحان نے اس کے بال نرمی سے سہلائے تھے ...

"میری ماں اورحان وہ.. ایسا کیسے بول سکتی ہیں.. میں نے ہمیشہ وہ سب کیا جو وہ چاہتی تھی.. مجھے یہ ٹوپ جینس بالکل پسند نہیں تھی لیکن وہ ایسا چاہتی تھی اسی لیے میں نے ایسا لباس پہننا شروع کر دیا.. مجھے لڑکوں سے دوستی کرنا پسند نہیں تھا لیکن ماں کے کہنے پر میں ان سے بات کرتی تھی.. وہ بہت خود غرض عورت ہے.. بابا کے بعد مجھے کبھی محبت نہیں ملی.. جب بابا تھے تب میری زندگی بہت حسین تھی.. بابا کے بعد زندگی بہت ویران سی ہو گئی ہے.. باپ کی کمی کوئی پوری نہیں کر سکتا.. میرے پاس کوئی اپنا نہیں ہے .."

"لڑکی.. تمہیں جو پسند ہے تم وہ پہنو.. یہ تمہاری زندگی ہے تم جیسے چاہتی ہو ویسے جیو.. اپنی زندگی کا کنٹرول کسی کو مت دو.. تمہارے دل میں جو آتا ہے وہ کرو.." اورحان نے پیار سے کہا تھا ..

"اور جہاں تک بات ہے اپنوں کی تو ہم ہیں نہ ہنی.." عمر اس کی دوسری جانب بیٹھا تھا ..

"آئی ایک سوری.. وہ سب ..."

"میں سمجھ گیا ہنی.. " عمر مسکرایا تھا.. جس پر جنت مسکرائی تھی..

"تو مس جنت کیا آپ ہماری دوست بننا پسند کریں گی.. " عمر نے پیار سے کہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا جنت جیسی نظر آتی ہے وہ اندر سے اتنی ہی کمزور تھی..

"یس مسٹر عمر.. "جنت نے اسی کے انداز میں کہا تھا..

"لڑکی جو تمہارا دل کرے.. وہی کرنا.. کسی کے کہنے پر مت چلنا.. یہ تمہاری زندگی ہے.. " اورحان کا لہجہ موم تھا..

"سمجھ گئی.. لڑکے.. "جنت نے بھی نرمی سے کہا تھا..

"گھر چلیں یا یہ کھائی پسند آگئی ہے.. " اورحان نے اپنے پرانے انداز میں کہا تھا..

"نہیں گھر جانا ہے.. " اورحان نے جنت کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا جسے اس نے تھام لیا تھا..

\*\*\*\*\*

"بچے کیا میں اندر آجاؤ.. "حفصہ اپنی ڈائری میں کچھ لکھ رہی تھی.. جب فراز صاحب نے دروازے پر دستک دی تھی..

"ارے بابا آپ آجائیں.. "حفصہ نے ڈائری سائیڈ پر رکھی تھی..

"تم نے دوبارہ شروع کر دیا کتاب لکھنا.. " فراز صاحب مسکرائے تھے..

"جی.. "حفصہ اپنی زندگی کی ہر بات اس ڈائری میں لکھتی تھی..

"تم شاید دنیا کی وہ واحد رائیٹر ہوگی جو اپنی پہلی کتاب اپنی زندگی پر لکھ رہی ہے..."  
حفصہ مسکرائی تھی..

"اس کی اینڈنگ کیا ہوگی.. "فراز صاحب کے ذہن میں ایک سوال آیا تھا..

"پتہ نہیں بابا.. مجھے تو سیڈ اینڈنگ نظر آرہی ہے.. "حفصہ کے دل کا حال صرف وہی جانتی تھی..

"لیکن مجھے کہانی میں ایک شہزادہ داخل ہوتا ہوا نظر آرہا ہے.. "

"کیا مطلب.. "حفصہ نے فراز صاحب کی جانب دیکھا تھا..

"دیکھو بچے.. ہر انسان کی زندگی میں مشکلیں آتیں ہیں.. ہر انسان تکلیفوں سے گزرتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے.. "

"نہیں بابا.. کچھ زخم صدیوں بعد بھی تازہ رہتے ہیں وقت کے پاس بھی ہر درد کی دوا نہیں ہوتی.. "  
حفصہ کے چہرے پر ایک تکلیف نما مسکراہٹ آئی تھی..

"لیکن بچے.. کبھی کبھی ہماری زندگی میں ایک ایسا انسان آتا ہے جو ہماری زندگی کو اتنی خوشیوں سے بھر دیتا ہے کہ ہم اپنی ساری تکلیفیں سارے زخم بھول جاتے ہیں.. "

"لیکن میری زندگی میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے.. بابا آپ کے علاوہ.. "حفصہ نے فراز صاحب کا ہاتھ تھاما تھا..

ایک طرف تھی حفصہ خان جو خود کو بد قسمت سمجھتی تھی جسے اپنا آپ فضول لگتا تھا۔ جسے یقین تھا کہ اس کی زندگی میں کوئی شہزادہ نہیں آسکتا۔ اور ایک طرف تھا براق شاہ۔ جو حفصہ خان کو اپنی خوشیوں کا ستارہ سمجھتا تھا۔ جس کے لیے حفصہ خان اس کی جان سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ جو ہر روز حفصہ خان کے لیے اپنے رب کے آگے روتا تھا۔

"ایسا نہیں ہے۔ حفصہ آج شاہنواز صاحب نے مجھ سے ایک بات کہی تھی۔ جس کے بعد مجھے نیند نہیں آرہی۔" فراز صاحب نے حفصہ کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا کہا انھوں نے۔" حفصہ کو پریشانی سی ہوئی تھی۔

"انھوں نے مجھے براق کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے کہا کہ براق شاہ ان کا سب سے لاڈلا پوتا ہے جس کی ہر خواہش ہر ضد انھوں نے بچپن سے ہی پوری کی تھی۔ انہیں سب سے زیادہ پیار براق سے ہے۔ وہ جب براق شاہ کو تکلیف میں دیکھتے ہیں تو ان کا کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ براق شاہ صرف سات سال کا تھا جب وہ اپنی ماں سے دور ہوا تھا تب سے حاجی نے ہی اسے سنبھالا ہے۔ اقراء شاہ براق شاہ کی زندگی کی پہلی وہ عورت تھی جس سے براق شاہ بہت محبت کرتا تھا۔ اور اب اقراء شاہ ہی وہ واحد عورت ہیں جس سے براق شاہ سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔ اپنی ماں کے بعد اس نے کسی عورت سے بات نہیں کی۔ لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ ایسا کیوں ہے۔"

"انھوں نے یہ سب آپ کو کیوں بتایا۔" حفصہ کو اب بھی معاملہ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

"اسی لیے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کا پوتا دوبارہ اس تکلیف کبھی نہ گزرے.. براق شاہ کو تم پسند ہو بچے.. اور شاہنواز صاحب نے تمہارا ہاتھ مانگا ہے.. اور براق شاہ چاہتا ہے کہ جواب تمہارا ہو.. اگر تم راضی ہو تو صحیح ہے ورنہ وہ انتظار کر لے گا.." فراز صاحب کی بات پر حفصہ نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا..

"لیکن بابا.."

"بچے فیصلہ تمہارا ہے.."

"بابا ان سب کے بعد مجھے شادی نہیں کرنی.. انہیں منع کر دیں.." حفصہ کے دل میں ایک خوف سا آیا تھا..

"بچے سوچ لو تمہارا یہ فیصلہ کسی کا دل بری طرح دکھا سکتا ہے.. فراز صاحب جان چکے تھے کہ براق شاہ کا کتنا دل دکھے گا اس فیصلے سے...

"میں معافی مانگ لوں گی.. بابا آپ منع کر دیں.. حفصہ نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"جیسی تمہاری مرضی.. فراز صاحب جا چکے تھے..

حفصہ کو حیرانی ہوئی تھی براق شاہ سب جاننے کے بعد بھی اس سے محبت کر بیٹھا تھا.. لیکن حفصہ شاہ نہیں جانتی تھی جو براق شاہ کو اس سے تھی وہ محبت نہیں تھی عشق تھا اور عشق پر کسی کا بس نہیں چلتا..

\*\*\*\*\*



ابھی وہ تینوں حویلی میں داخل ہوئے ہی تھی..

عائشہ جو لاؤنچ میں بے صبری سے ٹہل رہی تھی.. جنت کو عمر اور اورحان کے ساتھ دیکھ کر اسے غصہ آیا تھا..

"جنت تم.. "عائشہ غصے سے جنت کی جانب بڑھی تھی جب اورحان عائشہ کے سامنے آیا تھا..

"تمیز سے.. "اورحان کا لہجہ نارمل تھا..

"تم ہوتے کون ہو مجھے یہ بتانے والے ہاں.. میں جو چاہے اس کے ساتھ کروں یہ میری مرضی.. وہ میری بہن ہے.. سمجھے تم.. "عائشہ کی آنکھوں میں ایک جلن سی تھی..

"وہ میری دوست ہے.. اور تاریخ گواہ ہے اورحان اکبر کے دوست کو جس نے تکلیف دی ہے.. اورحان اکبر نے اسی بہت دردناک موت دی ہے.. اپنے دوستوں پر ایک آنچ برداشت نہیں کرتا میں.. سمجھی آپ.. "اورحان کے انداز پر عائشہ ایک سیکنڈ کے لیے ڈر گئی تھی..

"چلو جنت تم جاؤ اپنے کمرے میں.. "عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا..

"اورحان اکبر تم مجھے جانتے نہیں ہوں.. میں عائشہ ہوں تم دیکھتے جاؤ جنت کو تم سے دور رکھنے کے لیے میں کس حد تک جاسکتی ہو.. "

"آزمائیں.. اور پھر آپ دیکھیں گی.. اورحان اکبر جنت کو اپنے پاس رکھنے کے لیے کس حد تک جاسکتا ہے.. "

اورحان مسکرایا تھا..

"خدا حافظ مجھے سونا ہے کیونکہ مجھے بہت کام ہوتے ہیں صبح آپ کی طرح فارغ نہیں ہوں نہ.." اور حان نے لاپرواہی سے کہا تھا...

"خدا حافظ عائشہ باجی.." عمر عائشہ کو اور جلا گیا تھا..

\*\*\*\*\*

"اٹھ جاؤ لڑکی تمہیں یونیورسٹی جانا ہے.." احان پچھلے دس منٹ سے عرشہ کو اٹھا رہا تھا..

"بس دو منٹ.." عرشہ عادت سے مجبور تھی..

"دس بج رہے ہیں.." احان نے سنجیدگی سے کہا تھا..

"کیا.." عرشہ فوراً بوکھلا کر اٹھی تھی.. عرشہ نے وچ کی جانب دیکھا تھا جہاں آٹھ بج رہے تھے.. عرشہ نے احان کی جانب دیکھا جہاں وہ مسکرا رہا تھا..

"بیوقوف سردار.." عرشہ نے تکیہ احان کو مارا تھا..

"یہ آخری حل تھا میرے پاس.." احان کا قہقہہ بلند ہوا تھا..

عرشہ نے احان کو دیکھا جو ہنستے ہوئے بالکل کسی ریاست کا شہزادہ لگتا تھا عرشہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے خوش دیکھ کر مسکرائی تھی کیونکہ ان نو مہینوں میں وہ شخص اس کی کل کائنات بن گیا تھا..

عرشہ فریش ہونے کے لیے واشروم میں جا چکی تھی جب کہ احان شاہ باہر صوفے پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا..

\*\*\*\*\*

وہ سب ناشتے کی میز پر موجود تھے جب مراد شاہ بیگ کے ساتھ لاؤنچ میں آیا تھا...  
 "بچے تم کہی جا رہو کیا.." "شاہنواز صاحب نے اس کے ہاتھ میں بیگ دیکھا تو انہیں عجیب سا لگا..  
 "جی داجی بہت ضروری کام آگیا ہے اسی لیے لاہور جانا ضروری ہے.. خدا حافظ.." مراد داجی کے گلے  
 لگا تھا..

سب سے ملنے کے بعد اب وہ عرشہ کے پاس آیا تھا..  
 "بھابی یونیورسٹی کے پہلے دن کے لیے بیسٹ آف لک.. اپنا خیال رکھیے گا اگر کوئی تنگ کرے تو اس  
 کا قتل کر دیجئے گا کیس آپکا دیور سنبھال لے گا.." "مراد نے مسکراتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا تھا جس  
 پر عرشہ ہنسی تھی..

"اپنا خیال رکھنا مراد.." "عرشہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا.. جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا  
 تھا..

"خدا حافظ جانان.. اپنا خیال رکھنا.." "مراد نے حوریہ کا ماتھا چوما تھا.. مراد کی اس حرکت پر حوریہ کا  
 چہرہ سرخ ہوا تھا.. جب کہ اس کی اس حرکت پر سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی.. وہاں موجود ہر  
 شخص جانتا تھا کہ مراد شاہ کی جان بستی تھی حوریہ شاہ میں..

"آپ سب میری زوجہ کا خیال رکھیے گا.." "مراد نے پیار سے حوریہ کو دیکھا تھا.. جب کہ مراد کا جانا  
 حوریہ کو ناجانے کیوں برا لگ رہا تھا..

مراد جا چکا تھا.. حوریہ کا دل کیا کہ وہ اسے روک لے لیکن وہ نہیں جانتی تھی قسمت اسے لے کر جا رہی تھی.. اور یہ آخری دفعہ تھی جب ان سب نے مراد شاہ کو دیکھا تھا..

\*\*\*\*\*

وہ ابھی ابھی فریش ہو کر نکلا تھا.. اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آئینہ شاہ پر پڑی تھی.. جو لال کلر کی لانگ قمیض پہنے جس کے نیچے ٹراؤزر تھا.. لال کلر میں وہ بالکل ایک حور لگتی تھی.. زید خان نے اسے دیکھا اور پھر وہ جگہ سے ہل نہ سکا..

"کیا ہوا ہے.. ایسے کیوں دیکھ رہے ہو.. " زید کو خود کو اتنے غور سے دیکھتے آئینہ نے سوال کیا.. "میں دیکھ رہا ہو.. آپ مس زید بن کر کچھ زیادہ ہی خوبصورت ہو گئیں ہیں.. " زید مسکرایا تھا.. "نہیں میں تو ہمیشہ سے ہی خوبصورت ہو.. تم نے ہی آج توجہ دی ہے.. " آئینہ نے اپنے بال ایک ادا سے پیچھے کیے تھے..

"مس زید خان آپ زید خان کی تمام توجہ کی ایک لوتی حقدار ہیں.. " زید نے اس کا ماتھا چوما تھا.. جس پر آئینہ مسکرائی تھی..

\*\*\*\*\*

"داجی آپ نے بلایا.. " براق شاہ داجی کے کمرے میں داخل ہوا تھا.. اور براق شاہ شاہنواز صاحب کا وہ واحد پوتا تھا جو اجازت کے بغیر کمرے میں داخل ہوتا تھا..

"ہاں.. میری جان ادھر بیٹھو.." داجی نے اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا..

وہاں احان اور عالیہان بھی موجود تھے..

"ہم نے بات کی تھی فراز خان سے حفصہ کی.. انھوں نے حفصہ سے بات کی.. "شاہنواز صاحب ٹھہر ٹھہر کر بتا رہے تھے.. شاہنواز صاحب اپنے وقت کے سب سے مضبوط سردار تھے لیکن براق شاہ کے معاملے میں وہ بہت کمزور تھے..

ان کا لہجہ براق شاہ کو بہت کچھ بتا گیا تھا..

"حفصہ نے انکار کر دیا.. "براق شاہ جانتا تھا کہ وہ یہ بات نہیں کہہ سکے گے..

"بچے.. ہم دوبارہ بات کریں گے.. "براق کی بات پر شاہنواز صاحب نے اس کا ہاتھ تھاما تھا..

"نہیں داجی.. کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے.. رشتے رضا مندی سے بنتے ہیں زبردستی

نہیں.. "براق شاہ کا لہجہ نورمل تھا لیکن وہاں بیٹھے تینوں لوگ جانتے تھے کہ براق شاہ کو کتنی تکلیف ہوئی ہے.. کیونکہ ان تینوں نے براق شاہ کی ہر ضد پوری کی تھی ہر خواہش پوری کی تھی.. وہ براق کی رگ رگ سے واقف تھے..

احان نے براق کو اپنے سینے سے لگایا تھا..

"احان میں ٹھیک ہوں.. "براق شاہ جانتا تھا کہ احان شاہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا..

"سب صحیح ہو جائے گا میں بات کروں گا حفصہ سے.. احان شاہ کسی کو بھی اتنا حق نہیں دے گا کہ وہ

میرے بھائی کا دل توڑ سکے.. "احان نے براق کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا..

براق شاہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ اور پھر حفصہ خان کا انکار سننے کے بعد براق شاہ کچھ بول نہ سکا۔  
آنسو کا گولہ اس کے حلق میں اٹکا ہوا تھا ...

"براق میری جان.. تمہارے داجی ہیں نہ۔" داجی نے براق کا ہاتھ تھاما تھا ...

"داجی۔" اور پھر براق شاہ صرف ایک ہی الفاظ بول سکا۔ حفصہ کے انکار نے براق سے اس کی آواز  
چھین لی ..

داجی نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا ..

"میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے.. مجھے جس عورت سے محبت ہوتی ہے یا تو وہ مجھے دھوکا دے  
دیتی ہے یا خدا اسے مجھ سے چھین لیتا ہے.. " براق کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے ..

براق شاہ کے آنسو دیکھ کر احان اور عالیہاں کے سینے میں درد ہوا تھا ..

"قسمت مجھ سے ہر وہ چیز کیوں چھین لیتی ہے جس میں میرا سکون ہوتا ہے.. مجھے کیوں اس سے محبت  
کرواتی ہے زندگی.. " داجی نے براق شاہ کی کمر سہلائی تھی ..

"داجی میرا یقین کریں میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا.. مجھے اس سے عشق ہو گیا ہے اور اس  
کا کوئی حل نہیں.. میں نے کوشش کی اسے بھولنے کی لیکن وہ مجھ میں میری روح کی طرح بس چکی  
ہے اگر وہ نکلی تو میں بے جان ہو جاؤ گا.. داجی میں نے اسے بھلانے کی کوشش کی لیکن یہ میرے  
بس میں نہیں ہے.. میرا عشق حفصہ خان کے لیے دن با دن بڑھتا جا رہا ہے.. یہ میرے اختیار سے

باہر ہے... میرا دل تکلیف سے پھٹ جائے گا.. داجی اس لڑکی میں میرا سکون ہے میں کیا کرو.. وہ مجھے بے سکون کر رہی ہے.. " براق شاہ کسی بچے کی طرح رو رہا تھا..

براق شاہ کا ایسا رونا ان تینوں کو بہت کچھ یاد دلا گیا تھا.. براق شاہ کو روتا دیکھ کر انھیں سات سال کا ایک بچہ یاد آیا تھا.. جسے اس کی ماں نے تکلیف کی دی تھی.. اور اس دن بھی وہ اسی طرح داجی سے لپٹا رو رہا تھا.. اور آج پہلی دفعہ ہوا تھا وہاں موجود تینوں شخص اس کی خواہش پوری نہیں کر سکے.. داجی کے دل میں ایک تکلیف سی اٹھی تھی..

"ادھر دیکھو بچے... ہم ہیں نہ سب صحیح کر دیں گے.. " داجی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ براق کو کیا کہے..

اور پھر خدا کبھی بھی کسی انسان کا سکون کسی انسان میں نہ رکھے..

"میرے سینے میں ایک تکلیف سے ہو رہی ہے.. " عالیہان نے براق کا ہاتھ تھاما تھا..

"براق ہم ہیں نہ ہم سب ٹھیک کر دیں گے بھروسہ رکھو ہم پر.. " عالیہان شاہ نے براق کا ہاتھ چوما تھا.. براق شاہ شاہ حویلی کا لاڈلا تھا.. اور پھر لاڈلوں کی تکلیف پوری گھر کو بے چین کر دیتی ہے..

"عالیہان میرے دل میں درد ہو رہا ہے.. " براق نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا..

اور پھر وہ براق شاہ تھا.. دنیا کا سب سے مشہور اور ٹوپ ہارٹ سرجن... جو سب کے دلوں کو قابو کر سکتا تھا لیکن آج وہ اپنے دل کی تکلیف برداشت نہیں کر پا رہا تھا.. آج اس کا دل اس کے قابو میں نہیں تھا..



براق شاہ کی حالت دیکھ کر داجی دل میں ایک فیصلہ کر چکے تھے.. براق شاہ کے لیے شاہنواز صاحب کچھ بھی کر سکتے تھے..

\*\*\*\*\*

حوریہ ابھی ابھی اپنے آفس سے باہر نکلی تھی..

"کیا ہوا ہے اسماء.. آفس میں ہل چل دیکھ کر ان نے اپنی دوست سے سوال کیا..

"حوری.. دراصل پلین کریش ہو گیا ہے.."

"ک. کون سا پلین.. "حوریہ نے دُعا کی تھی کہ وہ جو سوچ رہی ہے ویسا نہ ہو..

"کراچی سے لاہور جو پلین آرہا تھا وہ کریش ہو گیا ہے.. اس حادثے میں کوئی نہیں بچا سب مر گئے ہیں.. اسی کی رپورٹنگ کرنے تمہیں جانا ہے.. "اسماء کی باتوں نے حوریہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی..

ایک پل میں ہی حوریہ کی ساری کائنات تباہ ہو گئی تھی.. حوریہ لڑکھڑا کر دیوار سے لگی تھی..

"حوری تم صحیح ہو نہ.. مجھے لگتا ہے تمہاری طبیعت خراب ہے.. تم آرام کرو میں چلی جاتی ہو.. " اسماء کو حوریہ کی طبیعت خراب لگی تھی...

"نہیں.. میں صحیح ہو میں جا رہی ہو.. "حوریہ کے دل میں ایک امید تھی کہ شاید مراد شاہ کو کچھ نہیں ہوا..

"چلو جلدی.. " اب وہ دونوں وین میں بیٹھے تھے ..

\*\*\*\*\*

حوریہ ابھی وین سے اتری تھی ..

حوریہ کی نظر اس جگہ پر پڑی تھی.. جہاں ہر طرف خون ہی خون تھا.. پلین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تھے.. لوگوں کے بازو ایک طرف ٹانگیں ایک طرف.. ہر شخص کی لاش کے کئی حصے ہوئے تھے.. حوریہ کو اپنے سامنے اپنی ساری کائنات بکھڑی ہوئی محسوس ہوئی تھی .. حوریہ پاگلوں کی طرح ہر جگہ دیکھ رہی تھی.. لیکن اسے تین مرتبہ لگاتار دیکھنے کے بعد بھی وہ شخص کہیں نظر نہیں آیا ..

"حوری.. تم ٹھیک ہو نا.. کچھ ڈھونڈ ہو تو میں تمہیں بتا دوں اتنی اونچائی سے گرنی کی وجہ سے کچھ لوگوں کی لاشیں بھی نہیں ملیں.. " اسماء کی بات پر حوریہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا .. "مجھے گھر جانا ہے.. " حوریہ کو اپنے ہاتھ پاؤں بے جان ہوتے محسوس ہو رہے تھے .. "اوکے.. تم جاؤ میں یہ کر لیتی ہو.. " اسماء کو حوریہ کی حالت بہت خراب ہوتی محسوس ہو رہی تھی اسی لیے اس نے حوریہ کو گھر بھیج دیا تھا ..

\*\*\*\*\*

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔"

## اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَابُ ----

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" [ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل](#) دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے

گے۔۔۔ شکریہ۔۔۔

وہ سب ابھی شاہ حویلی میں بیٹھے ہوئے تھے جب حوریہ لاؤنچ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ بکھرا حولیہ۔۔۔

براق حوریہ کی جانب بڑھا تھا۔

"گڑیا۔۔" براق اور وہاں بیٹھا ہر شخص یہ نیوز دیکھ چکا تھا۔

"لالا۔۔ وہ سب جھوٹ ہے میں جانتی ہوں۔۔" حوریہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے دل کو کیسے تسلی دے۔۔

احان نے حوریہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"احان لالا۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ آپ سب ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔ کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔" مراد کی موت نے حوریہ کو گہرے صدمے میں ڈال دیا تھا۔

"حوری ادھر دیکھو۔۔" براق نے حوریہ کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"لالا۔۔ م۔ میں نے ہر جگہ دیکھا۔۔ وہ مجھے نہیں ملا۔۔ لالا میں نے تین دفعہ اسے ڈھونڈھا۔۔ لالا م۔ میری کائنات تباہ ہو گئی۔۔" حوریہ کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔۔ براق نے اسے خود میں بھینچا تھا۔

"حوری بس۔۔" براق نے اس کے بال سہلائے تھے۔

"لالا۔۔ اسے کہہ نہ واپس آجائے۔۔ بس ایک دفعہ اسے واپس لے آئیں لالا بس ایک بار۔۔" حوریہ اب ہچکیاں لے کر رو رہی تھی۔

ادھر آئینہ کا بھی برا حال تھا۔ لیکن زید خان نے اسے سنبھالا ہوا تھا۔

اپنی جان سے پیاری اور لاڈلی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر اسے اپنا دل پٹھا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"حوریہ۔۔" احان نے حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"لالا آپ کی تو سب بات مانتے ہیں نہ بس ایک دفعہ مراد کو بلا لیں۔۔ بس ایک دفعہ اسے بلا دیں۔۔

لالا میں مر جاؤں گی اس کے بغیر۔۔ پلیز بلا دیں اسے۔۔ اسے کسی طرح واپس لے آئیں نہ۔۔"

حوریہ اذیت کی آخری حد پر تھی۔۔

"حوریہ۔۔ حوصلہ کرو۔۔" عرشہ نے حوریہ کا ہاتھ تھاما تھا۔

"عرش۔۔ وہ شخص میرا سب کچھ تھا۔۔ میری دنیا اُجڑ گئی کیسے حوصلہ کروں میں۔۔" حوریہ کو تکلیف ہو

رہی تھی کہ اس نے کیوں جانے دیا مراد کو۔۔

"بچے۔۔ بس چپ۔۔" براق نے اسے خود سے لگایا تھا۔

"لالا میرے ساتھ ایسے کیوں ہوا۔۔ کیوں میرے حصے میں یہ اذیت آئی۔۔ کیوں کیا اللہ نے میرے

ساتھ ایسے۔۔" حوریہ چیخ رہی تھی۔۔ آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔ حوریہ روتے روتے

بے ہوش ہو چکی تھی۔۔

"حوری۔۔" براق نے حوریہ کا چہرا تھپتھپایا تھا۔۔ براق نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا۔۔ اور حان

نے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔۔

حفصہ کو حوریہ اور براق کی بکھری حالت دیکھ کر بُرا لگا تھا۔۔ لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"اب کیسی ہے وہ کیا ہوا ہے اسے۔۔" براق نے ڈاکٹر کی جانب دیکھا تھا۔

"انہیں گہرا صدمہ لگا ہے۔۔ ان کا خاص خیال رکھیں انہیں اکیلا مت چھوڑیے گا۔" ڈاکٹر کہہ کر جا چکی تھی۔

براق حوریہ کے پاس بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے حوریہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ حوریہ شاہ دنیا کی وہ پہلی عورت تھی جسے کھونے سے براق شاہ ڈرتا تھا۔

"براق۔۔" عالیہان نے براق کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ہاں۔۔" براق نے عالیہان کی جانب دیکھا تھا۔

"تو جالائونچ میں۔۔" اور پھر عالیہان شاہ براق شاہ کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔

"نہیں۔۔" براق نے حوریہ کا ہاتھ چوما تھا۔

سب لوگ کمرے میں ہی موجود تھے۔

اورحان بار بار مراد کے نمبر پر کال کر رہا تھا۔ اس کے دل میں ایک امید سی تھی۔ لیکن نمبر بند آ رہا تھا۔

عمر کو اس بات کی خبر نہیں تھی کیونکہ اورحان نہیں چاہتا تھا جو تکلیف اس پر گزر رہی ہے وہ عمر بھی جھیلے اسی لیے عمر کو اس بات کے بارے میں نہیں بتایا گیا تھا۔

"براق ہم باہر چلتے ہیں۔۔ حوریہ کو آرام کرنے دیتے ہیں۔۔" احان کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

وہ سب حویلی کے اندر والے لاؤنچ میں ہی تھے۔۔

براق اچانک حویلی کے باہر والے لاؤنچ میں گیا تھا۔۔

حفصہ کو بے سکونی ہو رہی تھی براق کو ایسے دیکھ کر کیونکہ حفصہ جب بھی اسے ملی تھی وہ ایک مسکراتا ہوا انسان تھا لیکن آج وہ ایک مختلف سا انسان تھا۔۔

"آصف کچھ پتا چلا۔۔" زید نے کال اسپیکر پر کی تھی۔۔

"نہیں سر۔۔ کوئی خبر نہیں مل رہی۔۔ ہر جگہ ڈھونڈ لیا کسی شہر میں ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔۔" آصف کا لہجہ نارمل تھا۔۔

"آصف دوبارہ ڈھونڈو۔۔" آصف اور زید کے سب بندے مختلف شہروں میں پھیلے ہوئے تھے۔۔

"اوکے سر۔۔" زید نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

"زید۔۔" آصف کی بات سن کر آئینہ نے زید کا بازو تھاما تھا۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔" زید نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

براق دونوں ہاتھوں سے سر تھامے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔ جب احان اور حفصہ وہاں آئے تھے۔۔



"براق۔۔" وہ دونوں اس کے برابر بیٹھے تھے۔۔

"ہاں۔۔" براق نے گہری سانس لے کر حفصہ کو دیکھا تھا۔۔

"حوصلہ رکھو۔۔ سب صحیح ہو جائے گا۔۔ حوریہ کو تمہاری ضرورت ہے۔۔" احان نے براق کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"ہاں میں جانتا ہوں۔۔" براق کے چہرے پر ایک تکلیف نما مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"آپ ایسے پریشان مت ہوں۔۔ سب صحیح ہو جائے گا۔۔ اور حوریہ نے بتایا ہے نہ مراد اسے وہاں نہیں ملا۔" حوریہ کا لہجہ دھیمہ تھا۔۔

"وہ پلین اتنی بُری طرح تباہ ہوا ہے کہ لوگوں کے ڈھانچے تک نہیں ملے۔۔" براق کی امیدیں ختم ہو رہی تھیں۔

احان وہاں سے جا چکا تھا۔۔

"امید نام سنا ہے۔۔" حفصہ جانتی تھی وہ براق شاہ ہے بہت مضبوط انسان۔۔

"امید ہمیشہ ٹوٹی ہے میری اسی لیے امید رکھنا چھوڑ دی ہے۔۔" براق گھاس کو دیکھ رہا تھا۔۔

"دعا کریں۔۔" حفصہ کی نظر براق کے چہرے پر تھی۔۔ وہ انسان اس قدر خوبصورت تھا۔۔ اس پر کوئی بھی مر مٹ سکتا تھا۔۔

"دعا کا کیا فائدہ جب ہونا وہی ہے جو تقدیر میں لکھا ہے۔۔"

"دعا وہ واحد چیز ہے جو تقدیر کو بھی بدل سکتی ہے۔۔ دعا سے لا حاصل چیزیں بھی حاصل کی جا سکتیں ہیں۔۔" حفصہ کی بات ہر براق نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اور پھر براؤں آنکھیں ہیزل آنکھوں سے ملی تھی۔۔ براق کی آنکھوں میں تکلیف سی تھی۔۔ حفصہ کی آنکھوں میں زخم سے تھے۔۔

"اور اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔" براق کی آنکھوں میں ویرانیت تھی۔۔

"دعا مانگ کر دیکھیں۔۔ آپ اللہ کے سامنے جھکیں اللہ ساری کائنات آپ کی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔۔ اور آپ ناامید نہ ہوں سب صحیح ہو جائے گا۔۔ حوریہ کو اس وقت آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔" حفصہ کی بات پر براق نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

"اندر چلیں۔۔ سب کے ساتھ بیٹھیں دل ہلکا ہو جائے گا۔۔" حفصہ اپنے جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"چلیں۔۔" براق نے حفصہ کو پہلے جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر حفصہ مسکرا ہی تھی۔۔

حفصہ کو اس شخص پر حیرت بھی ہوئی تھی۔۔ وہ شخص ریجیکٹ ہونے کے بعد بھی اس سے اتنی نرمی سے بات کر رہا تھا اسے اتنی عزت دے رہا تھا۔۔ واقعی وہ سب سے الگ تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"مراد۔۔" رات کے تین بج رہے تھے جب حوریہ کی آنکھ کھلی تھی۔۔

"مراد۔۔" حوریہ جلدی سے بیڈ سے اتری تھی۔۔ اس نے چینجنگ روم میں چیک کیا تھا وہاں کوئی نہیں تھا اس کے بعد اس نے واش روم میں چیک کیا تھا لیکن وہ کہی نہ تھا۔۔

حوریہ نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس پڑی مراد کی فریم اٹھائی تھی۔۔ وہ گھنٹوں کے بل زمین پر گری تھی۔۔

"مراد دد۔۔" وہ گہری اذیت سے مراد کی فریم اپنے سینے سے لگائے رو رہی تھی۔۔

"کیوں کیوں ہوا ایسا۔۔ کیوں اللہ میاں کیوں مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔ مجھے لوٹا دیں۔۔ میرا دل پھٹ جائے گا۔۔ بس ایک بار آجاؤ مراد کہی سے آجاؤ نہ تم تو مجھ سے بہت محبت کرتے تھے نہ کیوں مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔" حوریہ چیخ رہی تھی۔۔

اذیت حد سے زیادہ ہو رہی تھی۔۔ سینا پھٹنے کو تھا۔۔ آنکھیں اس شخص کو دیکھنے کے لیے ترس رہی تھیں۔۔

"حوری۔۔۔" براق بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا۔۔

"لالا۔۔" حوریہ براق سے لگی چیخ کر رو رہی تھی۔۔ براق نے بھی اسے چپ نہیں کروایا تھا۔۔

"اٹھو گڑیا۔۔" بیس منٹ رونے کے بعد براق نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔

"لالا مراد دد۔۔" حوریہ کی تو جیسے زندگی مراد پر شروع اور اسی پر ختم ہو گئی تھی۔۔

"ادھر لیٹو۔۔" براق نے اسے لیتایا تھا۔۔ براق اسی کے پاس بیڈ پر بیٹھا اس کے بال سہلا رہا تھا۔۔

وہ دونوں بھائی بہن ایسے ہی تھے۔۔ بچپن میں بھی حوریہ جب روتی تھی۔۔ براق شاہ اُسے ایسے ہی سولاتا تھا۔۔

بیس منٹ بعد حوریہ سوچکی تھی۔۔ براق اس کے پاس ہی بیٹھا تھا اور کب وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔

\*\*\*\*\*

اقراء شاہ بالکنی سے باہر دیکھ رہیں تھیں۔۔ کب تک ایسے ہی دیکھتی رہیں گیں۔۔ عباس شاہ نے بھی بالکنی سے باہر لاؤنچ میں بیٹھے براق شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کتنی عجیب ماں ہو نہ میں۔۔ میں اپنے ہی بچے سے بات نہیں کر سکتی۔۔" اقرار شاہ کا لہجہ تکلیف دہ تھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ میرا بیٹا بہت رحم دل ہے۔۔ تم اس سے معافی مانگو وہ فوراً معاف کر دے گا۔۔" عباس شاہ نے براق شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔

"کئی سالوں تک وہ میری وجہ سے تکلیف میں رہا ہے۔۔ میں نے کئی دفعہ کوشش کی ہے اس سے بات کرنے کی لیکن وہ ہر اس جگہ سے غائب ہو جاتا ہے جہاں میں ہوتی ہوں۔۔" اقرار شاہ نے اپنے رخسار سے بہتا آنسو صاف کیا تھا۔

"ہمارے بچے بکھر گئے ہیں پوری طرح۔۔ انہیں اس وقت ہماری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔ میں حوریہ کے پاس جا رہا ہوں تم براق سے بات کرنے کی کوشش کرو۔۔ بہت نرم دل ہے میرا بچا۔۔" عباس شاہ نے اقرار شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اب وہ جا چکے تھے۔۔ جب کہ اقرار شاہ بھی ہمت کر کے لاؤنچ کی جانب بڑھی تھیں۔۔

براق شاہ سر جھکائے بیٹھا تھا جب اسے اپنے پاس کسی کی موجودگی محسوس ہوئی تھی۔۔ وہ جیسی بھی تھیں اس کی ماں تھیں ان کی خوشبو سے وہ بہت اچھے سے واقف تھا۔۔ آخر کو وہ اس کی زندگی کی پہلی عورت تھیں۔۔

براق اپنی جگہ سے جانے کے لیے اٹھا تھا۔۔ جب اقراء شاہ نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔

"کب تک بھاگو گے اپنی ماں سے۔۔" اقراء شاہ براق شاہ سے بات کرنے کو ترس چکی تھیں۔۔

"جہاں تک بھاگا جا سکتا ہے۔۔" براق شاہ نے ان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

"کب تک چلے گی یہ ناراضگی۔۔"

"جب تک موت نہیں آجاتی تب تک۔۔" براق نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"براق ایسا نہ بولو۔۔ اللہ تمہیں میرے حصے کی بھی زندگی دے دے۔۔" براق کے منہ سے موت کا الفاظ سن کر اقراء شاہ تڑپ اٹھی تھیں۔۔

"موت کی بدعا دینے والے زندگی کی دعا دیتے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔۔" براق نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مجھے معاف کر دو بچے۔۔ میں سترہ سال سے تکلیف میں ہوں۔۔" اقراء شاہ کی آنکھ میں نمی آئی

تھی۔۔ جو براق شاہ کو کمزور کر رہی تھی۔۔

"کچھ غلطیوں کی معافی نہیں ہوتی۔۔ کچھ لوگوں کی باتیں ہمیشہ کے لیے دل میں رہ جاتی ہیں۔۔ جو ہم

کبھی بھلا نہیں سکتے۔۔ وہ ہمیشہ زخم بن کر ہی ہمارے دل میں رہتی ہیں ایسے زخم جو کبھی نہیں

بھرتے۔۔ جن کا مرہم کہیں نہیں ملتا۔۔ "براق شاہ کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔ جب کہ اقراء شاہ نم آنکھوں سے اسے خود سے دور جاتے ہوئے دیکھ رہیں تھیں۔

\*\*\*\*\*

"چلو حوریہ باہر چلو ہمارے ساتھ۔۔۔" آج اسے کمرے میں بند ہوئے تین دن ہو چکے تھے۔۔

"نہیں عرش میرا دل نہیں ہے۔۔" حوریہ کی حالت بکھری ہوئی تھی۔۔

"پلیز آجاؤ نہ۔۔" فلزائے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"میں کوئی بات نہیں سنو گی چلو آجاؤ شاباش۔۔" حفصہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اٹھایا تھا۔۔

"حفصہ۔۔" حوریہ کا کوئی دل نہیں تھا کہیں جانے کا۔۔

"چلو چلو۔۔" فلزائے اسے سلیپرز پہنائے تھے۔۔

وہ سب لاؤنچ میں موجود تھے جب حوریہ باہر آئی تھی۔۔

اور حان کو فکر ہو رہی تھی۔۔ وہ دو دن سے عمر کو کال کر رہا تھا لیکن اس کا فون بند آرہا تھا۔۔ اور

مراد کا بھی کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔۔ یہاں بھی سب بکھرے ہوئے تھے۔۔

"ادھر آؤ بچے۔۔" احان نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔ حوریہ کی ایک جانب براق اور

دوسری جانب احان تھا۔۔

حوریہ کی حالت دن بہ دن بگڑتی جا رہی تھی۔۔۔ رونے کی وجہ سے آنکھیں لال تھیں۔۔۔ نہ سونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔۔۔

"کیسی ہو گڑیا۔۔۔" عالیہان کا لہجہ موم تھا۔۔۔

"بہتر۔۔۔" حوریہ کی آواز رونے کی وجہ سے خراب ہو چکی تھی۔۔۔

حوریہ کی نظر حویلی کے دروازے پر پڑی جہاں مراد کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

حوریہ نے نظریں پھیر لیں تھیں۔۔۔ وہ شخص اسے اب ہر جگہ نظر آنے لگا تھا۔۔۔

حوریہ کا ایسے نظریں پھیرنا مراد کو برا لگا تھا۔۔۔

"مراد۔۔۔" براق کی نظر جب دروازے پر پڑی تو وہ فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

براق نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔ مراد کی جدائی کا دکھ براق نے سب سے زیادہ سہا تھا کیونکہ وہ اس کا دوست کزن اور بھائی تینوں تھا۔۔۔

"مراد۔۔۔" حوریہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

سب مراد سے مل چکے تھے۔۔۔ حوریہ بھاگ کر مراد کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

مراد کو حوریہ سے اس حرکت کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ لیکن پھر کچھ یاد آنے پر حوریہ فوراً مراد سے دور ہوئی تھی اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔



حوریہ کی اس حرکت پر جہاں سب کو شک لگا تھا وہیں مراد گال پر ہاتھ رکھے حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم خود کو سمجھتے کیا ہو مراد شاہ۔۔ تمہیں کس نے اتنا حق دیا کہ تم ہم سب کو ایسے اذیت دو۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔" حوریہ چلائی تھی۔۔ کسی نے اسے نہیں روکا تھا۔

"میں سب بتاتا ہوں۔۔" مراد کا لہجہ نرم ہی تھا۔

"ہمیں نہیں سننا کچھ بھی۔۔ تم جہاں تھے وہی چلے جاؤ۔۔" حوریہ کی آنکھیں بھیگیں تھیں۔

"لیکن مجھے بتانا ہے۔۔ مجھے اپنے صفائی دینی ہے۔۔" مراد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا جب حوریہ نے ایک اور تھپڑ اس کے دوسرے گال پر مارا تھا۔

براق نے ایک نظر مراد کو دیکھا تھا۔ وہ جانتا تھا وہ شخص اس کی بہن سے اتنی محبت کرتا ہے کہ وہ اگر اس کی جان بھی لے لے تب بھی وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔

"میری جان آؤ وہاں بیٹھے ہیں۔۔" مریم نے حوریہ کو صوفے پر بیٹھایا تھا۔

مراد بھی اس کے برابر بیٹھا تھا۔

"خبردار جو تم میرے پاس بیٹھے۔۔" حوریہ نے اسے گھورا تھا۔ مراد براق کے برابر بیٹھا تھا۔

وہ مراد شاہ تھا۔ اس ملک کا ٹوپ بیریسٹر۔ جس کے سامنے بڑے بڑے بیریسٹرز چپ ہو جاتے تھے۔ وہ اپنی بیوی کی ایک گھوری سے ڈر گیا تھا۔

"بات ایسی ہے نہ کہ میں جب لاہور کے لیے نکلا تھا۔۔ میں ایئرپورٹ پر ہی تھا جب عمر مجھے لینے آگیا تھا۔ اچانک کسی میشن پر جانا پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے میری وہ فلائٹ چھوٹ گئی۔۔" مراد سکون سے سارا معاملہ بتا رہا تھا۔۔

"کیسا میشن اور عمر تو کام سے گیا ہے نہ لاہور تو وہ تمہارے پاس کیسے۔۔" عالیہان کو بات سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔

"وہ کام میشن ہی تھا۔۔" مراد نے اور حان کی جانب دیکھا تھا

"میں آپ سب کو بہت ضروری بات بتانا چاہتا ہو۔۔ میں اور عمر ایجنٹ ہیں۔۔" مراد کی اس بات پر سب کو جھٹکا سا لگا تھا۔۔

"کیا۔۔" فلزا کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے۔۔

"اور ایگل اور ٹائیگر ہم دونوں ہی ہیں۔۔" مراد نے مسکراتے ہوئے حوریہ کو دیکھا تھا۔۔

مراد کی بات پر حوریہ کا منہ حیرت سے کھلا تھا۔۔ آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔ وہ دنیا کی واحد لڑکی تھی جو اپنے ہی شوہر کی فین تھی۔۔

"تم نے یہ بات چھپائی کیوں۔۔" براق جانتا تھا اس کے پیچھے بھی کوئی وجہ ہوگی کیونکہ مراد اسے سب بتاتا تھا۔۔

"میرا کوئی ارادہ نہیں تھا بتانے کا کیونکہ مجھے میری فیملی بہت عزیز ہے اسی لیے کوئی نہیں جانتا ٹائیگر مراد شاہ ہے۔۔ اور جہاں تک بات ہے ان تین دنوں کی تو وہ سب اچانک ہوا اور میں جب بھی میشن

پر ہوتا ہو تو میں اپنی سم استعمال نہیں کرتا۔ میں جانتا ہوں میں نے بہت لوگوں کو تکلیف دی ہے لیکن میں اس سم سے کال نہیں کر سکتا تھا کیونکہ آپ سب کی جان کو میری وجہ سے نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اسی لیے میں نے میشن ختم ہونے کا انتظار کیا۔ اور آج میرا میشن ختم ہوا تھا اسی لیے میں فوراً یہاں آگیا لیکن مجھے ہرگز نہیں پتا تھا کہ کوئی میرے گال لال کرنے کے ارادہ سے میرا انتظار کر رہا ہے۔" مراد کے چہرے پر چمک آئی تھی۔

"یہ دو تھپڑ اس تکلیف سے کم ہیں جو تم نے تین دن ہمیں دی ہے۔" حوریہ منہ بنا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"کتنی ضدی ہے تمہاری بہن۔" مراد نے براق کی جانب دیکھا تھا۔

"خون میں ہے یہ۔" براق بہت پر سکون تھا۔

"اگر ایسا ہے تو میری جان میں نے خاندان کے سب سے ضدی انسان کے ساتھ بہت وقت گزارا ہے تو میرے لیے مشکل نہیں ہے۔" مراد براق کے گال کھینچ کر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

\*\*\*\*\*

"ایک سیکنڈ لڑکی۔" مراد نے حوریہ کو بیڈ سے اس کی فریم اٹھاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"ک۔ کیا ہے۔" حوریہ نے فریم اپنی کمر کے پیچھے چھپالی تھی۔

"یہ۔ میری فریم ہے نہ۔ مطلب تم اسے اپنے سینے سے لگا کر سوتی تھی۔" مراد اس کے قریب آیا تھا۔

"مجھے تنگ مت کرو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ تو بس۔۔۔" حوریہ بات کو چھپانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن سامنے کھڑا انسان اسے اس سے زیادہ جانتا تھا۔۔

"ویسے تمہیں فریم کی ضرورت نہیں ہے اب تو پورے کے پورا بندہ ہی تمہارے پاس ہے۔" مراد کا انداز شرارتی تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

"اگر ایسا نہیں ہے تو کیا اس سے زیادہ ہے۔۔۔ محبت تو نہیں ہو گئی کہی مجھ سے۔۔۔" مراد نے آنکھیں چھوٹی کی تھیں۔۔

"مجھے کیوں ہونے لگی تم سے محبت۔۔۔" حوریہ نے نظریں چورائی تھیں۔۔

"اگر ہو بھی گئی ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔" مراد نے کندھے اچکائے تھے۔۔

حوریہ نے اپنے مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مسز مراد شاہ۔۔۔" مراد نے حوریہ کے دونوں ہاتھ چومے تھے۔۔

حوریہ فوراً اس کے سینے سے لگی تھی۔۔

"دوبارہ ایسا کبھی مت کرنا۔۔۔" حوریہ کو اس کے سینے سے لگ کر سکون محسوس ہوا تھا۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔" مراد نے اس کے گرد بازو ہائل کیے تھے۔۔

"ویسے اگر مجھے پتا ہوتا کہ تین دن گھر سے غائب رہنے پر کوئی مجھے اتنے پیار سے گلے لگائے گا تو میں شادی کے دوسرے دن ہی غائب ہو جاتا۔" مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"مراد دد۔" حوریہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"ویسے تھپڑ بہت زور سے مارے تھے تم نے۔" مراد نے اپنے گال مسلے تھے جس پر حوریہ کھل کر ہنسی تھی۔

"باہر چلیں۔ مسز مراد۔" مراد کے لیے آج کا دن اس کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ آج حوریہ شاہ پہلی دفعہ خود اس کے سینے سے لگی تھی۔

"جی مسٹر مراد۔" حوریہ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ سب لاؤنچ میں بیٹھے تھے۔

"عمر کہاں ہے۔" اورحان کے سوال پر مراد نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"پریشان مت ہو آرہا ہے۔" مراد نے اورحان کا گال کھینچا تھا۔

"دور ہٹو۔۔۔ چھپھورے شاہ۔۔۔ میرے ساتھ یہ ٹھریوں والی ہرکتیں نہ کرو۔ عزت دار لڑکا ہوں ہو

میں۔" اورحان نے اسے دور دھکیلا تھا جس پر سب ہنستے تھے۔

"بھابی اور بتائیں آپ کی یونی کیسی جا رہی ہے۔" مراد اب عرشہ کے پاس بیٹھا تھا۔

"اچھی۔۔ اور تو اور میں نے لوگوں سے پنگا بھی لینے کا سوچا تھا یہ سوچ کر کہ میرا دیور بیریسٹر مراد شاہ وہ سب سنبھال لے گا لیکن یہاں تو میرا دیور ہی غائب ہو گیا۔۔" عرشہ نے منہ بنایا تھا جس پر مراد مسکرایا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں اب لیں لیں پنگا۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔۔" مراد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"ویسے کیا واقعی بھابی آپ نے مجھے ذرا بھی مس نہیں کیا کیا۔۔" مراد نے معصوموں والی شکل بنائی تھی۔۔

"کیا تو ہے۔۔" عرشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

"کب۔۔" مراد نے عرشہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کھیر بناتے وقت۔۔" عرشہ نے ہنستے ہوئے کہا جس پر مراد کا بھی قہقہہ گونجا تھا۔۔ اور یہ ان کی سب سے یادگار میموری تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"اسلام وعلیکم ناضرین۔۔ کیسے ہیں آپ سب۔۔" عمر حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔ سفید کلر کی شرٹ پہنے جس کے نیچے بلیک پینٹ تھی۔۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا اور پھر سفید رنگ تو عمر خان کے لیے ہی بنا تھا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ ہم تو ٹھیک ہیں لیکن تمہاری طبیعت خراب ہونے والی ہے۔۔" اور حان اس کے گلے ملا تھا۔۔

عمر کی نظر فلزا پر پڑی تھی جو اسے گھور رہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے فلزا۔۔" عمر جانتا تھا اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔

فلزا نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔۔

"بندر کہی کے۔۔۔ تم نے مجھ سے جھوٹ کہا تم رکو۔۔" فلزا عمر کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

اب وہ دونوں صوفوں کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔ سب لوگ ان دو میاں بیوی کو دیکھ رہے تھے۔۔ جو کہنے کو تو ایک میاں بیوی تھے لیکن ان کی حرکتیں سات سال کے بچوں والی تھیں۔۔

"میں کہہ رہی ہو۔۔ عمر رک جاؤ۔۔" فلزا نے دھمکی دی تھی۔۔

"فلزا جانان میں نے کیا کیا ہے یہ تو بتاؤ۔۔" عمر کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

"تم نے مجھ سے یہ کیوں چھوپایا کہ تم ایک ایجنٹ ہو۔۔" فلزا کی بات پر عمر نے مراد کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مراد کے بچے۔۔" عمر اس کی جانب بڑھا تھا۔۔ جب مراد لاؤنچ سے باہر کی جانب بھاگا تھا۔۔

"فلزا ادھر آؤ میری جان۔۔" فرتاشیہ نے اسے اپنے پاس بیٹھایا تھا جب وہاں بیٹھے سب ان کی حرکتیں دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔



\*\*\*\*\*

"عمر رُک جا۔۔" عمر نے مراد کے گلے میں بازو ڈالا تھا جب مراد نے ہار ماننے والے انداز میں کہا تھا۔۔

"کینے تیرے جیسے دوست ہو نہ تو دشمن کی ضرورت نہیں ہے۔۔" عمر نے مراد کی کمر میں زور سے مکہ مارا تھا۔۔

"عمر یار میری بیوی نے بھی مجھے دو تھپڑ مارے ہیں۔۔" مراد کی بات پر عمر نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا۔۔

"کیا واقعی۔۔"

"ہاں وہ بھی سب کے سامنے۔۔" مراد نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا تھا جس پر عمر کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

"ہنس لے۔۔ فلزا اندر ہی ہے۔۔" مراد نے جیسے اسے کچھ یاد دلانا چاہا تھا۔۔

"یار مراد بچا لے۔۔ میری عزت کا سوال ہے۔۔" عمر نے مراد کی جانب معصومیت سے دیکھا تھا جس پر مراد مسکرایا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ سب ابھی باتیں کر ہی رہے تھے جب عمر اور مراد اندر داخل ہوئے تھے۔۔ عمر لڑکھڑا کر چل رہا تھا مراد کے سہارے۔۔ عمر کی ایسی حالت دیکھ کر فلزا فوراً عمر کی جانب بھاگی۔۔

"عمر کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو نہ۔۔" فلزا کے لہجے میں فکر واضح تھی۔۔

"ہاں وہ بس پاؤں مر گیا۔۔ اب تکلیف ہو رہی ہے۔۔" عمر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

فلزا اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔ وہ عمر خان کو تکلیف میں ہرگز نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

اور حان نے ایک نظر عمر کی جانب دیکھا تھا اور پھر مراد کی جانب وہ مسکرایا تھا۔۔ وہ اور حان اکبر تھا وہ مراد اور عمر کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔

اور حان کو مسکراتا ہوا فلزا نے دیکھ لیا تھا۔۔

فلزا اپنی جگہ سے اٹھ کر مراد کی جانب بڑھی تھی۔۔

"آہہ۔۔۔" ابھی وہ مراد کی جانب بڑھی ہی تھی جب اس کا پاؤں مڑا تھا۔۔

"فلزا تم صحیح ہو نہ۔۔" عمر فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

فلزا نے اسے گھورا تھا۔۔ جب کہ سب لوگ عمر کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

"سوری۔۔" عمر نے کان پکڑے تھے۔۔

وہ ایک بہادر پولیس آفیسر تھا جس کے نام سے مجرم کانپتے تھے۔۔ وہ آج سب کے سامنے کان پکڑے اپنی بیوی سے معافی مانگ رہا تھا۔۔

"معاف کیا۔۔" فلزا نے اس کا گال کھینچا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"اورحان پریشان کیوں ہے میں دیکھ رہا ہوں تو صبح سے اداس ہے۔۔" عمر اورحان کے پاس بیٹھا تھا وہ دونوں اس وقت لاؤنچ میں تھے۔۔

"کچھ نہیں وہ میں دراصل دو دن بعد واپس اٹلی جا رہا ہوں بس اسی لیے دل اداس ہے تم سب بہت یاد آؤ گے۔۔"

"کیا۔۔ ہرگز نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ تو مزاق کر رہا ہے نہ۔۔" عمر نے اورحان کا چہرہ اپنی جانب کیا تھا۔۔

"تیری قسم۔۔ یہ مزاق نہیں ہے۔۔" اور پھر اورحان اکبر عمر کی قسم کبھی جھوٹی نہیں کھاتا تھا۔۔  
"لیکن کیوں۔۔" عمر کا دل بھی اداس سا ہو گیا تھا۔۔

"میرا سب کچھ تو وہیں ہے نہ۔۔۔"

"نہیں۔۔ وہاں صرف تیرا فلیٹ ہے۔۔ لیکن یہاں تیرا سب کچھ ہے تیری فیملی یہاں ہے۔۔ تو نہیں جا۔۔" عمر نے اورحان کو دیکھا تھا۔۔ جب کہ عمر کی بات پر اورحان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"جگر جانا ضروری ہے۔۔ چل اب سو جا۔۔ کل بہت تیاری کرنی ہے۔۔" اورحان اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔ جب کہ عمر وہی بیٹھا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"براق۔" براق ابھی کال پر کسی سے بات کر رہا تھا جب شاہنواز صاحب اس کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

"آپ یہاں۔۔ مجھے بلا لیتے نہ۔۔" براق ان کی جانب بڑھا تھا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔

"بچے۔۔ مجھے بات کرنی تھی تم سے۔۔" شاہنواز صاحب نے براق کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

"جانان براق۔۔ آپ حکم کریں۔۔" براق مسکرایا تھا۔۔

"بچے تم صحیح ہو نہ۔۔"

"براق۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب احان براق کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

"ہاں۔۔" براق نے احان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ دونوں بات کر لیں۔۔ میں بعد میں کر لوں گا اپنی بات۔۔" احان ان کے پاس بیٹھا تھا۔۔

"براق تم نے جواب نہیں دیا۔۔ تم صحیح ہو نا۔۔" شاہنواز صاحب نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا تھا۔۔

"اگر میں ہاں کہوں تو۔۔"

"مجھے یقین ہے میرا پوتا مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔۔" شاہنواز صاحب کی بات پر براق مسکرایا

تھا۔۔

"بتاؤ تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔" احان کو براق کی بہت فکر تھی۔۔

"پتہ نہیں لیکن میرا حال اس انسان کی طرح ہے جو مرنا چاہتا ہے اور اسے موت نہیں آرہی۔۔" براق نے مسکرا کر کہا تھا۔۔ جب کہ سامنے بیٹھے دونوں لوگوں کے سینے پر یہ بات خنجر کی طرح چبھی تھی۔۔

"براق۔۔۔"

"احان واقعی۔۔ ایسا ہی ہے میرا حال۔۔ اپنا حال بیان کرنے کے لیے اس سے بہتر الفاظ نہیں ملے مجھے۔۔" مسکراہٹ اب بھی براق کے چہرے پر تھی۔۔

"چھوٹی امی نے تم سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ انھوں نے تم سے معافی مانگی تھی۔۔ تم نے انھیں معاف کیوں نہیں کیا۔۔" اقراء شاہ احان کو سارا معاملہ بتا چکی تھی کیونکہ براق کے متعلق ہر بات وہ احان شاہ سے کرتی تھیں۔۔

"معاف کرنا اتنا آسان ہوتا ہے کیا۔۔" براق کے چہرے کے تاثرات نارمل تھے۔۔

"اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

"احان۔۔ میرا مان میرا یقین میرا بھروسہ سب ریزہ ریزہ کر دیا انھوں نے۔۔ ایک سات سال کے بچے کی زندگی برباد کر دی۔" براق نے سر جھکایا تھا۔۔

"وہ غلطی تھی ان کی اور وہ ہر رات روتی ہیں اپنی اس غلطی کی وجہ سے۔۔ انھیں ہر رات تکلیف ہوتی ہے۔۔" احان اسے سمجھا رہا تھا۔۔

"اور مجھے پل پل تکلیف ہوتی ہے۔۔ کاش خدا مجھے بیٹا نہ دیتا۔۔ عباس ہم اسے یتیم خانے چھوڑ دیتے ہیں۔۔ اس جملے نے میری زندگی برباد کر دی۔۔ آج بھی ہر رات مجھے یہ جملہ سونے نہیں دیتا۔۔ ایک سات سال کے بچے کا بچپن چھین لیا انھوں نے۔۔ ایک انسان جس کی زندگی کی پہلی عورت اس کی ماں تھی جس سے وہ پاگلوں کی طرح پیار کرتا تھا۔۔ آج اسی ماں سے وہ شدت سے نفرت کرتا ہے۔۔ صرف ان کی وجہ سے میں نے چوبیس سال ہر عورت سے نفرت کی۔۔ کسی عورت پر کبھی بھروسہ نہیں کر سکا میں۔۔ صرف ان کی وجہ سے۔۔ سات سال کی عمر سے میں نے ہر تکلیف خود جھیلی ہے۔۔ کبھی کسی عورت کی ہمدردی نہیں لی۔۔ ہر تکلیف خود برداشت کی لیکن کبھی اپنی ماں کو نہیں پکارا۔۔ میں سترہ سال کی عمر میں اسلام آباد چلا گیا۔۔ پھر کینیڈا چلا گیا صرف اسی لیے کیونکہ میں انھیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ میں جانتا ہوں آج بھی میرے دل کے کسی کونے میں ان کے لیے وہی محبت موجود ہے۔۔" براق نے گہری سانس لی تھی۔۔

"بچے معاف کر دینا چاہیے۔۔" شاہنواز صاحب نے اس کے ہاتھ چومے تھے۔۔

"میں کبھی انھیں سزا نہیں دینا چاہتا کیونکہ براق شاہ آج بھی اپنی ماں سے اتنی ہی محبت کرتا ہے لیکن جو درد انھوں نے مجھے دیا ہے وہ میں بھول نہیں سکتا۔۔"

"انھیں معاف کرنے کی کوشش کرنا۔۔" احان شاہ براق کو اور تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔۔

"مم۔۔" براق کے پاس کہنے کو کچھ اور نہیں تھا۔۔

"داجی چلیں ہم چلتے ہیں براق کو نیند کی ضرورت ہے۔۔ اسے آرام کرنے دیں۔۔" احان کی بات پر شاہنواز صاحب اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔

"بچے سو جاؤ پریشان نہ ہو۔۔ ہم ہیں نہ سب صحیح کر دیں گے۔۔" داجی نے براق کا ماتھا چوما تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"داجی براق ایک دن بعد کینیڈا جا رہا ہے۔۔ مظفر نے بتایا مجھے۔۔" احان اور شاہنواز صاحب اس وقت شاہنواز صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔۔

"کیا۔۔ اس نے ہمیں بتایا کیوں نہیں۔۔" داجی کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ براق شاہ انھیں سب بتاتا تھا۔۔

"وہ حالات سے بھاگ رہا ہے۔۔ وہ جا رہا ہے پہلے بھی اس کے جانے کی وجہ ایک جان سے عزیز عورت تھی آج بھی جان سے عزیز عورت ہی ہے۔۔"

"کیا مطلب کیا وہ حفصہ سے بھاگ رہا ہے۔۔" داجی نے احان کی جانب دیکھا تھا۔۔  
"جی ہاں۔۔" احان نے بہت اعتماد سے کہا تھا۔۔

"نہیں میں اس دفعہ اسے ہرگز اس تکلیف سے گزرنے نہیں دوں گا۔۔ وہ ہمارا سب سے چھوٹا پوتا ہے۔۔ اس گھر کا لاڈلا پوتا۔۔ ہم نے ہمیشہ اس کی ساری خواہشوں کو پورا کیا ہے اور اس دفعہ بھی کریں گے۔۔ ہم کل چلیں گے خان حویلی۔۔ ہم خود حفصہ سے بات کریں گے۔۔" داجی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔



"جیسا آپ کہیں۔۔ داجی پریشان نہ ہو۔۔۔" احان نے داجی کا ہاتھ چوما تھا۔۔

\*\*\*\*\*

وہ سفید کلر کا فراک پہنے۔۔ بالوں کا جوڑا بنائے۔۔ ہلکا سی لپسٹک لگائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ خدا نے اسے اس قدر خوبصورت بنایا تھا کہ اسے میک اپ کی ضرورت نہیں تھی۔۔

"چوڑیل تم مشرقی کپڑوں میں۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے جنت سے کہا۔۔

"ارے واہ لڑکی تم تو حور پری لگ رہی ہو۔۔" فلزانے نظر اتارتے ہوئے کہا۔۔ جنت کے بارے میں عمر اور اورحان نے سب نوجوانوں کو بتا دیا تھا۔۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی دوست کو کوئی غلط سمجھے۔۔

"شکریہ میں نے پہلی دفعہ پہنا ہے۔۔" جنت نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"زید۔۔" آئینہ نے زید کو کوہنی ماری تھی۔۔

"جی۔۔" زید نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اورحان۔۔" آئینہ نے زید کو اورحان کی جانب متوجہ کیا تھا۔۔

اورحان اکبر نے جنت خان کو سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔ اور پھر اورحان اکبر نے اسے جی بھر کر پہلی دفعہ دیکھا تھا۔۔ اور اسی پل اورحان اکبر کسی لڑکی کو اپنے قابل نہ سمجھنے والا آج جنت کے قدموں میں اپنا دل رکھ چکا تھا۔۔

"اورحان۔۔" زید اس کے احساس جان چکا تھا۔ کافی وقت ہو چکا تھا اورحان ان کے ساتھ تھا اسی لیے اورحان کو سمجھنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔" اورحان کو اپنی جانب ایسے دیکھتے دیکھ جنت کنفیوس ہوئی تھی۔۔

"پیار۔۔" اورحان بے ساختہ بولا تھا۔

"کیا۔۔" جہاں جنت کا دل منہ کو آیا تھا وہی سب نے اپنی مسکراہٹ کو چھپایا تھا۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر میں پیار سے دیکھ رہا ہوں تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ تم پیاری لگ تم رہی ہو۔۔ تم اب بھی چوڑیل ہی لگ رہی ہو۔۔" اورحان حوش میں آیا تھا۔

"اچھا۔۔ اور تم اب بھی جاہل ہی ہو۔۔" جنت نے ناک چڑاتے ہوئے کہا۔

"جیسا تم کہو۔۔" اورحان پرسکون سا اپنی جگہ سے اٹھ کر ولی خان کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"اسے کیا ہوا ہے۔۔" اورحان کا عجیب رویہ دیکھ کر جنت نے عمر سے سوال کیا تھا۔

"پتا نہیں۔۔" عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔

\*\*\*\*\*

احان ابھی فریش ہو کر نکلا تھا۔ بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنے گیلے بال۔۔ نورانی چہرا۔۔ وہ شخص بلا کا خوبصورت تھا۔

"احان۔۔۔" عرشہ صوفے سے اٹھی تھی لیکن اسے چکر سے آئے تھے جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ گرتے احان شاہ کے مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"عرش تم ٹھیک ہونہ۔۔۔" احان نے اسے صوفے پر بیٹھایا تھا۔۔۔

"ہاں بس صبح سے چکر سے آرہے ہیں۔۔۔" عرشہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"ادھر آؤ لڑکی کہیں بخار تو نہیں ہے نہ۔۔۔" احان نے عرشہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ یہ بس ایسے ہی ہے میں ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔" عرشہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں ایسے کیسے ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں۔۔۔" احان بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

"نہیں احان اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم جاؤ تمہیں شہر جانا ہے تمہاری ضروری میٹنگ ہے۔۔۔" عرشہ نے احان کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

احان نے ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"اسلام وعلیکم سر۔۔۔" دوسری جانب سے ایک لڑکی کی آواز آئی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ آج کی ساری میٹنگ کینسل کر دو۔۔۔"

"لیکن سر میٹنگ بہت ضروری۔۔۔" ابھی وہ لڑکی بول ہی رہی تھی کہ احان نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔

"میری بیوی سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔۔۔ کینسل مطلب کینسل۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔" احان نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

"ہاں تو چلیں مسز احان شاہ۔۔" احان عرشہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"لیکن تمہاری میٹنگ۔۔" عرشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا کیونکہ وہ اس کی زندگی کی سب سے امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔

"کون سی میٹنگ۔۔" احان نے ایسے کہا تھا جیسے اس کی کوئی میٹنگ تھی ہی نہیں۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔" عرشہ مسکرائی تھی۔۔

"چلیں۔۔" احان نے اسے شال اوڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"جی۔۔" عرشہ کا لہجہ نرم تھا۔۔

احان نے اسے آگے جانے کا راستہ دیا تھا اور خود اس کے پیچھے چل پڑا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا بنا رہی ہو۔۔؟" اورحان اور عمر ابھی ابھی کچن میں داخل ہوئے تھے۔۔

"بینک کر رہی ہیں۔۔۔" فلزا نے جواب دیا تھا۔۔

"ہاں تو یہی بات وہ خود بھی تو بتا سکتی تھی چڑیل۔۔" اورحان نے جنت کی جانب دیکھا تھا جو بینک میں مصروف تھی۔۔

"ویسے کس خوشی میں بنا رہی ہے یہ کیک۔۔" اورحان نے فلزا کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اس کا دل اداس ہے جی۔۔" فلزا کا لہجہ نارمل تھا۔۔

"ہیں۔۔ کیا ہوا ہے جنت۔۔" اورحان جنت کے پاس کھڑا ہوا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" جنت نے اورحان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

"فلزا کیا ہوا ہے اسے۔۔" عمر نے فلزا سے سوال کیا تھا۔۔

"میں بھی کب سے یہی سوال کر رہی ہوں۔۔ لیکن وہ کہہ رہی ہے کہ کچھ نہیں ہوا۔۔ وہ نہیں بتا رہی۔۔" فلزا نے عمر کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔

"جنت تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب سبینہ بیگم چیختے ہوئے کچن میں داخل ہوئیں تھیں۔۔

جنت نے ڈر کی وجہ سے فلزا کا بازو پکڑا تھا۔۔

ابھی سبینہ بیگم غصے سے جنت کی جانب بڑھی ہی تھی جب اورحان جنت کے سامنے آیا تھا۔۔

"ہٹو میرے راستے سے لڑکے۔۔"

"تمیز سے بات کریں اس سے۔۔" اورحان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔ اور پھر پہلی دفعہ اورحان اکبر کسی کو لے کر سنجیدہ ہوا تھا۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ٹکٹ کینسل کروانے کی۔۔ تم نے کس سے پوچھ کر یہ حرکت کی ہے۔۔" سبینہ بیگم نے کھا جانے والی نظروں سے جنت کو دیکھا تھا۔۔

"کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔ میں یہی رہو گی اپنی فیملی کے ساتھ۔۔" جنت کا لہجہ نارمل تھا۔۔

"تمھاری زبان اتنی لمبی کب سے ہو گئی۔۔ لگتا ہے تم سب بھول گئی ہو۔۔" سبینہ بیگم نے اسے آنکھیں دکھائیں تھیں۔۔

"نہیں میں کچھ نہیں بھولی۔۔ بس مجھے کسی نے یاد دلا دیا ہے کہ یہ میری زندگی ہے۔۔ میری زندگی۔۔ اس پر میرا حق ہے۔۔ میں جو چاہوں کروں اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کا حق میں کسی کو نہیں دوں گی۔۔" جنت نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئے تھی۔۔

"تمھیں تو میں۔۔" سبینہ بیگم نے جنت پر ہاتھ اٹھایا تھا لیکن اس سے پہلے وہ جنت کو مارتیں اور حان نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

"اپنے ہاتھ قابو میں رکھیں آنٹی۔۔"

"تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے تمھیں اتنی اجازت کس نے دی ہے۔۔ وہ میری بیٹی ہے میں جو چاہوں اس کے ساتھ کروں۔۔" سبینہ بیگم کی آنکھوں میں ایک غصہ سا تھا۔۔

"میں اور حان اکبر ہو مجھے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ آپ کی بیٹی ہوگی لیکن میرے لیے وہ میری دوست ہے سب سے عزیز دوست۔۔ اور اور حان اکبر کے لیے دوستی کا رشتہ سب

رشتوں سے زیادہ معتبر ہے۔۔ خود پر میں ہر تکلیف برداشت کر سکتا ہوں لیکن اگر میرے دوستوں کو کسی نے آنچ بھی پہنچانے کی کوشش کی تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہوں۔۔ بھولیے گا مت آئندہ اپنے ہاتھ تب اٹھائیے گا جب آپ کو لگے کہ آپ کو ان ہاتھوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔" اور حان نے ہر الفاظ چبا چبا کر کہا تھا۔۔

اور حان کے لہجے نے ایک سیکنڈ کے لیے تو سبینہ بیگم کو ڈرا دیا تھا۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہوئیں تھیں۔۔ اور پھر جنت کو دیکھے بغیر باہر کی جانب چلیں گئیں تھیں۔۔

جنت نے اور حان کی جانب دیکھا تھا۔۔ وہ اس کی زندگی کا پہلا دوست تھا۔۔ اس شخص کی دوستی میں اتنا تحفظ تھا تو اس کی محبت میں کتنا ہو گا۔۔

"ایسے مت دیکھو چڑیل۔۔" جنت کو اپنی جانب ایسے دیکھتے اور حان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔" جنت نے کیک کو اوون سے نکالا تھا۔۔

"لیکن انہیں ان سب کی ضرورت تھی۔۔ اور ویسے بھی اور حان اکبر اپنے دوستوں کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔" اور حان نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اچھا۔۔۔" فلزائے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

اور پھر اس بات کو عمر سے زیادہ کون جان سکتا تھا۔۔

\*\*\*\*\*



"لائیں بابا سائیں میں یہ کر دیتی ہوں۔۔" بابا سائیں لاؤنچ کے پودوں کو پانی دے رہے تھے جب مریم وہاں آئی تھی۔۔

"ارے نہیں بی بی ہم یہ کر لیں گے آپ تکلف نہ کریں۔۔" بابا سائیں مسکرائے تھے۔۔

"ارے نہیں اس میں تکلف والی کون سی بات ہے ہم اپنی خوشی سے کر رہیں ہیں۔۔ ادھر دیں۔۔" مریم نے ان کے ہاتھ سے پائپ لیا تھا۔۔

بابا سائیں نے مریم کو دیکھا تھا۔۔ وہ ایک سردار کی بیوی تھی لیکن اس کا رویہ عام انسانوں کی طرح تھا۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئے تھے کیونکہ انھیں اندر بہت کام تھا۔۔

ابھی وہ پودوں کو پانی دے ہی رہی تھی کہ ایک کار حویلی کے اندر داخل ہوئے تھی۔۔ جس میں سے عالیہان شاہ اترا تھا۔۔ بیلو کلر کی شلوار قمیض پہنے۔۔ نیچے پٹھانی چپل پہنے۔۔ وہ شخص بہت خوبصورت تھا۔۔ شاہ حویلی کے سب مردوں کو یہ خوبصورتی شاہنواز صاحب سے ملی تھی۔۔

وہ حویلی کے اندر کی جانب بڑھا تھا کیونکہ اس نے لاؤنچ کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

"ایکسیوز می سر۔۔" ابھی وہ اندر کی جانب بڑھا ہی تھا کہ کسی لڑکی کی آواز پر وہ رُکا تھا۔۔

عالیہان نے اس کی جانب دیکھا تھا اس کے چہرے کے اثرات سنجیدہ تھے کیونکہ اس کی نرمی کی حقدار صرف مریم شاہ تھی۔۔

مریم نے اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔ جو دکھنے میں اکیس سال کی خوبصورت سی لڑکی تھی۔۔۔ پنک کلر کی شارٹ گھٹنوں تک آتی فراک پہنے۔۔۔ جس کے نیچے سفید کلر کی کیپری پہنی ہوئی تھی۔۔۔ اسکارف مفلر کی طرح گلے میں پہنا ہوا تھا۔۔۔

"کیسے ہیں آپ؟ میں ایمان۔۔۔" اس لڑکی نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ عالیہان شاہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔  
"معذرت میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔۔۔ اگر آپ حوریہ کی دوست ہیں تو مظفر آپ کو اندر کا راستہ دکھا دے گا آپ ان سے مل لیجیے گا۔۔۔" عالیہان کو اس کی ہاتھ کی حرکت ناگوار گزری تھی۔۔۔ عالیہان کہہ کر اندر کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔  
ایمان نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔۔

"لیکن عالیہان سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔" ایمان فوراً عالیہان کے سامنے آئی تھی۔۔۔  
"بولیں۔۔۔" عالیہان نے اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ عالیہان شاہ کی زندگی کی پہلی لڑکی تھی جس سے عالیہان شاہ نے اتنی لمبی بات کی تھی کیونکہ عالیہان شاہ کسی عورت کو بات تو دور کی بات تھی دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔۔

"میں یہاں اس گاؤں میں گھومنے آئی ہوں اور میں یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں تو کیا آپ مجھے گھوما سکتے ہیں۔" ایمان نے شرماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے عالیہان کچھ کہتا۔۔۔ ایمان کے اوپر پانی گرا تھا۔۔۔

"کیا کہا لڑکی تم نے۔۔۔" مریم نے پانی کا پائپ ایمان پر لگایا تھا۔۔۔

"لڑکی کون ہو تم۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔" ایمان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ کیونکہ مریم نے لگاتار پائپ اس کی جانب لگایا ہوا تھا۔۔

"میں مریم شاہ ہو۔۔ عالیہان شاہ کی محبوب بیوی۔۔ جس پر تم لگاتار ڈورے ڈال رہی ہو۔۔" مریم نے پائپ نیچے پھینکا تھا۔۔

"لیکن میں تو بس انھیں سیر کروانے کا کہہ۔۔" ابھی ایمان بول ہی رہی تھی جب مریم نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔

"بہت شوق ہو رہا ہے سیر کرنے کا آؤ میں تمھیں قبر کی سیر کرواتی ہوں۔۔" مریم کا دل اندر تک جل رہا تھا۔۔

"پلیز۔۔" ایمان نے ڈر کی وجہ سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا تھا۔۔

"قلبم۔۔" عالیہان نے اسے کمر سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا۔۔

"نہیں عالیہان صبر میں اسے سیر کروا دوں۔۔" مریم دوبارہ اس کی جانب بڑھی تھی لیکن عالیہان نے اسے کمر سے پکڑ رکھا تھا۔۔

"آئی ایم سوری۔۔" ایمان فوراً حویلی کے باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔

"رکو کہاں جا رہی ہو۔۔" مریم چیخی تھی۔۔

"قلبم۔۔" عالیہان نے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔ اور یہاں مریم شاہ کے سارے دکھ درد سارا غصہ سکون میں بدل جاتا تھا۔۔

"تمہیں اتنی ہنسی کیوں آرہی ہے۔۔ اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔" مریم نے عالیہان کے سینے پر مکا مارا تھا۔۔

"میں نے کیا کیا۔۔"

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ یہ بیلو سوٹ پہن کر جاؤ۔۔ تم اتنے پیارے بن کر جاؤ گے تو چڑیلیں تو چپکے گی نہ۔۔" مریم کی بات پر عالیہان مسکرایا تھا۔۔

"کیا کروں سردار ہوں نہ۔۔ پیارا لگنا تو میرا فرض ہے نہ۔۔" عالیہان نے مریم کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔  
"وہ لڑکی بہت خوبصورت تھی۔۔" مریم نے منہ بنایا تھا۔۔

"اچھا ایسا ہے کیا۔۔ پتہ نہیں میں نے غور نہیں کیا۔۔" عالیہان نے بے فکری سے کہا تھا۔۔ کیونکہ عالیہان نے واقعی اس پر غور نہیں کیا تھا۔۔

"ہاں وہ خوبصورت تھی اگر تمہارا دل اس پر آجاتا تو۔۔" مریم نے نظریں جھوکائیں تھیں۔۔  
"قلبم عالیہان شاہ کے سینے میں ایک ہی دل تھا جو اس نے اپنی محبوب بیوی مریم شاہ کو دے دیا ہے۔۔ اگر ہزاروں بھی ہوتے تو تمہارے ہی ہوتے۔۔" عالیہان نے اس کا ماتھا چوما تھا۔۔  
"چھچھورے سردار۔۔" مریم نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

"اپنی بیوی کے لیے چھچھورا بننے میں کیسی شرم۔۔" عالیہان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

وہ ابھی ہسپتال میں موجود تھے۔۔

"کیا ہوا ہے میری بیوی کو۔۔" احان کو فکر ہو رہی تھی۔۔

"مبارک ہو۔۔ یہ امید سے ہیں۔۔ ان کا خاص خیال رکھیے گا۔۔" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

ڈاکٹر کی بات پر جہاں عرشہ کو خوشی ہوئی تھی وہی احان نے عرشہ کا ہاتھ چوما تھا۔۔

وہ دونوں اس وقت کار میں تھے۔۔

"کیا واقعی میں۔۔" عرشہ کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

"ہاں۔۔ واقعی میں۔۔" احان ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے عرشہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔

"آج میں بہت خوش ہو۔۔" عرشہ کے چہرے سے اس کی خوشی واضح ہو رہی تھی۔۔

"ماشاء اللہ۔۔" احان نے عرشہ کا ماتھا چوما تھا جس پر عرشہ مسکرائی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

سب حویلی میں موجود تھے جب اورحان اور مراد مٹھائی کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔۔

احان نے اس خوشی کی خبر سب سے پہلے مراد کو دی تھی۔۔

"مبارک ہو حاجی۔۔" مراد نے انھیں مٹھائی کھلائی تھی۔۔ سب لوگ خان حویلی میں ہی تھے۔۔

"کس بات کی ہے یہ مٹھائی۔۔" براق نے سوال کیا تھا۔۔

"میری جان تم چاچو بننے والے ہو۔۔" اورحان کی بات براق نے مراد کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ارے میری جان تم کیوں بھول جاتے ہو تمہارا ایک بھائی نہیں ہے۔۔ احان کی بات ہو رہی ہے۔۔" عمر کو چند سیکنڈز لگے تھے سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔

احان اور عرشہ ابھی حویلی میں ایک ساتھ داخل ہوئے تھے جب سب نے اسے مبارکباد دی تھی۔۔  
"ماشاء اللہ مبارک ہو میرے بچو۔۔" شاہنواز آج بہت خوش تھے۔۔ انھوں نے احان کو سینے سے لگایا تھا اور عرشہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

فلزا اور فرتاشہ ابھی اورحان کا بیگ پیک کر رہی تھیں کیونکہ وہ واپس جا رہا تھا۔۔ سب لوگ اورحان کے روم میں ہی تھی۔۔ وہاں بیٹھا کوئی بھی شخص اورحان کے جانے سے خوش نہ تھا۔۔ ان کچھ ہی مہینوں میں وہ سب کے بہت قریب ہو چکا تھا۔۔

"اورحان نہیں جاؤ نہ۔۔" آئینہ نے اداسی سے کہا تھا۔

"زید لالا دیکھ لیں۔۔" اورحان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"اورحان۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب جنت کمرے میں داخل ہوئے تھی۔۔

"جی۔۔" اورحان جنت کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"سب کہہ رہے ہیں تم جا رہے ہو۔۔ کیا تم واقعی جا رہے ہو۔۔" جنت نے فرتاشیہ اور فلزا کو دیکھتے ہوئے اورحان کا بیگ پیک کر رہی تھی۔۔

"ہاں۔۔" اورحان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

"لیکن تم نے تو بتایا بھی نہیں۔۔" جنت کے دل میں ایک چوٹ سی لگی تھی۔۔

"چوڑیل مجھے لگا تم خوش ہو گی میرے جانے سے اسی لیے سوچا تمہیں سرپرائز دے دوں۔۔"

اورحان کی بات پر جنت نے عمر کی جانب دیکھا تھا اور بنا کچھ کہے باہر کی جانب چلی گئی تھی۔۔

"اسے کیا ہوا۔۔" اورحان جنت کے پیچھے گیا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔" اورحان جنت کے پاس لاؤنچ میں بیٹھا تھا۔۔

جنت مسلسل گھاس کو دیکھ رہی تھی۔۔

"چوڑیل تم سے بات کر رہا ہوں۔۔" اورحان نے اپنا ہاتھ جنت کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا جب

ایک آنسو اورحان کی ہتھیلی پر گرا تھا۔۔

"جنت تم رو رہی ہو۔۔" اورحان گھٹنوں کے بل جنت کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔

"کیا تم میرے جانے پر رو رہی ہو۔۔" اورحان سب جانتا تھا۔۔

"نہیں۔۔ میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔ تم جاؤ اپنی پیکنگ کرو۔۔ اور چلے جاؤ۔۔" جنت کی آواز

میں تکلیف سی تھی۔۔



"تم واقعی چاہتی ہو میں چلا جاؤں۔۔" اورحان نے اپنے رومال سے جنت کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"تم نے فیصلہ کر لیا ہے نہ تو جاؤ۔۔"

"اگر میری دوست ایسے روئے گی تو میں نہیں جا سکوں گا۔" اورحان اب بھی جنت کے قدموں میں ہی بیٹھا تھا۔۔

عمر جو جنت کے پاس آیا تھا۔ اورحان کو جنت کے قدموں بیٹھا دیکھ اسے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگا یہ سمجھنے میں کہ اورحان اکبر جنت خان سے محبت کرتا تھا۔ کیونکہ آج تک اورحان اکبر کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا تک نہیں ہوا تھا وہ آج جنت کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔

"صحیح ہے۔۔ نہیں روتی میں۔۔ تم جاؤ۔" جنت اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اورحان نے اسے جاتے دیکھ تھا۔۔ اور پھر عمر کو دیکھا تھا اور عمر کی جانب بڑھا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

آج وہ دن آچکا تھا جو کوئی نہیں چاہتا تھا کہ آئے۔۔ آج اورحان اکبر واپس جا رہا تھا۔ شاہ حویلی کے سب لوگ آئے تھے اس سے ملنے۔۔

وہ سب سے مل رہا تھا۔۔ سب سے ملنے کے بعد اب وہ ولی خان کے گلے لگا تھا۔۔

"خدا حافظ بیٹا انتظار رہے گا تمہارا جلد واپس آنا۔" ولی خان بھی اداس تھے۔۔

"مت جاؤ نہ بچے۔۔" بی جان نے اورحان کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"بی جان میرا جانا ضروری ہے میرا سب کچھ وہیں ہے۔۔" اورحان نے پیار سے کہا تھا۔

"کیا ہے وہاں۔۔ صرف تمہارا کام ہے تمہارے سارے اپنے تو یہی ہیں۔۔ یہی رہ جاؤ ہمارے پاس۔۔" بی جان مایوس تھیں۔۔

"بی جان سمجھیں نہ بات کو۔۔ دو سال تک دوبارہ آجاؤں گا اور دوبارہ کبھی نہیں جاؤں گا۔۔ لیکن ابھی مجھے جانا ہو گا۔۔" اورحان نے بی جان کے ہاتھ چومے تھے۔۔

اب وہ شاہنواز صاحب سے ملا تھا۔۔

"بچے۔۔ خیر سے جانا۔۔" انہوں نے پیار سے کہا تھا۔

"ویسے داجی میں ہمیشہ سوچتا تھا کہ مراد کو یہ خوبصورتی کہاں سے ملی ہے آج مجھے پتا چلا کہ اسے یہ خوبصورتی آپ سے ملی ہے۔۔" اہاں یو ہینڈ سم۔۔ "اورحان نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا۔۔

"شیطان بچے۔۔" شاہنواز صاحب کھل کر ہنستے تھے جس کی وجہ سے ان کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔۔

سب سے ملنے کے بعد اب وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی جنت کے پاس آیا تھا۔۔

جنت بہت اداس تھی اس کی اداسی اس کے چہرے پر واضح تھی۔۔

"خدا حافظ چڑیل۔۔" اورحان نے اپنا ہاتھ جنت کی جانب بڑھایا تھا۔۔

"خدا حافظ۔۔۔" جنت کی آنکھیں سوچی ہوئی تھیں۔۔۔ اس نے اورحان کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔ پریشان مت ہونا۔۔۔ کبھی بھی میری ضرورت ہو تو تمہارا یہ دوست تمہارے لیے حاضر ہے صرف حکم کرنا۔۔۔" اورحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا لیکن صرف وہی جانتا تھا کہ وہ کتنا اداس ہے۔۔۔

"اب میں چلتا ہوں۔۔۔" اورحان نے اپنے ہاتھ کی جانب اشارہ کیا تھا جو جنت نے تھام رکھا تھا۔۔۔

اورحان کے اشارے پر جنت ہوش میں آئی تھی اور اورحان کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔

جنت وہاں کھڑی بہت غور سے اورحان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جنت دعا کر رہی تھی کہ وقت کسی طرح رک جائے اورحان کہی نہ جائے۔۔۔ آج اورحان اکبر جنت کو پہلے جیسا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ پہلے کی نسبت جنت کے اورحان کے لیے احساس مختلف تھے ایک وہی تو تھا جس کے ساتھ جنت کو اچھا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

اب وہ عمر اور مراد کے ساتھ حویلی کے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جب کہ پیچھے موجود سب لوگ چاہتے تھے کہ وہ نہ جائے۔۔۔ اورحان اکبر کچھ ہی مہینوں میں ان سب کے بہت قریب آگیا تھا۔۔۔ اس نے بہت جلدی ان سب کے دلوں میں گھر بنا لیا تھا۔۔۔ وہ اورحان اکبر تھا اسے دل جیتنا بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ تینوں اس وقت ایئرپورٹ پر موجود تھے۔۔۔

"اورحان جلدی واپس آجانا یار۔۔" مراد اور عمر دونوں اورحان کے گلے لگے تھے۔۔

"ہاں اپنا کام ختم کر کے آجاؤں گا۔ خیال رکھنا اپنا تم دونوں۔۔" اورحان ان دونوں سے دور ہٹا تھا۔

"ہاں تو بھی اپنا خیال رکھنا۔ کوئی پریشانی ہو تو فوراً کال کر دینا۔" مراد نے فکر سے کہا تھا۔

"خیر سے جانا اور پہنچ کر کال کرنا۔" اب کی بار عمر نے کہا تھا۔

"ہاں صحیح جیسا تم دونوں کا حکم۔" اورحان مسکرایا تھا جس پر وہ دونوں بھی مسکرائے تھے۔

"اس کا خیال رکھنا۔ وہ بہت معصوم ہے اس کے ساتھ رہنا اس کے بارے میں مجھے خبر دیتے رہنا۔ خیال رکھنا کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔" اورحان نے سنجیدگی سے اپنے سامنے کھڑے مراد اور عمر سے کہا تھا۔ جس پر مراد اور عمر نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا تھا۔ انھیں معلوم تھا وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

اب اورحان جا چکا تھا۔ عمر اور مراد بھی اپنی کار کی جانب بڑھ گئے تھے۔

\*\*\*\*\*

"براق کیوں جا رہے ہو تم۔" براق اپنا سامان پیک کر رہا تھا جب احان مراد عالیہان عرشہ مریم اور حوریہ اس کے روم میں داخل ہوئے تھے۔

"دل کر رہا ہے۔" براق نے کندھے اچکائے تھے۔

"پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تم نے بغیر بتائے فلائٹ بوک کروائی ہو۔۔" مراد کے کہنے پر براق مسکرایا تھا۔۔

"سوچا سرپرائز دے دوں۔۔" براق اب بھی نارمل ہی تھا۔۔

"کیوں جا رہے ہو تم۔۔" عالیہان نے براق کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا تھا جو اپنا سامان پیک کر رہا تھا۔۔

"بتایا تو ہے دل کر رہا ہے۔۔" براق کے چہرے پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔۔  
"پہلے تو دل نہیں کیا تو اب کیوں۔۔" عرشہ براق کی حالت سے واقف تھی۔۔  
"پہلے حالات مختلف تھے۔۔"

"جیسی تمہاری مرضی براق لیکن یاد رکھنا سب کا بہت دل دکھے گا جب تم جاؤ گے۔۔" مریم کا چہرا اداس سا تھا۔۔

"ارے میری سوئٹ بھابی کون سا میں ہمیشہ کے لیے جا رہا ہو واپس آؤں گا۔۔" براق نے مسکراتے ہوئے مریم سے کہا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"داجی کہیں جا رہے ہیں کیا۔۔؟" داجی کو لاؤنچ میں دیکھ کر احان نے سوال کیا تھا۔۔  
احان عالیہان اور مراد ایک ساتھ ہی تھے۔۔

"ہاں خان حویلی جا رہے ہیں ہم۔۔" شاہنواز صاحب سنجیدہ تھے۔۔

"خیریت۔۔" مراد کو آج داجی کچھ الگ سے لگ رہے تھے۔۔

"بات کرنے جا رہے ہیں ہم حفصہ سے۔۔ ہم خود بات کریں گے۔۔ وہ میرے پوتے کا دل نہیں دُکھا سکتی۔۔"

"چلیں ہم بھی چلتے ہیں آپ کے ساتھ۔۔" مراد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پر داجی نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

وہ سب اپنی اپنی کار کی جانب بڑھے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

وہ سب ابھی خان حویلی کے اندر والے لاؤنچ میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔ جب ولی خان اور آغا خان وہاں آئے تھے۔

سب سے ملنے کے بعد ابھی وہ بیٹھے تھے۔۔

"آپ سب یہاں خیریت سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔" ولی خان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

"ہمیں حفصہ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔" شاہنواز صاحب کی بات پر فراز صاحب آدھا معاملہ سمجھ چکے تھے۔۔ وہ اتنے دنوں میں اتنا تو جان چکے تھے شاہنواز صاحب براق شاہ کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔

"میں بڑاتی ہو حفصہ کو۔۔" فلز اکمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔

"اسلام و علیکم۔۔" دس منٹ بعد حفصہ بھی وہاں موجود تھی۔۔

"وعلیکم السلام بچے۔۔ یہاں آؤ ہمارے پاس ہمیں تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔" شاہنواز صاحب نے بہت پیار سے کہا تھا کیونکہ سامنے کھڑی لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ شاہنواز صاحب کے لاڈلے شاہ کا عشق تھی۔

"جی۔۔" شاہنواز صاحب کی بات نے حفصہ کو سوچ میں مبتلا کر دیا تھا کہ ایسی کون سی ضروری بات ہے۔۔

"تو بچے مجھے بتاؤ ہمارا پوتا تمہیں کیسا لگتا ہے۔۔"

"جی۔۔؟" شاہنواز صاحب کی بات پر حفصہ نے فراز صاحب کی جانب دیکھا تھا لیکن وہاں بیٹھے سب مرد خاموش تھے۔۔

"بچے مجھے بتاؤ تم نے براق شاہ کے لیے انکار کیوں کیا۔۔"

"وہ۔۔" حفصہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔

"یہ بتاؤ کیا کوئی کمی ہے ہمارے پوتے میں۔۔" شاہنواز صاحب کا لہجہ نرم تھا۔۔

"ن۔ نہیں۔۔" حفصہ کو تو کبھی براق شاہ میں کوئی کمی نظر نہیں آئی وہ پرفیکٹ تھا۔۔

"تو تم نے انکار کیوں کیا بچے۔۔"



"میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔" حفصہ نے نظریں چورائی تھیں۔۔

"تم بتاؤ کب تک انتظار کرنا ہے ہم کر لیں گے۔۔" شاہنواز صاحب کی بات پر حفصہ نے انہیں دیکھا تھا۔۔

"میں اب کبھی بھی شادی نہیں کروں گی۔۔ میرا بھروسہ ٹوٹ چکا ہے میرے لیے اب کسی مرد پر بھروسہ کرنا بہت مشکل ہے۔۔" حفصہ کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا۔۔

لیکن وہ اتنا نہیں جانتی تھی کہ وہ جس کے بارے میں بات کر رہی ہے وہ کوئی عام لڑکا نہیں تھا وہ براق شاہ تھا جس کے ساتھ غیر لڑکی بھی خود کو محفوظ سمجھتی تھی۔۔

"تم کسی کی سزا میرے پوتے کو مت دو۔۔" شاہنواز صاحب نے التجا کی تھی۔۔ ان کی نظریں بالکل بتا رہی تھیں کہ وہ براق سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔

"داجی مجھے معاف کر دیں۔۔ میرا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ میں براق یا آپ کا دل دکھاؤں لیکن میں آپ کو جھوٹی امیدیں نہیں دی سکتی۔۔" حفصہ کے الفاظ تھے یا پھر طوفان ان الفاظوں میں داجی کو براق شاہ کی زندگی ختم ہوتی نظر آرہی تھی۔۔

"بچے ایسا نہ کرو۔۔ تم میرے شاہ کا عشق ہو۔۔ وہ تمہارے بغیر ختم تو نہیں ہوگا لیکن وہ جی بھی نہیں سکے گا۔۔ ہمارا پوتا تم سے بہت محبت کرتا ہے اسے برباد مت کرو اسے اس کی خوشیاں مت

چھینو۔۔ ہم تم سے اپنے پوتے کی خوشیاں مانگ رہے ہیں۔۔" داجی نے اپنی سردار کی پگڑی اتار کر حفصہ کے قدموں میں رکھی تھی۔۔ داجی کی اس حرکت پر وہاں بیٹھے سب مرد اپنی جگہ سے کھڑے

ہوئے تھے۔۔ وہ کوئی معمولی پگڑی نہیں تھی۔۔ وہ ان کی خاندانی پگڑی تھی۔۔ شاہ حویلی کا مان۔۔ شاہ حویلی کی شان و شوکت سب اس پگڑی سے تھی۔۔

"داجی یہ کیا کر رہیں ہیں۔۔" اس سے پہلے داجی اپنے پگڑی حفصہ کے قدموں میں رکھتے حفصہ نے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

"بچے ہمارے شاہ کی خوشیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں۔۔۔"

"آپ پلیز مجھے کچھ وقت دیں۔۔ میں سوچ کر بتاتی ہوں۔۔" حفصہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔۔

"کتنا وقت چاہیے آپ کو۔۔" اب کی بار مراد بولا تھا۔۔

"تین سال۔۔" حفصہ نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔۔ کیونکہ وہ اتنا تو جانتی تھی کہ اتنا لمبا انتظار کوئی نہیں کرتا۔۔

"اچھا۔۔ اب ہم تین سال بعد آئیں گے اسی تاریخ کو۔۔" احان کا لہجہ نارمل ہی تھا۔۔

"پلیز ایسا جواب دیجیے گا جس سے ہمارے شاہ کو تکلیف نہ ہو۔۔" عالیہان شاہ کے کہنے پر حفصہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"براق مت جاؤ۔۔" وہ سب اس وقت براق کو الوداع کرنے کے لیے ہرگز راضی نہیں تھے۔۔

عرشہ کی بات پر براق مسکرایا تھا۔ اس کی مسکراہٹ آج بلکل الگ سی تھی۔۔۔

"اپنا خیال رکھیے گا بھابی۔۔۔" براق نے بہت پیار سے کہا تھا کیونکہ براق شاہ کو عرشہ بھی اتنی ہی عزیز تھی جتنا احان شاہ تھا۔۔۔

"براق کب تک واپس آؤ گے۔۔۔" احان نے براق کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"خدا جانے۔۔۔" براق کے جواب پر احان نے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔ تم جلدی واپس آؤ گے سمجھے تم۔۔۔" احان نے حکم دیا تھا۔۔۔

"انشاء اللہ۔۔۔" براق کا جواب احان کو بہت کچھ بتا گیا تھا۔ وہ جان چکا تھا براق جلدی واپس نہیں آئے گا اگر اس نے آنا ہوتا تو وہ انشاء اللہ نہیں کہتا۔۔۔

"چلیں جانان براق خدا حافظ۔۔۔" براق نے شاہنواز صاحب کو خود سے لگایا تھا اس کے بعد ان کے ہاتھ چومے تھے۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد اب وہ حفصہ کے سامنے آیا تھا جہاں اقراء شاہ بھی پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"خدا حافظ۔۔۔" براق نے حفصہ سے کہا تھا کیونکہ وہاں کھڑے سب لوگ جانتے تھے کہ براق شاہ اقراء شاہ کی جانب دیکھتا تک نہیں ہے۔۔۔

"خدا حافظ خیریت سے جائیں۔۔۔" حفصہ کا لہجہ نارمل تھا۔۔۔

براق جانے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا جب وہ دوبارہ پیچھے کو مڑا تھا۔۔۔

"خدا حافظ امی۔۔۔" براق کی بات پر جہاں سب کو شاک لگا تھا وہی اقراء شاہ کو بھی حیرت کا جھٹکا لگا تھا

--

اقراء شاہ کی آنکھیں بھیگیں تھیں۔۔۔ یہی الفاظ تو وہ سننا چاہتی تھیں سترہ سالوں سے۔۔۔ اس الفاظ کے لیے ترس گئیں تھیں۔۔۔ خدا نے ان کی دعا سترہ سالوں بعد قبول فرمائی تھی۔

براق نے انھیں اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"مت روئیں آپ کے آنسو آج بھی مجھے تکلیف دیتے ہیں۔۔۔ آج بھی میں آپ سے اتنی ہی محبت کرتا ہو جتنی سات سال کا وہ بچہ آپ سے کرتا تھا اپنا خیال رکھیے گا اور میرے لیے دعا کیجئے گا۔۔۔" براق شاہ نے ان کے کان میں سب باتیں کہیں تھی۔۔۔

براق اب ان سے الگ ہوا تھا اور ان کے ہاتھ چوم کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ احان مسکراتے ہوئے براق کے پیچھے بڑھا تھا۔۔۔

براق کی بات سننے کے بعد اقراء شاہ کو ایک سیکنڈ لگا تھا یہ سمجھنے میں کہ براق شاہ کتنی تکلیف میں ہے۔۔۔ یہ تکلیف ہی تو تھی جس کی وجہ سے اس نے انھیں دعا کرنے کے لیے کہا تھا ورنہ آج تک اس نے ہر تکلیف خود برداشت کر لی تھی لیکن کبھی کسی کو دعا کا نہیں کہا تھا۔۔۔

اور پھر یہ بات تو براق شاہ بھی جانتا تھا کہ صرف ماں کی دعا ہی بچے کو سکون دے سکتی ہے۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ دونوں اس وقت کار میں موجود تھے۔۔ براق کی فلائٹ لاہور سے تھی۔ اور پشاور سے لاہور جانے میں پانچ گھنٹے لگتے تھے۔۔۔

"براق شکریہ میری بات ماننے کے لیے۔۔" احان ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ براق اس کے برابر والی سیٹ پر تھا۔۔

"ایسا ہوا ہے کبھی کہ میرا سردار کچھ کہے اور میں مانو نہیں۔۔" براق نے احان کی جانب دیکھ تھا۔۔

"تو نے دل سے معاف کر دیا ہے نہ امی کو۔۔" احان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"احان وہ میری ماں ہے میں جتنا پیار ان سے سات سال کی عمر میں کرتا ہے آج اس سے کئی زیادہ کرتا ہوں۔۔"

"تو سترہ سال کیوں۔۔" احان سیدھا دیکھ کر کار ڈرائیو کر رہا تھا لیکن ساری توجہ براق کی طرف تھی۔۔

"کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ اگر انھوں نے سوال کر لیا کہ مجھے واپس آنے میں سترہ سال کیوں لگے تو میں کیا جواب دوں گا۔۔" براق اتمنان سے کہہ رہا تھا۔۔

"اور اگر وہ آج یہ سوال کر لیتی تو۔۔" احان کے سوال پر براق مسکرایا تھا۔۔

"سردار ان کے لیے میرا ان کے پاس آنا ہی کافی ہے۔۔ اور مجھے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں صرف

پیار آتا ہے سوال نہیں۔۔" براق نے احان کے گال کھینچے تھے۔۔

"ویسے احان ایک بات کہو۔۔" براق احان کی جانب مڑا تھا۔۔

"حکم جان۔۔" احان کا یہ پیار بھی صرف براق کے لیے ہی تھا۔۔ اور احان نے حکم کرنے کا حق بھی صرف براق شاہ کو ہی دیا ہوا تھا۔۔

"اگر تیری بیٹی ہوئی تو اس کا نام ہیزل رکھنا اور اگر لڑکا ہوا تو ابراہیم رکھنا۔۔" براق نے معصومیت سے کہا تھا۔۔

"جیسا آپ کا حکم۔۔" احان نے براق کی جانب دیکھ کر سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ اور پھر براق شاہ کی معصومیت پر احان شاہ خود کو بھی قربان کر سکتا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا حنفی آپی۔۔" حفصہ شاہ حویلی کے لاؤنچ میں بیٹھی ہوئی تھی جب حوریہ اور عرشہ اس کے پاس آئے تھے۔۔

براق کے جانے کے بعد خان حویلی کے سارے لوگ ابھی تک وہی تھے۔۔

"ہاں کچھ نہیں۔۔" حفصہ جو کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی عرشہ کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھی۔۔

"کیا میرے لالا کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔۔" حوریہ نے بہت دلچسپی سے حفصہ کے چہرے کے اڑتے رنگ کو دیکھا تھا۔۔

"ن۔ نہیں۔۔" حفصہ بوکھلائی تھی۔۔ اسے حیرانی ہوئی تھی حوریہ کو کیسے پتا چلا۔۔

"حنفی آپی ایک بات پوچھوں۔۔" عرشہ حفصہ کے قریب ہوئی تھی۔۔

"ہاں۔۔" حفصہ مسکرائی تھی۔۔

"براق کے لیے منع کیوں کیا۔۔" عرشہ کے سوال کا جواب حفصہ کے پاس نہیں تھا۔۔

"عرش جو میرے ساتھ ہوا اس سے میں ابھی تک نکلی نہیں ہوں۔۔ اور پھر وہ ایک شخص میرا اعتبار اس طرح سے توڑ کر گیا ہے کہ میں دوبارہ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتی۔۔ اور کیا گیرینٹی ہے کہ وہ صحیح شخص ہے؟ عرش سب مرد ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔۔" حفصہ نے گہری سانس لے کر حوریہ کو دیکھا تھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اپنے بھائی کو۔۔ براق شاہ کا کردار براق شاہ کی عادتیں وہ بھیڑیوں کی دنیا میں فرشتے کی مانند تھا۔۔

"آپی مرد بھی پاکیزہ اور اچھے کردار کے حامل ہوتے ہیں تبھی تو انھیں نبوت بھی ملی اور ولایت بھی۔۔ سب مردوں کی فطرت ایک جیسی نہیں ہوتی کیونکہ ایک مرد اگر برا ہوتا ہے تو اس کے خلاف آپ کی مدد کرنے کے لیے دس اچھے کردار کے مرد بھی ہوتے ہیں۔۔" عرش کی بات نے حوریہ کو سوچ میں مبتلا کر دیا تھا وہ سہی تو کہہ رہی تھی۔۔

"میں نے ایک سال کا وقت مانگا ہے۔۔ اگر وہ ایک سال کے بعد بھی مجھ سے محبت کرتا ہوا تو میں خود اس سے شادی کے لیے ہاں بولوں گی لیکن میں جانتی ہو ایسا نہیں ہوگا۔۔ آج کل لوگ ایک مہینہ انتظار نہیں کرتے تو ایک سال کیا کریں گے۔۔"

"ہاں ایسا ہو سکتا تھا اگر کوئی اور لڑکا ہوتا لیکن یہاں میرے لالا ہیں جان دے دیں لیکن اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔۔ اور آپ آپ ان کی پہلی محبت ہیں ایسی محبت جو انھیں خدا کے قریب لے



گئیں۔۔ آپ ان کے لیے خدا کی جانب سے بھیجا گیا ایک انمول تحفہ ہیں۔۔" اب کی بار حوریہ بولی تھی۔۔

"لیکن حوری اتنا لمبا انتظار کوئی نہیں کرتا۔۔ اور دو دفعہ ریجیکٹ ہونے کے بعد تو ہرگز نہیں۔۔ آج کل کسی مرد کو ایک دفعہ بھی ریجیکٹ کر دو تو اس کی انا پر بات آجاتی ہے اور تمہارے لالا کو تو میں نے۔۔" حفصہ ابھی بول ہی رہی تھی جب حوریہ فوراً بولی تھی۔۔

"لوگوں کا تو پتا نہیں لیکن مجھے میرے لالا کا پتہ ہے میں گیر نیٹی دے سکتی ہوں کہ وہ پوری زندگی آپ کا انتظار کر سکتے ہیں اور اپنی ساری عمر آپ کے نام کر سکتے ہیں۔۔ اور جہاں تک بات ہے آنا کی تو وہ آپ سے عشق کرتے ہیں اور جہاں عشق ہوتا ہے وہاں آنا نہیں ہوتی۔۔ جانتی ہیں انھوں نے آپ سے کیسی محبت کی ہے۔۔" حوریہ نے پیار سے حفصہ کو دیکھا تھا۔۔

"کیسی۔۔" حفصہ نے ایک لفظی جواب دیا تھا۔۔

"ایسی محبت جس کی لوگ حسرت رکھتے ہیں۔۔ ایسی محبت جسے دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ ایسی محبت زمانے میں کہاں۔۔" اور حوریہ کی کہی ایک ایک بات سچ تھی۔۔ حفصہ شاہ کے لیے براق شاہ نے اپنی ساری اناہیں روند دی تھیں۔۔

\*\*\*\*\*

وہ ابھی ابھی کچن سے باہر آئی تھی جب زمین پر پانی گرنے کی وجہ سے وہ منہ سے بل گری تھی۔۔ وہ درد سے کہرا رہی تھی۔۔ شدید درد کی ایک لہر اس کے پیٹ میں اٹھی تھی۔۔ وہ چیخی تھی۔۔

وہ ابھی ابھی چابی سے دروازہ کھول کر فلیٹ میں داخل ہوا تھا۔ وہ ابھی ابھی آفس سے آیا تھا۔  
"تانیہ۔۔" حمزہ کمرے کی جانب بڑھا تھا جب اسے کچن سے آواز آئی تھی وہ فوراً کچن کی جانب بھاگا تھا۔

"تانیہ۔۔" حمزہ نے تانیہ کو بازوؤں میں اٹھایا تھا اور باہر کی جانب بڑھا تھا۔  
"ح۔ حمزہ۔۔ م۔ میرا ب۔ بچہ۔۔" تانیہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔  
"کچھ نہیں ہو گا میں ہوناں۔۔" حمزہ نے اسے کار میں بیٹھایا تھا۔

\*\*\*\*\*

"احان کار روکو۔۔" براق کی آواز پر احان نے کار روکی تھی۔ وہ لوگ اس وقت لاہور میں موجود تھے۔

احان نے کار روک کر اپنے مقابل میں دیکھا جہاں ایک مزار تھا۔  
براق کار سے نیچے اترتا تھا۔

ایک نظر مزار کو باہر سے دیکھنے کے بعد اب وہ جوتے نکال کر اندر کی جانب بڑھا تھا۔  
"بچے اللہ کے نام پر کچھ دے دے خدا تیری ہر مراد پوری کرے گا۔" براق ابھی مزار کے اندر کی جانب بڑھا ہی تھا جب ایک فقیر نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔  
"میری جو مراد ہے وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔" براق نے اس فقیر کو دو ہزار دیے تھے۔

"لے آئی نہ تمہاری پسندیدہ چیز تمہیں یہاں۔۔" ابھی وہ آگے بڑھا ہی تھا جب وہ ایک آواز پر رکا تھا۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔ یہ وہی بزرگ تھے جن سے وہ پہلے بھی مل چکا تھا۔۔

"ہر چیز انسان کے بس میں نہیں ہوتی۔۔" براق کے الفاظ پر جہاں وہ بزرگ مسکرائے تھے وہی احان شاہ بھی مسکرایا تھا۔۔ وہ یہی تو سمجھنا چاہتا تھا براق کو ہمیشہ سے کہ ہر چیز صرف خدا کے بس میں ہے۔۔

"کیا میری تکلیف کا حل مجھے یہاں مل جائے گا۔۔" براق نے اس بزرگ کے نورانی چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"کیسی تکلیف ہے تمہاری۔۔" وہ بزرگ کہی نہ کہی براق کے چہرے سے اس کے دل میں کیا ہے اس کا اندازہ لگا چکے تھے۔۔

"عشق۔۔" براق کے دل میں ایک تکلیف سے اٹھی تھی۔۔

"اس کا حل کہی نہیں ہے یہ دنیا کی وہ واحد تکلیف ہے جو لاعلاج ہے۔۔ اس کا حل صرف محبوب ہے کئی لوگوں کو وہ حل مل جاتا ہے اور کئی لوگ صدیوں اس تکلیف میں گزار دیتے تھے اور پھر ان کی یہ تکلیف موت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے۔۔" سامنے کھڑے بزرگ کی ایک ایک بات سچ تھی۔۔

"جاؤ دعا مانگو تم نہیں جانتے کہ کب کون سے وقت کہاں تمہاری دعا قبول ہو جائے۔۔" براق مزار کے اندر بڑھا تھا۔۔

وہاں موجود ایک شخص سے دھاگا لیا تھا اور اب مزار کی اس دیوار کے پاس آیا تھا جہاں سب لوگ دھاگے باندھ کر اپنی اپنی منت مانگتے تھے۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ اب دعا مانگ رہا تھا جب کہ احان شاہ اسے دور سے دیکھ رہا تھا۔۔

"اے اللہ آپ میرے دل کی تکلیف سے واقف ہیں۔ اللہ دن بہ دن یہ تکلیف مجھے ختم کر رہی ہے۔۔ آپ تو جانتے ہیں مجھے وہ کتنی پسند ہیں۔۔ مجھے عشق ہے اس سے۔۔ مجھے حفصہ خان دے دیں۔۔ مجھ سے سب کچھ لے لیں بس مجھے وہ ایک عورت دے دیں۔۔ اس عورت میں میرا سکون رکھا ہوا ہے۔۔ مجھے میرا سکون دے دیں۔۔ مجھے پہلی بار کسی سے محبت ہوئی ہے۔۔ پہلی بار دنیا جھوٹی اور وہ سچی لگی ہے۔۔ پہلی بار آپ کو ڈھونڈا تھا اسے پانے کے لیے۔۔ پہلی بار اپنا ہاتھ خالی رکھا اسے پانے کے لیے اب بھی یہ ہاتھ خالی ہے اور تا عمر خالی رہے گا۔۔ مجھ پر اپنا کرم کریں مجھے وہ عورت دے دیں اس کا خسارہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔۔ یا تو اسے مجھے دے دے یا مجھ سے میری سانسیں لے لیں کیونکہ میرا دل تڑپ رہا ہے۔۔" براق نے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہوئے تھے۔۔

اب اس نے وہ دھاگا اس دیوار کے ساتھ باندھا تھا جہاں پہلے بھی بہت سے دھاگے موجود تھے۔۔

ابھی وہ مزار سے نکلنے والا ہی تھا جب مزار میں ایک جگہ اسے بہت سے فقیر نظر آئے تھے۔۔

اب وہ ان فقیروں کی جانب بڑھا تھا جو لائن سے بیٹھے آتے جاتے لوگوں سے کھانے کے لیے کچھ مانگ رہے تھے۔۔

براق اب ان کی جانب بڑھا تھا ہاتھ میں بہت سے کھانے کا سامان لیے اور احان کے ہاتھ میں پانی کی بوتلیں تھیں۔

براق ایک ایک کر کے سب کو کھانے کی چیزیں دے رہا تھا اور احان انھیں پانی کی بوتلیں دے رہا تھا۔

سب فقیروں کو کھلانے کے بعد اب وہ آخری فقیر کے پاس آیا تھا جو ایک بوڑھی خاتون تھی اور ان کے ساتھ پانچ سال کی ایک خوبصورت سی بچی تھی۔

اس خاتون کو کھانے دینے کے بعد براق نے اس معصوم سی بچی کو الگ سے پیسے بھی دیے تھے۔ اب وہ جانے ہی لگا تھا جب اس خاتون نے براق کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"بچے تمھاری کیا مراد ہے۔۔" اس خاتون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری۔۔" براق نے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔

"ہاں تم نے چالیس فقیروں کو کھانا کھلایا ہے اور ایسا وہی کرتا ہے جس کی کوئی مراد ہوتی ہے۔۔" اس عورت کی بات پر براق نے ان اس فقیروں کو دیکھ کر ہنس دیا۔

"ہاں میری مراد ہے لیکن اس نیت سے آپ لوگوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ آپ لوگوں کو ضرورت تھی اس کی اسی لیے میں نے کھانا کھلایا ہے آپ کو۔" براق کی بات پر وہ خاتون مسکرائی تھی۔

"ادھر آؤ۔" اس خاتون کے کہنے پر براق نیچے اس کے پاس بیٹھا تھا جب اس بوڑھی خاتون نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"بچے تمھاری جو بھی مراد ہے خدا وہ جلد پوری کرے گا۔۔ یہاں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔۔" اس بوڑھی خاتون کی بات پر وہاں موجود معصوم سی بچی نے آمین کہا تھا۔۔ جس پر براق نے مسکراتے ہوئے آمین کہا تھا اور مزار سے باہر بڑھ گئی تھا۔۔

\*\*\*\*\*

وہ اس وقت آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے گھوم رہا تھا جب اندر سے ایک ڈاکٹر باہر آئیں تھیں۔۔

وہ پورے دو گھنٹے کے بعد باہر آئیں تھیں۔۔ ہاتھ میں ایک خوبصورت سی بچی لیے جو بار بار رو رہی تھی۔۔

"مبارک ہو مسٹر حمزہ آپ کی بیٹی ہوئی ہے۔۔" ڈاکٹر نے اس بچی کو حمزہ کی جانب بڑھایا تھا جسے حمزہ نے تھام لیا تھا۔

"میری بیوی۔۔" حمزہ کی آدھی جان اب بھی اٹکی ہوئی تھی۔۔

"دونٹ وری وہ خطرے سے باہر ہیں لیکن ایک بیڈ نیوز ہے۔۔" ڈاکٹر کی بات پر حمزہ کا دل ایک سیکنڈ کے لیے ڈر گیا تھا۔۔

"آپ کی وائف دوبارہ ماں نہیں بن سکتی اور۔۔" ڈاکٹر بولتی ہوئی رکی تھیں۔۔

"اور کیا۔۔" حمزہ نے ڈاکٹر کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"اور یہ کہ آپ کی بچی کے دل میں سوراخ ہے اور ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اگر ان کا علاج جلدی نہ ہوا تو آپ جانتے ہیں۔۔" ڈاکٹر کہہ کر جا چکی تھیں۔۔

ڈاکٹر کی بات پر حمزہ دیوار کے ساتھ لگا تھا۔۔ حمزہ نے اپنے ہاتھ میں موجود اس ننھے سے پھول کو دیکھا تھا جو دیکھنے میں بہت خوبصورت تھی۔۔ حمزہ کے سینے میں ایک تکلیف سے اٹھی تھی۔۔ اسے اسماعیل کی کہی بات یاد آئی تھی۔

حمزہ نے اپنی بیٹی کا ماتھا چوما تھا۔۔ درد سے اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا جو اس کی بیٹی کے کپڑوں میں جذب ہو گیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"دیکھیں آپ بالکل صحیح ہیں بس اپنا اور بھی خیال رکھیں اور ٹائم ٹو ٹائم چیک آپ کرواتی رہیں۔۔" عرشہ اور عمر اس وقت ہسپتال میں موجود تھے۔۔ احان کی غیر موجودگی میں عمر عرشہ کو ہسپتال لے کر آیا تھا۔۔

"جی شکریہ۔۔" عمر اور عرشہ اب ڈاکٹر کے روم سے باہر نکلے تھے جب عمر کی نظر اپنی دائیں جانب پڑی تھی۔۔

ایک سیکنڈ لگا تھا اسے اس شخص کو پہچاننے میں ایک عرصہ گزارا تھا عمر نے اس کے ساتھ۔۔

عمر نے اسے نظر انداز کیا تھا کیونکہ جو اس نے حفصہ کے ساتھ کیا تھا وہ عمر خان ابھی تک بھولا نہیں تھا۔۔ لیکن اس کے ہاتھ میں بچے کو دیکھ کر عمر رکا تھا۔۔



عمر نے ایک کال کی تھی۔۔ اس کے بعد وہ ہسپتال سے باہر چلا گیا تھا عرشہ کو لے کر۔۔

"عرش تم مراد کے ساتھ جاؤ مجھے ایک ضروری کام آگیا ہے۔۔" عمر نے عرشہ کو مراد کی کار میں بیٹھایا تھا۔۔ اور مراد نے سر ہلاتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔۔

عمر اب واپس ہسپتال کے اندر گیا تھا۔۔

عمر اب ایک ایک قدم اٹھاتا حمزہ کے پاس گیا تھا۔۔ حمزہ اب بھی اپنی بیٹی سے لگا رہا تھا جب اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کر کے اس نے سر اٹھایا تھا۔۔

حمزہ کی ایسی حالت دیکھ کر عمر کو دکھ ہوا تھا جیسا بھی تھا حمزہ لیکن عمر کے لیے وہ آج بھی اس کا بڑا بھائی تھا اور خون کے رشتے اتنے آسانی سے ختم نہیں ہوتے۔۔

"ع۔ عمر۔۔" حمزہ کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔

"بھائی یہ کون ہے آپ روکیوں رہے ہیں۔۔" عمر کو کچھ گڑ بڑ سے محسوس ہوئی تھی۔۔

"یہ میری بیٹی ہے۔۔" حمزہ نے کہہ کر اس ننھی سی جان کو خود سے لگایا تھا۔۔

عمر اب حمزہ کے قدموں میں بیٹھا تھا۔۔ وہ ایسا ہی تھا اپنوں کے دکھوں میں شریک ہونے والا۔۔

"بھائی روکیوں رہے ہیں سب صحیح ہے نہ۔۔" عمر کا لہجہ نرم تھا۔۔ اس کا بھائی جیسا بھی تھا اس نے عمر کو بہت پیار دیا تھا۔۔

"عمر اس کے دل میں س۔ سورخ ہے۔۔۔" وہ الفاظ جو حمزہ کے لیے سننے مشکل تھے اس نے اپنے منہ سے ادا کیے تھے۔۔

"اور آپ کی بیوی۔۔" تانیہ جیسی بھی تھی رشتے میں تو وہ اس کے بھائی کی بیوی ہی تھی۔۔

"اندر ہے کچھ دیر میں اسے روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔" حمزہ اس ننھی سی جان کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جب اس کی آنکھ سے ایک آنسو اس ننھی سی جان کے چہرے پر گرا تھا۔۔

عمر کے لیے اپنے بھائی کو اتنی اذیت میں دیکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔ اسی لیے اس نے حمزہ کو خود سے لگایا تھا۔۔

"للا کچھ نہیں ہو گا۔۔ سب صحیح ہو جائے گا میں ہوں نہ۔۔" عمر نے حمزہ کو بالکل ایسے ہی تسلی دی تھی جیسے حمزہ بچپن میں اسے دیا تھا جب عمر روتا تھا۔۔

"ع۔ عمر کچھ صحیح نہیں ہو گا۔۔" حمزہ زمین کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہو گا تو مجھ پر بھروسہ رکھیں کچھ نہیں ہو گا خدا حافظ۔۔" عمر کہہ کر فوراً ہسپتال سے باہر آگیا تھا اسے در تھا کہ حمزہ اس سے کچھ پوچھ نہ لے۔۔

حمزہ نے اسے خود سے دور جانتے دیکھا تھا۔۔ عمر کے رویہ سے حمزہ کو یہ تو بالکل واضح ہو گیا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی کبھی بھی اس سے باخبر نہیں تھا۔۔۔

\*\*\*\*\*

"کب واپس آؤ گے۔۔" وہ دونوں اس وقت ایئرپورٹ پر تھے۔۔

"اگر کہوں کہ کبھی نہیں تو۔۔" براق مسکرایا تھا۔۔

"تو براق جانان احان شاہ وہاں آجائے گا تمہیں لینے اور تو جانتا ہے میں یہ کر سکتا ہو۔۔" احان نے بہت پیار سے کہا تھا جس پر براق کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

"دس سال بعد آؤنگا۔۔" براق نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"براق۔۔" احان نے اسے گھورا تھا۔۔

"مزاق کر رہا ہوں دیکھتے ہیں آجائوگا۔۔" براق سیریس تھا۔۔

"چل خدا حافظ اپنا اور گھر والوں کا خیال رکھنا اور ہاں موسٹ امپورٹنٹ میری بھتیجی کا بھی۔۔" براق احان کے گلے لگا تھا۔۔

"بھتیجی۔۔" احان نے اس کے الفاظ دہرائے تھے۔۔

"ہاں کیونکہ میں نے دعا کی ہے کہ میرے بھائی کی پہلی اولاد بیٹی ہو۔۔" براق نے احان کا گال کھینچا تھا جس پر احان کھل کر ہنسا تھا۔۔

"چل خدا حافظ مجھے وہاں جا کر کال کر دینا۔۔ کچھ بھی مسئلہ ہو مجھے بتا دینا۔ اللہ کی امان میں۔۔" احان نے ایک دفعہ پھر اسے گلے لگایا تھا۔۔

اب وہ جا چکا تھا احان اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ احان اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ یہ بھی چاہتا تھا براق کا وہاں جانا بہت ضروری ہے۔۔

\*\*\*\*\*

## چار سال بعد۔

"تاتو آپ تب آئیں گے۔" وہ ہیزل آنکھوں والی پنک کلر کا فراک پہنے جس کے بال بلیک کلر کے تھے وہ بہت خوبصورت تھی۔ وہ دکھنے میں بالکل براق جیسی تھی خوبصورتی کا مجسمہ۔ ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی ویڈیو کال پر براق سے بات کر رہی تھی وہ ابھی صرف چار سال کی تھی جس کی وجہ سے وہ صحیح سے نہیں بول سکتی تھی لیکن شاہ حویلی کے سب لوگ اسے بہت شوق سے سنتے تھے وہ شاہ حویلی کی پہلی پوتے کی بیٹی تھی وہ گھر کی رونق تھی۔

"کیا کر رہی ہو چاچو کی جان۔" مراد ابھی ابھی احان سے بات کرنے آیا تھا لیکن بیڈ پر اس ننھی سی جان کو دیکھ کر وہ اس کی جانب آیا تھا۔

"تاتو سے بات۔" اس نے موبائل کی اسکرین کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں ویڈیو کال پر براق شاہ تھا۔

مراد نے براق کی جانب دیکھا تھا لیکن کچھ کہے بنا واپس کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ براق کو کینیڈا گئے چار سال ہو گئے تھے لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا جس پر مراد شاہ اس سے خفا تھا۔ سب کے بار بار بلانے پر بھی وہ واپس نہیں آیا تھا۔

"چلو ہیزل جاناں چاچو کو ابھی ہسپتال جانا ہے بعد میں کال پر بات کریں گے صحیح ہے۔" براق کا لہجہ موم جیسا نرم تھا۔

"اوکے بائے۔۔" ہیزل نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بائے کیا تھا جس پر براق نے مسکراتے ہوئے بائے کہا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"مجھے آپ سب سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔"

وہ سب ابھی میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب ولی خان کی آواز پر سب ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔

"بولیں داجی اجازت ہے۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"دراصل میرے دور کے ایک رشتے دار ہیں۔۔" داجی نے زید کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آگے۔۔" زید بہت غور سے سن رہا تھا۔۔

"لڑکے کا نام سید اکبر ہے اس کا رشتہ تمھاری بہن جنت کے لیے آیا ہے۔۔ لڑکا بہت اچھا ہے۔۔ پڑھا لکھا ہے تمیز دار ہے۔۔ اپنا بزنس ابھی ابھی سیٹ کیا ہے پاکستان میں۔۔ مجھے وہ لڑکا بہت پسند ہے۔۔ میں سوچ رہا ہوں میں ہاں کر دو۔۔ بس ایک دفعہ اپنی بچی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں۔۔" ولی خان نے جنت کی جانب دیکھا تھا۔۔

جنت جو کھانا کھا رہی تھی اس کا نوالہ گلے میں اٹک گیا تھا۔۔ دل میں درد سا ہوا تھا۔۔ اس نے تو صرف اور حان سے محبت کی تھی جو چلا گیا تھا اور پھر واپس نہیں آیا تھا۔۔ اس نے تو صرف اس ایک

شخص کے ساتھ ہی اپنی ساری زندگی تصور کی تھی۔۔ لیکن بیٹی ہونے کا فرض بھی تو نبھانا تھا نا اور ایک اچھی بیٹی اپنے بڑوں کا مان نہیں توڑتی۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ نے میرے لیے جو بھی فیصلہ کیا ہے مجھے یقین ہے وہ میرے لیے بہتر ہی ہوگا۔" جنت کی بات پر سب نوجوانوں نے اس کی جانب دیکھا تھا سب جانتے تھے کہ جنت کو کون پسند ہے اور انہیں یقین تھا کہ وہ منع کر دے گی لیکن اس کے اقرار نے سب کو صدمہ دیا تھا۔۔

جنت کی بات پر ولی خان اور وہاں بیٹھے سب بڑے خوش ہوئے تھے۔۔

"چلو پھر ایک ہفتے بعد نکاح کر لیتے ہیں۔۔" داجی نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس پر سب لوگوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

جنت اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی فلزا بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"کیوں ہاں کی۔۔" جنت بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب فلزا اس کے پاس آئی تھی۔۔

"تو کیا کرتی مان توڑ دیتی کیا ان کا ایک ایسے شخص کے لیے جو مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔" فلزا کی آنکھوں میں تکلیف واضح تھی۔۔

"کس نے کہا ہے کہ وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔" آئینہ دروازے سے اندر آئی تھی۔۔

"اگر اس نے واپس آنا ہوتا تو آجاتا اسے گئے چار سال ہو گئے ہیں۔۔" جنت نے آئینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تو کیا تم اس کے ساتھ زندگی گزار لوگی جس کے ساتھ داجی نے تمہارا رشتہ طے کیا ہے۔۔"

"پتہ نہیں گزر جائے گی۔۔" فلزا کے دل میں اس وقت سخت تکلیف تھی۔۔

"جیسی تمہاری مرضی۔۔" فلزا اور آئینہ باہر چلے گئے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

خان حویلی اس وقت خوشیوں سے بھری ہوئی تھی نکاح کو صرف دو دن رہ گئے تھے۔۔ وہ سب ابھی ابھی شوپنگ کر کے آئے تھے اسی لیے سب نوجوان شاہ حویلی ہی آگئے تھے۔۔

وہ سب اس وقت لاؤنچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب ایک کار شاہ حویلی کے اندر آئی تھی۔۔

بلیک کلر کی ہوڈی پہنے جس کے نیچے بلیک پینٹ تھی بکھرے بال۔۔ وہ ابھی کار سے نیچے اترا تھا۔۔ وہ آج بھی اتنا ہی خوبصورت تھا۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگ اسے دیکھ کر خوش ہوئے تھے۔۔

"تا تو۔۔" ہیزل بھاگتی ہوئی براق کی جانب آئی تھی براق نے بھی اسے اٹھایا تھا۔۔

"چاچو کی شہزادی۔۔" براق نے ہیزل کے دونوں گال چومے تھے۔۔



"اسلام وعلیکم۔۔" براق نے احان کو گلے لگایا تھا۔۔ سب سے ملنے کے بعد اب وہ مراد کی جانب آیا تھا جہاں حفصہ بھی تھی۔۔

"مراد جانان اسلام وعلیکم۔۔" براق نے بہت پیار اور معصومیت سے کہا تھا جس پر مراد نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے گلے لگایا تھا۔۔

"کیسے ہو۔۔" مراد نے براق کا گال کھینچا تھا۔۔

"پہلے سے زیادہ خوبصورت۔۔" براق نے ہنستے ہوئے کہا تھا جس پر مراد کے ساتھ وہاں بیٹھے سب لوگوں کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

اب براق حفصہ کی جانب بڑھا تھا۔۔

"اسلام وعلیکم کیسی ہیں آپ۔۔" براق کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک اور آپ۔۔" حفصہ کا دل ایک الگ طریقے سے دھڑکا تھا وہ آج پورے چار سال بعد اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہو میں بھی۔۔" براق نے جواب دینے کے بعد دوبارہ ہیزل کو اٹھایا تھا۔۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔" زید نے براق کو اندر جاتے دیکھا تو فوراً سوال کیا۔۔

"جانان اندر کچھ میرے بزرگ بھی ہیں ان سے تو مل لو۔۔ مجھے پتہ ہے میرے بغیر رہنا مشکل ہے

لیکن میں پندرہ منٹ میں واپس آیا۔۔" براق کے چہرے پر ایک خوشی سی تھی۔۔ براق کی بات پر

سب ہنسنے لگے۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگ اس کے آنے سے بہت خوش تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"سب لوگ یہاں ہے کتنا اچھا لگ رہا ہے کاش میرا پوتا براق بھی ہوتا۔" سب بزرگ اندر کے لاؤنچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔

"مجھے یاد کیا۔۔ جانانِ براق۔۔" براق نے مسکراتے ہوئے شاہنواز صاحب کی جانب دیکھا تھا۔۔ براق کو اپنے سامنے دیکھ کر سب لوگوں کو بہت خوشی ہوئی تھی۔۔

"میرا پوتا۔۔" شاہنواز صاحب مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے جب براق نے آگے بڑھ کر انھیں گلے لگایا تھا۔۔

براق شاہ شاہنواز صاحب کا سب سے لاڈلا پوتا تھا۔۔ چار سال بعد اسے اپنے سامنے دیکھ کر شاہنواز صاحب کو سکون سا پہنچا تھا۔۔ سب سے ملنے کے بعد اب اس نے اقراء شاہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ اقراء شاہ اسے بہت حسرت والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ چاہتے ہوئے بھی کچھ بول نہیں سکی۔۔ براق نے آگے بڑھ کر انھیں خود سے لگایا تھا۔۔

"اسلام و علیکم امی۔۔" براق کے گلے لگانے پر اقراء شاہ رونے لگ گئی تھیں۔۔ ان کے آنسو براق کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔۔

"ارے میری پسندیدہ عورت رونا تو بند کریں آپ روتی ہوئی اچھی نہیں لگتیں۔۔" براق نے انھیں خود سے الگ کر کے ان کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"اچھا۔۔" اقرء شاہ نم آنکھوں سے مسکرائیں تھیں۔۔

\*\*\*\*\*

تانیہ اپنے سامنے کھیلتی اس ننھی سی بچی کو دیکھ رہی تھی جو بہت خوبصورت تھی بلکل کسی پری کی طرح۔۔ وہ چار سال کی تھی۔۔

"حمزہ ڈاکٹر سے بات ہوئی۔۔" تانیہ کی نظر اپنے سامنے کھیلتی ہانیہ پر ہی تھی۔۔

"ہاں دو گھنٹے بعد کی اپوائنٹمنٹ ہے ہمیں جانا ہے۔۔" حمزہ کی نظر بھی ہانیہ پر ہی تھی وہ ان دونوں کی کل کائنات تھی۔۔

"حمزہ ایک بات کہوں۔۔" تانیہ نے حمزہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تمہیں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔" حمزہ تانیہ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"حفصہ سے معافی مانگ لو۔۔ ہم نے کسی کی بیٹی کا دل دکھایا ہے۔۔ اس کی زندگی برباد کر دی۔۔ اسی لیے خدا نے ہمیں بیٹی سے نوازا ہے تاکہ ہم بھی اس تکلیف گزر سے سکیں۔۔ اور تم نہیں جانتے خدا بڑا انصاف والا ہے اگر ہم کسی کی بیٹی کو برباد کرتے ہیں تو ہمیں اس کا قرض اپنے گھر سے چکانا پڑتا ہے۔۔"

"تانیہ جتنا برا میں نے اس کے ساتھ کیا ہے وہ مجھے ہرگز معاف نہیں کرے گی۔۔" حمزہ کو دکھ ہوا تھا۔۔

"حمزہ میں نہیں جانتی وہ لڑکی کیسی ہے لیکن میرا دل کہتا ہے وہ معاف کر دے گی اور اگر اس نے معاف نہیں کیا تو میں خود اس سے بھیک مانگ لوں گی اپنی بیٹی کی زندگی کی لیکن حمزہ میں اپنی بیٹی کی جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔۔" تانیہ کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا جب حمزہ نے اسے خود سے لگایا تھا۔۔

اور پھر یہ بات حمزہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ خدا نے اسے پہلی اولاد بیٹی کیوں دی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

سب لوگ کھانا کھا رہے تھے جب شاہنواز صاحب نے سب کو مخاطب کیا تھا۔۔  
"حفصہ بچے کیا سوچا پھر آپ نے۔۔" حفصہ سب کو اپنی جانب دیکھ کر کنفیوژ ہوئی تھی۔۔  
"کس بارے میں۔۔" حفصہ نے نا سمجھی سے سب کو دیکھا تھا۔۔

"آپ جانتی ہیں آج کیا تاریخ ہے اور ابھی کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔" عالیہان نے حفصہ سے سوال کیا تھا۔۔

"جی جانتی ہو لیکن ہوا کیا ہے۔۔" حفصہ سب کو دیکھ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔  
"آج سے چار سال پہلے ہم نے اسی تاریخ کو اسی ٹائم پر آپ کا ہاتھ مانگا تھا جس کے لیے آپ نے ایک سال کا وقت مانگا تھا لیکن میں نے آپ کو چار سال کا وقت دیا اب آپ اپنا فیصلہ بتائیں۔۔" براق نے بہت ادب سے کہا تھا۔

براق کی بات پر حفصہ نے براق کو دیکھا تھا اسے جھٹکا سا لگا تھا وہ جو اس کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ سب بھول گیا ہے۔۔ وہ دوسروں لڑکوں جیسا ہے لیکن ایسا تو کچھ نہیں تھا اسے تو سب یاد تھا تاریخ وقت سب حفصہ کو شک لگا تھا حوریہ صحیح کہتی تھی اس کا بھائی واقعی باقیوں لڑکوں جیسا نہیں تھا وہ مختلف تھا سب سے الگ۔۔

"حفصہ آپ۔۔" حفصہ جو براق کو دیکھ کر صدمے میں تھی عرشہ کی بات پر حوش میں آئی تھی۔۔  
"ہاں۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔" حفصہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے۔۔

"میں نے آپ سے آپ کا فیصلہ پوچھا ہے آپ کا جو بھی فیصلہ ہے وہ بتائیں مجھے منظور ہوگا آپ کا ہر فیصلہ۔۔" براق نے بہت نرمی سے کہا تھا۔۔

"اگر میں نہ کر دوں تو۔۔" حفصہ نے براق کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں دور دور تک حفصہ خان کے لیے صرف محبت تھی۔۔

"یہ فیصلہ بھی منظور ہوگا۔۔" براق نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگوں نے دعا کی تھی کہ حفصہ کا فیصلہ براق کے حق میں ہو۔۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔" حفصہ نے شاہنواز صاحب کی جانب دیکھا تھا اور پھر اپنے باپ کی جانب جہاں وہ مسکرا رہے تھے۔۔

"مبارک جانان۔۔" مراد نے براق کو گلے لگایا تھا۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگ بہت خوش تھے حفصہ کے فیصلے سے۔۔ جنت کے ساتھ ہی براق اور حفصہ کا نکاح بھی ایک دن بعد رکھا گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

"دیکھیں میں نے ان کی ساری رپورٹس دیکھ لی ہیں ان کی سرجری ہونا بہت ضروری ہے جو ہمارے یہاں کے ڈاکٹر نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں اتنی فیسلیٹیز نہیں ہیں۔۔" حمزہ اور تانیہ اس وقت ہسپتال میں موجود تھے۔

"تو اب میری بیٹی۔۔" تانیہ کے دل میں ایک خوف سا اڑھا تھا۔

"لیکن آپ فکر نہ کریں میرے ایک دوست ہیں۔۔ وہ کینیڈا کے ماہر سرجن ہیں میں نے ہانیہ کی رپورٹس انھیں بھیج دیں ہیں اور ان سے بات بھی کی ہے آپ ان سے مل لیجیے گا کچھ دنوں میں۔ میں نے سب بتا دیا ہے انھیں آپ کی کنڈیشن کے بارے میں وہ ہانیہ کی سرجری مفت میں کرنے کو تیار ہیں بس آپ کو ان سے ملنا ہو گا آپ پریشان نہ ہو سب صحیح ہو جائے گا۔" ڈاکٹر نے انھیں ہمت دی تھی۔

"یہ ہسپتال کا ایڈریس ہے۔۔" ڈاکٹر نے ایک پیپر پر ایڈریس لکھ کر حمزہ کی جانب بڑھایا تھا۔

"میری بیٹی ٹھیک تو ہو جائے گی نا۔۔" حمزہ نے ہانیہ کی جانب دیکھا تھا۔

"جی آپ بس جلد از جلد ان کی سرجری کروا دیں باقی اللہ خیر کرے گا آپ ٹینشن نہ لیں۔۔ باقی کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ کے پاس میرا فون نمبر ہے۔۔" ڈاکٹر نے انھیں امید دی تھی۔

"شکریہ۔۔" اب وہ دونوں ہانیہ کو لے کر وہاں سے جا چکے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا سوچ رہی ہو بندریہ۔۔" حفصہ لاؤنچ میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی جب عمر بھی اس کے پاس آیا تھا۔۔  
"میں نے صحیح فیصلہ تو کیا ہے نہ مجھے ڈر ہے کہ میرا فیصلہ میرے لیے کہی غلط ثابت نہ ہو۔۔ اگر براق بھی تمہاری بھائی کی طرح نکلا تو۔۔ اگر اس کا لہجہ بھی۔۔" حفصہ نے عمر کی جانب دیکھا تھا۔۔  
"وہ پھول دیکھ رہی ہو وہ براق شاہ کا لہجہ ہے۔۔" عمر نے گلاب کے پھول کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔  
"تمہیں کیسے پتا۔۔"

"میں گیرینٹی دے سکتا ہو۔۔ پولیس والا ہوں سامنے والے شخص کو دیکھ کر ایک سیکنڈ میں بتا سکتا ہو وہ کیسا ہے اور براق کے ساتھ تو بہت وقت گزارا ہے فکر نہ کرو وہ تمہارے حق میں بہترین ثابت ہو گا۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"حفصہ ایک بات بتاؤ۔۔" عمر کو کچھ یاد آیا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔" حفصہ دوبارہ عمر کی جانب متوجہ ہوئے تھی۔۔

"تم نے لالا کو معاف کر دیا۔۔؟ اگر نہیں کیا تو کر دو پلیز۔۔ میرے لالا برے نہیں ہیں۔۔ انہوں نے نکاح کر لیا تھا اور پھر داجی نے انہیں فورس کیا تم سے شادی کرنے کے لیے بس اسی بات کا غصہ تھا انہیں ورنہ انہوں نے آج تک کبھی کسی لڑکی کو تکلیف نہیں دی۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم اسے معاف



کردو تمہیں انہیں جو سزا دینی ہے دے دو بس ان کا معاملہ خدا پر مت چھوڑنا۔۔ خدا کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے۔۔ "عمر کی آنکھوں کے سامنے حمزہ کا روتا ہوا چہرہ لہرایا تھا۔۔

عمر وہاں سے جا چکا تھا۔۔ حفصہ کو کچھ گڑبھر لگی تھی عمر کی باتیں اسے عجیب لگیں تھیں۔۔

\*\*\*\*\*

آج وہ دن آچکا تھا جس کا براق شاہ نے چار سال سے بے صبری سے انتظار کیا تھا۔۔ آج اس کا نکاح اس کی پسندیدہ عورت 'حفصہ خان' سے ہو رہا تھا۔۔ وہ بہت خوش تھا۔۔

"ماشاء اللہ لاڈلے شاہ تم بالکل شہزادے لگ رہے ہو۔۔" احان عالیہان اور مراد کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔ براق شاہ سفید کمر کا کاٹن کا سوٹ پہنے جس کے اوپر نیوی بیلو کمر کی جیکٹ تھی بال جیل سے سیٹ کیے۔۔ چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے۔۔ آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی جو اس کی خوبصورتی میں اضافی کر رہی تھی۔۔

احان کی بات پر براق مسکرایا تھا جب عالیہان نے اس پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی تھی۔۔ "خدا تمہیں ہر بری نظر سے بچائے۔۔" مراد نے اس کا گال کھینچا تھا جس پر براق کا قہقہہ گونجا تھا۔۔ "چلیں دلہے صاحب۔۔" ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب عرشہ کمرے میں آئی تھی۔۔ "ایکسیوزمی۔۔" مریم نے براق کو ان تینوں سے الگ کیا تھا۔۔ "خدا حافظ۔۔" حوریہ نے بال ایک ادا سے پیچھے کیے تھے۔۔

"یہ اسے اسپیشل پروڈکول کیوں مل رہی ہے۔۔" مراد نے عالیہان اور احان کی جانب دیکھ کر آنکھیں چھوٹی چھوٹی کی تھیں۔۔

"کیونکہ آج اس کا دن ہے۔۔" احان نے اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"بہت پیاری لگ رہی ہو دونوں۔۔" فلزا نے نظر اتارنے والے انداز میں کہا تھا۔۔

"جنت تم تو تمہارے ہونے والے شوہر کے دیے جوڑے میں بالکل پری لگ رہی ہو۔۔" فلزا نے مسکراتے ہوئے تھا۔۔

"ماننا پڑے گا ہمارے جیجو کی چوائس تو پیاری ہے۔۔" فرتاشیہ نے تنگ کرنے والے انداز میں کہا تھا۔۔

"یہ دیکھو یہ ہیں ہمارے جیجو۔۔" آئینہ نے موبائل میں ایک تصویر نکال کر جنت کے سامنے کی تھی لیکن جنت کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔

"جنت۔۔" آئینہ نے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔

"ہاں۔۔" جنت حوش میں آئی تھی۔۔

"میں کہہ رہی ہوں یہ دیکھو تمہاری ہونے والے شوہر۔۔ ابھی۔" آئینہ نے موبائل دوبارہ جنت کے سامنے کیا ہی تھا جب جنت نے بنا دیکھے اس کا موبائل سائٹ پر کر دیا۔۔

جنت کا دل اب بھی بس اورحان پر ہی اٹکا ہوا تھا۔

\*\*\*\*\*

نکاح کا وقت ہو چکا تھا شاہ حویلی کے سب لوگ خان حویلی میں آچکے تھے۔ دونوں نکاح خان حویلی میں رکھا گئے تھے۔

سب لوگ باہر کے لاؤنچ میں موجود تھے۔

مولوی صاحب نے شاہنواز صاحب سے نکاح پڑھانے کی اجازت مانگی تھی جس پر شاہنواز صاحب نے نکاح شروع کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔"

حفصہ خان ولد فراز خان آپکا نکاح براق شاہ ولد عباس شاہ سے ایک لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔" مولوی صاحب نے حفصہ سے سوال کیا تھا۔

"قبول ہے۔" حفصہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا فیصلہ اس کے حق میں کیسا ثابت ہوگا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔"

"قبول ہے۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔" مولوی صاحب نے آخری دفعہ سوال کیا۔

"جی قبول ہے۔۔" حفصہ کے ان تین الفاظوں نے براق شاہ کو اندر تک سکون فراہم کیا تھا۔۔ ایسا سکون جو اسے سترہ سالوں سے کبھی نہیں ملا تھا۔

"براق شاہ ولد عباس شاہ آپ کا نکاح حفصہ خان ولد فراز خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی صاحب نے اب براق سے سوال کیا تھا۔۔

"قبول ہے۔۔" (میرا وعدہ ہے حفصہ خان میں تمہاری ہمیشہ حفاظت کروں گا)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

"جی قبول ہے۔۔" (حفصہ خان میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا اور تمہارے سارے دکھ خود لے لوں گا)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی صاحب نے آخری دفعہ سوال کیا تھا۔۔

"دل و جان سے قبول ہے۔۔" براق کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی۔۔ براق کے اس انداز پر وہاں سب لڑکیوں نے شور کیا تھا۔۔

اب مولوی صاحب نے نکاح نامے کے پیپرز پہلے حفصہ کے سامنے رکھے تھے۔۔

نکاح نامے پر سائن کرتے وقت حفصہ کے ہاتھ کانپے تھے جب عمر نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تھا۔۔

اب مولوی صاحب نے وہی پیپرز براق کے سامنے رکھے تھے۔۔

نکاح نامے پر اپنے نام کے ساتھ حفصہ کا نام دیکھ کر براق کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔ وہ حفصہ خان تھی، وہ اس کی تہجد کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔۔ اسے براق شاہ نے ہر بارگاہ میں ہر دعا میں خدا سے رو رو کر مانگا تھا اور آج وہ پورے چار سال بعد اسے دے دی گئی تھی۔۔

"شکر الحمد للہ۔۔" نکاح نامے پر سائن کرتے وقت براق کے منہ سے ایک ہی الفاظ نکلا تھا۔۔

اب مولوی صاحب نے دوسرے نکاح کے لیے ولی خان سے اجازت مانگی تھی جب انھوں نے شروع کرنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"جنت خان ولد رحمان خان آپ کا نکاح سید اکبر ولد اکبر خان سے ایک لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔"

جنت اب بھی ایک گہری سوچ میں مبتلا تھی اس کے دل و دماغ میں صرف اور حان چل رہا تھا وہ اور حان کو سوچنے میں اتنی مگن تھی کہ اسے مولوی صاحب کے الفاظ سنائی نہیں دے رہے تھے۔۔

"جنت۔۔" عرشہ نے جنت کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"ہاں۔۔" جنت حوش میں آئی تھی۔۔

"جواب دو بچے۔۔" فراز صاحب نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

"جی قبول ہے۔۔" جنت کی آنکھ سے ایک آنسو بہا تھا۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

"قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی صاحب نے آخری دفعہ پوچھا تھا۔

"جی قبول ہے۔۔"

جنت نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو ایک ایسے شخص کے نام کر چکی تھی جسے نہ تو وہ جانتی تھی اور نہ ہی جنت نے اسے دیکھا تھا۔ اور اس سے جنت کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اسے جو شخص چاہیے تھا وہ تو اسے ملا نہیں۔ اور حان کو گئے آج چار سال ہو گئے تھے وہ اب تک واپس نہیں آیا تھا۔ جنت خان نے زندگی میں صرف ایک ہی شخص سے محبت کی تھی وہ تھا اور حان جس کا انتظار اس نے چار سال کیا تھا لیکن اس کا کچھ پتا نہیں تھا۔ لیکن آج وہ اپنا آپ ایک نامعلوم انسان کو سونپ چکی تھی۔

اب مولوی صاحب سید اکبر کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"سید اکبر ولد اکبر خان آپ کا نکاح جنت خان ولد رحمان خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

"قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔"

"قبول ہے۔۔"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔" مولوی صاحب نے سوال دہرایا۔

"قبول ہے.."

اب مولوی صاحب نے نکاح نامے کے پیپرز جنت کے سامنے رکھے تھے۔ جس پر جنت نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیا تھا۔

اب مولوی صاحب نے وہی پیپرز سید اکبر کی جانب بڑھائے تھے۔ اس نے ایک نظر اپنے نام کے ساتھ لکھے جنت کے نام کو دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں ایک چمک سے آئی تھی اس نے نکاح نامے پر سائن کر دیے تھے۔

"مبارک میری جان اتنی بڑی کامیابی کے لیے۔" عمر نے سامنے کھڑے انسان کو مبارکباد دی تھی۔  
"مبارک جگر۔ اتنے سال کیوں لگا دیے۔" مراد نے ایک زوردار مکہ سامنے کھڑے شخص کی کمر میں مارا تھا۔

"کچھ شرم کر لے آج تو بخش دے مجھے دلہا ہوں میں۔" اورحان نے گندا سامنہ بنایا تھا۔ جس پر ان دونوں کا قہقہہ گونجا تھا۔

اب سب لوگ انہیں مبارک باد دے رہے تھے۔

"مبارک ہو میری جان۔" احان شاہ نے براق کا ماتھا چوما تھا۔

"ارے مبارک!۔" عالیہان نے اسے گلے لگایا تھا۔

"دلہے صاحب بہت بہت مبارک ہو۔" زید نے اسے گلے لگایا تھا۔ سب سے ملنے کے بعد اب براق شاہ نے اپنے قدم پھولوں کی لڑیوں کی دوسری جانب بیٹھی حفصہ خان کی جانب بڑھائے تھے۔ لڑیوں



کو سائیڈ پر کر کے اب براق شاہ حفصہ خان کے سامنے کھڑا تھا۔۔ براق نے ایک نظر حفصہ کے اوپر اوڑھی لال چادر کو دیکھا تھا جس پر براق کی دلہن لکھا ہوا تھا۔۔

حفصہ ابھی بھی اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی جب براق نے اپنا ہاتھ حفصہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔ جسے حفصہ تھام کر کھڑی ہوئی تھی۔۔ وہاں نوجوانوں کا ایک شور نمایاں ہوا تھا۔۔

براق نے حفصہ کا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔۔ حفصہ نے نظریں اٹھا کر براق کو دیکھا تھا جو پہلے سے ہی اپنی شریک حیات کو دیکھنے میں مگن تھا۔۔ ان دونوں نے پہلی دفعہ ایک دوسرے کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔۔

"خوش آمدید براق شاہ کی زندگی میں۔۔" براق شاہ نے حفصہ خان کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔  
حفصہ خان کا چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔

سب لوگ جنت کو مبارکباد دے رہے تھے لیکن جنت کے دل میں درد کی ایک لہر تھی۔۔ سب لوگ بہت خوش تھے۔۔

ابھی جنت اپنی سوچوں میں ہی گم تھی جب اس کی جانب ایک ہاتھ بڑھا تھا۔۔ جنت نے بنا دیکھے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

جنت نے بھی گھونگھٹ اوڑھا ہوا تھا اس کے سر پر پہنی ہوئی لال چادر پر بھی سید کی دلہن لکھا ہوا تھا۔۔

سامنے کھڑے شخص نے جنت کا گھونگھٹ اٹھایا تھا لیکن جنت کی نظریں جھوکیں ہوئی ہی تھی۔۔

"نکاح مبارک زوجہ سید اورحان اکبر۔۔" قریب سے آئی اس آواز پر جنت نے حیرانی سے اپنے سامنے کھڑے اس انسان کو دیکھا تھا۔ یہ آواز تو جنت لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔

سامنے کھڑا انسان کوئی اور نہیں اورحان اکبر تھا جنت خان کی پہلی محبت۔۔۔ وہ آج پورے چار سالوں بعد واپس آیا تھا اپنا وعدہ پورے کرنے اپنی امانت واپس لینے۔۔ جنت کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہنے لگے تھے جب اورحان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

وہ آج پہلی بار اورحان کے سینے سے لگی تھی وہ بھی پورے حق سے۔۔ آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔ اس کے سینے سے لگ کر جنت کے سارے غم دور ہو گئے تھے۔۔

"لڑکی آرام سے نئے کپڑے ہیں میرے۔۔" اورحان نے بہت پیار سے جنت کے بال سہلائے تھے۔۔ اورحان کی بات پر سب نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔

"بندر تم میں تمیز نام کی کوئی چیز ہے کیا۔۔ تم ایک سال کا کہہ کر گئے تھے اور اب تم پورے چار سالوں بعد واپس آرہے ہو کوئی فون کال نہیں کوئی میسج نہیں کوئی خبر نہیں۔۔" جنت نے اپنے دل کی ساری بھرا اس نکالی تھی۔۔

"لڑکی سانس لے لو آرام سے یہی ہو میں۔۔" اورحان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

"تم بہت برے انسان ہو اورحان۔۔ مجھے تم سے نفرت ہے۔۔" جنت نے اپنے غصے کا اظہار کیا تھا۔۔

"لڑکی جس سے نفرت کرتے ہیں اس کا چار سال انتظار نہیں کرتے۔۔" اورحان نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

"جہاں تک مجھے پتہ ہے تو ایک دفعہ ایک مہمان انسان نے مجھے بتایا تھا کہ اورحان اکبر اس کی زندگی ہے۔۔" فلزا نے معصومیت سے جنت کی جانب دیکھا تھا جس پر جنت کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔

"ہاں میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ اس گھر میں ایک انسان ایسا ہے جو اورحان اکبر کو بہت پسند کرتا ہے۔۔" فرتاشیہ نے بھی ان سب کو دیکھا تھا لیکن اشارہ جنت ہی تھی۔۔

"اور وہ انسان مس جنت ہیں۔۔" آئینہ نے جنت کو کندھا مارا تھا۔۔

"ہاں تو۔۔ یہ میرا حق ہے زوجہ اورحان اکبر ہوں۔۔" جنت نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے اورحان کو دیکھا تھا۔۔

جنت کے اس طرح فخر سے کہنے پر سب لوگوں کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

"ویسے کیا آپ سب کو پتا تھا کہ سید اکبر اورحان اکبر ہی ہے۔۔" جنت نے ان سب کی جانب دیکھا تھا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

"میں نے تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی لیکن تم اورحان کی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ تم نے میرا موبائل ہی پیچھے کر دیا تھا۔۔" آئینہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ جس پر وہ سب ہنسنے لگے۔۔

"بندر تم زیادہ مسکراؤ مت۔۔" جنت نے منہ بنایا تھا۔۔

"لڑکی۔ مجازی خدا ہوں تمہارا۔۔ عزت سے بات کرو۔۔" اورحان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔

جنت نے اورحان کو زبان دکھائی تھی جس پر سب مسکرائے تھے۔۔ آج وہاں سب لوگ بہت خوش تھے۔۔

"ہیلو۔۔" ابھی وہ سب مسکرا ہی رہے تھے جب اورحان کو اپنے پیچھے سے ایک آواز آئی تھی۔۔ اورحان نے اپنے پیچھے کھڑی اس ننھی سی شہزادی کو دیکھا تھا جو بہت خوبصورت تھی بلکل اپنے ماں باپ کی طرح۔۔ اورحان نے اسے اٹھایا تھا۔۔

"آپ کون ہیں۔۔" ہیزل نے اب سوال کیا تھا۔۔

"یہ آپ کی کیا لگتی ہیں۔۔" اورحان نے جنت کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

"خالا ہیں۔۔" ہیزل جنت کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔

"تو میں آپ کا خالو ہوں۔۔" اورحان نے ہیزل کا گال چوما تھا۔۔

"اوووو۔۔" ہیزل نے ایک ادا سے کہا تھا جس پر سب مسکرائے تھے۔۔

"آپ کون ہیں۔۔" اب اورحان نے ہیزل سے سوال کیا تھا۔۔

"سردار کی بیٹی۔۔" ہیزل نے بہت فخر سے بتایا تھا جس پر سب نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔

"اوو سردار کی بیٹی۔۔" اورحان نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔

"آپ کا نام کیا ہے۔۔" اس کی باتیں اورحان کو پسند آئیں تھیں۔۔ وہ ایسی ہی تھی۔۔

"ہیزل آنکھوں کا نور۔۔" اس نے بہت پیار سے اپنے نام کا مطلب بھی بتایا تھا۔۔

"خالو اب آپ ہمارے ساتھ رہیں گے۔۔" ہیزل کی بات پر اورحان نے ہاں میں سر ہلایا تھا جب ہیزل نے پیار سے اورحان کا گال کھینچا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

شاہ حویلی کے سب لوگ حویلی واپس آچکے تھے۔

ابھی وہ سب لوگ لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے جب عرشہ ان سب کے لیے چائے بنا کر لائی تھی۔

"ارے واہ بھابھی آپ نے کہاں سی سیکھی چائے بنانا۔۔۔" براق کو حیرت ہوئی تھی۔

"دیکھ لو بس سیکھ لی۔۔۔" عرشہ احان اور براق کے درمیان رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔

"انہوں نے شیف سے سیکھی ہے۔۔۔" مریم نے خوفناک انداز میں کہا تھا۔

"کہی اس شیف کا نام بیوقوف سردار تو نہیں۔۔۔" براق کی بات پر عرشہ کھل کر ہنسی تھی۔

"آؤئے سردار ہوں میں۔۔۔" احان نے فخریہ انداز میں کہا تھا۔

"اور میری بھابھی سردارنی۔۔۔" مراد نے بھی اسی انداز میں کہا تھا جس پر سب کھل کر ہنسنے لگے۔

"احان تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہو۔۔۔" عالیہان نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

"جانے دیں انہیں میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔ اور مراد اب تمہاری آواز نہ آئے۔۔۔" حوریہ نے احان

کی طرف داری کرتے ہوئے مراد کو حکم دیا تھا۔

"اور کوئی حکم جانان۔۔۔" مراد کا لہجہ شہد کی طرح میٹھا تھا۔

مراد کے اس انداز پر جہاں سب لوگوں کا تہقہہ گونجا تھا وہی حوریہ کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا۔

"ارے تم سب اتنا نہ ہنسو میری جانان کو شرم آرہی ہے۔۔" مراد نے معصومیت سے کہا تھا جس پر سب لوگوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"مراد دد۔۔۔" حوریہ نے مراد کو آنکھیں دکھائی تھیں۔۔

"جی جانان۔۔" مراد ہنستے ہوئے اپنی جگہ سے بھاگا تھا جب حوریہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔ وہاں بیٹھے سب لوگ ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا تم ٹھیک ہونا۔" زید کو آئینہ کی طبیعت خراب سی لگ رہی تھی۔۔

"نہیں میرا دل عجیب سا ہو رہا ہے مجھے چکر آرہے ہیں۔۔" آئینہ کی طبیعت صبح سے خراب ہو رہی تھی۔۔

"چلو۔۔" زید نے آئینہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔

"لیکن کہاں۔۔" آئینہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں تمہاری طبیعت صبح سے خراب ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔"

"لیکن زید رات ہو گئی ہے ہم صبح چلے جائے گے۔۔" آئینہ نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا جہاں رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔

"آئینہ تمہارے معاملے میں میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔" زید نے ڈریسنگ ٹیبل سے کیز اٹھائیں تھیں۔۔

\*\*\*\*\*

آج براق اور اورحان دونوں کی مہندی تھی۔۔ دونوں جوڑوں کی مہندی خان حویلی میں ہی رکھی گئی تھی سب لوگ آنا شروع ہو گئے تھے۔۔ ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔۔

وہ دونوں سفید کاٹن کا سوٹ پہنے بال جیل سے سیٹ کیے بالکل شہزادے لگ رہے تھے وہ دونوں اس وقت اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے جب ان کی نظر سامنے سے آتی حفصہ اور جنت پر پڑیں۔۔

وہ دونوں پیلے کلر کا جوڑا پہنے جس کی شرٹ گھٹنوں تک تھی اور نیچے پلازو تھا۔۔ جس کے نیچے کھوسے پہنے ہوئے تھے۔۔ بال کھلے ہوئے تھے۔۔ کانوں میں پیلے کلر کے پھولوں کے جھوکے پہنے ہاتھوں میں بھی پیلے کلر کے گجرے پہنے وہ دونوں نظر لگنے کی حد تک خوبصورت لگ رہیں تھیں۔۔

اورحان اور براق اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔ ان دونوں نے اپنے ہاتھ جنت اور حفصہ کی جانب بڑھائے تھے جسے ان دونوں نے تھام لیا تھا۔۔

اب جنت اورحان کے ساتھ جبکہ حفصہ براق کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔۔ رسمیں شروع ہو چکی تھیں۔۔ سب لوگ رسمیں کر رہے تھے۔۔

\*\*\*\*\*



احان فون پر کسی سے بات کر رہا تھا جب اس کی نظر سامنے سے آتی عرشہ پر پڑی۔۔ جس کے ہاتھ میں مہندی کے دو پیالے تھے۔۔

احان کی نظر جب اس کی ہیل پر پڑی تو احان اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔" احان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ عرشہ رکی تھی۔۔

"کیا کر رہے ہو۔۔" احان گھنٹوں کے بل بیٹھا تھا۔۔

"احان سب لوگ دیکھ رہے ہیں میں کر لوں گی۔۔" احان عرشہ کی ہیل کی اسٹریپ باندھ رہا تھا۔۔ وہاں موجود گاؤں کے سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے سوائے اپنے بیوی کے۔۔" احان اب کھڑا ہوا تھا۔۔

احان کی بات پر عرشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

وہ احان شاہ تھا۔۔ اس گاؤں کا سردار۔۔ اسے آج تک کسی نے جھکتے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن آج اسے اس کی بیوی کی ہیل کی اسٹریپ باندھتے ہوئے پورے گاؤں نے دیکھ تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"لڑکی ادھر آؤ تم زرا۔۔" فرتاشیہ اسٹیج کے سامنے سے گزر رہی تھی جب اسماعیل نے اسے اشارہ سے اپنی جانب بلائی تھا۔۔

"بولو۔۔" فرتاشیہ اسٹیج پر آئی تھی سب نوجوان وہی موجود تھے۔۔

"یہ تم اتنا تیار کس خوشی میں ہوئی ہو۔" اسماعیل نے آبرو اچکائے تھے۔

"کیونکہ میری مہندی ہے اسی لیے۔" فرتاشیہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

"کیا واقعی۔۔ ویسے بھی مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے دوبارہ شادی کرنے میں۔" اسماعیل کی بات پر جہاں سب ہنسے تھے وہی فرتاشیہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"تمہیں تو میں بعد میں بتاتی ہوں۔" فرتاشیہ دھمکی دیتے ہوئے اسٹیج سے اتری تھی۔

"شوق سے۔" اسماعیل کو فرتاشیہ کو تنگ کرنے میں مزا آتا تھا۔

فرتاشیہ کو اپنے پیچھے سے قہقہوں کی آواز آئی تھی جس پر وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

"ویسے پیارے لگ رہے ہو تم۔" جنت نے اورحان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اٹلی میں بھی سب لڑکیاں مجھے یہی کہتی تھیں تم کچھ نیو بولو۔" اورحان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"تم بندر لگ رہے ہو۔" جنت نے چڑ کر کہا تھا۔

"اور تم میری بندریہ۔" اورحان نے جنت کو کندھا مارا تھا۔

جنت ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائی تھی۔

\*\*\*\*\*

"بہت خوبصورت لگ رہیں ہیں آپ۔۔" حفصہ جو لوگوں کو دیکھ رہی تھی اپنے برابر سے آئی براق کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔

"شکریہ تعریف کے لیے۔۔" حفصہ مسکرائی تھی۔۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں اپنی بیوی کی تعریف کرنا میرا فرض ہے۔۔" براق مسکرایا تھا۔۔

براق کا بیوی کہنا حفصہ کو اچھا لگا تھا حفصہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

ویسے تو سب نے آج حفصہ کی تعریف کی تھی لیکن براق کا تعریف کرنے کا انداز الگ ہی تھا۔۔ سب لوگوں کا تعریف کرنا ایک جگہ اور براق کا تعریف کرنا ایک جگہ۔۔

\*\*\*\*\*

مراد کال پر کسی سے بات کر رہا تھا جب حوریہ اس کی جانب بڑھی تھی لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ایک لڑکی مراد کی جانب بڑھی تھی۔۔

"ایسکیوز می۔۔" اس لڑکی نے مراد کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔

"جی۔۔" مراد کے چہرے پر ایک سنجیدگی سی تھی۔۔

"آپ کا نام کیا ہے۔۔" سامنے کھڑی لڑکی کے سوال نے حوریہ کو جلا کر رکھ دیا تھا اس کے سوال پر حوریہ کا دل چاہا کہ وہ اس کو گولیوں سے اڑا دے۔۔

"میرا نام مراد شاہ ہے اور یہ زوجہ مراد شاہ ہیں۔۔" مراد نے بہت فخر سے اپنے پاس کھڑی حوریہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

"کیا آپ دونوں کی شادی ہو چکی ہے۔۔" اس لڑکی کو صدمہ سا لگا تھا۔۔

"جی ہاں ہو چکی ہے وہ بھی پسند کی میرے بچپن کی محبت ہیں یہ۔۔ اور کوئی سوال۔۔" اور پھر اپنی بیوی کو اہمیت دینا کوئی مراد شاہ سے سیکھے۔۔

اس لڑکی نے ایک نظر حوریہ کو دیکھا تھا جس پر حوریہ نے ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کیے تھے وہ لڑکی پیر پٹکتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

"زوجہ مراد شاہ۔۔" اس کے جاتے ہی حوریہ نے مراد کے الفاظ دہرائے تھے جس پر وہ دونوں کھل کر ہنسنے لگے۔۔

\*\*\*\*\*

"کہاں جا رہے ہو زید۔۔" رات کے بارہ بج رہے تھے جب زید کو کچھ یاد آیا تھا۔۔

"میری جان تمھاری رپورٹس آنی تھی آج وہی لینے جا رہا ہو مصروفیات میں یاد ہی نہیں رہا۔" زید نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

"کل لے لینا بہت رات ہو گئی ہے۔۔" آئینہ نے زید کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

"میری جان میں پندرہ منت میں واپس آجاؤں گا تم آرام کرو۔۔" زید نے آئینہ کا ماتھا چوما تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"عمر۔۔" عمر کال پر کسی سے بات کر رہا تھا جب فلزا نے اسے پیچھے سے ہگ کیا تھا۔۔

"جی جی۔۔ میں آپ سے کل بات کرتا ہوں۔۔" عمر نے کال کٹ کر دی تھی کیونکہ فلزا خان عمر کے لیے سب سے زیادہ ضروری تھی۔۔

"کیا ہوا ہے فلزا۔۔" عمر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"چائے۔۔" فلزا نے معصومیت سے اس کا بازو تھاما تھا۔۔ جس پر عمر مسکرایا تھا۔۔

"جو حکم۔۔" عمر کی بات پر فلزا مسکرائے تھی وہ جانتی تھی عمر اسے کبھی منع نہیں کرے گا۔۔ فلزا کو اب عادت ہو گئی تھی عمر کے ہاتھ کے چائے پینے کی اب وہ رات کو جب تک عمر کے ہاتھ کے چائے نہیں پیتی تھی اسے نیند نہیں آتی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے قلبم۔۔" مریم بیڈ سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔ جب عالیہان اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

"حمزہ لالا یاد آرہے ہیں۔۔" مریم نے عالیہان کے سینے پر سر رکھا تھا۔۔

"قلبم سب صحیح ہو جائے گا۔۔" عالیہان نے اس کا بال سہلائے تھے۔۔

"پانچ سال ہو گئے ہیں انھیں گئے۔۔ پتہ نہیں وہ کیسے ہونگے کہاں ہونگے۔۔ کاش یہ سب انھیں معاف کر دیں۔۔" مریم کو حمزہ بھی اتنا ہی عزیز تھا جتنا عزیز اسے زید تھا۔۔

"اللہ بہتر کرے گا تم زیادہ ٹینشن نہ ہو۔۔" عالیہاں نے مریم کا سر چوما تھا۔۔

\*\*\*\*\*

آئینہ کب سے کمرے میں چکر لگا رہی تھی کیونکہ زید کو گئے آدھا گھنٹا ہو گیا تھا۔۔

زید ہاتھوں میں ریپورٹس لیے کمرے میں داخل ہوا تھا چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے تم نے اتنی دیر کیوں لگائی اور تم اتنے پریشان کیوں ہو۔۔" آئینہ کو پریشانی ہو رہی تھی۔۔

زید نے ریپورٹس آئینہ کی جانب بڑھائیں تھیں جنھیں آئینہ نے تھام لیا تھا۔۔

آئینہ نے ریپورٹس کھولیں تھیں۔۔ جیسے جیسے وہ ریپورٹس پڑھ رہی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے

پھیل رہیں تھیں۔۔ اس نے زید کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا سچ میں۔۔" آئینہ کو لگ رہا تھا کہ اس نے کچھ غلط دیکھا ہے۔۔

"سچ میں۔۔" زید نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔۔

آئینہ ہنستے ہوئے زید کے گلے لگی تھی۔۔

"میں ماں بننے والی ہوں۔۔ سچ میں۔۔" آئینہ دوبارہ زید کے گلے لگی تھی۔۔ آئینہ اور زید کی خوشی کا

کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔ وہ اس وقت خود کو دنیا کا سب سے خوش انسان محسوس کر رہے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

آج وہ دن آچکا تھا جس کا سب لوگوں کو بے صبری سے انتظار تھا۔ آج حفصہ اور جنت کی رخصتی تھی۔

دونوں کی رخصتی حال میں رکھی گئی تھی۔

براق اور اورحان دونوں بلیک کلر کی شیروانی پہنے بال جیل سے سیٹ کیے آنکھوں میں چمک لیے چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ دونوں اس وقت اسٹیج پر موجود تھے۔

براق احان سے بات کر رہا تھا جب اس کی نظر سامنے سے آتی عرشہ اور حوریہ کے ساتھ آتی حفصہ پر پڑی۔

حفصہ مہرون کلر کا لہنگا پہنے دوپٹہ سر پر کیے گولڈن کلر کی جیولری پہنے میک آپ کیے وہ کوئی حور معلوم ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی براق کی جانب بڑھ رہی تھی۔

حفصہ کے زمین پر رکھے ایک ایک قدم براق کو اپنے دل کی سلطنت پر رکھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ براق اپنی جگہ سے اٹھ کر اسٹیج سے نیچے کی جانب اترتا تھا۔

براق نے اپنا سیدھا ہاتھ حفصہ کی جانب بڑھایا تھا جسے حفصہ نے تھام لیا تھا۔ براق نے ایک ہاتھ سے حفصہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسکا لہنگا اٹھائے اسٹیج کے اوپر بڑھا تھا۔

"کیا کر رہے ہو۔۔" براق کو اپنے قدموں میں بیٹھتے دیکھ حفصہ نے فوراً کہا تھا۔



"میری بیوی کا لہنگا خراب تھا بس وہی سیٹ کر رہا ہوں۔۔" براق حفصہ کا لہنگا صحیح کر رہا تھا جو زمین پر ایک ہی جگہ جمع ہوا تھا۔۔

"سب دیکھ رہیں ہیں رہنے دو۔۔" حفصہ نے لوگوں کی جانب دیکھا تھا جہاں کئی لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

"مجھے پرواہ نہیں ہے لوگوں کی مجھے صرف آپ سے مطلب ہے۔۔" براق کھڑا ہوا تھا اور اب وہ صوفے پر حفصہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

"لیکن لوگ کیا سوچیں گیں۔۔" حفصہ کو پریشانی سی ہوئی تھی۔۔

"لوگوں کی جہاں تک سوچ ہوتی ہے وہ وہی تک سوچتے ہیں اور دوسری بات آپ میری بیوی ہیں اور مجھے کوئی شرم نہیں آتی آپ کے قدموں میں بیٹھ کر آپ کا لہنگا صحیح کرنے میں۔۔" براق نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

حفصہ کو ایک سیکنڈ کے لیے اپنی زندگی خواب سی محسوس ہو رہی تھی ایک وہ شخص تھا جو اسے اپنے قدموں میں رکھتا تھا اسے ہر تکلیف دیتا تھا اور ایک یہ شخص تھا جو اس کے قدموں میں بیٹھنے کو تیار تھا جو اس کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خیال رکھتا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"خوش آمدید میری دلہن۔۔" اور حان نے اپنا ہاتھ جنت کی جانب بڑھایا تھا۔۔

"شکریہ میرے دلہے۔۔" جنت نے مسکراتے ہوئے اور حان کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

جنت کو اسٹیج پر بیٹھانے کے بعد اب اورحان بھی اس کے برابر بیٹھ گیا تھا۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔" جنت نے اورحان کی جانب دیکھا تھا۔

"بلکل میری۔۔" اورحان نے جنت کے چہرے کو بہت پیار سے دیکھا تھا۔

"تم بھی پیارے ہو گئے ہو۔۔" جنت نے اورحان کو دیکھتے ہوئے کہا جو آج واقعی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"میں تو پہلے بھی تھا تم نے ہی آج غور کیا ہے۔۔" اورحان نے اپنا کالر جھٹکا تھا۔

"غور تو میں نے چار سال پہلے ہی کر لیا تھا۔۔" جنت نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"اہاں۔۔ لڑکی چھپی رستم۔۔" اورحان نے جنت کو کندھا مارا تھا۔

"تنگ نہ کرو۔۔" جنت نے ہنستے ہوئے اپنا چہرا جھکا لیا تھا۔

\*\*\*\*\*

رخصتی کا وقت ہو چکا تھا۔ سب لوگ رخصتی کے لیے تیار ہو چکے تھے۔ حفصہ فراز صاحب کے سینے سے لگی تو روتی ہی رہی تھی۔

"ارے بچے اس میں رونے والی کون سی بات ہے یہ تو خوشی کی بات ہے۔۔" فراز صاحب نے حفصہ کے سر پر بوسہ دیا تھا۔

سب سے ملنے کے بعد اب وہ عمر سے مل رہی تھی۔

"ویسے یہ بہت غلط بات ہے رونہ تو براق کو چاہیے۔۔" عمر کہاں سدھرنے والوں میں سے تھا۔۔

"صحیح کہتی ہے فلزا تم ہو ہی بندر۔۔" حفصہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ارے شکریہ اسی لیے تو یہ نام مجھے بہت اچھا لگتا ہے کیونکہ میری پیاری سی بیوی نے دیا ہے نا۔" عمر نے مسکراتے ہوئے فلزا کی جانب دیکھا تھا جبکہ عمر کے اس انداز پر سب نے اپنی ہنسی چوپائی تھی۔۔

"بیٹا اپنا خیال تو رکھ لو گی نا۔" فراز صاحب نے حفصہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میں رکھ لوں گا۔" براق نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ وہاں کھڑے سب لڑکیوں کو حفصہ کی قسمت پر رشک ہو رہا تھا۔۔

"فکر نہ کریں ان کی آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں آئے گا جب تک زندہ ہو شہزادی بنا کر رکھوں گا۔" براق نے فراز صاحب کو گلے لگایا تھا۔۔

سب کو خدا حافظ کرنے کے بعد اب براق نے کار کا دروازہ کھولا تھا۔ حفصہ کو کار میں بیٹھانے کے بعد اب اس نے کار کا دروازہ بند کیا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔۔

جنت عرشہ لوگوں سے ملنے کے بعد اب شاہنواز صاحب کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔

"بچے رونا بند کرو اگر تم ایسے ہی روتی رہی تو میں نے تمہیں رخصت نہیں کرنا۔" شاہنواز صاحب کو مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"جنت رونا بند کرو لڑکی ورنہ میرا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔" اور حان نے معصومیت سے کہا تھا سب لوگوں کھل کر ہنسنے لگے۔ اور حان کی بات پر جنت بھی بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔ جنت کو کار میں بیٹھانے کے بعد اور حان نے بھی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

ان کی کار شاہ حویلی کے سامنے جا کر رکی تھی۔۔

براق نے کار کا دروازہ کھولا تھا۔ اور اپنا ہاتھ حفصہ کی جانب بڑھایا تھا جسے تھام کر حفصہ کار سے نیچے اتری تھی۔۔

ابھی وہ دونوں حویلی کے دروازے کی جانب بڑھے ہی تھے جب ان دونوں پر گلاب کے پھولوں کی بارش ہوئی تھی۔

"خوش آمدید بھابھی۔۔" احان مراد اور عالیہان نے بہت پیار سے کہا تھا۔۔

"شکریہ لیکن اس کی کیا ضرورت تھی۔۔" حفصہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"ضرورت تھی کیونکہ براق صاحب ہمارے لاڈلے شاہ ہیں تو آپ ہماری لاڈلی بھابھی ہوئیں نا۔" مریم نے گلاب کے پھولوں کا ایک گلدستہ حفصہ کو تھماتے ہوئے کہا۔۔

ان سب کی اتنی محبت دیکھ کر حفصہ کی آنکھیں نم ہوئیں تھی۔۔

"ارے بھابھی آپ نے رونا نہیں ہے بھائی کو رولانا ہے۔۔" حوریہ نے حفصہ کا گال کھینچا تھا جس پر سب ہنسے تھے۔۔

"چلیں شاہ حویلی کی لاڈلی بہو آئیں آپ کو آپ کا روم دیکھاتی ہوں۔۔" عرشہ نے مسکراتے ہوئے ایک جانب سے حفصہ کا لہنگا تھاما تھا جب کہ دوسری جانب سے مریم نے تھاما ہوا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

اورحان کی کار خان حویلی کے سامنے رکی تھی۔۔ اورحان نے دروازہ کھولا تھا۔۔ جنت اورحان کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔

وہ دونوں خان حویلی کے اندر بڑھے تھے جب پٹاخوں سے ان کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔۔ جنت نے آسمان کی جانب دیکھا تھا جہاں پٹاخوں سے ویلکم لکھا گیا تھا۔۔ جسے دیکھ کر جنت کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔

"چلیں آجائیں۔۔" جنت نے حویلی کے اندر قدم رکھا تھا۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔" آئینہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔" اورحان نے اسے دیکھا تھا۔۔

"لڑکے نظر اتارنے دو مجھے اپنی بھابھی کی۔۔" آئینہ نے ان دونوں کے سر سے پیسے گھومائے تھے۔۔

"یہ صدقہ دے دینا۔۔" آئینہ نے پاس کھڑی ملازمہ کو وہ پیسے دیے تھے۔۔

"اور حان چلو ہم چلتے ہیں۔۔" زید نے اور حان کے گلے میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔

"لیکن مجھے باہر نہیں اندر جانا ہے۔۔" احان نے جنت کی جانب دیکھا تھا۔۔

"جگر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔"

\*\*\*\*\*

یہ مناظر ایک کمرے کے ہیں جہاں حفصہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔ کمرے میں ہر طرف گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔ وہ کمرہ بہت خوبصورت تھا۔۔ ایک جانب بیڈ تھا جس کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل تھا جس پر مختلف قسم کے مہنگے پرفیومز تھے۔۔ دوسری جانب وال پر براق شاہ کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔ وہ تصویر اس کی کینیڈا کی تھی۔۔ وہ اس کمرے کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی کمرے میں ہر چیز مہنگی سے مہنگی ترین تھی۔۔ وہ ابھی کمرہ دیکھ ہی رہی تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔ براق ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ اپنے قدم اٹھاتا وہ حفصہ کے پاس آیا تھا۔۔ وہ حفصہ کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔ حفصہ کے دل میں ڈر سا تھا۔۔

"ماشاء اللہ۔۔" براق نے حفصہ کا گھونگھٹ اٹھایا تھا اور جو پہلا الفاظ براق سے منہ سے نکلا تھا اسے دیکھ کر حفصہ کو حیرانی ہوئی تھی۔۔

براق بہت غور سے حفصہ کے چہرے کے نقش حفظ کر رہا تھا۔۔ وہ اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی معجزہ ہو اور وہ معجزہ ہی تو تھی جو اسے اتنی آزمائشوں کے بعد ملی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔" براق کو مسلسل اپنی جانب پیار بھری نظروں سے دیکھ حفصہ کنفیوز ہوئی تھی۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔۔" براق کی نظر اب بھی حفصہ پر ہی تھی۔۔

"شکریہ۔۔" حفصہ کے چہرے پر مختلف قسم کے رنگ نمایاں ہوئے تھے جو براق دیکھ چکا تھا۔۔

"یہ منہ دکھائی۔۔" براق نے مہرون کلر کا ایک بوکس حفصہ کی جانب بڑھایا تھا جسے حفصہ نے تھام لیا تھا۔۔

"کھولیں۔۔" براق نے مہرون بوکس کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

حفصہ نے وہ بوکس کھولا تھا۔۔

اس بوکس میں ایک خوبصورت سا سفید کلر کا ہار تھا۔۔ وہ بہت چمکدار تھا موتیوں سے بھرا وہ ہار ڈائمنڈ کا تھا وہ کوئی معمولی ہار نہیں تھا۔۔

"یہ تو۔۔" حفصہ نے براق کی جانب حیرانی سے دیکھا تھا کیونکہ وہ کوئی معمولی ہار نہیں تھا وہ وہی ہار تھا جو حفصہ خان کو چار سال پہلے پسند آیا تھا۔۔

"ہاں یہ وہی ہے۔۔" براق نے بہت پرسکونی سے کہا تھا۔۔

"لیکن یہ اتنا مہنگا۔۔" حفصہ کو حیرانی ہوئی تھی۔۔ وہ ہار کوئی معمولی نہیں تھا اسے دیکھ کر کوئی بھی

انسان بہت آسانی سے بتا سکتا تھا کہ یہ کتنا مہنگا ہے۔۔ چار سالوں میں وہ ایک ہی ہار بنایا گیا تھا آج تک اس کی کوئی کاپی نہیں بنی تھی۔

"نہیں یہ مہنگا نہیں ہے لیکن ہاں جب آپ اسے پہنے گئیں تو یہ قیمتی ضرور ہو جائے گا۔" براق مسکرایا تھا۔۔



حفصہ صدمے سے براق کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ہاں مجھے پتہ ہے کہ آپ سوچ رہی ہیں کہ یہ تو چار سال پرانی بات ہے تو مسس براق میں آپ کو بتا دوں مجھے آپ سے متعلق ہر بات حفظ ہے۔۔" براق کے فخریہ انداز سے واضح تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔۔

\*\*\*\*\*

اورحان ابھی ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"اسلام و علیکم۔۔" اورحان اچھل کر بیڈ پر بیٹھا تھا۔

"بندر آرام سے۔۔" گھونگھٹ کے اندر سے جنت کی آواز آئی تھی۔

"لڑکی خبردار جو تم نے ایک اور دفعہ مجھے ابھی بندر کہا تمہارا مجازی خدا ہوں۔۔" اورحان نے اپنا کولر صحیح کیا تھا۔

"ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ بولوں گی۔۔" جنت نے اپنا گھونگھٹ اٹھایا تھا۔

"مفت میں ہیرا مل جائے جائے نا تو یہی ہوتا ہے۔۔" اورحان نے افسوس والے انداز میں کہا تھا۔

"ایک سیکنڈ تم خود کو ہیرا کہہ رہے ہو۔۔" جنت نے ایک سیکنڈ سوچنے کے بعد اچانک کہا۔

"ایسا میں نہیں اٹلی کی ساری لڑکیاں کہتی ہیں۔۔" اورحان نے شوخی انداز میں کہا تھا۔

"وہ ساری لڑکیاں آندھی ہیں۔ اور خبردار جو تم نے اپنی زبان سے ایک بھی چوڑیل کا نام لیا۔" جنت نے اورحان کا کالر پکڑا تھا۔

"ارے میری زوجہ زبان پر کون ہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے دل پر تو آپ کی ہی حکومت ہے نا۔" اورحان نے مسکراتے ہوئے بہت پیار سے کہا تھا۔

اورحان کے اس انداز پر جنت کے گال سرخ ہوئے تھے۔

"آئے ہوئے لڑکی تم بلش کر رہی ہو آہاں۔" اورحان نے جنت کا گال کھینچا تھا۔

"میری منہ دکھائی۔" جنت کو کچھ یاد آیا تھا۔

"کون سی منہ دکھائی یہ منہ تو میں نے اتنی دفعہ دیکھا ہے۔" اورحان کا انداز تنگ کرنے والا تھا۔

"اورحان مجھے منہ دکھائی چاہیے۔" جنت نے منہ بنایا تھا۔

"تمہیں میں مل گیا یہ کافی نہیں ہے کیا۔" اورحان نے معصومیت سے کہا تھا۔

"یہ لو لڑکی ایسے منہ بناؤ گی تو اورحان اکبر تمہیں خوشی خوشی اپنی جان بھی دے دے گا۔" اورحان

نے ایک لال کلر کا خوبصورت سا بوکس جنت کو تھامایا تھا۔

جنت نے اسے کھولا تھا۔

"یہ کتنا خوبصورت ہے۔" جنت نے اس خوبصورت سے پینڈنٹ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو بہت ہی قیمتی

لگ رہا تھا جس کے اندر زوجہ اورحان لکھا ہوا تھا۔

"خوبصورت تو ہو گا نہ میرے خون سے جو لکھا گیا ہے۔۔" اورحان نے جنت کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"کیا۔۔" جنت کو تو صدمہ لگا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے اس میں حیرت والی کون سی بات ہے۔۔" اورحان نے جنت کے صدمے والے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

"تم پاگل ہو کیا تم نے یہ اپنے خون سے۔۔ اورحان ایسا کون کرتا ہے۔۔" جنت نے ایک نظر پینڈنٹ کو دیکھا پھر اورحان کو۔۔

"لڑکی میری خون کی ایک ایک بوند پر صرف تمہارا حق ہے۔۔" اورحان نے ایک ایک الفاظ جنت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تمہیں پسند آیا۔۔" اورحان نے جنت کی جانب دیکھا تھا جو بہت حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔  
"بہت خوبصورت ہے اور قیمتی بھی۔۔ شکریہ مجھے اتنی اہمیت اور محبت دینے کے لیے۔۔" جنت اورحان کے سینے سے لگی تھی۔۔

"لڑکی اگر تم ایسے ہی شکریہ ادا کروں گی میرا تو میں تمہیں ایسے ہزاروں پینڈنٹ لا کر دے سکتا ہو۔۔" اورحان کی بات پر جنت کھل کر ہنسی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

## چند روز بعد

براق ابھی اپنے آفس میں بیٹھا ایک پشینٹ کی فائل دیکھ رہا تھا جب باہر سے ایک لڑکی نے دروازے پر نوک کیا تھا۔

"آجائیں۔۔" براق کی اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"سر باہر دو لوگ آئے ہیں اپنی بیٹی کے ساتھ وہ کہہ رہے ہیں کہ انھیں آپ نے بلایا ہے۔۔" سامنے کھڑی لڑکی نے سارا معاملہ بتایا تھا۔

"جی بھیج دیں انھیں اندر۔۔" براق کو کچھ دنوں پہلے ہی حذیفہ کی کال آئی تھی۔۔ حذیفہ براق کا قریبی دوست تھا دونوں نے ساتھ میں ہی کینیڈا سے ڈاکٹر کی پڑھائی مکمل کی تھی۔۔ دروازے پر نوک ہوا تھا جب براق نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی تھی۔

براق کی نظریں اب بھی فائل پر تھیں۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔" سامنے سے آئی اس آواز پر براق نے اوپر دیکھا تھا یہ آواز تو وہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔" براق نے سامنے کھڑے شخص کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ حمزہ خان تھا۔۔ حمزہ براق کو جانتا تھا حمزہ نے بہت غور سے براق کو دیکھا تھا۔

"بیٹھ جائیں۔۔" براق نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ڈاکٹر ہماری بیٹی صحیح ہو جائے گی نہ۔۔" تانیہ نے بہت امید سے پوچھا تھا جبکہ حمزہ سر جھکائے بیٹھا تھا حمزہ کی ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ بول سکے۔۔

"جی لیکن ان کی جلد سرجری کرنی ہوگی۔۔" براق نے تانیہ کو جیسے آنے والے طوفان کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔۔

"ڈاکٹر نے کہا تھا کہ آپ ہمارے کیس لے لیں گے۔۔ ہم بہت امید سے آپ کے پاس آئے ہیں۔۔ آپ کریں گے نہ ہماری بچی کی سرجری۔" تانیہ نے بہت امید سے براق کو دیکھا تھا اس وقت براق تانیہ کو ایک فرشتہ لگ رہا تھا۔۔

"مجھے ٹائم دیں میں کل تک آپ کو بتاتا ہوں۔۔" براق نے ایک نظر تانیہ کو دیکھا تھا اور پھر حمزہ کو۔۔

حمزہ نے گہری سانس لی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ دوبارہ سانس نہیں لے سکے گا۔ حمزہ کی ساری امیدیں زمین کے نیچے دفن ہو گئیں تھیں۔۔ تانیہ کے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ تھا۔۔

وہ دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔۔ براق نے ایک نظر ہانیہ کو دیکھا تھا جو چار سال کی ایک خوبصورت سی پری تھی۔۔ وہ براق کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔ وہ ننھی سے جان تو جانتی بھی نہیں تھی کہ اس کا وقت بہت کم ہے۔۔

ان کے جانے کے بعد براق نے اپنی کرسی سے سر لگایا تھا وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا۔ براق نے آنکھیں موندیں تھیں اس کی آنکھوں کے سامنے ہانیہ کا مسکراتا ہوا چہرہ لہرایا تھا۔ جس کی آنکھیں اور صورت عمر سے ملتی تھی۔

\*\*\*\*\*

"میں اندر آجاؤں۔۔" عمر کمرے کے دروازے پر کھڑا اجازت مانگ رہا تھا۔

"شہزادے تمہیں کب سے اجازت مانگے کی ضرورت پر گئی آجاؤ۔۔" ولی خان مسکرائے تھے۔۔ اگر زید خان ولی خان کی جان تھا تو عمر خان ولی خان کا دل تھا۔

عمر ولی خان کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔ عمر نے ولی خان کی جھولی میں سر رکھا تھا۔

"کیا ہوا داجی کی جان۔۔" داجی نے عمر کو کبھی بھی اتنا اداس نہیں دیکھا تھا۔

"خون کے رشتے بھلانا انسان کے لیے اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے۔۔" عمر کی آنکھوں کے سامنے حمزہ کا روتا ہوا چہرہ لہرایا تھا۔

"کیونکہ وہ رشتے خدا نے بنائے ہوتے ہیں انھیں انسان چاہ کر بھی نہیں بھولا سکتا اور نہ ہی ختم کر سکتا ہے۔۔" داجی نے عمر کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"داجی حمزہ لالا بہت تکلیف میں ہیں۔۔ ان سے ہمارا خون کا رشتہ ہے نا انھیں واپس گھر لے آئیں وہ اتنے برے نہیں ہیں حفصہ کے ساتھ وہ سب انھوں نے غصے میں کیا تھا وہ میرے لالا ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔۔" عمر نے ایک ہی سانس میں سب کہا تھا۔

"تمہیں کس نے کہا وہ تکلیف میں ہے۔۔" داجی نے عمر کو حیرانی سے دیکھا تھا۔۔

"داجی آپ نے ہی کہا ناخون کے رشتوں کو اتنی آسانی سے بھلایا نہیں جاتا مجھ سے بھی نہیں ہوا۔۔ وہ

میرے لالا ہیں۔۔ وہ میرے ہیرو تھے انھوں نے ہمیشہ ہم سب سے بہت پیار کیا وہ دل کے بہت صاف ہیں۔۔ داجی میں جب چار سال اٹلی میں تھا تب مجھے وہ ہر روز کال کرتے تھے کبھی بھی ایسا دن نہیں آیا کہ انھوں نے کال نہ کی ہوں تو میں کیسے ان سے بے خبر رہ سکتا ہوں۔۔ مجھے سب معلوم ہے ان چار سالوں میں وہ کہاں کہاں رہے کیا کیا کیا سب پتہ ہے مجھے۔۔" عمر نے داجی کو دیکھ کر گہری سانس لی تھی۔۔

"تمہارا اس سے رابطہ تھا۔۔" داجی نے عمر کو دیکھا تھا۔۔

"کسی کے بارے میں خبر رکھنے کے لیے رابطے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ داجی میری ایک بھتیجی ہے ہانیہ۔۔ وہ بہت خوبصورت ہے بالکل چاند کی مانند۔۔" ابھی عمر بول ہی رہا تھا جب داجی فوراً بولے تھے۔۔

"بھتیجی۔۔ مطلب۔۔" داجی نے عمر کو دیکھا تھا۔۔

"ہاں حمزہ لالا کی بیٹی ہانیہ خان جس کے دل میں سوراخ ہے۔۔" عمر نے ہسپتال میں حمزہ سے ہوئی ساری ملاقات کے بارے میں داجی کو سب بتا دیا تھا۔۔

داجی کے دل پر تو قہر برس رہا تھا حمزہ جیسا بھی تھا لیکن وہ داجی کو اتنا ہی عزیز تھا جتنے باقی سب تھے قیامت گزرنا کسے کہتے ہیں یہ تو کوئی اس وقت ولی خان سے پوچھتا۔۔



"کیا واقعی میری گڑیا کے پاس ٹائم کم ہے۔۔۔" ولی خان بہت مضبوط تھے لیکن اپنے پوتوں کے معاملے میں وہ بہت کمزور تھے اب تو پھر معاملہ ان کے خاندان کی پہلی لڑکی کا تھا۔ ان کے جان سے عزیز پوتے کی اولاد کا تھا۔

"بلا لو اسے گھر پر اسے کہنا کہ اس کی ماں اسے یاد کرتی ہے آکر ان سے مل لے۔۔" داجی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ خود بلائیں انھیں۔۔"

"میں بلاؤں یا کوئی اور، بات تو ایک ہی ہے نہ۔۔" داجی نے عمر کو بہت پیار سے کہا تھا عمر کے لیے ان کا لہجہ ہمیشہ سے موم تھا۔

"نہیں بات ایک نہیں ہے آپ کے کہنے پر ہی لالا گئے تھے اور آپ کے کہنے پر ہی آئیں گے۔۔" عمر نے داجی کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"ہاں کل بلا لیتے ہیں اسے، پہلے حفصہ سے بات کریں گے ہم۔۔" داجی عمر کو دیکھ کر مسکرائے تھے جہاں عمر کے چہرے پر خوشی تھی۔

وہ خان حویلی کا سب سے چھوٹا خان تھا اس کی ہر خواہش کو سر آنکھوں پر رکھا جاتا تھا۔

\*\*\*\*\*

براق اس وقت بالکنی میں کھڑا آسمان کو دیکھ رہا تھا جب حفصہ نے اسے پیچھے سے ہگ کیا تھا۔ اور پھر براق کو جو پریشانیوں میں سکون فراہم کر سکتا تھا وہ تھا حفصہ خان کا ساتھ۔

"کیا سوچ رہے ہو۔۔" ان کچھ دنوں میں ہی حفصہ براق کو اپنے دل میں بہت اونچا مقام دے چکی تھی۔۔

براق نے حفصہ کو اپنے سامنے کیا تھا۔۔ سائیڈ پر رکھی فائل براق نے حفصہ کو کھول کر دکھائی تھی۔۔ حفصہ نے ایک نظر براق کو دیکھا تھا اور پھر فائل پڑھنے لگ گئی تھی۔۔

"براق اس کی کنڈیشن تو بہت سیریس ہے۔۔" حفصہ نے براق کو دیکھا تھا۔۔

"ہاں میں جانتا ہوں تم کیا چاہتی ہو میں یہ کیس لوں۔۔" براق نے حفصہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہاں براق تمہیں لینا چاہیے اس بچی کی زندگی کا سوال ہے۔۔" حفصہ نے فوراً کہا تھا۔۔

"کیا اب بھی تم چاہتی ہو میں یہ کیس لوں۔۔" براق نے ہانیہ کے ساتھ لکھے حمزہ کے نام پر سے اپنا انگھوٹا اٹھایا تھا۔۔

ہانیہ کے نام کے ساتھ حمزہ کا نام دیکھ کر اس نے براق کی جانب دیکھا تھا۔۔ وہ یہ بات جانتی تھی کہ براق کبھی بھی حفصہ کے خلاف نہیں جائے گا۔۔

"ہاں۔۔ اس میں اس بچی کا کوئی قصور نہیں ہے حمزہ نے جو میرے ساتھ کیا وہ میرا ماضی تھا میں وہ سب بھول چکی ہوں اور اسے معاف بھی کر چکی ہو۔۔" حفصہ نے براق کا بازو تھاما تھا۔۔

براق جانتا تھا کہ حفصہ یہی کہے گی۔۔ براق نے حفصہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کا سر چوما تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا ہوا ہے حمزہ۔۔" رات کے تین بج رہے تھے جب حمزہ صوفے پر دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بیٹھا تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" حمزہ کی نظریں زمین پر ہی جمی ہوئیں تھیں۔۔

"حمزہ۔۔" تانیہ نے حمزہ کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا تھا اس نے حمزہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا۔۔

حمزہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ وہ مضبوط انسان رو رہا تھا۔۔

"حمزہ۔۔" تانیہ کو حیرانی ہوئی تھی وہ چار سال اپنی ماں سے اپنے گھر والوں سے دور رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو کبھی نہیں آئے تھے۔۔

"تم پریشان مت ہو مجھے کچھ نہیں ہوا۔" حمزہ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تھیں۔۔

"مجھے بتاؤ کیا پریشانی ہے حمزہ میری طرف دیکھ کر بات کرو۔" تانیہ نے حمزہ کا چہرہ اپنی جانب کیا تھا۔۔

"میری بیٹی۔۔" حمزہ نے تانیہ کی آنکھوں میں دیکھ کر صرف یہی الفاظ کہے تھے کہ اس کی آنسو پانی کی طرح بہے تھے۔۔ وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے رو رہا تھا۔۔

وہ مرد تھا ایک مضبوط مرد۔۔ مرد کو کوئی چیز نہیں توڑ سکتی۔۔ مرد وہ واحد ہستی ہے جو بڑی سے بڑی مشکلات تکلیف چپ کر کے برداشت کر لیتا ہے لیکن خدا نے مرد کا دل اپنی بیٹی کے لیے بہت نرم

رکھا ہے جس کی چھوٹی سے تکلیف پر بھی وہ تڑپ اٹھتا ہے۔۔ خدا نے حمزہ کو بھی بیٹی سے نوازا تھا کیونکہ وقت کبھی بھی ایک جیسا نہیں رہتا جو آپ کسی اور کی بیٹی کے ساتھ کرتے ہیں وہ کل کو آپ کی اولاد کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔۔ خدا نے حمزہ کو بیٹی دی ہی اسی لیے تھی تاکہ وہ بھی اس تکلیف سے گزر سکے جو تکلیف اس نے حفصہ کو دی تھی۔۔۔

"تانیہ میں اپنی بیٹی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا میں اسے پل پل مرتا نہیں دیکھ سکتا۔۔ میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں مجھ سے اس کی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی میں ختم ہو رہا ہوں۔۔" حمزہ تانیہ کی گود میں سر رکھے کسی بچے کی طرح رو رہا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہوگا ڈاکٹر سے ملے ہیں ناہم انھوں نے کہا ہے نہ کہ وہ کل جواب دیں گے۔۔ حمزہ کیوں ناامید ہوتے ہو۔۔" تانیہ نے حمزہ کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"اگر اس نے منع کر دیا تو۔۔ ہانیہ میرا دل ہے مجھ سے میرا دل چھینا جا رہا ہے۔۔ مجھ میں اتنا صرف نہیں ہے کہ میں اپنی بیٹی کی جدائی برداشت کر سکوں۔۔ تمہیں پتا ہے میں نے حفصہ کے ساتھ برا کیا تھا اسی لیے آج میری بیٹی بھی تکلیف میں ہے۔۔ کیونکہ مکافات تو بیٹیوں سے ہی ہوتا ہے نہ۔۔" حمزہ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا اور پھر کوئی آج حمزہ خان سے پوچھے کہ دل پھٹنا کسے کہتے ہیں۔۔ آج حمزہ خان کا حال اس شخص کی طرح تھا جو مرنا چاہتا ہو اور اسے موت نہ آرہی ہو۔۔ آج اس کا حال اس مومن کی طرح تھا جس نے ہزاروں نیکیاں کی ہوں لیکن اس کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کی ساری نیکیاں زالیج ہو جائیں۔۔

"حمزہ کچھ نہیں ہوگا ہم حفصہ سے معافی مانگ لیں گے وہ معاف کر دے گی ضرورت پڑی تو میں اس کے قدموں میں بیٹھ جاؤں گی لیکن پلیز تم ایسے ناامید نہ ہو تم میرا حوصلہ ہو اگر تم بکھرے تو میں بھی بکھر جاؤں گی۔۔" تانیہ نے حمزہ کو خود سے لگایا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"تانیہ تیار ہو۔۔" حمزہ تیار کھڑا تھا۔۔

"جی آگئی۔۔" تانیہ ایک ہاتھ سے ہانیہ کو لگائے باہر آئی تھی۔۔

"بابا۔۔" تانیہ ڈور لاک کر رہی تھی ہانیہ بھاگتی ہو حمزہ کے پاس آئی تھی جسے حمزہ نے تھام لیا تھا وہ کھل کر ہنسی تھی جب حمزہ نے اس کا گال چوما تھا۔۔

اب وہ تینوں کار میں بیٹھ کر اپنی منزل کی جانب روانہ ہوئے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"اسلام و علیکم بابا۔۔" خان فیملی میز پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جب حویلی میں عرشہ کی آواز گونجی تھی۔۔

عرشہ مریم حفصہ اور حوریہ ایک ساتھ حویلی میں داخل ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کے ہمسفر بھی تھے۔۔

"وعلیکم السلام میرے جگر کے ٹکڑوں۔۔" فراز صاحب نے عرشہ اور حفصہ دونوں کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔ وہ دونوں ان کی کل کائنات تھے۔۔

"ارے آپ بھی ہیں۔۔" حفصہ نے شرارت سے ولی خان کی جانب دیکھا تھا۔۔ ولی خان نے حفصہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا خان حویلی میں سب بہت خوش تھے کیونکہ ان کی خوشی حفصہ میں بستی تھی اور حفصہ اپنے گھر میں اپنے ہمسفر کے ساتھ بہت خوش تھی۔۔

ابھی وہ سب بات کر ہی رہے تھے جب اورحان کی نظر سامنے سے حویلی میں داخل ہوتے ان تینوں پر پڑی تھی۔۔

"حمزہ لالا۔۔" اورحان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔ اورحان کے الفاظوں پر سب نے اورحان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔۔

"السلام وعلیکم۔" تانیہ اور حمزہ نے ایک ساتھ سلام کیا تھا۔۔

سب لوگ انھیں بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔۔ انھوں نے آج پورے چار سالوں بعد حمزہ کو دیکھا تھا۔۔ وہاں کئی لوگ ایسے تھے جن کی آنکھوں کو آج پورے چار سالوں بعد ٹھنڈک محسوس ہوئی تھی۔۔

بی جان نے سلام کا جواب دیا تھا۔۔ ولی خان اور آغا خان نے ایک نظر حمزہ کو اور دوسری نظر تانیہ کو دیکھا تھا جو بالکل عمر کی طرح تھی بالکل اپنے چاچو کی طرح۔۔ خوبصورتی میں بے مثال۔۔ گرے آنکھوں والی۔۔

"بیٹھیں لالا۔۔" آئینہ نے انھیں بیٹھنے کا کہا تھا۔۔

"کیا ہم حفصہ سے بات کر سکتے ہیں پلیز۔۔" حمزہ نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔ ان چار سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا۔۔

"باتیں بیٹھ کر بھی ہو سکتی ہیں۔۔" زید کی نظریں آئینہ کی جانب تھی لیکن وہ مخاطب حمزہ سے تھا۔۔  
 "لیکن مجھے نہیں بیٹھنا۔۔" حمزہ کی نظریں زمین کی جانب تھیں۔۔ جو حمزہ نے کیا تھا اس کے بعد وہ کسی سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔۔

حفصہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی وہ حمزہ کی جانب بڑھی تھی۔۔

"حفصہ میں آج یہاں تم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے آیا ہوں۔ میں جانتا ہوں میری گناہ معافی کے لائق نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہو سکے تو مجھے معاف کر دو میں نے جو تمہارے ساتھ کیا جتنی اذیت میں نے تمہیں دیں آج اس سے کئی زیادہ اذیت میں میں ہوں۔۔ میں نے ایک بیٹی کو تکلیف دی آج خدا اس کی سزا مجھے دے چکا ہے۔۔ میری بیٹی کے دل میں سوراخ ہے اس کا آپریشن کروانا بہت ضروری ہے۔۔ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے بس میں اتنا چاہتا ہوں تم مجھے معاف کر دو۔۔" حمزہ نظریں جھکائے سب کہہ رہا تھا حفصہ جسے حمزہ کی ساری بات سنائی دے رہی تھی اس کی نظر اپنی دوسری جانب ہیزل سے کھیلتی ہانیہ پر تھی۔۔ جو کھل کر ہنس رہی تھی ہر بات سے انجان۔۔

حفصہ کے ذہن میں چار سال پہلے اس کے ساتھ ساری زیادتیاں کسی فلم کی طرح چل رہی تھی۔۔ براق جو حفصہ کے پیچھے کھڑا تھا حفصہ کی حالت دیکھ کر اس کے پاس آیا تھا۔۔



براق نے ایک ہاتھ سے حفصہ کا ہاتھ تھاما تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا سہلایا تھا۔

"مجھے تمہارے جواب کا انتظار رہے گا۔" حمزہ نے ساری بات مکمل کر کے حفصہ کی جانب دیکھا تھا۔ حفصہ کے ساتھ براق کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔

"حفصہ۔۔" براق کی آواز پر حفصہ حوش میں آئی تھی۔

"میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔۔ جو تم نے میرے ساتھ کیا وہ تمہاری فطرت میں تھا میں نے بہت صبر کیا تھا اور اس صبر کا مجھے بہت خوبصورت پھل دیا ہے خدا نے۔۔" حفصہ نے ایک نظر براق کی جانب دیکھا تھا حمزہ کو ایک سیکنڈ لگا تھا پورا معاملہ سمجھنے میں۔

"میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔۔ یہ ہماری قسمت میں لکھا تھا خدا نے تمہیں اس کی سزا دے دی۔۔ حمزہ مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے میرے دل تمہارے لیے کوئی نفرت نہیں ہے میں دعا کروں گی تمہاری بیٹی کی سرجری کامیاب ہو۔۔" حفصہ نے ایک گہری سانس لے کر اس خوبصورت سی پھول جیسی بچی کو دیکھا تھا۔

"شکریہ حفصہ میرے دل کا بوجھ کم کرنے کے لیے۔۔" حمزہ نے حفصہ کی جانب دیکھا تھا۔

"ہانیہ بچے چلو آجاؤ۔۔" تانیہ نے ہانیہ کو اشارہ کیا تھا جو ہیزل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔

"بابا یہ میری نیو فرینڈ ہے ان کے بابا سے پوچھیں نہ یہ ہمارے ساتھ جائیں۔۔" اس ننھی کی بچی کی بات پر آغا خان کی آنکھیں بھیگیں تھیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی جسے وہ اپنی فرینڈ کہہ رہی تھی اصل میں وہ اس کی کزن تھی۔

"نہیں بچے ان کے بابا اجازت نہیں دیتے چلیں۔۔" تانیہ نے ایک نظر سب کی جانب دیکھ کر ہانیہ سے کہا تھا۔۔

"صبر میں خود پوچھ لیتی ہوں۔۔ انکل یہ میرے ساتھ جائیں۔۔" ہانیہ فوراً زید کے پاس بھاگی تھی۔۔  
ہانیہ کا انداز بہت پیارا تھا وہ اتنی پیار سے بات کرتی تھی کہ اس پر سب قربان کیا جاسکتا تھا۔۔  
ایک سیکنڈ کے لیے زید کا دل کیا تھا کہ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اسے بتائے جسے وہ انکل کہہ رہی ہے وہ اس کا چاچو ہے۔۔

"گڑیا ان کے بابا وہ ہیں۔۔" زید گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

"ہانیہ ہمیں دیر ہو رہی ہے بچے۔۔" حمزہ نے اسے فوراً اپنی گود میں اٹھایا تھا اور حویلی کے باہر کی جانب بڑھا تھا کیونکہ اس کے لیے وہاں ایک سیکنڈ بھی رکنا بہت مشکل تھا۔۔  
وہاں کھڑا ہر شخص ان لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہاں کھڑے ہر شخص کا دل کیا تھا کہ وہ حمزہ کو روک لے آج چار سال بعد وہ آیا تھا صرف معافی مانگے۔۔ اور وہ معافی مانگ کر جا چکا تھا۔۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ کسی سے بات کر سکے۔۔  
زید اور عمر نے آغا خان کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

آغا خان نے چار سال بعد خان حویلی کی سب سے پہلی وارث کو دیکھا تھا ان کا دل چاہا تھا وہ اسے اپنے سینے میں چھپالیں لیکن حمزہ اسے لے کر جا چکا تھا۔۔ جتنی تکلیف میں حمزہ تھا اس سے کئی زیادہ تکلیف میں آغا خان تھے۔۔

\*\*\*\*\*

شام کے چار بج رہے تھے جب حمزہ اور تانیہ ہانیہ کو لے کر ہسپتال آئے تھے اب سے آدھے ایک گھنٹے بعد ہانیہ کی سرجری تھی۔

براق نے دوپہر میں ہی حمزہ کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ ہانیہ کی سرجری آج شام کو ہی ہوگی۔  
حمزہ اس وقت ایک کمرے میں موجود تھے۔

ڈاکٹر ہانیہ کو مختلف قسم کی ڈریپس لگا رہے تھے۔ اس کی سرجری کے لیے وارڈ تیار کیا جا رہا تھا۔ تانیہ ہانیہ کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ حمزہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ بہت غور سے اپنی کائنات کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظریں ہانیہ پر ہی جمی ہوئیں تھیں وہ مسکرا کر اپنی ماں سے باتیں کر رہی تھی۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہی تھی جب خان اور شاہ حویلی کے مرد کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ حمزہ کی نظر ان سب پر پڑی تھی حمزہ سیدھا ہوا تھا۔ اسے اس سب کی ہرگز امید نہیں تھی۔ اسے لگا تھا وہ اس تکلیف سے اکیلے ہی گزرے گا۔

داجی فوراً ہانیہ کی جانب بڑھے تھے۔ داجی نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔ آج انھیں چار سالوں بعد سکون ملا تھا۔ داجی کے اس عمل پر تانیہ نے حمزہ کی جانب دیکھا تھا اسے حیرت ہوئی تھی۔  
"آپ کون ہیں۔" ہانیہ نے بہت پیار سے کہا تھا جب داجی نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

"ہم آپ کے داجی ہیں۔" آغا خان مسکرائے تھے۔

"شہزادی تمہارا نام کیا ہے۔۔" اسماعیل نے ہانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہانیہ خان۔۔۔" اس کے اس طرح فخر سے کہنے پر وہ سب کھل کر ہنسنے لگے۔۔ حمزہ بہت غور سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ انہیں آج ہی تو پتا چلا تھا ہانیہ کی تکلیف کے بارے میں اور وہ سب آج ہی حاضر ہو گئے تھے اس کی تکلیف بانٹنے کے لیے۔۔

"مجھے جانتی ہیں میں آپ کا سب سے ہینڈ سم اور چھوٹا چاچو عمر خان۔۔" عمر نے اپنا ہاتھ ہانیہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔

"اوکے۔۔۔" ہانیہ نے ہنستے ہوئے عمر کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

"انکل آپ میری فرینڈ کو نہیں لائے ساتھ۔۔۔" ہانیہ نے احان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"شہزادی آپ ٹھیک ہو جائیں پھر ہم گھر چلیں گے آپ کی فرینڈ سے ملنے۔۔" احان کو ہانیہ اور ہیزل میں کوئی فرق نظر نہیں آ رہا تھا وہ دونوں بالکل ایک جیسی تھیں۔۔

اب ڈاکٹرز اسے لینے آئے تھے جن میں براق شاہ بھی شامل تھا۔۔

"مجھے نہیں جانا چاچو۔۔" ڈاکٹرز کو دیکھ کر ہانیہ گھبرائی تھی۔۔

"گڑیا کچھ نہیں ہو گا بہت چھوٹا سا آپریشن ہے یہ آپ کو ایک انجیکشن لگائے گے اور آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا آپ کا آپریشن ختم ہو جائے گا۔" زید ہانیہ کا ہاتھ تھامے اسے پیار سے حوصلہ دے رہا تھا۔۔

"مجھے درد تو نہیں ہو گا۔۔" ہانیہ نے بہت معصومیت سے پوچھا تھا۔۔

"یہ ڈاکٹر جو ہیں نہ یہ آپ کے چاچو ہیں یہ آپ کا آپریشن کریں گے کچھ نہیں ہو گا اور ویسے بھی میری گڑیا تو بہت بہادر ہے نا۔۔" زید نے براق کی جانب اشارہ کیا تھا جس پر براق مسکرایا تھا۔۔

"اور ہاں چلو اب دیر مت کرو تم ڈرو نہیں تم ایک دفعہ آپریشن کروا کے آجاؤ میں تمہیں بہت ساری چاکلیٹس لے کر دوں گا۔۔" عمر نے خوفناک انداز میں کہا تھا جبکہ عمر کی بات سن کر ہانیہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا۔۔

"پکا وعدہ۔۔" ہانیہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ عمر کی جانب بڑھائے تھے۔۔

"وعدہ۔۔" عمر نے بھی ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

وہ لوگ اب ہانیہ کو لے کر جا رہے تھے جب حمزہ نے آگے آکر اس کا سر چوما تھا۔۔

"ڈرنا نہیں یو آر بریو گرل۔۔" حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا لیکن صرف وہی جانتا تھا اس کے دل میں کتنا خوف تھا۔۔

وہ ہانیہ کو لے کر آپریشن تھیٹر میں جا چکے تھے جبکہ حمزہ دیوار سے ٹیک لگائے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔

حمزہ کے دل میں بہت عجیب عجیب سے خیالات آرہے تھے جب زید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کر کے اس نے اپنی دائیں جانب دیکھا تھا جہاں زید خان تھا۔۔

"ڈرو مت سب بہترین ہوگا۔" زید خان حمزہ کو بہت اچھے سے جانتا تھا اسی لیے اسے معلوم تھا کہ اس وقت حمزہ کے دل میں کیا چل رہا ہے۔

"ٹینشن نہ لیں وہ میری بھتیجی ہے بہت بہادر ہے۔" عمر نے حمزہ کے دوسرے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اور آج اس مشکل وقت میں حمزہ کے پاس اس کے سارے اپنے موجود تھے۔ فیملی بھی خدا کی سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے جو ہر دکھ سکھ میں آپ کے ساتھ ہوتی ہے۔ جو آپ کی آدھی تکلیف اپنے سر لے لیتیں ہیں یہی حمزہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اسے ہر گز امید نہیں تھی۔ لیکن خدا نے اس مشکل وقت میں اس کی فیملی کو اس کے لیے نعمت اور اس کی ہمت بنا کر بھیجا تھا۔

\*\*\*\*\*

تانہ بیچ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ حمزہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ہانیہ کو اندر گئے تین گھنٹے ہو چکے تھے اور ابھی تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔

"یہ لیں بھابھی۔" اسماعیل نے پانی کی بوتل تانہ کی جانب بڑھائی تھی۔

"نہیں شکریہ۔" تانہ کی نظریں زمین پر ہی تھی۔

"یہ لیں ورنہ مجھے لگے گا آپ ہم سے ناراض ہیں فکر نہ کریں سب صحیح ہو جائے گا۔" اسماعیل کا لہجہ نرم تھا۔

تانہ نے بوتل تھام لی تھی۔

"یہ لو پانی پی لو۔۔" زید نے پانی کی بوتل حمزہ کی جانب بڑھائی تھی۔۔

"مجھے پیاس نہیں ہے۔۔ مجھے نہیں پینا۔۔" حمزہ کا لہجہ نارمل تھا۔۔

"مجھے اچھے سے پتا ہے کہ تمہیں پیاس لگی ہے اور تم بھولو مت تم سے ایک دن بڑا ہوں پی لو ورنہ

مجھے زبردستی بھی پلانا آتا ہے۔۔" زید کی دھمکی پر حمزہ کے چہرے پر نہ چاہتے ہوئے بھی ایک

مسکراہٹ سی آئی تھی۔۔

"اچھا۔۔" حمزہ نے پانی کی بوتل تھام لی تھی۔۔

"بلڈ آرینج کریں اے پوزیٹیو ہے ہانیہ کا بلڈ گروپ۔۔" ایک نرس جلدی میں وارد سے باہر آئی تھی۔۔

"میرا بلڈ گروپ سیم ہے چلیں۔۔" عالیہان کے کہنے پر وہ نرس فوراً ہسپتال کی دوسری جانب موجود

ایک کمرے

کی طرف بڑھے تھے۔۔

تانیہ نے ایک گہری سانس لی تھی جب داجی نے تانیہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ تانیہ نے سر اٹھا کر

داجی کی جانب دیکھا تھا۔۔

"بچے اللہ بہتر کرے گا۔۔" آغا خان کا اتنا کہنا کافی تھا تانیہ کو حوصلہ دینے کے لیے۔۔

\*\*\*\*\*



شاہ اور خان حویلی کی سب عورتیں ہانیہ کی سلامتی کے لیے قرآن پڑھ رہی تھیں۔۔ بیشک قرآن میں بہت طاقت رکھی ہے خدا نے۔۔

ہر انسان اس ننھی سی جان کی حفاظت کے لیے دعائیں کر رہا تھا ہر انسان کی کیفیت پریشان اور بے چین سی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

پورے چار گھنٹے کے بعد براق آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا تھا۔۔

"براق میری بچی۔۔" حمزہ فوراً براق کے پاس گیا تھا۔۔

"فکر نہ کرو وہ صحیح ہے سرجری کامیاب ہو چکی ہے اسے بیس منٹ تک روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔" براق نے حمزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

براق کی بات سن کر وہاں سب لوگوں کے چہرے پر ایک خوشی سی آئی تھی۔۔

"شکر الحمد للہ۔۔" براق کی بات سن کر جو پہلا الفاظ حمزہ کے منہ سے نکلا تھا وہ یہی تھا خدا نے اسے اس کی بیٹی لوٹا دی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"کیسی ہو میرے بچے۔۔" حمزہ نے بہت پیار سے ہانیہ کے بال سہلائے تھے۔۔

"اچھی۔۔" ہانیہ کی آواز دھیمی تھی۔۔ سرجری کی وجہ سے وہ اونچا نہیں بول پا رہی تھی۔۔

"کہا بھی تھا میں نے چھوٹی سی سرجری ہے۔۔" عمر نے ہانیہ کے گال کھینچا تھا۔۔

"میری چاکلیٹس آپ نے وعدہ کیا تھا۔۔" ہانیہ کی بات پر سب کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

"ہاں مجھے یاد ہے چاچو کی جان بس رات کو جب ہم گھر جائیں گے تب لے لینا۔۔" عمر نے ہانیہ کا ہاتھ چوما تھا۔۔

"حمزہ تم گھر جاؤ بھابھی کے ساتھ تھک گئے ہو گے تم دونوں۔۔" تانیہ رشتے میں زید سے چھوٹی تھی لیکن زید خان پھر بھی تانیہ کا بہت ادب کر رہا تھا۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہو میں ہانیہ کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔" حمزہ کا لہجہ تھکا ہوا تھا تھکان کی وجہ سے حمزہ کی آنکھیں لال ہو چکیں تھیں۔۔

"تم چلو میرے ساتھ حویلی اور بچے تم بھی آجاؤ عمر اور حان اور مراد ہیں ہانیہ کے پاس۔۔" داجی کی بات پر حمزہ اور تانیہ نے حیرت سے داجی کو دیکھا تھا۔۔

"اس میں گھورنے والی کون سی بات ہے تم دونوں کو تمہارے ہی گھر لے کر جا رہے ہیں جیل نہیں جو تم دونوں اتنی حیرت سے دیکھ رہے ہو۔۔" زید نے اپنی ہنسی چھپائی تھی۔۔

"چلو بھی یار۔۔" زید نے حمزہ کا ہاتھ تھاما تھا جس پر داجی مسکرائے تھے۔۔

"چلیں بھابھی۔۔" اسماعیل نے مسکراتے ہوئے آگے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

وہ دونوں اس وقت حویلی میں داجی کے ساتھ داخل ہوئے تھے انھیں دیکھ کر سب کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ داجی نے سب کو بتا دیا تھا کہ وہ ان دونوں کو واپس حویلی بلائیں گے کیونکہ حمزہ نے جو کیا وہ اس کی غلطی تھی اور چار سال کافی تھے جدائے کے لیے۔۔

وہ حویلی کے لاؤنچ میں بیٹھے تھے۔۔ تانیہ اور حمزہ کی آنکھوں سے ان کی تھکن واضح ہو رہی تھی۔۔ "آجائیں لالا اور تانیہ میں آپ کو آپکا کمرہ دیکھاتی ہوں آپ آرام کر لیں۔۔" آئینہ نے سیڑھیوں کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔

تانیہ نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ لوگ اس کو اتنی عزت دیں گے۔۔ آئینہ انھیں لے کر اوپر کی جانب بڑھی تھی۔۔

\*\*\*\*\*

"چاچو میرے کتنے چاچو ہیں۔۔" ہانیہ نے اور حان کی جانب دیکھتے ہوئے بہت معصومیت سے پوچھا تھا۔۔ "بہت سارے۔۔" اور حان نے بھی اسی معصومیت سے جواب دیا تھا۔۔ "گڑیا تمھاری چاچیاں بھی بہت ہیں۔۔" عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ "آپ میرے کیا لگتے ہیں۔۔" ہانیہ نے مراد کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میں جنھیں آپ اپنی فرینڈ کہتی ہے نہ ان کا چاچو اور آپ کا ماموں۔۔" مراد نے پیار سے کہا تھا۔۔ "میری مامی بھی ہے۔۔" ہانیہ کو آج پہلی دفعہ اتنے رشتے ملے تھے اسی لیے وہ بہت خوش تھی۔۔

"ہاں ماموں کی جان۔۔" مراد نے ہانیہ کا ہاتھ چوما تھا۔۔

"میری فرینڈ کا نام کیا ہے۔۔" ہانیہ کی جانب سے سوالوں کی بارش ہو رہی تھی۔۔

"ہیزل نام ہے اسکا اور وہ آپ کی کزن ہیں۔۔" مراد کو کوئی پریشانی نہیں تھی اس کے سوالوں کے جواب دینے میں۔۔

"اووو۔۔" ہانیہ کے انداز پر ان تینوں کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"کہا جا رہے ہو حمزہ۔۔" حمزہ کو حویلی کے باہر کی جانب جاتا دیکھ کر زید نے حمزہ کو آواز دی تھی۔۔  
"ہانیہ کو لینے۔۔" حمزہ نے دو گھنٹے کی نیند لی تھی۔۔

"ادھر آؤ تم یہاں بیٹھو اس کے دو نمونے چاچو اور ایک ماموں ہے وہاں وہ اسے لے آئیں گے۔۔" احان نے حمزہ کو صوفے پر اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"حمزہ ناراض ہو کیا ہم سے۔۔" زید نے حمزہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہاں نہیں میں کیوں ناراض ہوں گا۔۔" حمزہ نے اپنا سر جھکا لیا تھا۔۔

"حمزہ ادھر دیکھ کر بات کرو سر اٹھا کر خان سر جھکا کر بات نہیں کرتے۔۔" زید کی بات پر حمزہ نے زید کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرے خیال سے چار سال کافی تھے ناراضگی کو اب ختم کرو یہ۔۔" زید نے حمزہ کو گلے لگایا تھا جب پر حمزہ مسکرایا تھا۔۔

"آپ کو ایک دفعہ بھی ہماری یاد نہیں آئی۔۔" مریم حمزہ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"آئی تھی چار سالوں میں ہر دن یاد کیا تمہیں نے تم لوگوں کو۔۔" حمزہ نے اپنے بازو پھیلانے تھے جب مریم حمزہ کے گلے لگی تھی۔۔

"اتنی دیر کیوں کی آنے میں۔۔" آئینہ نے چائے کے کپ میز پر رکھے تھے۔۔

"کیونکہ میرا واپس آنا ایسے ہی لکھا تھا۔۔" حمزہ نے آئینہ کے ہاتھ سے چائے لی تھی۔۔

"اسلام و علیکم ماموں۔۔" ہیزل بھاگتی ہوئی حمزہ کے پاس آئی تھی۔۔

"وعلیکم السلام ماموں کی جان کیسی ہو۔۔" حمزہ نے ہیزل کو اپنی گود میں بیٹھایا تھا۔۔

"میں ٹھیک مامی کہاں ہیں ہانی کہاں ہے۔۔" ہیزل نے بنا سانس لیے سب کہا تھا۔۔

"مامی کمرے میں ہیں ہانی آنے والی ہے۔۔" حمزہ نے مسکراتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔

"آپ کیسے ہیں اب آپ یہی رہیں گے نا ہمارے ساتھ۔۔" ہانی نے دوبارہ بنا سانس لیے اپنی زبان سے سارے الفاظ ادا کیے تھے۔۔

"ہیزل ماموں کو تنگ نہیں کرو۔۔" عرشہ نے ہیزل کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ جیس نہ ہوں۔۔" ہیزل کی بات پر سب کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"یہ رہیں آپ کی چو کلیٹس۔۔" عمر نے ایک چاکلیٹس کا بوکس ہانیہ کے پاس بیڈ پر رکھا تھا۔۔

وہ سب اس وقت حمزہ کے کمرے میں موجود تھے۔۔

"اور میری کزن کا۔۔" ہانیہ نے ہیزل کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"مجھے معلوم تھا ہمارے گھر میں دو دو شہزادیاں ہیں اسی لیے میں دو بوکس لایا تھا۔۔ یہ لو ماموں کی

جان۔۔" عمر نے چاکلیٹس کا دوسرا بوکس ہیزل کو تھامایا تھا۔۔

"آپ کو بھی چاہیے کیا۔۔" عمر نے تانیہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نہیں میں بچی نہیں ہوں۔۔" تانیہ مسکرائی تھی۔۔

"بچی نہ سہی لالا کی شہزادی تو ہیں نا۔۔" عمر نے تانیہ کو کندھا مارا تھا جس پر تانیہ کا چہرہ اشرم سے

سرخ ہوا تھا جبکہ عمر کی بات اور تانیہ کی حالت پر سب کھل کر ہنسے تھے۔۔

"عمر خبردار۔۔" فلزا نے تانیہ کی سائیڈ لیتے ہوئے عمر کو وارننگ دی تھی۔۔

"ارے تم کیوں غصہ کرتی ہو تم بھی ملکہ ہو وہ بھی میرے دل کی۔۔" عمر نے پیار بھرے لہجے میں کہا

تھا۔۔

"بندر کہی کے تم رکو۔۔" فلزا عمر کے پیچھے بھاگی تھی جبکہ سب ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

## کچھ سالوں بعد۔

وہ سب اس وقت شاہ حویلی کے لاؤنچ میں موجود تھے۔۔

"چاچو۔۔" تین سال کی ایک خوبصورت سی بچی بھاگتی ہوئی اورحان کے پاس آئی تھی جسے اورحان نے تھام لیا تھا۔ وہ نیلی آنکھوں والی خوبصورت سی بچی کوئی اور نہیں عمرخان کی ایک لوتی اولاد رمشہ خان تھی۔۔

"یہ میرے بابا ہیں۔۔" ایک خوبصورت ساتین سال کا بچہ جس کی آنکھیں شہد کلر کی تھیں خوبصورت میں اپنی باپ سے بھی آگے وہ فرید خان تھا۔ اورحان اکبر کی لاڈلی اولاد۔۔

"چاچو کی جان تم میرے پاس آؤ تمہارا ابا بے وفا ہے۔۔" عمر نے فرید کو اپنے بازوؤں میں پکڑ کر اچھالا تھا جس پر وہ کھل پر مسکرایا تھا۔۔

"جگر میں اس کا فادر ہو اور رمشہ کا فادر ان لاء۔۔" اورحان نے مسکراتے ہوئے رمشہ کا چال چوما تھا جس پر وہ مسکرایا تھا۔۔

اورحان کی بات پر سب مسکرائے تھے۔۔

\*\*\*\*\*

"بابا یہ مجھے مار رہا ہے۔۔" اسماعیل جو مراد سے بات کر رہا تھا دانیہ کی آواز پر اپنی ننھی کی پری کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔



"کوئی بات نہیں تمہارا بھائی ہے۔۔" اسماعیل نے اپنے سامنے کھڑے چھوٹے سے شہزادے کا ہاتھ چوما تھا جو دکھنے میں بہت خوبصورت تھا۔ وہ مراد شاہ کا شہزادہ آبان شاہ تھا۔۔

"نہیں بھی خبردار جو اسے دانیہ کا بھائی بنایا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔" مراد نے ہنستے ہوئے کہا تھا جس پر اسماعیل کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

"کیا دیکھ رہے ہو۔۔" عالیہان براق کے برابر میں بیٹھا تھا۔۔

"اپنی کائنات۔۔" براق کی نظر اپنے سامنے بیٹھی حفصہ اور اس گود میں کھیلتی میرال خان پر تھی۔۔ جو مریم سے بات کر رہی تھی۔۔

"برابر میں میری کائنات بھی ہے۔۔" عالیہان کی نظر ساتھ بیٹھی مریم اور بریکا خان پر گئی تھی۔۔ عالیہان کی بات پر براق کا قہقہہ گونجا تھا۔۔

\*\*\*\*\*

ختم شدہ۔۔۔

\*\*\*\*\*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَحِبَّاب۔۔۔

**"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----**

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zovatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Nkd \(ZT\)](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے **Blue** الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے شکریہ ----